۷۸۶

فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا

یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء اور صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ہوں گے اور ان لوگوں کا ساتھ بہت ہی اچھا ہے

شمس العلماء حضرت شیخ الکل مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکاتیب نذیریہ

باہتمام جناب مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب نبیرۂ جناب مولانا مولوی

سید محمد شریف حسین صاحب خلف الرشید المعروف شیخ الحدیث حضرت میاں صاحب نصاف فردوس مکان

ناظم

دار المطالعہ نذیریہ عامہ

و تربیت گاہِ بناتِ مسلمات مدرسہ نذیریہ عامہ

پھاٹک حبش خاں دہلی

محبوب المطابع برقی پرنٹنگ ورکس زیر جامع مسجد محلہ الاں دہلی میں طبع ہوئی

فہرست مکتوبات نذیریہ شمس العلماء شیخ الکل فی الکل مولوی سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی عرف حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نمبر مکتوب	مضمون	صفحہ	نمبر مکتوب	مضمون	صفحہ
۱	اسلام کے اشتہار میں تردد نہ کرنا چاہیے	۱۰	۲۰	زر امداد محتاجان مدرسہ	۳۱
۲	اعلان اسلام کی خوشی	۱۰	۲۱	سفارش میں امداد شیخ عطار اور صاحب بھتیجے مولوی عبدالقدیر غزنوی	۳۲
۳	آمادگی برائے مناظرہ درباب تثلیث	۱۲	۲۲	سید محمد ابراہیم صاحب مدنی کی سفارش میں	۳۳
۴	قرار دیا جانا حکم	۱۲	۲۳	خاطرداری و مدارات صاحبزادگان ٹیانوالی کی کیا جائیگی	۰
۵	اثبات حق کے لئے کوشش چاہیئے	۱۳	۲۴	اشتیاق ملاقات و تاکید اتمام شرح ابوداؤد	۳۴
۶	تحقیق میل برائے نماز قصر بحالت سفر	۱۵	۲۵	دعا اور اس بات کی کہ امر مشکل میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی	۰
۷	ترجمہ قرآنجید کی تعلیم کا طریقہ بہتر ہے امیروں پر تقصیر و کمی مدد ضروری ہے	۱۷	۲۶	پچیس روپیہ کی رسید اور ثبت کا پیتا اور پنشن اور دیگر حرفیات اکول اللہم	۳۵
۸	ہدایت بابتہ ترک کرنے تعزیہ داری کے کہ صریح بت پرستی ہے	۱۷	۲۷	مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری مولوی احمد علی کی تردید میں کا ذکر	۳۶
۹	خالد کا نکاح نفیسہ سے جائز ہے	۲۰	۲۸	رسید زر امداد محتاجین مدرسہ و اظہار مسرت صحتیابی سے	۳۷
۱۰	تمامی رات میں بہترین وقت تہجد کا ہے	۲۱	۲۹	بالفعل عزم دہلی ملتوی کریں	۳۹
۱۱	علم طب حاصل کرنا چاہیئے	۲۱	۳۰	روپیہ پہنچ گیا۔	۰
۱۲	میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے۔	۲۲	۳۱	ہدیہ پہنچ گیا۔	۴۰
۱۳	طلبی میں مسئلہ بزخصفی کے اور وصولی شرح لقیہ کے شکریہ میں	۲۳	۳۲	عمار بن یاسرؓ کی حدیث کی تصحیح	۰
۱۴	عریضہ بخدمت امام مسجد حضرت میاں صاحب باستدعا سفارش	۲۴	۳۳	رکعت وتر کی طاق ہے نماز تہجد کی ضرور پڑھنا چاہیئے	۴۱
۱۵	رسید کتب نواب صاحب مرحوم اور دہلی والوں کے شور و غل کا اظہار	۲۵ ۲۶	۳۴	روپیہ پہونچ گیا	۴۲
۱۶	تعزیت میں اہلیہ مولوی شمس الحق صاحب ڈیانوی	۲۸	۳۵	سفر جگالہ۔ قیام کلکتہ۔ واپسی دہلی	۴۳
۱۷	رسید جلیل خوانی و دریافت آغاز شرح ابوداؤد	۲۹	۳۶	اعتراض درست و صحیح ہے	۴۴
۱۸	شرح ابوداؤد کے دیکھنے سے خوشی کا اظہار	۳۰	۳۷	دوسری نقل لیجئے۔ مدت استقرار رضاعت	۴۵
۱۹	مولوی علی احمد صاحب کی تعزیت میں	۳۰	۳۸	نکاح کی طرف رغبت کرانا۔ نکاح کے بعد سفر کرو	۴۶

تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ دہلی

دہلی میں میونسپل مدارس بچوں کے گلی گلی و کوچہ کوچہ کھلے ہوئے ہیں لیکن کسی مدارس سرکاری میں بچیوں کو مذہبی تعلیم نہیں دیجاتی جس سے بچیاں اپنی مذہبی تعلیم سے ناواقف و محروم رہتی ہیں اس لئے بچیوں کی دینی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ بیادگار شمس العلماء زبدۃ المفسرین شیخ الحدثین حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ کے نام نامی گرامی سے ۱۹۲۹ء میں افتتاح کی گئی۔ جس کو عرصہ دس سال سے زیادہ ہوگیا۔ اور الحمد للہ سررشتہ تعلیمات صوبہ دہلی نے بھی اپنی منظوری اور سرپرستی سے مدرسہ کی عزت افزائی فرمائی۔ مدرسہ میں جماعت پنجم تک بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں پردہ کا بھی معقول انتظام ہے اور علاوہ تعلیم سرکاری کے تعلیم دینی سے بھی کماحقہ واقفیت کرائی جاتی ہے۔ (۱) قرآن پاک معہ ترجمہ۔ (۲) روزمرہ کے مسائل ضروری (۳) نماز روزہ رکن اسلام کا پابند کرانا (۴) اسلامی دینیات و اخلاقیات کی تعلیم و بنا (۵) مناسب صنعت و حرفت کی تعلیم سینا پرونا۔ کھانا پکانا وغیرہ سے بھی بچیوں کو واقفیت کرائی جاتی ہے۔ اور الحمد للہ اس دور میں بہت سی بچیوں نے پانچویں جماعت کے سارٹیفکٹ حاصل کئے۔ اور کافی تعداد میں کلام پاک ختم کئے لیکن افسوس ہے کہ اہل محلہ باوجود متمول ہونے کے مدرسہ کی کوئی ایسی سرپرستی نہیں فرمائی گئی جس سے مدرسہ کا مستقل فنڈ ہوتا اور اس فنڈ کے باعث مدرسہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو جاتا۔ آج تک نہ کوئی مستقل فنڈ ہے اور نہ ذاتی مکان اگر فی گھر سے ایک ایک روپیہ بھی ماہوار ملتا رہتا تو مدرسہ کا ابتک مستقل فنڈ ہوتا اور نذیریہ ہائی سکول بنجاتا۔ مدرسہ جن دشواریوں سے چل رہا ہے کا اظہار نہیں ہو سکتا منتظمہ صاحبہ و حضرات معزز معاونین قابل تحسین ہیں کہ جوان مالی دشواریوں کو پیش نظر رکھکر نہایت حسن و خوبی سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اور غیر مسلم مدارس کے مقابلہ میں ایک یہی تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ ہے اور کوئی اس قرب و جوار میں منظور شدہ درسگاہ نہیں ہے۔

سید محمد عبدالرؤف ناظم تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ دہلی

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۹	اظہار مسرت نکاح اور دعا اولاد صالح	۴۸
۴۰	دہلی آئی	"
۴۱	بیماری کا کیا حال ہے۔ ابھی دہلی نہ آیئے	۴۹
۴۲	دمغ الباطل بھیجد یجئے	۵۰
۴۳	ترک ادب نامناسب ہے صبر بہر حال کرنا چاہیئے	"
۴۴	فضل الٰہی کا اُمیدوار رہنا چاہیئے	۵۱
۴۵	سید کاظمی کی سفارش نواب صاحب کی خدمت میں	۵۲
۴۶	ملازم ہونے کی خوشی میں نصائح نصیحت بابت اختیار کتب کیواسطے	"
۴۷	عربی نثر و نظم کی تحریر اچھی ہے لیکن مشق زائد چاہیئے تاکہ ترقی کرے	۵۳
۴۸	کتاب تذکیر المتعبدین کے بارے میں استفسار	۵۴
۴۹	رفع اعتراض لفظ عزیز العلماء پر	۵۶
۵۰	بسفارش اجرار و خلیفہ و علوفہ	۵۷
۵۱	بسفارش نبی احمد حسن صاحب برادر زادہ مولوی محمد سنا جاجوی	۵۸
۵۲	ناجائز منا سفر کا سوا مسجد تلہ کے اسکی نسبت استفسار فرمانا	۵۹
۵۳	باظہار مسرت قبلی ارتقی مناصب نصائح دلپسند و دلپذیر	۶۰
۵۴	بدریافت خیریت بشارت اولاد	۶۱
۵۵	اتباع سنت و اشاعت کلمۃ الحق باید کرد	۶۲
۵۶	ریاست کی نوکری ہے مشورہ کرنا چاہیئے	۶۴
۵۷	تین سو مشاہرہ ہونا چاہیئے	۶۵
۵۸	نوکری کو اسوقت بھوپال جانا مناسب مصلحت نہیں ہے	۶۶
۵۹	یہاں مولوی ادریس نہیں آئے ہیں	"
۶۰	خادم تلمیذ کی تحریر کا احسان و نصیحت بابت اختیار کرنے طریق دلپسند کے	۶۷
۶۱	ایمان گفتار بر حتا ہے۔	۶۸
۶۲	تشریح طیب و مشتبہ رزق	"

نمبر مکتوب	مضمون	صفحہ
۶۳	کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ الخ حدیث بخاری	۶۹
۶۴	تحقیق سنت و بدعت	"
۶۵	سنی ہو جانیکی خوشی	۷۰
۶۶	سفارش ناجائز سے علحدہ رہنا چاہیئے۔	"
۶۷	تعزیہ داری بدعت و ضلالت ہے	۷۱
۶۸	باوجود اقرار شیعی کے سُنّی صحابہؓ چھوڑ دیا۔	۷۲
۶۹	روپیہ پہنچا مدرسہ کی امداد نہایت عمدہ امر ہے۔ ناکامی بدل نہ ہونا چاہیئے	۷۳
۷۰	دیکھئے کب سفر حجاز ہو مگر عزم مصمم ضروری ہے بھی یا جدین تلاش کیجئے	۷۳
۷۱	باطلاع مراجعت از سفر حجاز	"
۷۲	در کانپور ملاقات باید کرد	۷۵
۷۳	باہم رد و کد نہیں چاہیئے۔	"
۷۴	مناقشہ باہمی ذلیل حیثیت ہے	۷۶
۷۵	آم پہنچے	"
۷۶	مسئلہ عقوق کی تحقیق	۷۷
۷۷	اپنی طالبعلمی کا کچھ حال	۷۹
۷۸	جو تکلیف دے اسکو اذیت نہ دیا جائے بلکہ صبر چاہیئے	۸۰
۷۹	فتاوی مطبع فاروقی خرید کیجئے۔	۸۱
۸۰	کب تک آئیں گے	۸۲
۸۱	عزیز المفاسیر اچھی کتاب ہے لیکن اتمام ضروری ہے	"
۸۲	باپ کے مرنے کی بابت افسوس اور نصیحت	۸۳
۸۳	شرح اسمار الرجال پسند ہوئی	۸۴
۸۴	ایضاح و انشراح قلب فی شرح مزکی لطائف خمسہ ظاہر	۸۵
۸۵	تاکید نماز تہجد حلقہ و ذکر جہر و خفی	۸۸
۸۶	مصیبت کیوقت منتشر نہونے کے لئے نصیحت	۸۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۷	تحقیق سو اختلاف نہیں احکام شرعیہ کو خفیف و حقیر جاننا برا ہے	۸۹
۸۸	بقدر عین کے رسالہ کا جواب بھیجد یجئے	۹۰
۸۹	تجلی کیا ہے ؟	۹۱
۹۰	بیعت کے اسرار	۹۲
۹۱	اجازت پہلے ہو چکی ہے اب پھر مجاز فرمانا ملازمت اخذ بیعت نہیں	۹۲
۹۲	ہے مگر بعد پنشن جاری کرنا چاہیئے	۰
۹۳	۳۲ طالبعلم میں مدد دینا چاہیئے	۹۷
۹۴	روپیہ پہونچا نقل وثیقہ رجسٹری بھیجد یجئے	۹۸
۹۵	پوسٹ کارڈ باستدراک خیریت	۹۹
۹۶	گرم موسم ہے ابھی دہلی نہ آیئے	۰
۹۷	تعزیت عبد الرشید و نصیحت صبر و شکیب	۱۰۰
۹۸	ابتلا کربت سے گھبرانا نہ چاہیئے آئندہ فضل خدا ہوگا	۱۰۱
۹۹	پرانی کتابوں کی خریداری کا شوق	۱۰۲
۱۰۰	وہاں کے حالات سے قلق ہے۔ مومنین موحدین کی مدد کیجئے	۰
۱۰۱	سوالات کے جوابات جلد بھیجد یجئے	۱۰۴
۱۰۲	جواب استفتاء بھیجد یجئے	۱۰۵
۱۰۳	رسالہ بدعت کا رد کیجئے۔	"
۱۰۴	آلہ آباد کے مقدمہ میں مشورہ دیا گیا	۱۰۶
۱۰۵	تعزیت عبد السلام و نصیحت صبر و شکیب	۱۰۸
۱۰۶	فتوی بھیجا جاتا ہے	۱۰۹
۱۰۷	تین مساجد کیلئے سفر کرنا چاہیئے اور کہیں سفر زیارت نکرنا چاہیئے	۱۱۰
۱۰۸	رنجش سے انکار ہے۔	"
۱۰۹	آئے سندی جائیگی مگر امتحان لیا جائیگا۔	۱۱۱
۱۱۰	در مقدمہ رفع یدین و تامین باکبر امداد ضروری است	"

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۱۱	متعہ جائز نہیں ہے۔	۱۱۳
۱۱۲	رسالہ رد بدعت خوب ہی لکھا ہے	"
۱۱۳	مولوی عبد العزیز رحیم آبادی کی اہلیہ کی ماتم پرسی	۱۱۴
۱۱۴	مولوی عبد الحفیظ کی ذکاء و تقوی و لاغری کا ذکر فرما کے خوف	۱۱۵
۱۱۵	ظاہر فرمایا ہے کہ ایسی مشقت مزیل قوت و حیات ہے۔	۱۱۶
۱۱۶	دہیات میں لال بخار ہے۔ آپکی شرح ابوداود اچھی ہے	"
۱۱۷	حاجی شیخ امداد اللہ صاحب کی تعزیت میں	۱۱۷
۱۱۸	اشاعت سنت سے مسرت ہوئی	۱۱۸
۱۱۹	مجھے اپنا ہی خواہ جانیئے	۱۱۸
۱۲۰	شکریہ دریافت خیریت مئی آور واپس خدمت کتاب سنت میں	۱۱۹
۱۲۱	آم پہونچے	"
۱۲۲	کسی کی سفارش میں گوہر حلال جائز کا جلا سکتے ہیں	۱۲۰
۱۲۳	اسناد حدیث خزیمہ ضع الیدین علی الصدر و تضعیف حدیث	"
۱۲۴	تحت السرہ کی ضرورت ہے لکھیئے	۰
۱۲۵	ہدایت رفع فساد باہمی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پنجابی	۱۲۱
۱۲۶	فتوی واپس بھیجا جاتا ہے۔	۱۲۲
۱۲۷	توکل ضرور چاہیئے مگر جد طلب طیب لازم ہے	"
۱۲۸	روپیہ پہونچا	۱۲۴
۱۲۹	خط پہونچا مگر ایک لطیفہ عجیب	"
۱۳۰	دہلی چھوڑنا اور جانا پسند نہیں	۱۲۵
۱۳۱	مقدمہ کی کامیابی خوشی۔ روپیہ کی رسید	۱۲۶
۱۳۲	صوفیہ کی تحقیق میں	۱۲۷
۱۳۳	روپیہ پہونچا شکریہ قبول کیجئے	۱۳۳
۱۳۴	اجزار کتاب پہونچے	"

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۴	روپیہ پہونچنے کا شکریہ	۱۳۳
۱۳۵	شکریہ روپیہ پہونچنے کا	۱۳۴
۱۳۶	رسید آم پہونچنے کی	۱۳۵
۱۳۷	بیماری ہے ضعف بہت ہے آنا چاہیے	〃
۱۳۸	بہت اچھی تحقیق کی ہے	۱۳۶
۱۳۹	مریض کی عیادت روپیہ پہونچا	۱۳۷
۱۴۰	اکھی بیماری کے باعث سفر دکن ملتوی ہے	۱۳۸
۱۴۱	آموں کے پہونچنے کا شکریہ	〃
۱۴۲	رسید انبہ	۱۳۹
۱۴۳	سنت بڑی دولت ہے نیکی کے بھی بڑے درجات ہیں	۱۴۰
۱۴۴	کتابیں پہونچیں۔ نہایت پسند ہیں	۱۴۱
۱۴۵	چشم نمائی کی گئی	〃
۱۴۶	اجازت سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ	۱۴۲
۱۴۷	عمدہ نصیحتیں کی گئی ہیں	۱۴۳
۱۴۸	مولوی سخاوت حسین صاحب کی سفارش	۱۴۴
۱۴۹	مولوی سید عبدالعزیز خانصاحب کی سفارش	۱۴۵
۱۵۰	حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا سفر حج	۱۴۶
۱۵۱	سفر بیت اللہ کا ارادہ	۱۴۷
۱۵۲	توقف نہ کیجئے۔	〃
۱۵۳	جلد آئیے	۱۴۸
۱۵۴	نہایت عمدہ جواب کتاب مبتدعین کا ہے	۱۴۹
۱۵۵	آمین بالجہر پر استدلال	۱۵۰
۱۵۶	یہاں خیریت ہے	۱۵۱
۱۵۷	تقسیم وراثت پر فتوے	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۵۸	نواب لطف الرحمن خانصاحب کے نام سفارش	۱۵۳
۱۵۹	احمد مکی کا قصور معاف کیجئے	۱۵۴
۱۶۰	بھوپال نہ پہونچنے کی معذرت	۱۵۵
۱۶۱	قرض بغیر سود دینا چاہئے۔	۱۵۶
۱۶۲	گرو کرنا جائز ہے	۱۵۷
۱۶۳	سفر کے ارادہ کی اطلاع	۱۵۸
۱۶۴	بشکریہ تقریر یکصد روپیہ ہوا راطلاع حضرت نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والئے ریاست بھوپال دام اقبالہا	〃
۱۶۵	درخواست مدرسہ نذیریہ دارالعلوم دہلی	۱۵۹
۱۶۶	نقل بمثل نقشہ انتظامیہ عہد صدارت جنابہ نوابیہ حضرت سلطانہ جہاں بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال دام اقبالہا حکم ۱۴ شوال ۱۳۱۹ھ	۱۶۰
۱۶۷	سکریٹریٹ گورنمنٹ بھوپال	۱۶۱
۱۶۸	ایک سہو کی ترمیم ہے۔	۱۶۳
۱۶۹	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں	〃
۱۷۰	جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ مطابق قواعد حنفیہ ہی ہیں	۰
۱۷۱	ترغیب اعانت مولوی محمد جونا گڈھی	۱۶۳
۱۷۲	حمید الکلام پسند ہے	۱۶۴
۱۷۳	اپنے بھتیجے کی سفارش	〃
۱۷۴	نصیحت و پند	۱۶۵
۱۷۵	ہم بیمار ہیں خدا کو تم کو سونپا اچھے کام کرو	۱۶۶
۱۷۶	حمید الکلام پسند ہے۔	۱۶۷
۱۷۶	بندہ فقیر مدلل بجواب مفاوضہ ہذا التماس کردہ	۱۶۸
۱۷۷	تشریف لائیے۔	۱۶۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۷۸	اپنے بھتیجے کی سفارش میں	۱۶۹
۱۷۹	نصیحت و پند	۱۷۰
۱۸۰	باطلاع بیماری و نصائح آخری	۱۷۲
۱۸۱	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے دہلی پہنچنے کا حال	〃
۱۸۲	حضرت میانصاحب رحمہ اللہ کی رحیم آباد کو روانگی	۱۷۳
۱۸۳	رسید منی آرڈر کے وصول ہونیکی۔	〃
۱۸۴	عذرخواہی کا خط	۱۷۴
۱۸۵	عذرخواہی کا خط	۱۷۵
۱۸۶	سفارش کرنیکی اطلاع	۱۷۶
۱۸۷	تقسیم وراثت کے بارے میں	〃
۱۸۸	سلام ودعا	۱۷۷
۱۸۹	حال روانہ ہونے میں پورب کے اور راستہ سے واپس ہوئے ہیں	۱۷۸
۱۹۰	دریافت خیر و عافیت کے بارے میں	۱۸۰
۱۹۱	قضا نمازوں کے بارے میں گندم دینا ثابت نہوا	〃
۱۹۲	دریافت خیریت ہیں	۱۸۱
۱۹۳	اپنی علالت کا حال مولوی عبدالرب مولوی عبدالقادر صاحب کے انتقال کی خبر۔	۱۸۲
۱۹۴	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے حال سے استفسار ہے	۱۸۳
۱۹۵	میاں انیس الحق کی نوکری کے بارے میں	۱۸۴
۱۹۶	زیور فروخت کرکے کتابیں دینیات خرید کر کے وقف کیگئیں	〃
۱۹۷	وصولی نرٹ کے بارے میں اور حال تراخی عقد میں	۱۸۵
۱۹۸	حال اپنی علالت کا اور وبائی بخار شہر میں پھیلنے کا	۱۸۷
۱۹۹	عذرخواہی میں مولوی جان علی صاحب کے انتقال کے	۱۸۸
۲۰۰	ترجمہ مکتوب مقدس حضرت میانصاحبؒ از ذخائر الحدیث الجزء الثانی ص ۱۲ طبع دہلی ۱۹۳۳ء	۱۸۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۰۱	لڑکوں کی خیریت کے بارے میں اطلاع دی گئی	۱۹۰
۲۰۲	تعزیت یعنی عذرخواہی کے بارے میں	۱۹۱
۲۰۳	عذرخواہی کے بارے میں	۱۹۲
۲۰۴	مولوی میر شاہجہاں کیطرف سے حضرت مجددؒ کی علالت سخت کا ذکر ہے	۱۹۳
۲۰۴	وصولی منی آرڈر کا حال وشکریہ	۱۹۴
۲۰۵	حضور مجددؒ کی علالت کے بارے میں	〃
۲۰۶	جواب میں کسی ناظم و ناثر کے جو مدرک احوال غدر و فیشن ہوتے تھے	۱۹۵
۲۰۷	طرز تحریر القاب وآداب	۲۰۴
۲۰۸	کام کرنیکی ہدایت	〃
۲۰۹	شکریہ	〃
۲۱۰	طلبہ کے حال سے انکے مربیوں کو خبر دینا	۲۰۵
۲۱۱	طلبائے عازمین کیلئے مشورہ	〃
۲۱۲	سفارش	〃
۲۱۳	تعزیت	۲۰۶
۲۱۴	شیخ سے طلبہ اپنے گھر پر خط لکھواتے	۲۰۸
۲۱۵	تقویۃ الایمان جلد روانہ کریں	۲۱۴
۲۱۶	مولوی سید محمد شریف حسین صاحبؒ خلف حضرت میانصاحبؒ	۲۱۵
۲۱۷	بسفارش جناب مولوی سید محمد علی صاحبؒ	۲۱۸
۲۱۸	بابت روانگی فتوی و حال مراجعت جناب حضرت میانصاحبؒ کے	۲۱۹
۲۱۹	بواقعہ غدر حضرت میانصاحبؒ کا راولپنڈی تشریف لیجانا	۰
۲۲۰	فتاوے جواب قربانی وغیرہ	۲۲۰
۲۲۱	علالت حضرت میانصاحبؒ قبلہ	۲۲۱
۲۲۲	تعزیت نامہ	〃

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۲۳	ادائے قرضہ تعمیر مدرسہ حضرت میانصاحبؒ	۲۲۳
۲۲۴	تعزیت	۲۲۴
۲۲۵	ختم بخاری شریف	۲۲۵
۲۲۶	علالت حضرت میانصاحبؒ	۲۲۶
۲۲۷	حضرت میانصاحبؒ کا بابو عشرت حسین صاحب کے بیٹے کی بارات میں تشریف لیجانا	۲۲۷
۲۲۸		۲۲۸
۲۲۹	ڈاکٹر سید محمد عبدالحکیم صاحب برادرزادہ حضرت میانصاحبؒ	۲۲۹
۲۳۰	جناب محمد شاہ صاحب بخاری دہلی کمشنر آل انڈیا ریڈیو سے پرتھی راج روڈ تشریف	۲۳۲
۲۳۱	مولوی سید محمد صاحب نبیرہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی	۲۳۷
۲۳۲	تحقیق سند رکن حاکم از حضرت میانصاحب سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور کا	۲۳۸
۲۳۳	میرے ایمان کا حال خدا جانتا ہے - وقصیدہ در باب بیت	۲۳۹
۲۳۴	ترجمہ مدون مصنف	۲۳۳
۲۳۵	مشاہیر الاتباع - مزاروحت مؤلف	۲۳۴
۲۳۶	فہرست تالیفات کی ذیل میں ہے چند اسمار مندرجہ ذیل ہیں۔	۲۳۵
۲۳۷	عزیز التفاسیر	۲۳۶
۲۳۸	غنیۃ العزیز	〃
۲۳۹	عزیز الاخلاق - عزیز الاذکار	۲۳۷
۲۴۰	اصلاح اخلاق - عزیز المصطلحات	〃
۲۴۱	مذہب آسیہ	۲۳۸
۲۴۲	مکتوبات نذیریہ	۲۳۹
۲۴۳	اس کے فرقانی مضامین۔	۲۴۰

مختصر حالات شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحبؒ

شمس العلماء مولانا مولوی سید محمد نذیر الحسین عرف حضرت میانصاحبؒ پھاٹک حبش خاں گلی سرسوالی متصل مکان جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب مشہور واعظ دہلویؒ جس میں اب مولوی سید محمد ابوالحسن صاحبؒ نبیرۂ حضرت میانصاحبؒ کے نام نامی سے منسوب ہے - آپ کرایہ کے مکان میں ہمیشہ تاحیات رہے اور ذاتی مکان آپکا کوئی نہ تھا - اسی مکان کے کوٹھے پر ایک کوٹھری تھی اور اسکے آگے چھپر کا سایبان تھا - اور اس کوٹھری کے اندر ایک پلنگ آرام فرمانیکا تھا اور اسی پلنگ کے برابر میں ایک جانماز بچھی رہتی تھی - اور چاروں طرف کتابیں رکھی رہتی تھیں اور ایک چوکی نماز پڑھنے کی بچھی رہتی تھی - جس پر نماز مغرب اور عشاء موسم گرما میں باہر پڑھتے تھے اور سردی میں نماز عشاء اور تہجد و فجر حجرہ میں ادا کیا کرتے تھے اور بعد نماز صبح مسجد میں ترجمہ قرآن مجید پڑھاتے تھے جس میں طلبا اور دیگر حضرات شائقین و معززین دہلی شرکت فرماتے تھے آپ قصبہ بلیتوہ ذاکخانہ سورجگڈھ ضلع مونگیر کے رہنے والے تھے اور آپکی ننہال و ددھیال دونوں خاندان سادات سے تھیں آپ کے والد ماجد کا نام نامی گرامی جناب سید محمد جواد علی صاحب مرحوم و مغفور تھا - آپ کے بزرگ اورنگ زیب کے زمانہ میں عہدہ قضات پر مامور رہے ۱۱۱۸ھ میں حضرت امام الموحدین حضرت مولانا شاہ سید احمد صاحب رائے بریلویؒ اور مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ پٹنہ تشریف لیگئے تو آپ وہاں مرجوع تھے اور کچھ دنوں الہ آباد کے مدرسہ میں علم تحصیل فرمایا اور بالآخر ۱۲۳۸ھ میں دہلی شریف فرما ہوئے اور پنجابی کٹرہ جہاں عموماً گروں کے مکان تھے بسکی وجہ سے پنجابی کٹرہ مشہور ہوگیا تھا - اور اسی کٹرہ میں نواب اورنگ آبادی بیگم جو اہلیہ محترمہ اورنگ زیب شاہ عالمگیر کی تھیں - جنہوں نے نہایت مصفی اور دلربا سنگ سرخ کی مسجد بیگم صاحبہ موصوفہ نے تعمیر فرمائی تھی جسکا نقشہ مسجد آثار الصنادید مطبوعہ نقشہ ۱۳ صفحہ ۲۰

۱؎ بعد مرجعہ قرآن مجید حدیث شریف کا درس گیارہ بجے تک ہوتا تھا اور بعد نماز ظہر فقہ کا سبق عصر تک ہوتا تھا اور بعد نماز عصر قرآن شریف کی تلاوت مغرب تک فرماتے تھے -

باب سوم عقدہ سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور میں موجود ہے اسی مسجد میں حضرت میانصاحبؒ تشریف فرما ہوئے - اور حضرت مولانا مولوی عبدالخالق صاحب جو آپ کے خسر تھے - آپ دونوں اسی اورنگ آبادی بیگم کی مسجد میں درس و تدریس فرماتے رہے اور دن رات قال اللہ و قال الرسول کے ذکر خیر میں مشغول رہتے تھے - جہاں اب دہلی جنکشن اسٹیشن ہے - آپ کا نام نامی آفتاب کی طرح ابتک مشہور ہے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب نواسہ حضرت شاہ مولانا عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز محدث دہلویؒ سے سند حدیث نبویؐ اور بیعت مسنونہ کی اجازت حاصل فرمائی جسکا شجرہ بیعت مطبوعہ رسالہ چہار رسالہ کتب خانہ نذیریہ عامہ صفحہ ۱۴ بابتہ جنوری ۱۹۳۳ء لغایت ستمبر ۱۹۳۳ء پر مرقوم ہے - تقریباً اسی سال تک درس و تدریس کی خدمت انجام فرمائی صدہا طلباء و علماء فیضیاب ہوئے -

حلیہ حضرت میانصاحبؒ :-

گندمی رنگ چھریرہ بدن - سفید لمبوتری ڈاڑھی - بڑی بڑی آنکھیں - سر و قد سرخ چارخانے لدھیانے کی بنی ہوئی پگڑی سر پر باندھتے تھے اور بہت مختصر پگڑی رہتی تھی - اور اسی طریقہ کی سرخ چارخانے کی لنگی اور تہ تھے - اور کبھی کبھی یمنی لنگی زرد زمین سرخ چارخانے کی اور تہ تھے - نین سکہ کا کرتہ عربی گریبان کا پہنا کرتے تھے جس میں گھنڈی تکمہ ہوتا تھا اور کبھی کبھی گریبان بھی کھلا رہتا تھا - اور نصف ساق کا پاجامہ اور عرقی زرد بانات گول پنجے کی - ایڑی بیٹھی ہوئی استعمال کرتے تھے - اور عصا بھی ضعیفی کے باعث ہاتھ میں رکھتے تھے - عینک کبھی نہیں لگائی - ایک آنکھ کی روشنی آخر دم تک رہی مورخہ ۱۰ ر رجب المرجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۳ ر اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ مغرب و عشا کے درمیان بعمر ایکسو دس ۱۱۰ سال اس دار فانی سے رحلت فرمائی - اور اسی شب کو غسل دیکر آپ کا جنازہ مسجد حضرت میاں صاحب والی میں رکھ دیا گیا تھا - بعد نماز صبح جناب مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب مرحوم جو آپ کے بڑے پوتے تھے ترجمہ قرآن شریف سے فارغ ہوکر آپ کے جنازہ کو لیکر چلے اور آپ کے جنازہ میں دونوں طرف کندھا دینے کی غرض سے بڑے بڑے بانس لگا دئے گئے تھے اور نماز جنازہ جم غفیر کے ساتھ عیدگاہ شاہی میں ہوئی اور آپ کے بڑے پوتے سید محمد عبدالسلام صاحب مرحوم و مغفور نے نماز جنازہ پڑھائی - آپ کے جنازہ کے ساتھ بہت بڑا ہجوم تھا - اور بیرون ممالک سے بھی تعزیت کے بکثرت تار آئے ہجوم کی وجہ سے ہر شخص کو کندھا دینے کی سعادت حاصل نہ ہوتی تھی - اور ہر شخص کو کندھا دینے کا بیحد اشتیاق رہتا تھا -

باغ شیدی پورہ قبرستان قوم پنجابیان عقب عیدگاہ شاہی میں آپ کے مزار مبارک کا نشان ابتک موجود ہے آپ کے دائیں بازو آپ کی منجھلی پوتی والدہ سید محمد عبدالغفور صاحب نائب ناظر المطالعہ نذیریہ محترم سید محمد عبدالرؤف صاحب مہتمم کتب خانہ نذیریہ عامہ کا نشان مزار مبارک ہے جنہوں نے اپنے دادا مرحوم کی تاحیات خدمات سے دعائیں حاصل فرمائیں اور ان مرحومہ کی اولاد اور دیگر اعزا و اقارب کے مزارات اسی احاطہ نذیریہ میں ہیں اور آپ کی پائنتی آپ کے فرزند اکلوتے جناب مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب و جناب مولوی سید محمد ابوالحسن صاحب کے والد محترم حضرت مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کا نشان مزار مبارک ابتک موجود ہے اور انکے مزار کے سرہانے گوندنی کا درخت ہے جنہوں نے آپ کی حیات مبارک میں ۱۳۲۰ھ ہجری میں رحلت

۶۸۶

فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا

(ترجمہ) یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی پیغمبروں اور صدیق اور شہید اور نیکوں کے ساتھ اور یہ لوگ ان لوگوں کا ساتھ اچھا ہے یہ فضل

مکاتیب نذیریہ

شمس العلماء شیخ الکل علامہ حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب

محدث دہلوی

در مطبع محبوب المطابع مطبوع گردید

فرمائی آپ کے بعد مرحوم کے سرد و صاحبزادے بدستور طلبا کی دینی خدمت فرماتے رہے جو اب تک درگاہ پھاٹک حبش خان گلی ہینگا بیگ مسجد حضرت میاں صاحب کے نام نامی سے مشہور ہے اور الحمد للہ تا تک درس و تدریس جاری ہے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا وجہ خیال تطویل مختصر حال حضرات معززین کیلئے لکھا گیا ہے جن صاحبوں کو اس علامہ دہر کے مفصل حالات دیکھنے کا شوق ہو وہ "الحیات بعد الممات" مصنفہ جناب مولوی فضل حسین صاحب مطبوعہ صوبہ بہار ملاحظہ فرمائیں یا "آثار الحکمۃ" دہلی، مصنفہ جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب مرحوم و مغفور خلف الرشید شمس العلماء حضرت مولانا مولوی حافظ محمد نذیر احمد صاحب (جلد دوم صفحہ ۲۵) اور "حسرت العالم بوفاۃ محدث العالم" باہتمام مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب طبع کرائی جو قریب حضرت مولانا سید محمد شریف حسین صاحب ابن مولانا شیخ الکل حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مختصر حالات روئداد چہار سالہ بابتہ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء الی تمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۳ پر درج ہیں۔

حضرات ثقافتین دار المطالعہ نذیریہ عام ہیں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

المؤلفہ:-

عاجز سید محمد عبد الرؤف ناظم نذیریہ پبلک لائبریری پھاٹک حبش خان دہلی

و مینیجر:- تربیت گاہ بنات مدرسہ سلفیہ نذیریہ پھاٹک حبش خان دہلی

اصل خط

شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر نور حسن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از دیر خیر و عافیت آن برادرم مع متعلقان بوضوح نہ پیوست از بیخبرت تردد و تفکر لاحق حال پریملال است لازم کہ از خوشنودی مزاج خود دار مژدہ خیر خیر دیگر و ایشان مسرور نمودہ باشند کہ من وجہ طمانیت حاصل شود و حال خود چہ نویسم کہ ضعف و ناتوانی دوران سر از بس غالب است تاہم ہمہ امور مرجوع حسن الوسع سرانجام میدہم عاقبت ما و شما بخیر باد بر رب العباد و ہم خورد و کلان در نجا بخیریت اند و ہر یک تسلیم و سلام میرساند مقبول باد از ما و از دیگر خورد و کلان ابلاغ دعا و سلام برساند زیادہ السلام خیر الختام

محمد نذیر حسین

از کتب خانہ رشیدیہ صاحب نوٹ کراتے دہلی کوچہ چلان گلی تانت والی

سید المحدثین مولانا حافظ سید محمد عبد السلام صاحب محدث خلف اکبر مولوی سید محمد شریف حسین صاحب دہلوی نے اپنے یہاں سے اور دیگر مقامات سے خطوں کی تلاش فرما کے نقل یا اصل بھیجی جس سے مجھے بہت مدد ملی بعدہٗ ان کے بھائی سراج العلما والمفسرین مولنا الحاج عزیزی سید محمد ابوالحسن صاحب خلف اصغر مولوی محمد شریف حسین صاحب محدث سلمہ ربہ وجانشین حضرت میاں صاحب امام مجدد رح نے نہایت گراں بہا اعانت کی کہ تدوین کے لئے متواتر تاکیدیں فرماتے رہے۔

میں ان تمام حضرات کا اخلاصمندانہ عقیدت سے سپاسگزار ہوں اگر حضرات موصوف الصدر یا حضرت کے معتقدین ومسترشدین وخادمین میرے حال پر نوازش نہ فرماتے تو میں کسی طرح اس امر مہتم بالشان کا انصرام نہ کر سکتا مجھے جسقدر دشواری خطوط کے یکجا کرنے میں ہوئی اس کا بیان کرنا فضول ہے کیونکہ تالیف وتصنیف کے وقت کبھی آسانی سے سامان جمع نہیں ہوسکتا ہے۔

افسوس تو مجھے یہ ہے کہ حضرت شیخ رح کی سوانح عمری کے ترتیب کے زمانہ میں میرے پاس معلی بالقابہ کے جس قدر مکاتیب تھے وہ مظفر پور بھیجدئے گئے تھے ان کی نقلیں میں نے رکھ لی تھیں وہ کچھ ایسے بد ربط خط میں تھیں جن کو میں بمشکل پڑھ سکا اور پھر صاف کرانا جنس میں بہت وقت ضائع ہوا۔

الحمد للہ ترتیب مناسب ہوگئی جس میں میں نے تکلف وتصنع کچھ نہیں کیا جیسے جیسے اصل یا نقل خطوط کی آتی گئیں ان کو صاف بخط ایقرا کراکے والیس کرتا رہا۔ ان سب امور کے بعد اگر اپنے مکرم معظم قدردان حضرت مولنا حافظ **محمد عبد اللہ** صاحب انصاری غازی پوری کا شکریہ ادا نہ کروں تو بے حد کفران نعمت ہے جنہوں نے نہایت اخلاص سے ان مکاتیب کو کئی مہینے اپنے پاس رکھ کر متواتر پڑھا اور بعد اطمینان کے مجھ سے فرمایا کہ اس کتاب کی اشاعت نفع اسلام ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ بخشیگا۔ اور ضرور ثواب ملیگا۔

لہ آہ معلی بالقابہ در مرض فالج بتاریخ ۴ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ کو اس دار فانی سے رحلت فرمائی اور باغ سنیدی پورہ گورستان قوم پنجابیان عقب عیدگاہ شاہی احاطۂ تذیریہ میں مدفون ہیں۔

سہ سید محمد ابوالحسن صاحب بواپس حج الحرمین شریفین بتاریخ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ جہاز میں انتقال فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکاتیب نذیریہ شمس العلمائے شیخ الکل علامہ حضرت مولنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونصلی ونسلم

تشکر بخدمت والا ودعوت احباب والا خطاب سلمہم ربہم

تدوین عالی[1] صحائف اعلی حضرت امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مائۃ رابع عشر رضی اللہ عنہ (دہلوی) کا نہایت ہی محال تھا کیونکہ معلی بالقابہ کے در دولت پر کوئی دفتر ان مناشیر[2] فیض مظہر کا مرتب نہیں کیا جاتا تھا اور نہ کوئی خلاصہ کسی کتاب میں لکھنے کا دستور تھا لہذا اقطار عالم سے فراہمی مکاتیب کے لئے التجا کی گئی میرے مکرم مولنا سید احمد حسین صاحب مدیر شحنۂ ہند میرٹھ نے میری درخواست نہایت شدومد سے بفرط اتحاد شائع ورفاع[3] فرمائی تو سب سے پہلے میرے مکرم دوست افضل المحدثین مجتہد مطلق مولنا محمد شمس[4] الحق صاحب ڈیانوی (عظیم آبادی) نے میری ہمت کو بڑھا کے اپنے احباب وشناسا سے خطوط مانگے اور میرے پاس بھیجنے لگے پھر میرے مکرم معظم بھائی رح، کے صاحبزادہ والا اولاد[5]

لہ حضرت سلالۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیاء مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب خلف الرشید حضرت میاں صاحب امام مجدد رحمہما اللہ تعالیٰ ۱۲ عزیز وصال ۲ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ

سہ شمس العلماء حضرت مولنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

۳ محمد شمس الحق مراد ہے

۴ روشن ۱۲

۵ حضرت مولنا کا وصال حقیقی ۱۳۲۷ھ میں ہوا ۱۲ اللھم اغفرہ

خطبہ

یامستعان عونک ایاک نستعین

درپردہ نیست

سخنیکہ درگوش شنوا جانگیرد و دماغ پذیرد۔ چیزیکہ دیدہ بینا دیدن نخواہد تازگی بینش نیفزاید اہل خرد گفتہ اند کلام سادہ نرم باید و آئین نگارش چاں گزا نباشد بلکہ دلربا و روح فزا بود تحریریکہ ازیں بہرہ ندارد سودے نبخشد مطالب را بہ پیرایہ دراز مزور[1] آوردن متملقانہ روش است بلکہ سامع را طوش کلانے دہد و دردل جائے نیابد بنگرید در قرآن مجید کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بالفاظ موجز رمگر جامع ملکہ بلقیس

خطبہ

اے مدد کرنیوالے تجھسے مدد چاہتا ہوں اعانت کیواسطے مخصوص تو ہی ہے۔

مشہور بات ہے

کہ جو بات کان میں نہیں سماتی ہے اسکو دماغ قبول نہیں کرتا ہے اور جو چیز آنکھوں میں نہیں سماتی ہے اس سے آنکھوں میں تازگی نہیں آتی ہے عقلمندوں نے کہا ہے کلام سیدھا سادہ نرم ہونا چاہیئے۔ لکھنے کا طرز پریشان کن نہو بلکہ دل پسند مسرت افزا ہو اور جو تحریر اس قسم کی نہو وہ فائدہ سے خالی ہوتی ہو مدعا کو طویل پیرایہ و خلات واقعہ مضامین میں بیان کرنا خوشامدانہ روش بلکہ سننے والے کیواسطے طولانی مضمون سبب کلفت کا بن جاتا ہے اور دل مضمحل ہیں

[1] مزور ماخوذ از زور بالضم ولد معروف بمعنی دردغ پس درینجا بمعنی دردغ گو مستعمل شد ۱۲ منتخب اللغات۔ عزیز ۱۲

والیہ سبا را تلقین حق نوشتند اثرش چناں مترتب شد کہ بے تامل حاضر دربار سلیمانیہ گردید دو ہر چہ بیش آمد داستانگزار میدانند حضرت سرور کائنات مولانا و مولی الثقلین جد الحسین صلعم برائے دعوۃ اسلام عظیما و مرزبانان گیتی را خواندہ بمضامین مختصر بلا تصنع و بے غلو تبلیغ ایمان فرمودند اثرش جذب مقناطیسی پیدا کرد کہ جوق جوق مردمان عرب و عجم پیش عتبہ[1] علیہ سدہ[2] سنیہ[3] آمدہ کلمہ توحید میگفتند پس دے جانشینان حضرۂ سلام علیہ ہمان شیوۂ مرضیہ ورزیدند فتوح متکاثرہ یافتہ بر اعلاء کلمۃ الحق فائز شدند بعد قرون خیر خلافت حقہ از دست رفتہ مملکت عضوض پیدا شد بادشاہان دنیادار بآمیزش عجمیان مزور نمایش را پسندیدند زبان آوراں ہم چاپلوسی و کاسہ لیسی آئین گرفتند جائزہ گراں یافتند الاطرز سلف صالح بباد دادہ خلف را بسیہ چال نکبت انداختند از ہمچنیں بگار شہا دراز و بے سود قوت سامع و مبنا نیفزود البتہ دماغ با مستعارات واہیہ و آورد و مزخرف فرسودگی فزاواں و بے پایاں یافت۔

ارباب دین نیز برفتار زمانہ نظر کردہ بادل ناخواستہ و خاطر ناشاد ہماں رویہ ورزیدند و خامہ فرسایہا بکار بردند جناب امام مجدد الف ثانی رضہ رخدایا

قرآن مجید میں غور کریں

ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مختصر جامع الفاظ میں ملکۂ بلقیس والیہ سبا کو دعوت حق کا خط لکھا اُس کا اثر اس قدر ہوا کہ فوراً بانفس نفیس خود حاضر دربار حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہوئیں (اور طولانی مضمون کو موجودہ دور میں داستان گو کا قصہ تصور کرتے ہیں) ہمارے آقا جناب حضرت سردار موجودات و آقائے دوجہان حضرت حسن حسین علیہما السلام کے نانا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمادے انہوں نے جس وقت اسلام کی دعوت دی اور بڑے بڑے روساء و بادشاہوں کو اسلام کی طرف بلایا تو مضامین مختصر جس میں کچھ بناوٹ و بڑائی نہ تھی تبلیغ ایمان کی کی جس نے اثر مقناطیسی پیدا کیا کہ عرب و عجم کے لوگ جوق جوق حاضر دربار عالی ہوکر مقر کلمہ توحید ہوئے بعد اس کے وہی لوگ تھے اصحاب حضرت صلعم اللہ تعالیٰ ان پر سلام و رحمت بھیجے وہی طریقہ پسندیدہ انہوں نے بھی اختیار فرمایا اور فتح کثیر حاصل کرکے اعلاء کلمۃ الحق پر کامیاب ہوئے بعد گذرنے زمانہ خیر و برکت کے حقیقی خلافت ہی ہاتھ سے گئی اور سلطنت جابرانہ ظاہر ہوئی دنیادار بادشاہوں نے عجمیوں کے میل جول سے مکر و فریب باتوں کو پسند کیا مقرر و شاعروں نے خوشامدانہ طرز اختیار کرکے انعام و اکرام و خلعت بیش قیمت حاصل کئے لیکن روش اگلے بزرگان کا چھوڑ کر پچھلوں کو بدبختی کے جال

[1] عتبہ بفتحات چوب پائین در کہ پایاں مے نہند و بہندی دہلیز ۱۲ صراح و منتخب

[2] سدہ بضم و تشدید دال در عربی بمعنی آستانہ ۱۲ صراح۔

[3] سنیہ بفتح اول و کسر نون و یائے تحتانی مشدد بمعنی روشن و بلند ۱۲ منتخب

بیامرزاد بضمن اصلاح طرق درویشی وقلع وقمع بدعات شرعیہ نگارش را بنوع شائستہ رواج دادند الفاظ توصیفیہ وکلمات خوشامدانہ (قبلہ دوجہاں کعبہ زماں خداوند خدائیگاں فیضرساں عالم وعالمیاں ظہیر الاسلام رشک قاآنی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ سردار قیاصرہ ولی نعمت وخدائے برآسمان ست وشما خدائے برزمین وغیرہ وغیرہ) را برانداختند مگر صرف بزمرہ صلحاء درویشاں خدا آگاہ چندے رائج ماند باز ہماں آس درکاسہ آمد حضور قدسی سیرۃ جامع شریعت وطریقت ناشر الوحیین مجمع الحسنین امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر سیدنا ومقتدانا شیخنا وشیخ الکل فی الکل امام عصر مجدد مائۃ رابع عشر رہ از دین محمدیہ بدعات ومخترعات را برآوردہ خدا پژوہاں والد جویاں را بالطاف اشفاق کیش محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) نواختہ از سیہ مغاک گمرہی برآوردند وازمائدۂ انعام محمدیہ بہرہا بخشیدند ومجددانہ احیا سنت واماتت خرافات فرمودند اندرو پند گفتنی ونوشتنی را بطرز قرون ثلثہ مشہود بالخیر والقاب مناسب شائع ذوائع نمودہ منتہا بجاں پسینیاں وآیندگاں نہادند بندہ (کہ ذرّہ رہائے خواں

ہیں پھنسا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اس قسم کی عبث وطویل تحریر نہ ابصیرت افزا نہ مفید قوت سامعہ ہوتی ہے۔ اہل وداغ واہیہ استعارات وخرافات باتوں سے گمان بعید حاصل کرتا ہے دیندار لوگوں نے بھی زمانہ کی رفتار پر نظر کرکے طوعاً وکرہاً وہی طرز اختیار کئے ومضمون آرائی کرنے لگے **جناب** امام مجدد الف ثانی رض خدا انکو بخشے انہوں نے فقیری کے اصلاح ورد بدعات شرعیہ کے ضمن میں طریق مناسب کے ساتھ تحریر کا بھی رواج دیا۔ تعریف کے الفاظ وخوشامدانہ کلمات مانند (قبلہ وجہان کعبہ زماں خداوند خدائیگاں۔ فیضرسان عالم وعالمیان ظہیر الاسلام رشک قاآنی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ سردار قیاصرہ ولی نعمت وخدائے برآسمان است وشما خدائے برزمین وغیرہ وغیرہ) کو متروک کیا وکرایا۔ مگر طبقہ صلحا ودرویشوں میں صرف القاب خدا آگاہ تھوڑے زمانہ تک جاری رہا پھر وہی طریقہ سابق بلٹ آیا حضرت قدسی سیرت جامع شریعت وطریقت پھیلانیوالے قرآن پاک وحدیث شریف کے مجمع نیکی ودنیا وآخرت کے امیر المومنین حدیث وتفسیر ہمارے سردار وپیشوا شیخنا وشیخ الکل فی الکل امام زمانہ

بقیہ صفحہ گزشتہ) شہادت دادہ اند ومرچہ مصائب کہ بجناب شیخ مجدد الف ثانی رض ودیگر ائمہ رض پیش آمد بآنحضرت ہم رسید مثلاً چندے حبس وحوالات، وتہمت آمیزش بغاوت انگیزاں سلطنت ہم نصیب گردیدہ بود الحمد للہ کہ بعد تفحص وتحقیق ضابطہ از حوالات (محبس راجندری) خلاص یافتند پس او بمکہ معظمہ حضرات مخالفین الزام اعتزال وترک تقلید وکفر وغیرہ وغیرہ برانگیختند الا بعد یک شب از بلنگا شریف صاحب مکہ بی تصوری ثابت شدہ از نظربندی جدا شدہ بودند ۱۲ **اشاعۃ السنۃ الحلوۃ**

بَعْدَ الْمُمَات

سلہ روشن ابی داؤد وغیرہا (کتب معتبرۂ حدیث) وارد است اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا امر دینہا مراد از سر صدی (بتلقی اہل حدیث) آخر صدی ست وعلامات وشرط مجدد اینست کہ وے عالم باشد بعلوم ظاہرہ وباطنہ وبنفع (تدریس وتالیف وتذکیر واوضاح باشد ودر احیا سنن ومحو بدعات سرگرم بود واواخر یکصدی واوائل صدی دیگر اشتہار علوم وشیوع انتفاع ازو باشد پس فضائل شتیہ اوصافہ بپیہ حضرت ناشر الوحیین امیر المومنین فی الحدیث مولانا السید محمد نذیر حسین رض نہ بایں صوت ندا میکند کہ وے رض مجدد است نہ مجدد صدی بلکہ مجدد تمام صدی بلکہ تا اختتام ہزار است چہ کہ جامع بین الحقیقت والشریعت بود وعلوم نقلیہ (سیما کتاب وسنت) ازذات بابرکش شیوع یافتہ وتصوف کہ مغز احادیث رقاق وآیات ترہیب وترغیب است بدون دیگر پذیرفتہ وعلماء حق ومتصوفین برگزیدہ بر تجدد شش

کے مجدد چودہویں صدی نے خرافات باتوں وبدعات مذمومہ کو دین محمدیہ سے نکال دیا اللہ سے لو لگانیوالے وطالب خدا کو خلق وسیرت وعادت محمدیہ سکھا کر گمراہی کے گڑھے تاریک سے باہر لایا اور خوان نعمت محمدیہ سے بہت حصہ مرحمت فرمایا ومجددانہ طریق پر احیا سنت ومٹانا واہیات وخرافات کا کیا وپند ونصائح بذریعہ تقریر وتحریر کے مثل قرون ثلثہ مشہود بالخیر کے والقاب مناسب کو شائع ومشہور کرکے احسانات جہان پر پچھلوں وآنیوالوں کے رکھا اس عاجز نے کہ پس خوردہ حاصل کرنیوالا خوانچہ حضور معلی القاب کا ہے نعمتیں وبرکتیں بیحد وبے شمار سے سرفراز فرمایا ہے) چاہا کہ طریقہ مبارک حاصل کروں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس دولت سے بھی محروم نہ رہا تمنا رکھتا تھا کہ فرامین وخطوط (آستانہ سے چلے ہوئے) کو جمع کروں مشغولیت کا گھر برباد ہو کہ باعث عدیم الفرصتی کے اپنے ارادہ پر کامیاب نہوا سیخ وغم کا پہاڑ سر پر ٹوٹا جدائی ومفارقت کی بجلی نے میرے جمعیت کے خلیان کو بالکل جلا دیا۔ افسوس کہ حضرت معلی القاب کو سفر آخرت پیش آیا ؎

راہ چپ کردہ حریفانہ بہار از چمنم — غنچہ من ماندم وہنگام شگفتن بگذشت

آلٰہی بخشندے میرے برادران طریقہ کی ایک جماعت لکھنے

تسلیہ خویش در مانہا عطا کردہ آرمیدگی بخشیدند ویراں آوردند کہ عاجلانہ کمر ہمت بستہ بتدوین مفاوضات شیخ جنت مکان ذخیرہ حسنات اندوزم در آوردی باچیار واصد قار سپارم احباب عالی مقدار در فراہمی سامان تدوین مرا گرانبار احسان نمودہ از اقطار ہند (ودیگر بلاد ماوراء ہند) بریلغ ہا بالسنہ تازی و پارسی و ریختہ (اردو) بدست آوردہ بمن رسانیدند کہ نگارندہ را سپاس گزار ہستم چنانچہ این بخش نخستین است و تاریخ آغاز تدوینش شمس الفیوض و انجامش را۔ مفاوضات۔ افاضت ولی خورشید معروف پر لیغ جلیلہ است امید کہ فارسی پسندان و ریختہ نگاران را بصیرتے خواہد بخشید و اگر حیات مستعار جواب نداد بندہ حقیر بخش دوم بلسان عربیہ پیش خواہد گردانید انشاء اللہ تعالیٰ از ہمایش بخشندہ حقیقی و بندگی بچوں و بچگاں

چہ شرح دہم کہ از من فاقد البصیرۃ ولاشی فی الحقیقت پامال یاس و حرماں مضمحل و پریشاں نقد جمعیت بباد دادہ بکیں از سر افتادہ انجمنیں کار دشوار و امر محال انجام نیز یرفتہ۔ خدایا بندہ ستہام را آمرزشے بدہ و بروزگارم مرہمے بنہ معاصیم بذیل عفو بپوش و پوزشم بپذیر افتادہ خویش را دستگیر و بحالت احتضار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلعم زبانم را گہر فے عطا بفرما آمین ثم آمین۔

ہیں سوانح عمری حضرت ممدوح کے اور ایک پارٹی جمع کرنے میں فتاوی شریف کے اور کچھ دوسرے حضرات جمع کرنے میں تصنیف عالی کے دوسرے الغرض سبھوں نے اپنے حسب حال کام جلیل القدر اختیار کیا مجھ پریشان حال کو کہ صدمہ سے محرومی زیارت و مفارقت دیدار کے شیخ عالی شان اَسْکَنَہُ اللّٰہُ فِی الْجِنَانِ کے اس درجہ خستہ جگری و پریشانی دل لاحق حال ہوئی کہ دل قابو میں نہ رہا آخر پراگندگی دل مزاحم راہ کی ہوئی اسلئے بدنصیبی کا حصہ اپنے واسطے زائد حساب و شمار سے پایا یاران طریقت رادالله تعالیٰ ان کو برکات اور کوشش کو ان کی قبول کرے، میرے مرض اضطرار و اپنے تسلی دل کے واسطے دواعیانت کر کے راحت بخش ہوئے اور مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ جلد کمر ہمت باندھ کر جمع کرنے میں خطوط شیخ (جنت مکان) کے ذخیرہ نیکیوں کا جمع کروں اور سرانجام کار دوستوں کے سپرد کروں دوستان عالی مراتب نے جمع کرنے میں سامان تالیف کے مجھے گراں بار احسان کا فرمایا اور اطراف ہند و ارسوائے ہند کے دوسرے شہروں سے خطوط فارسی و اردو زبان میں مہیا کر کے مجھ عاجز تک پہنچائے میں دوستوں کی دوڑ دھوپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے۔

شروع تدوین و تالیف کی تاریخ شمس الفیوض ہے اور اور اس کے انتہا و ختم کی تاریخ مفاوضات۔ افاضت ولی۔ خورشید معروف پر لیغ جلیلہ ہے۔ امید ہے کہ تحریر فارسی کے پسند کرنیوالے و اردو لکھنے والے کو فائدہ معتدبہ ہوگا۔ اگر حیات مستعار نے وفا کی تو یہ عاجز دوسرا حصہ بھی جو زبان عربی پر مشتمل ہے ہدیہ ناظرین کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ لطف و بخشش کا

الملتمس:۔ خادم قوم

حمید عزیز رضوی

۲۱ ذی الحجہ المکرم ۱۳۲۸ھ ہجریہ مصادف
۲۴ دسمبر ۱۹۱۰ء میلادیہ

مقام:۔ صمدن ضیت من الحزن و المحن مضاف فرخ آباد

مالک لاریب کے کیا شرح کروں کہ مجھ بے بصیرت و بے حقیقت مبتلا نا امیدی و بے نصیبی و ضعف و پریشانی دلجمعی کا فقدان ہاتھ سے گیا ہوا بے یار مددگار اس قسم کا کام دشوار بلکہ محال پایہ انجام کو پہونچا اے خدا بندہ مضطر و پریشان کو بخش اور اسکے زخم پر مرہم رکھ اور اسکے گناہ کو دامن عفو سے چھپا اسکے عذر کو قبول کر اپنے در پر پڑے ہوئے کی دستگیری کر اور موت کے وقت کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے زبان کو عزت عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

الملتمس:۔

خادم قوم

حمید عزیز رضوی

۲۱ ذی الحجہ المکرم ۱۳۲۸ھ ہجریہ مصادف ۲۴ دسمبر ۱۹۱۰ء میلادیہ
مقام:۔ صمدن ضیت من الحزن والمحن مضاف فرخ آباد

rekhta

مکتوب اوّل

در اعلان اسلام تشویش نباید نمود

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی لالہ منشی گوبند پرشاد صاحب واضح باد خدا شمار انعمت اسلام روز افزوں روزی کناد اخلاص نامہ رسید در اعلان اسلام خود تشویشے کہ نوشتہ اند بالکل ضعیف حجت است خدائے تعالےٰ از شادی دختران فراغے خواہد داد ہمواره بتوحید و رسالت محمدیہ اقرار بزبان و تصدیق بقلب میکردہ باشند و از نماز و روزہ و سائر عبادات گاہے تغافل بیماں نیاید مجھی مولوی شیخ عبداللہ صاحب تلقینے کہ فرمودہ اند بسا سخن است اے برادر زندگی فانی است و بقا برائے معبود است عبادات سرمایہ حسنات است ہمواره در انہا کوشند و زود باعلان اسلام توجہ بلیغ بکار برند اگرچہ مسلم و مومن ہستند فاما از خلق محاسن و لباس کفار اجتناب نمی کنند حالانکہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ مشہور است وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ المرقوم ۱۲ رجب کرم ۱۳۲۵ھ دہلی

مکتوب دویم

مسرت اعلان اسلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی منشی گیادین سنگھ صاحب۔ بعد السلام علیکم۔ واضح باد عنایت نامہ رسید بدریافت خیریت اطمینانے یافتم از اعلان اسلام ایشاں مسرتیکہ دست داد خدا داند پیش من زود بیائید و در نجا درس کتاب و سنت بگیرید چہ کہ ماشاء اللہ تعالیٰ در نحو بصیرت معقول میدارند جانب کتب ادب ہم میلے دارند دریں مدرسہ آنہم ممکن است اے برادر نام خود را ترمیم کنید بدانید کہ گیا دین می نویسند ہرگاہ کہ دین برفت چہ باقی ماند۔

بدانست بندہ بشیر الدین خاں بسیار خوب ست آنکہ در کاغذات سرکاری ضلع میرٹھ نام ہندی است بشیر الدین خاں عرف گیادین سنگھ باید نویسانید چونکہ مجرد ہستند نکاح ضرور باید نمود بخدمت مولوی رحمت اللہ صاحب نوشتہ ام تدبیر مناسب خواہند کرد برائے بیعت من نوشتہ اند بسیار بہتر است اے برادر بیعت حقیقی و خالص آں بود کہ ہنگام قبول اسلام اقرار بجناب احدیت نمودند ماشاء اللہ از ارکان اسلام بیامن توجہ مولوی صاحب ممدوح آگاہی میدارند الا بر من فقیر فرض است کہ تلقین اقرار توحید و رسالت محمدیہ کنم وقتیکہ تشریف خواہد آورد بواجہ ہر چہ میدانم پیش خواہم کرد آنکہ عمامہ من طلبیدہ اند برادرم اینہمہ از فضولیات است مگر بحل ہنوز من منحوس ترین ہستم اہل عمامہ کہ شغل دام سفر لسم بسیار بوسیدہ است اگرچہ صاف و شستہ است قبول بفرمایند و دائما از خیریت خود مرا آگاہی میداده باشند و ہر گز از عمر و زیدتر سند قانون انگریزی کسی را ارث محروم نکردہ است بر مواضع و املاک موروثی خود قبضہ میداشتہ باشند بدرگاہ خدائے تعالیٰ دعا میکنم کہ ایشاں را از خسرو خشاد و معاندین مصون دارد

عاجز محمد نذیر حسین

جناب منشی گیادین صاحب کی خدمت میں السلام علیکم کے بعد واضح ہو آپ کا خط پہونچا خیریت معلوم کرنے سے تشفی خاطر ہوئی آپ کے اعلان اسلام سے جس قدر کہ مجھے خوشی ہوئی ہے اللہ ہی کو علم ہے میرے پاس جلد تشریف لائیے اور یہاں آکر سبق کتاب و سنت کا لیجئے کیونکہ آپ ماشاء اللہ تعالیٰ نحو میں کافی معلومات رکھتے ہیں علم ادب میں بھی درک ہے اس مدرسہ میں سب ہی قسم کی تعلیم ہے اے بھائی اپنا نام پلٹو اور صحیح ہو کہ آپ گیادین لکھتے ہیں اجبکہ دین چلا گیا تو پھر باقی کیا رہا۔ میرے علم میں بشیر الدین خاں نام رکھنا بہت مناسب ہے چونکہ سرکاری کاغذات ضلع میرٹھ میں پہلا نام درج ہے تو بشیر الدین خاں عرف گیادین سنگھ لکھا جانا چاہیئے چونکہ آپ اکیلے ہیں نکاح ضرور کرنا چاہیئے۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کو لکھ چکا ہوں انتظام معقول کرینگے آپ نے بیعت کے بارے میں لکھا ہے بہت اچھی بات ہے بھائی اصلی و خالص بیعت وہی تھی کہ قبول اسلام کیوقت دربارہ وحدہ لاشریک لہ میں اقرار زبان و دل سے کیا ماشاء اللہ برکت توجہ سے مولوی صاحب ممدوح کے ارکان اسلام سے خبر رکھتے ہیں مگر مجھ فقیر پر یہی فرض ہے کہ جدید اقرار توحید و رسالت محمدیہ کا کراؤں جسوقت تشریف لائیں گے جو کچھ جانتا ہوں روبرو پیش کروں گا آپنے میرا عمامہ طلب کیا ہے میرے بھائی یہ سب فضول بات ہے کہنہ عمامہ میرے پاس ہے بھیجتا ہوں قبول فرماویں اور خیریت سے اپنی ہمیشہ آگاہ کرتے رہیں اور ہرگز کسی سے خوف نہ کریں انگریزی قانون کسی کو وارث سے محروم نہیں کرتا ہے مواضعات و ملکیت موروثی پر اپنا قبضہ رکھیں اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ حاسدان و دشمنان کے شر سے

پہلا خط

اسلام کے اشتہار میں تردد نہ کرنا چاہیئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین کی طرف سے لالہ منشی گوبند پرشاد صاحب کی خدمت میں واضح ہو اللہ تعالیٰ آپکو اسلام کی نعمت زیادہ عنایت کرے خط آپ کا ملا اپنے اسلام کے اظہار میں جو تردد کہ تحریر میں لائے ہو سراسر کمزور دلیل ہے اللہ تعالیٰ لڑکیوں کی شادی سے فراغت دے گا توحید و رسالت محمدیہ کا اقرار ہمیشہ زبان سے اور تصدیق دل سے کرتے رہیں اور نماز و روزہ و کل عبادات میں سستی نہ آنے دیں میرے دوست مولوی شیخ عبداللہ صاحب نے جو تعلیم کہ آپ کو دی ہے بہت بہتر تعلیم ہے۔ بھائے انسان کی زندگی فنا ہونیوالی ہے اللہ ہی کیواسطے بقا ہے اللہ کی بندگی مال و دولت ہے اسی میں سرگرم رہیں اور جلد اسلام کے اعلان میں پوری سعی کام میں لائیں اگرچہ حقیقت میں مسلم و مومن ہیں لیکن شعار و علامت اسلام جو کچھ ڈاڑھی کو مونڈتے ہیں اور لباس کفار سے پرہیز نہیں کرتے ہیں حالانکہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ مشہور بات ہے سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی مورخہ ۲۲ رجب کرم ۱۳۲۵ھ ہجری۔ از دہلی

دوسرا خط

اعلان اسلام کی خوشی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انشاء اللہ تعالیٰ بدیگر اوقات چیزے ہم خواہم نوشت۔
المرقوم ۴ ذی الحجہ ۱۲۶۶ھ ہجریہ از دہلی

آپکو حفاظت وامن میں رکھے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کسیوقت تحریر کرونگا
مرقومہ ۴ ذوالحجہ ۱۲۶۶ھ ہجریہ از دہلی

مکتوب سوم
آمادگی برائے مناظرہ درباب تثلیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مسٹر ولیم صاحب واضح ہو کہ آپ کا خط پہونچا تثلیث کے بارہ میں آپ کو مجھ سے مناظرہ کرنا منظور ہے تو مجھے بھی کوئی تامل نہیں ہے مسجد بھی موجود ہے تشریف لائیے مگر اسلامی طریقہ سے اندر مسجد کے جوتا نہ جائیگا۔ فرش پر دوزانو مثل بندگان خدا کے نشست فرمایئے میرے لئے بوریا کافی ہے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ خلاف تہذیب کوئی کلمہ کسی اکابر کی شان میں زبان سے نہ نکالا جائے اور جس قدر آپ کے ساتھ صاحبان تشریف لائیں وہ سب مہذب ومتین مزاج ہوں غصہ در نہ ہوں ورنہ ہنود کے نزدیک ایک ہنسی ہوگی کہ اہل کتاب کے درمیان ایسی بے لطفی ہوگئی۔ میں کسی کو مسلمانوں میں سے نہ بلاؤں گا جو حاضر وقت ہوگا۔ وہ موجود رہے گا۔ آپ صاحبان کے لئے شربت وشیرینی مہیا موجود رہیگا۔ مگر وقت اسکے لئے صبح کا نہایت مناسب ہوگا۔ ۱۲ جمادی الآخر ۱۲۷۰ھ

مسجد دہلی متصل گلی مہتاب بیگ چھاتہ والی

(نوٹ) مسٹر ولیم دہلی کے مشہور پادری تھے اور عیسائیت کے مناظر تھے۔ ۱۲

مکتوب چہارم
باستدعاء تحکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھا خط
قرار واقعی حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مولانا بالفضل واولنا مولوی محمد سعد اللہ صاحب دامت حسناتکم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معروض باد کہ دریں ولا مردمان مقابلین ما میگویند کہ مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری جواب ناصواب معیار الحق بمدت شش سال تحریر کردہ اند وباز از طرف شما (یعنی اس عاجز) جوابش نوشتہ خواہد شد پس درہیں تسلسل جوابات مرۃ بعد اخری عمر ما منقضی شود اندریں معنی احس وادلی آنست کہ از مولوی صاحب موصوف محرر رسالہ در فرض وواجب بودن تقلید شخصے گفتگو نماید کہ ایں مسئلہ محبوث عنہا طے شود وتصفیہ یابد بنابراں گفتم مضائقہ نیست لیکن حکم منصف مزاج (کہ بر دلائل شرعیہ در مسئلہ متعلقہ ید طولیٰ داشتہ باشد ونظر بر اقوال مجتہدین سابقین وعلماء لاحقین دارد) پُر ضرور است کہ دلائل متین قائلین بفرضیت ووجوب از او سند منع مانعین را ملاحظہ فرمودہ کار تحکم فرمایند واحد الطرفین را الزام دہند لہذا بعد مشورہ چناں قرار یافتہ کہ عالم جامع العلوم جناب مفتی محمد سعد اللہ صاحب سلمہ ربہ ہستند ہمیں جامع کمالات را حکم ومنصف قرار دادہ ازو شاں التماس نمایند کہ درمیان فریقین منصف بودہ احقاق حق مطابق ادلہ شرعیہ فرمایند لہذا مکلف خدمت عالی میشوم کہ حسبتہً للہ وشفقتہً علی خلق اللہ ملتمس مزامقرون باجابت فرمودہ قدم رنجہ فرمایند کہ خرچ سواری آمد ورفت ارسال داشتہ شود تا ایں جا تشریف آرند والا اظہار حق ممکن نیست چہ دیگراں دریں باب مہارت تام

حامداً ومصلیاً ومسلماً

عاجز محمد نذیر حسین - جناب مولانا کی خدمت میں جو کہ فضیلت میں مجھ سے بہت بہتر ہیں جناب مولوی سعد اللہ صاحب نیکیوں پر اللہ تعالیٰ آپکو قائم رکھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو آجکل میرے مقابل کے لوگ کہتے ہیں کہ مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری نے عرصہ چھ سال میں جواب غیر مناسب معیار الحق کا تحریر فرمایا پھر اس عاجز کیطرف سے جواب لکھا جائیگا تو اسی تسلسل جوابات میں عمر تمام ہوجائیگی اور حل مطلب نہوگا اس سے عمدہ صورت یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف سے خود مصنف معیار تقلید شخصی کے فرض و واجب ہونے میں گفتگو کریں تاکہ مسئلہ متنازعہ طے پاجائے اس پر میں نے کہا کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ایک حکم منصف مزاج ہونا چاہیئے کہ جس کو دلائل شرعیہ پر مہارت کامل اور اقوال مجتہدین اولین وعلماء متاخرین پر نظر وسیع ہو کہ فرضیت اور وجوب کے ماننے والوں کی دلیل اور منع کرنے والوں کی سند پر اچھی طرح غور وفکر کرکے حکم کا کام انجام دے اور فریقین میں سے کسی ایک کو مورد الزام بنائے اس لئے بعد مشورہ کے قرار پایا ہے کہ عالم جامع علوم جناب مفتی سعد اللہ صاحب ہیں ایسے ہی شخص جامع کمالات کو حکم ومنصف بناکر اُن سے سائل ہوں کہ ہر دو فریق کے درمیان منصف بنکر مطابق ادلہ شرعیہ کے اظہار واثبات حق فرمادیں اسلئے مکلف خدمت والا ہوں کہ اللہ کے واسطے اور خلق خدا پر رحم کرتے ہوئے میرے التماس کو درجہ قبولیت کا دیکر یہاں قدم رنجہ فرمادیں کہ خرچ آمد ورفت کا روانہ کیا جائے

ندارند که افراط تفریط فریقین را ہدایت فرمایند لہذا عرض رسان است کہ التماس مرا قبول فرمودہ از جواب با صواب مسرور وکامیاب خواہند فرمود والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

مکتوب پنجم

در احقاق حق جبن و نامردی از موحدین نمی آید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولانا مفتی محمد سعد اللہ صاحب رامپوری سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ گرامی رسیدہ انتظارم را رفع کردنی الواقع از عدم ایراد محبت نامہ جات خلجانے بود الحمد للہ کہ اطمینان شد بلاشبہ منصب افتاء وتعلق ریاست از بس نازک است فقدان فرصت بنگارش جواب نوشتہ اند بجاست (مولٰنا) راہ سداد را تقلید میزند وخوں تحقیق میریزد ماشاء اللہ دیدہ منصف دارید بصرہ از بصیر مناسب میشود کور را اور روز روشن از چراغہا سودے برمی خیزد مرا کہ جلشانہ در اشاعت توحید واذاعت قرآن وحدیث مامور کردہ است از لوم لائم خوف نیست دیدہ بینا دارم حاجت عصا ورفیق وقائد نیست سر بکف ہستم اگر ندرم قبول شد عاقبت بخیر بود علماء آبخوار ودیوبند وتمام ہند ہمگنان ساعی وتگاپو کردہ جواب تالیف بندہ نویسند بندہ فقیر آمادہ است کہ جواب مسکت ہر دفعہ خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ جب تک آپ یہاں تشریف نہیں لائیں گے اظہار حق کا ممکن نہیں ہے کیونکہ اور لوگوں میں ایسی قابلیت نہیں ہے کہ زبانی فریقین پر نکتہ چینی کرکے راہ ہدایت کی بتائیں اس لئے عرض ہے کہ میرے التماس کو قبول فرما کر جواب احسن سے محظوظ وشاد کریں والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

پانچواں خط

اثبات حق کے لئے کوشش چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین + + + + بگرامی خدمت میں مولانا مفتی سعد اللہ صاحب رامپوری اللہ تعالیٰ سلامت رکھے سلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد واضح ہو آپ کا خط وصول ہو کر میرے انتظار کو رفع کیا حقیقت میں جناب کے عدم وصولی خط سے تردد تھا اللہ کا شکر ہے کہ اطمینان ہوا اس میں کوئی شک نہیں کہ تقاضائے منصب اور ریاست کا تعلق بہت نازک معاملہ ہے عذر عدیم الفرصتی کا جو آپ نے تحریر فرمایا ہے بالکل درست ہے (مولٰنا) سیدھی راہ کو موسوم تقلید سے کرکے تحقیق کا خون بہاتے ہیں ماشاء اللہ آپ آنکھ انصاف کی رکھتے ہیں چاہئے پرکھ آنکھ والوں سے صحیح ہو سکتی ہے نابینا کو روشنی میں چراغ سے کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے اللہ تعالیٰ جلشانہ نے مجھ کو توحید پھیلانے وقرآن وحدیث کے اشاعت میں مامور کیا ہے ملامت کرنیوالے کی ملامت سے کچھ خوف نہیں کرتا بینائی کی آنکھ رکھتا ہوں کسی کے رفاقت وسہارے کی حاجت نہیں ہے ہتیلی پر سر رکھتا ہوں اگر میری نذر قبول ہوگئی تو ہے نصیب اس طرف اور دیوبند

پس پا نخواہم بود علماء کہ جواب معیار الحق متعدد نگاشتند مگر مفتی صاحب خوب پندارند کہ جواب کتاب من نمیت فضول خامہ فرسائیہا ودماغ سوزیہا بکار بر دند بعض احباب وتلامذہ فقیر قلم برداشتند ہمدرا تشفی دادم کہ نوشتن چہ سود وقتیکہ جواب معیار الحق خواہد رسید آگاہی دادہ خواہد شد امید کہ بحالت اطمینان گاہ گاہے از صحتوری مزاج شریف مع عیال اطلاع میدادہ باشند۔ والسلام خیر الختام۔

اور ہند کے عالموں نے دوڑ دھوپ وکوشش کرکے میری تالیف کا جواب لکھا بندہ فقیر تو مستعد ہے کہ ہر مرتبہ جواب مسکت دیا کرے خدا نے چاہا تو پسپائی نہیں ہوگی مولویوں نے متعدد جوابات معیار الحق کے تحریر کئے مگر آپ یقین کریں کہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے بیکار تضیع اوقات اور دماغ سوزی کی فقیر کے بعض دوست وتلامذہ نے قلم اٹھایا کہ جواب لکھیں سبھوں کو میں نے منع کیا کہ جواب لکھنے سے کیا فائدہ جسوقت معیار الحق کا جواب آئیگا خبر کردوں گا امید کہ خالی وقت میں کبھی کبھی خیریت مزاج مبارک سے اپنے ومتعلقین کے مطلع فرماتے رہیں والسلام خیر الختام

معیار الحق رد تقلید میں تصنیف حضرت میاں صاحب کی ہے جو کتبخانہ تذیریہ عامہ میں موجود ہے جو صاحب چاہیں مطالعہ فرما سکتے ہیں اور اسکا جواب بکتاب بھی دار المطالعہ نذیریہ عالیہ میں موجود ہے حضرات شائقین ہر قوم وملت مطالعہ فرما سکتے ہیں فقط۔ سید عبد الرؤف غفی عنہ

مکتوب ششم

تحقیق میل برائے نماز قصر بحالت سفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ بمطالعہ مشفق مہربان سید عبد الرزاق سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ظاہر ہو کہ تم نے اپنے خط میں جو حدیث بلوغ المرام کی عن انس رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلثۃ امیال او ثلثۃ فراسخ صلی رکعتین رواہ مسلم۔ نقل کی اور امیال وفراسخ کو دریافت کیا ہے کتب احادیث مثل فتح الباری شرح بخاری واشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ونووی شرح مسلم ومظاہر حق وغیرہ سے ثابت ہوا ہے کہ میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور نیز چار ہزار ہاتھ اور تین ہزار ہاتھ کا بھی ہوتا ہے۔ اور ذراع (یعنے گز)

لہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ سفر کرتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے مسلم نے روایت کی ۱۲

چوبیس[۲۴] انگل کا ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بارہ ہزار قدم آدمی کا، کوس ہوتا ہے (جیساکہ اشعۃ اللمعات میں فتح الباری شرح صحیح بخاری سے منقول ہے) و المیل[۱] ستۃ آلاف ذراع والذراع عشرون اصبعاً معترضۃ معتدلۃ والاصبع ستۃ شعیرات معترضات معتدلات کذا فی النووی شرح المسلم اور ایک فرسخ[۲] تین کوس کا فاصلہ ہوتا ہے جیساکہ اشعۃ اللمعات میں ہے اور ایسا ہی فتح الباری میں نقل ہے اور انگریزی میل[۳] کا حساب معلوم نہیں ہے کہ وہ کس قدر ہوتا ہے کسی انگریزی پیمایش داں سے دریافت کرلینا چاہئے والسلام۔

سوال[۱]:۔ متبنّٰے[۲] مثل حقیقی اولاد کے ہے کہ نہیں اور متبنّٰے کرنے والا بھی باپ اصلی سمجھا جائے گا (۲) اور متبنّٰے مستحق میراث ہے یا نہیں۔؟

جواب:۔ معلوم کرنا چاہئے کہ شرعاً متبنّٰے حکم حقیقی اولاد کا نہیں رکھتا ہے۔ اور نیز متبنّٰے کرنے والا شرعاً حکم حقیقی باپ کا نہیں رکھتا ہے وہ محض اجنبی ہوتا ہے۔ اسی سبب سے متبنّٰے استحقاق میراث کا نہیں رکھتا ہے۔ (ویستحق الارث برحم ونکاح صحیح کذا فی الدر المختار مترتب علی

---

[۱] میل چھ ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز بیس[۲۰] انگل معتدل کے برابر دنہ پتلی، اور انگل چھ جو درمیانہ کے برابر ہوتا ہے اسی طرح نووی شرح مسلم میں ہے۔

[۲] فقہ شافعی میں سولہ فراسخ یعنی ۴۸ میل کے سفر خیر پر قصر نماز ہے میل بکسر اول ایسی است یعنی از پنج سر سہ کشند و مناکچیت علامت فرسنگ و راہ سازند یعنی کروہ تواں چار ہزار در چہار ہزار[۴۰۰۰] است و ہر ذراع بست و چہار انگشت (از منتخب) و صاحب صراح دیوسف بن ناصح جیس آورد کہ میل چہار ہزار قدم باشد و میل یعنی میخ آہنی یا سنگی کہ بر سر گنبد نصب کنند و بہار عجم آورد کہ میل مدت و فرسنگ مدت کہ از آثار کردہ گویند چوں بر سر ہر کروہ بہ علامت برائے تمام شدن کروہ بصورت میل ساختہ باشند مجازاً آں مسافت را نیز میل گفتہ اند (ذراع[۴۳] بحساب انگریزی ایک میل سترہ سو ساٹھ گز کا ہوتا ہے اور گز تین فٹ کا اور ایک فٹ بارہ انچ اور ایک انچ برابر ایک پیسہ انگریزی کا عرض ہوتا ہے اور ایک میل میں آٹھ فرلانگ اور ایک فرلانگ دو سو بیس[۲۲۰] گز انگریزی کا ہوتا ہے ۱۲ غفرلہ عفا عنہ[۱۲] یہ استفتا مفاد ضہ مولوی محمد صدیق کے خط کے سرورق پر تھا۔

النسب اثنا عشر حکماً تورث المال والولاء وعدم صحۃ الوصیۃ عند المزاحمۃ الی اخر ما فی الاشباہ والنظائر وغیرہ من کتب الفقہ

مکتوب ہفتم

طرز تعلیم ترجمۃ القرآن خوب است اعانت الفقرا بر امر مرغوب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت گرامی معین الفقرا حامی سنن خادم کتاب ذوالمنن حاجی مولوی محمد جمال الدین خاں عثمانی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ واضح باد کہ طرز تعلیم ترجمہ قرآن مجید (مخترعہ انصاحب) موحدان را دل پسند افتاد خدایا در اشاعتش رونق بخشاد در باب اعانت مدرسہ مرکہ نوشتہ اند کہ تحریرے بجناب سرکار عالیہ والیہ ملک باید نوشت تا معاملہ رو باصلاح گیرد مرا از ہیچوں لغو تحریکہا ہمیشہ اجتناب است بر در خداوند تعالیٰ نشستہ درس میدہم وے تعالیٰ شانہ از خزانہ غیب اعانت مدرس و متعلمین خواہد کرد چہ کہ مرا از رجوع خدمت اغنیاء کراہتے بخشیدہ است بندہ فقیر برائے خود نمی خواہد ہر کہ در ینجا آورد مرا و طالبان را روزی کافی وافی مے رساند پس مایہ قناعت خود فروختن کار اہلہان است خدایا انصاحب را بمراتب اعلیٰ دنیوی و دینی رساناد۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتم

ہدایت نسبت بدعۃ تعزیہ و بت پرستی

ساتواں خط

ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کا طریقہ بہتر ہے امیروں پر فقیر کی مدد ضروری ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین ۔ بہ خدمت گرامی معین الفقرا، حامی سنن ۔ خادم کتاب ذوالمنن ۔ جناب حاجی مولوی جمال الدین خاں صاحب عثمانی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد واضح ہو آپکا ایجاد کیا ہوا طریقہ تعلیم قرآن مجید کا موحدوں کو بہت پسند ہوا اللہ تعالیٰ اسکی اشاعت میں ترقی فرماوے آپنے جو متعلق امداد مدرسہ فقیر کے تحریر فرمایا ہے کہ جناب سرکار عالیہ والیہ ریاست کو لکھنا چاہیئے تاکہ معاملہ درست ہو جائے عاجز کو ایسی بیکار تحریک سے ہمیشہ پرہیز رہا ہے اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر ہاتھ پھیلاتا ہوں وہی اللہ تعالیٰ غیب سے مدرس و متعلم کی مدد کریگا مجھے اللہ تعالیٰ نے امیروں کے دروازہ پر جانیسے کراہت عطا فرمائی ہے بندہ فقیر اپنے واسطے خواستگار نہ ہوگا جو یہاں آیا ہے وہی بھگتا اور میرے طالبان علم کو روزی بقدر حاجت دیتا ہے صورتیں میں صبر و قناعت کی اپنی کو فروخت کرنا نادانی کا کام ہے اللہ تعالیٰ آپکو دین و دنیا کے اعلیٰ رتبہ پر سرفراز پہونچاوے والسلام خیر الختام

آٹھواں خط

ہدایت ترک کرانے تعزیہ داری کے کہ بت پرستی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شیخ صاحب والا مناقب عالی مراتب جناب شیخ بہادر علی خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی باد کہ ایں روسیاہ خیر خواہ خلق بموجب حدیث شریف الدین نصیحۃ للہ ورسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم گذارش خدمت می نماید کہ از اطراف ونواحی بہار شنیدہ شد کہ در موضع مقبوضہ آنصاحب تعزیہ داری مے شود حالانکہ نزد ہمہ اہل اسلام ایں امر قبیح وشرک صریح وبت پرستی است وآنمکرم مزاحمت ومانعت از آں بر رعایائے خود نمی فرمایند بس از شنیدن ایں امر بہ نسبت آنصاحب خیلے تعجب رو داد چہ آں مکرم در عقل وفطانت ورياست وفراست شہرہ آفاق ہستند ودر امثال رنابود کردن تعزیہ داری از دہ ہائے خود توجہ نمی کنند رسول مقبول صلعم فرمود کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ چنانچہ در صحیح بخاری وغیرہ مذکور است حاشا وکلا۔ واشد شرک بودن ایں شک وشبہ اصلا نیست چنانچہ از فتوائے مسجل مرسلہ واضح رائے عالی خواہد بود واگر بر گفتہ ما کہ بزعم مردماں اندیار وہابی ومخالف شرع شریف ام خرد باشد تا از علماء حرمین شریفین فتوی در جواز وعدم جواز آں طلب فرمایند وبر آں کار فرمائند فی الواقع کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ ۝ سلم است ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شیخ صاحب بلند پایہ وبرتر مرتبہ جناب شیخ بہادر علی خانصاحب اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں عافیت وسلامت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے سامی ہو کہ یہ سیاہ رو خلائق کا بھلائی چاہنے والا بموجب حدیث شریف کے کہ اصل دین اللہ ورسول وپیشوا مسلمانان اور تمام لوگوں کیواسطے نصیحت کرنا ہے اسلئے عرض کرتا ہوں گر دونواح بہار کے لوگوں سے سنا گیا کہ آپ کے مواضعات میں تعزیہ داری ہوا کرتی ہے حالانکہ تعزیہ داری تمامی اہل اسلام کے نزدیک بُری شے وصریح شرک وبت پرستی ہے اور آپ ایسی برائی سے اپنی رعایا وماتحت کو منع نہیں فرماتے ہیں یہ الزام آپ کی نسبت سن کر تعجب ہوا کیونکہ فہم وفراست وعقل ودانائی میں آپ شہرۂ آفاق ہیں۔ اپنے مواضعات وقصبہ سے رسم تعزیہ داری کے مٹانے میں توجہ نہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا۔ آگاہ رہو سب کے سب ایک دوسرے کے نگہبان ہیں اور قیامت کے دن منصب گواہی سے اپنے پوچھے جاؤ گے چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ تمام برائیوں سے پاک ہے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی قسم ہے کہ تعزیہ داری کے شرک ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے چنانچہ فتوے مرسلہ مصدقہ علماء سے بخوبی واضح ہوگا اگر میرے قول پر کہ بموجب خیالات گمان مردماں جوار کے وہابی ومخالف شریعت ہوں اگر زدہ ہو تو مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کے عالموں سے فتوی جائز یا ناجائز کا طلب فرما کر اس پر کاربند ہوں فرمان آپ ہی پر ہو کل حزب بما لدیہم فرحون ۝ اسی مضمون کو شاعر نے کہا ہے ؎

ہر کسے را در خور مقدار خویش ٭
ہست نوع خوش دلی در کار خویش ٭
می کنند اثبات خویش ونفی غیر ٭
چہ امام صومعہ چہ پیر دیر ٭

سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی (یعنی عنقریب وہی نصیحت قبول کرے گا جو خدا سے ڈرتا ہے) اگرچہ عام طریق سے نصیحت کرنا سبھوں پر فرض ہے لیکن ہر آدمی نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ قبول نصیحت کے واسطے استعداد بھی شرط ہے چنانچہ شاعر نے کہا ہے ؎

اصل استعداد شرط صحت است
مردچوں کوراست عینک لعبت است

واقفان شریعت پر مخفی نہیں ہے کہ اصل دلیل شرعی جسکی پیروی ضروری ہے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واجماع صحابہؓ وتبع تابعینؒ ومجتہدین کاملینؒ کا ہے نہ کہ پیروی رسوم باپ دادے کے رسم آبائی کا گرویدہ ہونا اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے اور سبب اُس کی نارضامی کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ وَکَذٰلِکَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّۃٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ مولانا روم صاحبؒ فرماتے ہیں

خلق را تقلید شاں بر باد داد ٭
کہ بود صد لعنت بر آں تقلید باد ٭
گرچہ عقلش سوئے بالا مے برد ٭
مرغ تقلیدش بہ پستی مے برد ٭

مکرر آنچہ حق اسلام بود بعرض سامی رسانیدم آیندہ مختار اند ؎

من گشتہ نہ ایں راہ ز خود مے پویم ٭
آنچہ استاد ازل گفت بتو مے گویم ٭

زیادہ ایام کامراں مرصاد رحمانی بکام باد بحرمۃ النبی ذی الارشاد وآلہ الامجاد

ہر کسے را در خور مقدار خویش ٭
ہست نوع خوش دلی در کار خویش ٭
می کنند اثبات خویش ونفی غیر ٭
چہ امام صومعہ چہ پیر دیر ٭

سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی (یعنی عنقریب وہی نصیحت قبول کرے گا جو خدا سے ڈرتا ہے) اگرچہ عام طریق سے نصیحت کرنا سبھوں پر فرض ہے لیکن ہر آدمی نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ قبول نصیحت کے واسطے استعداد بھی شرط ہے چنانچہ شاعر نے کہا ہے ؎

اصل استعداد شرط صحت است
مردچوں کوراست عینک لعبت است

واقفان شریعت پر مخفی نہیں ہے کہ اصل دلیل شرعی جسکی پیروی ضروری ہے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واجماع صحابہؓ وتبع تابعینؒ ومجتہدین کاملینؒ کا ہے نہ کہ پیروی رسوم باپ دادے کے رسم آبائی کا گرویدہ ہونا اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے اور سبب اُس کی نارضامی کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ وَکَذٰلِکَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّۃٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ مولانا روم صاحبؒ فرماتے ہیں

خلق را تقلید شاں بر باد داد ٭ کہ بود صد لعنت بر آں تقلید باد ٭
گرچہ عقلش سوئے بالا مے برد ٭ مرغ تقلیدش بہ پستی مے برد ٭

جناب من جو کچھ کہ اسلام کا تھا بجا لایا آئندہ آپ مختار ہیں ؎

من گشتہ نہ ایں راہ ز خود مے پویم ٭ آنچہ استاد ازل گفت بتو مے گویم ٭

زیادہ ایام کامراں مرصاد رحمانی بکام باد بحرمۃ النبی ذی الارشاد وآلہ الامجاد

نوٹ: ۱ یہ نقل خط کی جناب مولانا سید محمد ابو الحسن صاحب محدث دہلوی نے بھیجی تھی ۲ حضرت ہرگز وہابی نہ تھے ہاں حدیث وتجدد وقت ضرور تھے ۱۲ ع

مکتوب نہم

نکاح خالد بانفیسہ جائز است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلی از عاجز سید محمد نذیر حسین

بخدمت شریف مہماں نواز مسافر پرور حضرت قاضی محمد بدر الدین صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بدانست فقیر از مطابقت روایات صحیحہ نکاح خالہ با زکیہ نفسہ جائز است الفاظ جاریہ را قبول کردن خرافت عقل است چہ کہ دے مجہول الاقوال است در امر نکاح تو قف و درنگ مناسب نیست منافقین بد کردار با دعائے اغراض عویش چناں چنیں می گفتند و آنحضرت صلعم گاہے بر اں گوش نہ نہادند پس از گفتگوئے خانہ برانداز اجتناب اولیٰ است از جانب خود با عزیزی سید عبد العزیز سلمہ بسیار از بسیار نوشتہ شد غالب دبگان تعمیل

بوجود آید مولوی منظور احمد دام بقائہ بذریعہ شیخ کریم بخش استفتا پیش من فرستادند از تکلف چہ سود برداشتند مراجعتے و شفقتے خاص بعبد العزیز است برائے بہبود و نمود دعا برزبانم است خوب کردند کہ دریں موسم اوشاں در پنجانیا مدند چہ کہ لرزہ و بخار سرخ مستولی بر دہلی است

نواں خط

خالد کا نکاح نفیسہ سے جائز ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلی عاجز سید محمد نذیر حسین

بخدمت شریف مہمان نواز و مسافر پرور۔ حضرت جناب قاضی محمد بدر الدین صاحب اللہ سلامت رکھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیر کے علم میں صحیح روایت کے مطابق نکاح خالہ کا نفیسہ کے ساتھ جائز ہے لونڈی کی باتوں کو ماننا بیوقوفی ہے کیونکہ اس کی بات مشکوک ہے نکاح کے معاملہ میں دیر نہیں کرنا چاہئے زمانہ نبوت میں منافقین بدخصال ذاتی اغراض کے واسطے ادھر ادھر کی باتیں بناتے تھے مگر آنحضرت صلعم کبھی ان باتوں پر کان نہیں رکھتے تھے اسلئے خانہ برانداز کی باتوں سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ عزیزی سید عبد العزیز سلمہ کو بہت کچھ لکھ دیا ہے ضرور اس بات کی تعمیل کریں گے۔ مولوی منظور احمد صاحب نے بذریعہ شیخ کریم بخش صاحب فتوے میرے پاس بھیجا ہے اس تکلف سے کیا حاصل مجھے خاص محبت وشفقت عبد العزیز کے ساتھ ہے ان کی ترقی وصلاح وفلاح کی دعا ورد زباں ہے اچھا ہوا کہ عبد العزیز اس زمانہ میں یہاں نہیں آئے کیونکہ سارے اہل دہلی سرخ بخار جاڑے میں مبتلا

سلہ ایام طالبعلمی میں حضرت نے قاضی صاحب کے یہاں چندے قیام فرمایا تھا جنہوں نے مہمانداری میں دریغ نہ کیا جب سے باہم رابطہ اور بے تکلفی تھی مراسلت بھی رہتی تھی ۱۲

سلہ یہ بزرگوار مدون مناقب وفضائل کے نانا حقیقی اور رئیس اعظم چھپرا ئو ضلع فرخ آباد کے تھے العلم اخفوہ ۱۲ عبد الحکیم عفا عنہ۔

متاعب سفر بیرار بخور کردے حالت علالت خود نگاشتند جناب قاضی صاحب پیروی وصد عیب چنیں گفتہ اند من چہ نگارم قبض شدید وصداع مولم ومصدع است۔ و السلام خیر الختام۔ پنجم ربیع الاخری ۱۳۸۶ھ از دہلی

مکتوب دہم

تہجد بہترین اوقات شب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر دینی سید عبد الغنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد کہ عنایت نامہ یافتم حالات بوضوح پیوست بے شک بوقت تہجد لحاظ آداب بارگاہ احکم الحاکمین باید کرد بعد فراغ از حوائج ضروری طہارت فرمودہ بمصلے رونداعلیٰ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رح فرمودہ اند کہ ناف شب رنیم شب، دل لیل است وسورہ یٰسین کہ دل قرآن است در نماز تہجد خواندن مؤثر نخبیدہ است بندہ فقیر می گوید کہ بر معانی ومطالب سورہ مزمل پے بردہ از قرآن ہر چہ میسر بود باید خواند ہر چہ ازاں بین مصطلحہ صوفیا بدست نیاید از تہجد فتوح وانشراح صدر اصفیا کرام یافتہ الا دل خویش را ہم ازاں وآں فارغ باید داشت۔ والسلام۔

مکتوب یازدہم

متضمن ہر نکتہ تکمیل علم طب کہ دن باید گرچہ اشتباہ طبیعت جانب علوم دینی ست

ہو رے ہیں گمان تھا کہ سفر کی تکان سے بیمار نہ ہو جائیں آپ نے اپنی علالت کا حال رقم فرمایا ہے جناب قاضی صاحب سچ ہے پیری وصد عیب میں مشہور ہے میں اپنی حالت کیا عرض کروں قبض سخت ودرد سر تکلیف دہ لاحق حال رہتا ہے والسلام خیر الختام موزخہ ۵ ربیع اخری ۱۳۸۶ھ از دہلی

دسواں خط

تمامی رات میں بہترین وقت تہجد کا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ برادر دینی سید عبد الغنی صاحب! اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکا خط ملا احوال معلوم ہوا اس میں شک نہیں کہ احکم الحاکمین کے دربار کا آداب تہجد کے وقت نگاہ رکھنا ضروریات سے ہے حوائج ضروری سے فارغ ہونے کے بعد طہارت کریں پھر مصلے پر جائیں اعلیٰ حضرت جناب مرزا مظہر جان جاناں ؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نصف شب رات کا دل ہے اور سورۂ یٰسین قرآن مجید کا دل ہے تہجد کی نماز پڑھنے نے مجھے فائدہ بخشا ہے۔ بندہ فقیر کہتا ہے کہ سورۂ مزمل کے مطالب ومعانی پر غور کرنا وقرآن پاک سے جسقدر ہو سکے پڑھنا مستحسن ہے۔ چلہ کشی سے اسقدر فائدہ حاصل نہیں ہوا ہے جسقدر کہ تہجد سے دل کی کشادگی وصفائی صوفیائے کرام نے پائی ہے مگر پہلے دل کو دنیا ومافیہا سے فارغ رکھنا چاہئے۔ والسلام خیر الختام

گیارہواں خط

گیارہواں خط اس بارے میں کہ علم طب حاصل کرنا چاہیے اگرچہ میلان طبیعت کا اپنی علوم دینی کیطرف ہے

سلہ آپکا مزار مبارک خانقاہ حضرت مولانا شاہ ابو الخیر صاحب جج بازار حوض قاضی دہلی میں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالع گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین۔ نامہ نامی صحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردید کہ مرا طبیعت شما در علم دین خصوصاً در فن حدیث زیادہ تر مرتسخ شدہ است لہذا در علم دیگر مائل دفعۃً نخواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ در علم طب بعد جزر و جزر تدریج مناسبت تمام خواہد شد خاطر شریف جمع دارند و ما بر رضا و رغبت اجازت علم طب دادم و دعا میکنم کہ او واہب الخیر والبرکت زود تر بمراد دلی ثمار فائز کنانیدہ بخیریت تمام بدوتخانہ برساند آمین ثم آمین یرحم اللہ عبداً قال آمینا دور طلب مسئلہ خصاً بہا یم دو ستہ قطعہ خطوط متواتر بعد رفتن انصاحب از ملک بنگال آمدہ و در آنجا اختلاف و فساد عظیم افتادہ است بنابر آں بانصاحب تاکید اکیدی نویسم بہر طور فتوائے مسجل نمودہ جلد تر ارسال فرمایند عین لطف و کرم باشد زیادہ والسلام خیر الختام

بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد عرفان صاحب و مولوی مصطفےٰ صاحب و بالخصوص مولوی احمد علی صاحب کہ آشنائے قدیم اند ہدیہ سلام ایں فقیر عاجز خواہند رسانید و از برخوردار شریف حسین و مولوی لطف حسین نیز قبول باد

عاجز محمد نذیر حسین ۔ بمطالعہ گرامی ۔ مولوی صاحب جامع حسنات و کمالات کے مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے آپ کا خط موصول ہو کر مضامین سے آگاہ گردیا آپکی طبیعت علم دین خاصکر علم حدیث کی طرف بہت زیادہ مائل ہے اسلئے دوسرے علم کی طرف میلان طبیعت کا دفعۃً نہوگا آپ مطمئن رہیں انشاء اللہ تعالیٰ بعد پڑھنے جزر و جزر کے طبیعت مائل ہو جائے گی میں خوشی سے علم طب پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خیر و برکت کا دینے والا جلد مرادِ دلی پر کامیاب کر کے مع الخیر وطن پہونچاوے آمین ثم آمین اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم کرے جو آمین کہے بعد جانے آپ کے مسئلہ جانوروں کے خصی کرنے کا ملک بنگال سے آیا اور متواتر دو تین خطوط آئے وہاں اس مسئلہ میں اختلاف و جنگ و جدال ہو رہا ہے اسلئے آپ کو تاکید مزید لکھتا ہوں کہ جس طرح ممکن ہو فتویٰ مہری جلد ارسال کریں عین مہربانی ہوگی زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد عرفان صاحب و مولوی مصطفےٰ صاحب کو خاص کر مولوی احمد علی صاحب کی خدمت میں میرے پرانے ملاقاتی ہیں ہدیہ سلام اس عاجز کی طرف سے پہونچاویں اور برخوردار شریف حسین و مولوی لطف حسین کو بھی سے قبول ہو

بارھواں خط

میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی سرفراز علی صاحب کٹوتوی[1] بعد السلام علیکم عرض کرتا ہے خط آپ کا پہونچا۔

[1] کٹوتو ضلع الہ آباد میں ہے ۱۲

جناب مولوی شمس الحق صاحب ڈیانوہ کے رہنے والے ہیں اور میاں صاحب کے خاص مخلص شاگرد ہیں

میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے، ہاں مدرسہ ہے جس میں خدا تعالیٰ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے احکام پڑھائے جاتے ہیں (خدا کیا ہے اور بندہ کیا ہے) بتایا جاتا ہے دنیا بھر کی بری باتوں سے بچنا اچھی راہ پر چلنا کسی کو دستانا سکھایا جاتا ہے۔ رقاق کی حدیثیں جو صحاح و مسانید و معاجیم میں ہیں ان پر عمل کرنے کی تاکید کیجاتی ہے جو کوئی شاگرد یا طالب حق خواہش کرتا ہے تو وہ بھی کرا لیتا ہوں اور عموماً اس مدرسہ کا دستور ہے کہ جب تفسیر و حدیث نئے طالبعلموں اور صادق خواہشمندوں کو پڑھائی جاتی ہے تو پہلے استغفار و انابت کی نصیحت کرتا ہوں اگر کوئی نووارد مدرسہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں میرا وعظ ہوتا ہو اگر خواہش بیعت توبہ کی کرتا ہے تو وہ قبول کر لیجاتی ہے اسی کے ضمن میں خدا شناسی کے رموز و کنایہ بھی عرض کر دیتا ہوں اسی کو تلقین یا ارشاد سمجھئے میں بندہ شرمسار ہوں اپنے جرائم کی مقدار نہیں بتا سکتا غیر کی شفاعت کیا کر سکوں گا ہرگز نہیں، بھائی روزمرہ خود ہر وقت توبہ کر لیا کرو یہی بیعت فالضا یقہ ہے اسکے سوا میں کیا جانوں بزرگان دین سے جو کچھ ملا ہے وہ ہر مسلمان کو بتا دیتا ہوں۔ مجھے کوئی تکلف یا بخل نہیں ہے آپ کا جی میرے پاس آنے کو چاہتا ہے۔ تشریف لائیے۔ آپ تو لکھنؤ میں سب کتابیں پڑھ چکے ہیں جو کچھ جانتا ہوں بتا دوں گا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب سیزدہم [۱۳]

مشعر آنکہ مسئلہ بزخصی باید فرستاد و شکریہ رسیدہ شرح الفیہ قبول کنند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب مولوی اشرف الحق صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نسخہ شرح الفیہ ولائی معرفت ڈاکخانہ وصول شد جزاکم اللہ تعالیٰ دار بنگلہ خطوط متضمن بطلب مسئلہ بزود دیگر گاؤ را خصی کردن جائز یا ناجائز فساد عظیم برپا گردیدہ، رسیدہ کاشف مدعا رشد مشتفاطور کہ مسئلہ مستفسرہ را ہر قدر کہ تحریر کردہ اند برائے خدا جلد روانہ فرمایند کہ بر آں چند مواہیر ثبت کنانیدہ فرستادہ شود عین لطف و کرم بر من عاجز خواہد بود و در فتن ٹونک بتحصیل طب

تیرھواں خط

طلبی میں مسئلہ بزخصی کے اور وصولی شرح الفیہ کے شکریہ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین خدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب و مولوی اشرف الحق صاحب کے اللہ تعالیٰ دو جہان میں سلامت و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ شرح الفیہ ولائی کا نسخہ ڈاک کے ذریعہ سے وصول ہوا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ بنگالہ سے خطوط طلب میں فتویٰ خصی کرنے کے جواز و عدم جواز میں جس کا فتنہ و فساد وہاں برپا ہی موصول ہو کر حالت سے آگہی ہوئی آپ نے مسئلہ مسئولہ کو جس عنوان سے اور جس قدر لکھا ہے اسکو خدا کیوں جلد بھیجدیں تاکہ اس پر مولویوں کی مہریں و دستخط کرا کے روانہ کروں عین مہربانی اس عاجز پر ہوگی ٹونک کا

جناب مولانا اشرف الحق صاحب مولانا شمس الحق صاحب کے برادر حقیقی ہیں ۱۲

یا ادب افتادہ یا بطور سیر ازیں رمز و سر ہم اطلاع سازند
الغرض فتوی مذکور را زود تر ارسال نمایند و از صحت و تندرستی
مزاج مبارک ہم مسرور الوقت نمایند والسلام خیر الختام
مولوی محمد عرفان صاحب و مولوی محمد مصطفے صاحب و مولوی
محمد یوسف صاحب ہدیہ سلام رسانند مسئلہ مطلوبہ را بیرنگ
خواہند فرستاد - زیادہ والسلام -

جانا بغرض حصول علم طب یا ادب کے تھا یا سیر و سیاحت
کی نظر سے لازم کہ آگاہ کریں فتوی مذکور کو بہت جلد روانہ
کریں اور صحتوری مزاج سے اپنے شاد کام کریں والسلام
خیر الختام - مولوی محمد عرفان صاحب - مولوی محمد مصطفے
صاحب و مولوی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں ہدیہ
سلام کہدیں مسئلہ مطلوبہ کو بصیغہ بیرنگ ارسال کریں - زیادہ والسلام

عریضہ بخدمت امام مجدد حضرت میاں صاحب[1] باستدعائے سفارش

از عاجز محمد عرفان عفی عنہ بعافی خدمت فیضدرجت محی السنۃ قامع البدعۃ محق الحق مبطل الباطل بقیۃ السلف
حجۃ الخلف مولانا امام مجدد مولوی سید محمد نذیر حسین ادام اللہ فیوضہ و برکاتہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ و
الصلوۃ علی رسول اللہ اما بعد گذارش حال یہ ہے کہ حضرت آپ کو معلوم ہے کہ عرصہ قریب پانچ سال کا ہوتا ہے کہ ہمارے
دو گانوں میں سے ایک گانوں باغوائے تعین معاندین نواب صاحب ٹونک نے ضبط کر لیا اور چونکہ کہ ان دونوں گانوں پر قرضہ
تھا وہ کل اس گانوں پر جو ہمارے پاس ہے ڈال دیا الحمد للہ علی کل حال آج تک جس طرح ممکن ہوا اس آمدنی میں گذر اوقات
بھی کی اور قرضہ سے تھوڑا بہت ادا کرتے رہے اور اسی اثنا میں موقع محل پا کے نواب صاحب سے اپنی کیفیت بھی بیان
کی انہوں نے بعنایت ایزدی ترحم فرما کے پھر اسکے واپس کر دینے کا وعدہ فرمایا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ کسی دن اپنے وقت
پر وعدہ پورا ہو ان اللہ علی کل شیء قدیر - مگر چونکہ دو گانوں کا قرضہ ایک گانوں سے بالتدریج تھوڑا تھوڑا ادا ہوتا ہے
چند متفرق قرض خواہوں نے نہایت تنگ کیا ہے کہ ہر وقت گلو گیر اور گردن پر سوار رہتے ہیں اور ایسا مجبور کیا ہے کہ ان سے
صورت نجات کی بغیر ادا کے نظر نہیں آتی لہذا پریشان ہو کر حاضر خدمت عالی ہوا ہوں کہ حضرت مساعی جمیلہ فرما کے کسی مومن
مخلص طالب باجر اخروی سے ہزار روپیہ قرض دلوا دیں تا کہ میں قرضہ متفرق را جو آٹھوں پہر کا ہش جان ہے اور چین لینے
نہیں دیتا ادا کر دوں اور انشاء اللہ تعالی ڈھائی سو فی سال دیکر چار برس میں ادا کر دوں گا خدا چاہے تو اس میعاد سے زائد
عرصہ نہ گزرے گا اور اللہ تعالی چاہے تو عرصہ قلیل میں ادا کر دے اکثر مدت یہ ہے جو عرض کی اور حضرت میں اسوقت نہایت ہی
سراسیمہ و پریشان ہو کر آپکو صرفی دارین جانکر حاضر خدمت ہوا ہوں اور اللہ تعالی پر توکل کر کے حال پر طال عرض کیا ہے اللہ تعالی
آپ کی سعی مشکور سے اس مصیبت کو رفع فرمائے بندہ کیا عرض کر سکتا ہے سب قرآن و حدیث میں موجود ہے اور بغیر اس کام کئے ہوئے عافیت
تنگ اور لونک جانا دشوار ہے ع بر کریماں کار با دشوار نیست والسلام

[1] حضرت امام مجدد رح ظہر ایں عریضہ سفارش نامہ نوشتند پیش می کنم ۱۲ عزیز

حضرت مولانا صاحب عرفان گونکی حضرت میاں صاحب رح کے شاگرد رشید تھے اور نہایت متقی پرہیزگار عالم تھے ۱۲

مکتوب چہاردہم

محتوی بر نیکہ انجام مرام سائل باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز خاکسار محمد نذیر حسین بخدمت شریف مرجع آزادگان
مجمع اتقادگان مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر صاحب و حافظ
علی اصغر صاحب و مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی محمد اشرف
صاحب سلمہم اللہ تعالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ
کہ بروفق اظہار و بیان مولوی عرفان صاحب زکہ مولوی محمد شمس الحق
صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب از حالات برکات سمات
خوب واقف اند اعانت و رفاقت در ادائے قرض مغرئ الیہ
برحمیکہ نوشتہ اند بظہور آید مذہب اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد
بود زیرا کہ این خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم
و از عمدہ صفات نبوت است کہ بالمؤمنین رؤف
رحیم لہذا در حدیث صحیح وارد شد کہ الراحمون یرحمہم
الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من
فی السماء و در مشکوۃ و طبرانی و غیرہ مرویست کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند کہ مسلمانان را می باید کہ در شفقت و
حسن سلوک باہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن
دردمند شود تمام تن بر فاقت او بجواب ماند ازینجا شیخ سعدی
رحمۃ اللہ علیہ در گلستان افادہ فرمودہ اند ع
بنی آدم اعضائے یکدیگر اند

دراں صاحبان عالیشان فضائل جزیل قرض دادن مخفی نیست
کہ تا وقتیکہ مستقرض ادائے قرضہ نکند مقرض را ہمانقدر

چودھواں خط

قرض حسنہ دینا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار عاجز محمد نذیر حسین - بخدمت شریف
مرجع آزادگان مجمع اتقادگان مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر
صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و مولوی محمد شمس الحق صاحب
و مولوی محمد اشرف صاحب کہ اللہ تعالی سبھوں کو سلامت رکھے -
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مطابق بیان کرنے مولوی عرفان
صاحب کے زکہ مولوی شمس الحق صاحب و مولوی اشرف صاحب
حالات سے ممدوح الیہ کے بخوبی واقف ہیں) امداد و سلوک ادائے
قرض میں جس طریقہ پر کہ تم کیا ہے کرنا اللہ تعالی کے یہاں بہترین
اجر کا ذریعہ ہوگا کیونکہ صفات مرضیہ سے حق تعالی کے الرحمن الرحیم
ہے اور بہترین صفات نبوت سے بالمومنین رؤف رحیم ہے حدیث
صحیح میں وارد ہوا ہے - الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من
فی الارض یرحمکم من فی السماء مشکوۃ و طبرانی
وغیرہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں
کو چاہئے کہ باہم حسن سلوک و شفقت میں مثل ایک تن کے رہیں
یعنی اگر ایک عضو اعضائے بدن سے دردناک ہوتا ہے تو تمامی
اعضا اسکی رفاقت میں بے خواب و خور رہتے ہیں اسی حدیث
کی بنا پر شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ گلستان میں فرماتے ہیں ع
بنی آدم اعضائے یکدیگر اند

آپ صاحبان پر فضائل و ثواب قرض دینے کا پوشیدہ نہیں ہے
جب تک قرض لینے والا ادا قرضہ نہ کرے قرض دینے والے

در ہر روز و شب (قرض دادہ) مثل ثواب صدقہ برائے او نوشتہ میشود و ثواب قرض دادن بیجدہ گونہ می شود چنانچہ بر آں صاحبان پوشیدہ نے در نیصورت آں صاحبان حسبۃً للہ و شفقۃً علی خلق اللہ عاجز نام بردہ مضطر را مدد فرمایند و اجر بے حساب نزد رب الارباب ذخیرہ عاقبت بشمارند (برمن منگر بر کرم خویش بنگر) و نیز شکر نعمت رب العزت وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کار فرمائند و از جواب باصواب زود تر کامیاب فرمایند و مضطر و بیکس را از بار گراں رہا نمایند

والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین

مکتوب ۱۵ پانزدہم

شکریہ رسید کتب و اطلاع شور و شغب دہلویان بلاحظہ ترجمہ در ربیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مولوی محمد صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذو المنن عن الحوادث و الحزن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ بفضلہ تعالیٰ در اینجا خیریت است و خیر و عافیت آں مرجع انتاد گاں و مجمع دلدادگاں خواستہ می باشم دریں ولا عطوفت نامہ رافت شمامہ مع دہ کتب مصنفہ شما بدست حکیم صاحب پرتو ورود فرحت امود نمود دیدن رسائل اتحاف النبلاء و شرح در ربیہ از بس مسرور شدم کہ از جملہ باقیات صالحات شما مفید انام خاص و عام گردید جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین و آنچہ فرمودہ اند کہ شرح در ربیہ اگر بکار شما نیاید تا بقاضی محفوظ اللہ صاحب پانی پتی فرستاد

کو روزانہ مقدار قرضہ کے ثواب صدقہ کا اسکے نام میں لکھا جاتا ہے اور ثواب قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہوتا ہے کہ آپ صاحبان پر مخفی نہیں ہے ایسے حال میں آپ لوگ خالصاً للہ کے واسطے و بنظر ترحم خلق اللہ کے عاجز مومی الیہ کی مدد فرمائیں اور اجر بے حساب کو اللہ تعالیٰ کے یہاں کا ذخیرہ تصور کریں (برمن منگر بر کرم خویش بنگر) اور بھی نعمت الٰہی کی شکر گذاری وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ پر عامل ہوں و جواب سے جلد آگاہ کریں اور غریب مسکین کو بوجہ بہبودی خلاصی دلائیں۔ والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین

پندرھواں ۱۵ خط

رسید کتب نواب صاحب مرحوم اور دہلی والوں کے شور و غل کا اظہار ترجمہ در ربیہ کے ملاحظہ سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین — بخدمت شریف — جناب نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مولوی محمد صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذو المنن عن الحوادث والحزن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے شریف ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر و عافیت کا خواستگار ہے خط آپ کا مع دس کتاب مؤلفہ جناب معرفت حکیم صاحب کے وصول ہمارسالوں کے مطالع سے و اتحاف النبلاء و شرح در ربیہ کے پڑھنے سے بہت محظوظ ہوا آپ کے باقیات صالحات سے عام و خاص لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا کرے آپ نے رقم فرمایا ہے کہ اگر شرح

دہند مشقفاً زیادہ حاجت بداں شرح متعلق ہست زیرا کہ بطبع ترجمہ در ربیہ شما در بنجا شور و شغب رو داده و نحو غا افتاده کہ مولویان ایں دیار ملا مذہبی و بد دینی نیز ملام ساختند و بدنام کردند کہ اختراع ترجمہ از ہیں شایع شدہ و لیکن بتائید ایزدی ہمہ باجواب دنداں شکن دادہ شد ایں شرح موید جواب باصواب گردید و بہر کس و ناکس معائنہ کنانیدہ میشود بہر کیف شرح مذکور نزد معاندان زباں سیف قاطع و برہان ساطع است و از من فارغ نیست آں مکرم نسخہ دیگر قاضی صاحب فرستادہ خواہند داد کہ مشار الیہ خوش عقیدہ متبع سنت سنیہ است و نیز طالب شرح بلوغ المرام۔ نہ معلوم کہ بچہ سبب فتوی از من طلب کردہ اند حالانکہ آں مکرم پیشتر دریں باب تحریر فرمودہ اند شاید رمزے باشد کہ من بر آں اطلاع ندارم۔

در الربیہ آپ کے مصرف میں نہیں آئے تو قاضی محفوظ اللہ صاحب پانی پتی کو بھیجدیں جناب شرح در الربیہ کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ آپکے ترجمہ در ربیہ کے چھپ جانے سے دہلی میں شور و غل ہو رہا ہے اور یہاں کے مولوی صاحبان اہل حق کو لا مذہب و بد دین کے ساتھ مطعون و متہم کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے دینی پھیلانے کی غرض سے ترجمہ شائع کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے سب کو جواب دنداں شکن دیا گیا یہ شرح جواب باصواب کا موید و افادہ وہ ہے ہر کس و ناکس کو دیکھا جاتا ہے بہر کیف شرح مذکور مخالفین زمانہ کے واسطے روشن دلیل و برہان ہے میری صوبت سے نسخہ مرسلہ فارغ نہیں ہے دوسرا نسخہ قاضی صاحب کو بھیجیں ممدوح الیہ خوش عقیدہ و متبع سنت ہیں و طالب شرح بلوغ المرام کے بھی ہیں معلوم نہیں مجھ سے فتوی طلب کرنیکی کیا ضرورت ہے حالانکہ آپ اس بارے میں تحریر کر چکے ہیں شاید کوئی پوشیدہ بھید ہو جس سے مجھے علم نہیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین

اس صورت میں کہ امام الدین نے قبل از موت آنے کے روبرو چند گواہان کے حافظ سید مظہر علی کو اپنا وصی گردانا کہ میرے چوبیس ۲۴ روپے زید کے پاس اور تیس ۳۰ روپے عمرو کے پاس بالفعل موجود ہیں اور میرے ذمہ نماز روزے کی قضا بھی ہے تم دونوں اشخاص مذکورین سے روپیہ وصول کر کر میری طرف منتقل کر دینا اب مطابق فرمودہ امام الدین کے حافظ سید مظہر علی مطالبہ روپیہ نام بردہ کا زید و عمرو سے کرتا ہے زید در جواب اسکے کہتا ہے کہ میں انہیں روپیہ نہیں دینے کا اور کوئی چاہے تو لے لیوے اور عمرو کہتا ہے کہ تو ابھی دیتا ہوں کسی طرح کا عذر نہیں لہذا یہ سوال کیا جاتا ہے کہ زید کو منع اور حافظ سید مظہر علی کو مطالبہ ہو سکتا ہے۔

بَيِّنُوْا تُوْجَرُوْا

جواب:- دریں صورت مرقومہ بالا واضح ہو کہ زید کا منع کرنا کہ میں روپیہ انہیں نہیں دینے کا اور کوئی چاہے لے لیوے، شرعاً لغو اور باطل ہے اور بروقت مطالبہ کے ضرور بالضرور روپیہ حوالہ کر دینا پڑے گا کچھ عذر و بہانہ پیش نہ جائیگا۔ جیسا کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ وانه اوصى الى فى صحة عقله وجواز

تصرفه فی ترکته و انی قبلت هذه الوصیة تولیت القیام بذلك وانه کان واخی
هذا علی هذا الرجل الذی حضر کذا من الدین وان اخی هذا مات قبل قبضه
شیئا من هذا الدین وان علی هذا الذی حضر قضاء هذا الدین الی ان صرف الی ورثته
والی ما امر به المیت فالقاضی یسمع دعواه ویسأل الخصم اولا من الموت
فان اقر الموت توجهت علیه المطالبة من جهة الموصی لان حق المطالبة کان ثابتا
للمیت والموت تحول الی الوصی ثم یسأله عن الدین فان امر نا الدین حینئذ یسأله
من الوصاله فان امر نا بها ایضا لیوجر بدفع المال الیه حتی یثبت وصایته
بالبینة وذکر الخصاف فی ادب القاضی رجل ادعی ان فلانا مات وانه کان
اوصی الیه لقبض دینه الذی له علی هذا الرجل والعین الذی فی یدیه وصدقه
المدعی علیه فی جمیع ذلك امر تسلیم الدین والعین الیه هکذا فی فتاوی عالمگیریة

حررہٗ محمد عنایت علی

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۹ھ — سید احمد حسین ۱۲۸۹ھ — سید شریف حسین ۱۲۸۹ھ

مکتوب شانزدہم

باظہار صدق وقلق از ارتحال مولوی شمس الحق صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بطالعہ مجمی مشفقی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ آمدن شما مع الخیر از مکہ معظمہ موجب سرور موفور گردیدہ بود واز حادثہ جانکاہ انتقال اہلیہ مرحومہ شما نہایت تاسف روداد باز از استماع بیماری دختر شما غم برغم افتاد ما را بجز وظیفہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ چارہ نیست بصبر وشکیبائی گرایند وبتقریب العالمین در آیند کتب مرسلہ سامی ہدیہ حبیب بحبیب شد جزاکم اللہ جزاءً موفورًا وکان

سولھواں خط

تعزیت میں اہلیہ مولوی شمس الحق صاحب ڈیانوی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مجمی ومشفقی میرے مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ معظمہ سے آپکا مع الخیر تشریف لانا باعث کمال خوشی کا ہوا تھا لیکن رحلت سے اہلیہ مرحومہ کی آپ کی نہایت افسوس ہوا پھر لڑکی کے علالت کا حال معلوم کر کے نہایت صدمہ ہوا سوائے وظیفہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے اور کوئی چارہ نہیں ہے صبر اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے شاکرین بندوں میں داخل ہوں۔ تحفہ کتب مرسلہ دوست محبوب خاطر ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے

سعیکم مشکورًا خداوند کریم از حوادثات زمانہ محفوظ داشتہ شما را باتمام شرح ابوداؤد توفیق انیق بخشد آمین ثم آمین زیادہ والسلام خیر الختام وبصاحبزادگان سلام ابر سانند

مکتوب ہفدہم

بشکریہ وبدریافت آغاز شرح ابوداؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی در حالت نگرانی پر تو ورود افگندہ موضح مرام شد بذریعہ بستہ خلیل خوانی ازدیل طلبیدہ بعرض وصول آوردہ خلیل خوانی کہ برخوردار ابوالحسن بود باو حوالہ کردہ شد بستہ دیگر بنام محمد نوسلم بود بشارا الیہ دادہ شد جزاکم اللہ جزاءً موفورًا ۔ ولقاکم نضرۃً وسرورًا ۔ وکان سعیکم مشکورًا او موفق حقیقی توفیق انیق عطا فرماید کہ شرح ابوداؤد بطرز سہل وحل مطلب آغاز شد اتمامش نیز ماحسن وجوہ مبارکباد مع دعا از من اجابت از خدا باد ۔ ترصد کہ گاہے از خیریت مزاج مع متعلقان وابستگان مسرور وکامگار میفرمودہ باشند زیادہ والسلام بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب ومولوی نور احمد صاحب وحافظ علی اکبر صاحب وحافظ علی اصغر صاحب وبطفلان نورچشمان ہدیہ سلام ودعا بر سانند ۔

از دست گدا ہیچ نیاید بجز از دعا ہیچ ۔ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

وافر دے اور سعی کو آپ کی قبول فرمادے خداوند کریم آپکو زمانہ کے آفات سے محفوظ رکھے اور تکمیل شرح ابوداؤد کی توفیق عطا فرماوے آمین ثم آمین زیادہ والسلام خیر الختام میر اسلام صاحبزادگان کو پہنچاویں۔

سترھواں خط

رسید خلیل خوانی ۔ ودریافت آغاز شرح ابوداؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین ۔ ؛ خدمت گرامی ۔ مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت وسلامتی سے رکھے ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو انتظاری کی حالت میں آپ کا خط پہونچکر احوال مندرجہ سے آگاہ کیا اسٹیشن سے پارسل خلیل خوانی کا طلب کیا گیا ۔ خلیل خوانی برخوردار ابوالحسن کے نام سے تھی اُن کے حوالے کی گئی اور دوسرا بستہ مولوی محمد نوسلم کے نام کا تھا ان کو دیا گیا اللہ تعالیٰ جزاء وافر اور خوش حالی وتازہ تازگی وخوشی آپ کو عطا کرے اور آپ کے عمل خیر کو قبول کرے فکر ہے موفق حقیقی کا کہ بہترین توفیق مرحمت کی کہ ابوداؤد کی شرح آسان طریقہ وحل مطلب کے ساتھ شروع ہوا اسکے اختتام کو بھی مبارک فرماوے مع دعا از من اجابت از خدا باد ؛ اُمید کہ کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے اور متعلقین کے مزاج سے آگاہ کرتے رہیں زیادہ والسلام۔

مولوی محمد اشرف صاحب ومولوی نور احمد صاحب حافظ علی اکبر وحافظ علی اصغر صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام پہونچاویں اور نورچشمان کو دعا سے

از دست گدا ہیچ نیاید بجز از دعا ہیچ ؛ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

عہ یعنی با فقر خوانندہ

مکتوب ۱۸ ہیجدہم

باظہار مسرت از معائنہ تشریح سنن ابوداؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ وصحیفہ گرامی بعد مدت مدید پر تو ورود گردیدہ موضح مرام وقضاء کام شد ودر آں ہنگام کہ آں مکرم روانہ دیار مشرقیہ شدند لہذا در ارسال جواب توقف رو داد وہ حالا شنیدم کہ از کلکتہ باآمدند و بدیدن طرز تشریح ابوداؤد از بس مسرور ومفور حاصل شد ودر چند روز آنرا نظر انداختہ حوالہ مولوی محمد نوسلم کردم خداوند کریم بفضل عمیم خود بانجام بطریق صحیح برساند کہ مفید تمام ہر خاص وعام گشتہ لازم کہ ہمہ تن متوجہ بودہ باتمام رسانند کہ ذخیرہ عاقبت گردد وبرگاہ مسودہ آں خواہد آمد فوراً ملاحظہ نمودہ خواہم فرستاد زیادہ والسلام خیر الختام۔

بخدمت شریف مولوی عبد اللہ صاحب وبخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب ومولوی نور احمد صاحب وحافظ محمد اکبر صاحب وحافظ محمد اصغر صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ ہدیہ سلام مرسول ومقبول باد

مکتوب ۱۹ نوزدہم

در تعزیت مولوی علی احمد صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اٹھارہواں خط

شرح ابوداؤد کے دیکھنے سے خوشی کا اظہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بزرگ بخدمت مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات جناب مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت وسلامتی کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو عرصہ دراز کے بعد آپ کا خط وصول ہوکر باعث مسرت کا شف احوال ہوا چونکہ آپ پورب کے سفر میں تھے اسلئے ارسال جواب میں تاخیر ہوئی اب معلوم ہوا کہ کالکتہ سے واپس آئے اور شرح ابوداؤد کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اسکو چند دن دیکھ کر حوالہ مولوی محمد نو مسلم کے کردیا اللہ تعالیٰ اسی عنوان احسن پر ختم کرائے کہ فائدہ بخش جملہ صغیر وکبیر کے ہو لازم ہے کہ بالکل مصروف ہوکر اتمام کو پہونچادیں کہ آخرت کا ذخیرہ ہو جس وقت مسودہ شرح ابوداؤد کا آئے گا فوراً معائنہ کرکے روانہ کروں گا۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مولوی عبد اللہ صاحب ومولوی نور احمد صاحب ومولوی محمد اشرف صاحب وحافظ علی اکبر صاحب وحافظ علی اصغر صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔

انیسواں خط

مولوی علی احمد صاحب کی تعزیت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از استماع خبر جانکاہ ہوشربا انتقال مولوی علی احمد صاحب مرحوم، موجب تاسف ورنج والم گردیدہ کہ از احاطہ تقریر وتحریر بیرون است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ بخواندم ودعاء مغفرت ورحمت برائے آں محمود العاقبت کردم وخواہم کرد ونماز جنازہ ادا نمودم اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ فی عبادک الصالحین فی جنۃ الفردوس آمین ثم آمین رب العالمین وبخدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب ومولوی محمد اشرف الحق صاحب وحافظ محمد اکبر صاحب وحافظ محمد اصغر صاحب ودیگر طفلان وغیرہم سلام ودعا زمن موصول باد۔

مکتوب ۲۰ بستم

تشکر بر سید زر امداد محتاجین مدرسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضحا کہ بفضلہ تعالیٰ در بنجا خیریت است وخیر وعافیت آنصاحب مطلوب مشفقانا نوٹ بست عدد روپیہ مصارف طلبہ محتاجان مدرسہ بذریعہ خط مسرت نمط نما رسیدہ موجب خوشی وخرمی گردید جزاکم اللہ فی الدارین وبارک لکم فی الکونین ۝ آئندہ خیال خواہند داشت کہ روز بروز یک دو طلبہ می آیند ہر چند

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ خبر حادثہ جانکاہ وہوش ربا کے سننے سے (یعنی انتقال سے مولوی علی احمد صاحب مرحوم) اسقدر رنج وغم ہوا کہ تقریر وتحریر کی حد سے باہر ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ اور مغفرت ورحمت کی دعاء مرحوم کے واسطے انشاء اللہ تعالیٰ کرونگا اور جنازہ غائبانہ کی نماز بھی ادا کرونگا اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ فی عبادک الصالحین فی جنۃ الفردوس آمین ثم آمین رب العالمین خدمت شریف میں مولوی شمس الحق صاحب مولوی محمد اشرف صاحب حافظ علی اکبر صاحب وحافظ علی اصغر صاحب اور بچوں کو میرا سلام موصول ہو۔

بیسواں خط

زر امداد محتاجان مدرسہ کا شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی شمس الحق صاحب۔ اللہ تعالیٰ خیر وعافیت کیساتھ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خدا کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر وعافیت مطلوب ہے طلبہ مدرسہ کیواسطے مبلغ بیس عدد روپے کے نوٹ بذریعہ خط آپ کے وصول ہوکر باعث خوشی کا ہوا اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں جزا وبرکت دے روزانہ ایک دو طلبہ آتے رہتے ہیں امید ہے کہ آئندہ خیال رکھیں گے گرچہ رزاق اللہ تعالیٰ ہے

اللہ رزاق است لیکن اسباب منوط بظاہر است لازم کہ گاہ گاہ از دو کلمہ خیریت نامہ جات مسرور می نمودہ باشند زیادہ۔ والسلام خیر الختام۔ بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ سلام و دعا برسانند

مکتوب بست و یکم ۲۱

امداد شیخ عطاء اللہ برادرزادہ مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حامل رقیمہ ہذا شیخ عطاء اللہ برادرزادہ شیخ مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم برائے حاجت دنیوی (یعنی حوائج نکاح) در انطرف میروند امید کہ حسبۃ للہ سعی بلیغ کردہ حاجت برآری ایشاں خواہند نمود موجب ثواب خواہد شد قال علیہ السلام اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا۔ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ

زیادہ والسلام خیر الختام

سید نذیر حسین ۱۲۸۱

مکتوب بست و دوم ۲۲

لیکن دار مدار ہر شے کا اسباب ظاہر پر ہے لازم کہ کبھی کبھی دو کلمہ خیریت سے اپنی مسرور کرتے رہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب کی خدمت میں سلام و دعا پہونچادیں۔

اکیسواں خط ۲۱

سفارش میں امداد شیخ عطاء اللہ صاحب بھتیجے مولوی عبداللہ غزنوی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آنجو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو اس خط کے لیجانیوالے شیخ عطاء اللہ صاحب بھتیجے شیخ مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم کے ہیں دنیاوی حاجت (یعنی نکاح) کیواسطے اس طرف جاتے ہیں امید کہ حسبۃ للہ کوشش پوری کرکے ان کی حاجت پوری کریں گے موجب ثواب کا ہوگا قال علیہ السلام اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا۔ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ

زیادہ والسلام خیر الختام۔

سید نذیر حسین ۱۲۸۱

بائیسواں خط ۲۲

۱؎ یہ خط نہایت تعلیق خط میں ہے مگر صرف مہر حضور امام مجدد کی ثبت ہے موصوف الیہ کے قلم کا نہیں ہے ۱۲ منہ

در باب سفارش سید محمد ابراہیم صاحب مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حامل رقیمہ ہذا محبی وعزیزی سید محمد ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است دو واجب الخدمت الاعانت ست موجب حسنات و خوشنودی خداوند خیرہ آخروی امدادش خواہد گردید۔ زیادہ والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

مکتوب بست و سوم ۲۳

محتوی بر نکہ مدارات و خاطرداری صاحبزادگان ڈیانوان کردہ خواہد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنات والکمالات مولوی لطف حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردید مشفقا ہر صاحبزادہ از صاحبزادگان ڈیانوان بقصد تحصیل صحاح ستہ تشریف خواہند آورد سعی فراوان شاں حاضر السعی مبنی والانجام ؎

حلقۂ پیر مغانم زازل در گوش است
ما ہماں ایم کہ بودیم و ہماں خواہد بود

سید محمد ابراہیم صاحب مدنی کی سفارش میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ بگرامی خدمت مولوی شمس الحق صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ حامل خط ہذا کا میرے محب و عزیز سید محمد ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اعانت و امداد کے مستحق ہیں انکی امداد باعث خوشنودی خداوند خیر آخرت کا ہوگا۔ زیادہ والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

تیئیسواں خط ۲۳

خاطرداری و مدارات صاحبزادگان ڈیانوان کی کیجائیگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع مکرمی و کمالات مولوی لطف حسین صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا موصول ہو کر مضامین سے آگاہ کیا۔ صاحبزادگان ڈیانوان سے جو صاحبزادہ تحصیل صحاح ستہ کی غرض سے تشریف لائیں گے انکی خدمتگزاری میں حاضر ہوں سعی میری جانب سے ہوگی اور تمام کرانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ؎

حلقۂ پیر مغانم زازل در گوش است
ما ہماں ایم کہ بودیم و ہماں خواہد بود

باقی خیریت بخدمت گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب ہدیہ سلام مامرصول و مقبول باد۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب بست و چہارم ۲۴

باظہار شوق ملاقات و تاکید اختتام شرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد ؎

مدتے شد کہ ندیدم گلِ رخسارترا
از خدا می طلبم دولت دیدارترا

مشغفا در انصرام شرح تا کے اختتام میرسد بدل خلجان شدید میدارم خداوند کریم در اتمام شرح کما حقہ اعانت و امداد فرماید کہ مقصود حاصل شود تمنائے دلی انکا شتم انصاحب یاخاطر فتوند و احوال مزمنہ خود چہ نگارم بچند امراض مبتلا ام او ارحم الراحمین خاتمہ بخیر کند۔

مکتوب بست و پنجم ۲۵

محتوی بر شبارت کہ انشاء اللہ تعالیٰ باامر صعب کامیاب خواہد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات

باقی خیریت ہے گرامی خدمت ہیں مولوی شمس الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب۔ ہدیہ سلام موصول و مقبول ہو جیو۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

چوبیسواں خط ۲۴

اشتیاق ملاقات و تاکید اتمام شرح ابوداؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع حسنات وکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو ؎

مدتے شد کہ ندیدم گلِ رخسارترا
از خدا می طلبم دولت دیدارترا

دلکو یہ چینی لگی ہوئی ہے کہ شرح ابوداؤد کی کب ختم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اتمام شرح میں آپ کی پوری اعانت فرماوے تاکہ مقصد حاصل ہو میں نے اپنی تمنا کا اظہار کیا۔ یہ اظہار آپ کے بار خاطر نہو۔ مرض مزمنہ کا کیا حال لکھوں چند مرضوں میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے۔

پچیسواں خط ۲۵

دعا ہے اس بات کی کہ امر مشکل میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع یکیوں

والکمالات مولوی شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ در سنجا خیریت است وخیر وعافیت آں مکرم مع متعلقان روابستگان خواستہ میباشد نامہ نامی وصحیفہ گرامی پر تو ورود فرخت آمود نمودہ موضع مرام شاد کام گردید او قاضی الحاجات بامر صعب کہ قصد کردہ اند بمراد دلی فائز وظفر یاب گرداناد و انشاء اللہ الرحمن ہر گاہ اجزا شرح خواہد آمد بہمہ تن آنرا بنظر غائر خواہم دید او حافظ حقیقی از جمیع آفات شما را نگاہ داشتہ بمنزل مقصود برساناد زیادہ والسلام خیر الختام بخدمت سامی مولوی نور احمد صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی موسیٰ صاحب وغیرہم من الموحدین سلمہم اللہ ہدیہ سلام فقیر خواہند رسانید و از حاضر الوقت فقیر عبد السلام و ابو الحسن تحفہ سلام و تسلیم قبول باد رب العباد۔

مکتوب بست و ششم ۲۶

رسید بست و پنجر وپیہ طہارت بول و پشک شتر و سرقین ماکول اللحم نزد ہمہ سلف ثابت است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست و پنجر وپیہ مرسلہ آں شکر گنج و گہر سنج بمن برشتہ رنج بمعرض وصول در آمد جزاکم اللہ جزاءً موفورًا ہ ولقد کم نضرۃً وسرورًا ہ وکان سعیکم مشکورًا ہ

وکمالات مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو فضل الٰہی سے یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی و تمامی متعلقین و واحقین کی خواہاں رہتا ہوں آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر کوائف سے آگاہ کیا جس امر مشکل کا آپ نے قصد کیا ہے اللہ تعالیٰ کامیاب و فائز المرام کرے اجزاء شرح کے جسوقت آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بالکل مصروف ہو کر نظر غائر سے معائنہ کروں گا حافظ حقیقی تمامی آفات سے محفوظ و مامون رکھ کر منزل مقصود پر پہونچا دے زیادہ والسلام خیر الختام۔

خدمت گرامی مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد موسیٰ صاحب وغیرہ کے ہدیہ سلام فقیر کا پہونچاویں حاضرین سے فقیر عبد السلام و ابو الحسن تحفہ سلام پیش کرتا ہے۔

قبول باد ؞

چھبیسواں خط ۲۶

پچیس روپیہ کی رسید اونٹ کا پیشاب اور میگنی اسکی اور دیگر حیوانات ماکول اللحم کا ذکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع نیکیوں وکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپے آپکے بھیجے ہوئے مجھ پہنچے ہوئے رنج کے وصولی میں آئے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے وافر دے اور تازگی و مسرت عطا کرے اور عمل کو قبول فرمائے اونٹ کے پیشاب و میگنی کی پاکی اور گوبر دوسرے جانور ماکول اللحم

وطہارت[1] بول ابل و پشک آں و سرقین ماکول اللحم نزد امام مالکؒ و احمد رحمہما اللہ و دیگران از سلف و تبع آں بلا نکیر یافتہ شدہ و نیز نزد ابو موسیٰ اشعری رضہ طاہر چنانچہ از ضبع امام نجاریؒ مستفاد میشود و نزد حنفیہ از امام محمد ثابت است چنانکہ از بحر الرائق وغیرہ واضح میشود و بیع سرقین نزد حنفیہ بلا نکیر در کتب فقہ مذکور است و نزد دیگر از سلف ناپاک است و رائے تحقیقی فقیر نیز بنا بر تبعیت امام مالکؒ و امام نجاریؒ منوط است واللہ بالصواب اختلاف مابین مولوی محمد سعید و مولوی عبد العزیز رحیم آبادی و نیز بعض مسائل مستنبطہ مولوی محمد حسین بٹالوی در تاسف و تلہف انداختہ کہ عوام بر ملا خندہ زن ہستند خصوصاً اہل تقلید زیادہ تر موردِ شماتت اند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ و انصاف ہمدمن متوجہ شدہ در تحریر شرح ابوداؤد مشغول شوند و بدیگر تحریر ند ہند اللہ جلشانہ انصاف را از ہمہ حوادث محفوظ داشتہ بمرادِ دلی برساند و عاقبت بخیر گرداند۔ والسلام

مکتوب بست و ہفتم

در حاشیہ بخاری مؤلفہ مولوی احمد علی مرحوم کردن حمہ بست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ از عاجز محمد نذیر حسین واضح باد کہ فرستادہ شد کہ آنصاحب در رد مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری کہ خلاف تحقیق

کا امام مالک اور احمد رحمہما اللہ اور دوسرے سلف و متبعین سلف کے نزدیک بلا اختلاف پاک پایا گیا ہے اور ابو موسیٰ اشعری رضہ کے نزدیک بھی پاک ہے جیسا کہ امام نجاری رحمہ اللہ کے قول سے مستفاد ہوتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک امام محمد کے قول سے ثابت ہو چنانچہ بحر الرائق وغیرہ سے واضح ہوتا ہے اور گوبر کی بیع بلا اختلاف کتب فقہ حنفیہ میں درست لکھا ہے اور دوسرے سلف کے نزدیک ناپاک ہے اور فقیر کی رائے مطابق مسلک امام مالک و امام بخاری رح کے ہے واللہ اعلم بالصواب مولوی محمد سعید و مولوی عبد العزیز رحیم آبادی کا آپس میں اختلاف کرنا و نیز مولوی محمد حسین بٹالوی کے بعض مسائل مستنبطہ سے مجھے حسرت و افسوس ہے کیونکہ عوام الناس خصوصاً مقلدین ہنس رہے ہیں اور برا کہہ رہے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ سارے جھگڑے سے یکسو ہو کر شرح ابوداؤد میں مصروف ہیں اور دوسری جانب توجہ نہ کریں اللہ جلشانہ آپکو تمامی مکروہات زمانہ سے مامون و محفوظ رکھ کر مراد دلی پر پہونچاوے و آخرت بہتر کرے والسلام خیر الختام

ستائیسواں خط

مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری مولوی احمد علی کی تردید میں

اظہار خوشی بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز محمد نذیر حسین کی جانب سے واضح ہو کہ سنا گیا ہو کہ آپ رد میں مسائل مندرجہ حاشیہ بخاری جو

[1] مبحث طہارت بول ابل و پشک و دیگر حیوان ماکول اللحم میں فقیر مدون مفاوضات ہذا نے بہت طولانی تحریر امام مجدد رہ کے حضور میں بھیجی تھی کہ جو بنظر استحسان دیکھی گئی تھی اور بعد ملاحظہ فائز دستخط و مہر ثبت فرمائے گئے تھے ۱۲ ابو حمید عزیز صمدانی

نقل کردہ مولوی احمد علی صاحب مرحوم است متوجہ شدہ اند نہایت خوشی و خرمی حاصل شد لازم کہ رد آں ضرور سعی فرمائند کہ مولوی صاحب موصوف از تعصبی مذہبی خود رو کردن صحیح بخاری قصد کردہ در ہیچ کنی آں توجہ نمایند موجب اجر عظیم و از باقیات صالحات شما خواہد بود زیادہ والسلام بخدمت مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و غیرہم دعا بہ طفلان ہدیہ سلام من برسانند حاضر الوقت بندہ عبد السلام و ابو الحسن ہدیہ سلام میرسانند و مقبول باد۔

مکتوب بست و ہشتم

رسید زر امداد مدرسہ مسرت از صحت محمد اشرف الحق صاحب خبر انتقال سید بدر الاسلام نواسہ حضرت میانصاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی مع نوٹ مبلغ پنجاہ روپیہ صہ در حالت نگرانی پرتو ورود نمود کاشف مدعا گردیدہ ہمدوش کامرانی گردانید و بدرقہ حیات طلبہ مخلصین شد کہ بذریعہ آں بلب نان و قوت لایموت رسید جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا فی الدارین کہ بالفعل از قوت فارغ البالی شدند و از صحت و تندرستی مزاج مولوی محمد اشرف الحق صاحب کہ بہمہ وجوہ شفائے کلی یافتند موجب کمال خوشی و خرمی مالامال گشت۔ صحت ذات ذرا بہر تصدق ہر روز ❊ خازن مہر خورشید کند زر تحویل

جو کہ مولوی احمد علی مرحوم نے خلاف تحقیق نقل کیا ہے متوجہ ہوئے ہیں نہایت خوشی ہوئی لازم ہے کہ حاشیہ مذکور کے رد میں آپ ضرور کوشش فرماویں کیونکہ مولوی صاحب ممدوح نے اپنے مذہبی مسائل کے تعصبی سے رد صحیح بخاری کا ارادہ کیا ہے اور اس حاشیہ کی بیخ کنی میں آپ ضرور توجہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ اجر عظیم پاویں گے اور باقیات صالحات میں آپ کا شمار کیا جائیگا زیادہ والسلام خدمت میں مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر و حافظ محمد اصغر صاحب و غیرہم کہدیہ سلام عاجز کا پہنچاویں حاضر الوقت بندہ عبد السلام و ابو الحسن ہدیہ سلام پہنچاتا ہے قبول ہو

اٹھائیسواں خط

رسید زر امداد محتاجین مدرسہ و اظہار مسرت صحتیابی مولوی اشرف الحق صاحب و اطلاع انتقال سید بدر الاسلام نواسہ حضرت میانصاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی صاحب جامع نیکیوں و کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بھلائی کے ساتھ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے شریف ہو نامہ گرامی حالت انتظاری میں مع نوٹ مبلغ پچاس روپیہ وصول ہو کر شادان و فرحاں کیا و باعث حیات و ذریعہ نان و قوت لایموت طلبہ مخلصین کے ہوا اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بہترین جزا دے اسوقت خورد و نوش کی طرف سے فارغ البال ہو گئے ہیں آئندہ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے صحتیابی و شفا کلی سے مولوی محمد اشرف الحق صاحب کے کمال خوشی و خرمی ہوئی ؎

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز ❊ خازن مہر خورشید کند زر تحویل

مکتوب بست و نہم ۲۹

بالتوائے سفر دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مولوی سید عبد العزیز صمدنی وفقکم اللہ بالخیر والطاعۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ شما رسید بر مندرجاتش آگاہی یافتم پیش فقیر آمدن بالفعل سودے ندارد وچندے از مولوی امیر احمد سلمہ صحبت درس گیرم باید داشت بعدہ در بنجار سیدن مضائقہ ندارد در مدرسہ قریب پنجاہ و ہفت طالبان علم درس میگیرند ضیق فرصت امانے تمید ہد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب سی ام ۳۰

رسید مبالغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت والا مرتبت مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ہدیہ مرضیہ مبلغ بست و پنجروپیہ مرسلہ سامی بذریعہ منی آڈر وصول شد وبقبض در آمد جزاکم اللہ تعالیٰ جزآءً موفورًا وکان سعیکم مشکورًا مولوی محمد ادریس صحیح بخاری و ہدایہ شروع کردند۔ بحمد اللہ طبیعت شاں سلیم است بارک اللہ فی علمہ زیادہ والسلام خیر الختام۔

انتیسواں خط ۲۹

بالفعل عزم دہلی ملتوی کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ بخدمت مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ نیکی و عبادت کی توفیق دے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکا خط وصول ہوا حال مندرجہ سے آگاہ ہوا میرے نزدیک بالفعل دہلی آنا مفید مدعا نہیں ہے کچھ دن مولوی امیر احمد سلمہ سے درس ندیس جاری رکھیں بعد ازاں یہاں آنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ تقریباً ستاون طلبا مدرسہ میں پڑھ رہے ہیں۔ عدیم الفرصتی سے مجکو بالکل امن نہیں ہے۔ والسلام خیر الختام

تینتیسواں خط ۳۳

روپیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین گرامی خدمت والا مرتبت مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو تحفہ مرسلہ آپ کا یعنی مبلغ پچیس ۲۵ روپے بذریعہ منی آڈر وصول ہو کر قبض میں آیا اللہ تعالیٰ آپکو جزائے وافر دے اور سعی کو آپ کی قبول فرماوے مولوی محمد ادریس نے صحیح بخاری و ہدایہ شروع کیا ہے سنکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ وہ طبیعت سلیم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے علم میں برکت دے۔ والسلام خیر الختام

جناب حکیم مولوی ادریس صاحب حضرت مولانا شمس الحق صاحب مرحوم نور اللہ مرقدہ کے صاحبزادے

از حادثہ جانکاہ انتقال قرۃ العین بدر الاسلام چہ گویم و چہ نویسم نہ جائے ستیزہ پائے گریز اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎

کون سا دل تھا کہ شیشہ کیطرح چور نہ تھا
غمزدہ سینہ برشتہ دل رنجور نہ تھا
وادی حزن و ملالت میں وہ مغمور تھا
نشہ حیرت و بیتابی میں مخمور تھا
میرود سطح زمین از تہ پایم امروز
شاید آنروز قیامت شدہ قائم امروز
دل ناکامی دل شاد کہ ناشادم کرد
خانہ رنج و غم آباد کہ بربادم کرد

والدین اور بستر خاکستر ناکامی مردہ در لیل و نہار سوگوار بیقرار افتادہ مے مانند و گاہے بہوش و گاہے مدہوش اشک رواں می دارند ؎

دردم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نرسید

آیندہ تا حصول ملاقات خود از مردہ صحت با اعتدال مزاج مع متعلقان و البستگان خود مسروری نمودہ باشند بمطالعہ گرامی حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ کہ یہ تحریر بنہجا کہ ہدیہ سلام برکت البتیام پہونچاویں ؎

اے صبا نکہتے از خاک رہ یار بیار
ببر اندوہ دل و مژدہ دیدار بیار

زیادہ خوشی و کامرانی کا زمانہ میسر ہو۔ شریف حسین و طلبہ مسجد و مدرسہ کے سلام و نیاز کہتے ہیں۔ قبول ہو۔

واقعہ جانکاہ انتقال قرۃ العینین بدر الاسلام کا کیا بیان کروں اور کیا لکھوں نہ طاقت لڑنے کی نہ پیر بھاگنے کا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎

کون سا دل تھا کہ شیشہ کیطرح چور نہ تھا
غمزدہ سینہ برشتہ دل رنجور نہ تھا
وادی حزن و ملالت میں وہ مغمور تھا
نشہ حیرت و بیتابی میں مخمور تھا
میرود سطح زمین از تہ پایم امروز
شاید آنروز قیامت شدہ قائم امروز
دل ناکامی دل شاد کہ ناشادم کرد
خانہ رنج و غم آباد کہ بربادم کرد

آن کے والدین بستر ناکامی پر مثل مردہ شب و روز بیقرار سوگوار پڑے رہتے ہیں کسی وقت ہوش میں اور کسی وقت مدہوش آنکھوں سے اشک جاری ہے ؎

دردم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نرسید

آیندہ حصول ملاقات تک اپنی خوش خبری صحتوری مزاج سے اپنی و متعلقین کے مسرور کرتے رہیں خدمت میں حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ کے یہ تحریر پہنچا کر ہدیہ سلام برکت البتیام پہونچاویں ؎

اے صبا نکہتے از خاک رہ یار بیار
ببر اندوہ دل و مژدہ دیدار بیار

زیادہ ایام شادمانی بکام باد از طرف شریف حسین و دیگر طلبہ مسجد و مدرسہ سلام و نیاز میرساناد۔

؎ میاں عبد الاسلام جناب حکیم پیر شاہجہاں مرحوم مغفور کے صاحبزادے تھے اور حضرت میاں صاحب کے حقیقی نواسے تھے بعمر دس سال مرض ہیضہ میں وصال کر گئے

مکتوب سی و یکم

رسید ہدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ بفضلہ تعالیٰ تا تحریر ہذا بخیریت بودہ بدعائے صحت و عافیت آں مشفق معہ متعلقان مولف می باشد ع

دعائے از من واجابت از خدا باد

انچہ ہدایا بفور رافت فرستادہ بودند پس ہدیہ حبیب حبیب شد و موجب نصیب پر خصیب گشت و مزاج مولوی اشرف الحق صاحب باعتدال اصلی بحال شد یا نہ دیچہ شغل مصروف مے باشند و در شوق واکردہ شرح باختتام خواہند رسانید یا معطل گذارند سہ

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نہ بود
نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

آیندہ توفیق الٰہی رفیق باد ۔ زیادہ والسلام خیر الختام بمولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب وغیرہم من الاحباب ۔ ہدیہ سلام نیاز الیام من برساند

مکتوب سی و دوم

تصحیح حدیث عمار بن یاسرؓ مندرجہ سنن ابن ماجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ بفضلہ تعالیٰ تا تحریر ہذا بخیریت بودہ بدعائے صحت و عافیت آں مشفق معہ متعلقان مولف می باشد ع

دعائے از من واجابت از خدا باد

انچہ ہدایا بفور رافت فرستادہ بودند پس ہدیہ حبیب حبیب شد و موجب نصیب پر خصیب گشت و مزاج مولوی اشرف الحق صاحب باعتدال اصلی بحال شد یا نہ دیچہ شغل مصروف مے باشند و در شوق واکردہ شرح باختتام خواہند رسانید یا معطل گذارند سہ

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نہ بود
نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

آیندہ توفیق الٰہی رفیق باد ۔ زیادہ والسلام خیر الختام بمولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب وغیرہم من الاحباب ۔ ہدیہ سلام نیاز الیام من برساند

مکتوب سی و سوم

تعداد رکعت وتر طاق و نماز تہجد ضرور باید خواند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجر محمد نذیر حسین بخدمت گرامی ظہیر الفقر النواب ابو محمد فیض محمد خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ہدیہ باد نامہ نامی رسید بدریافت خیریت محظوظ شدم ایزد تعالیٰ توفیق خیر بخشاد چہ کہ از ذات اقدس صاحب فرماندگان را اعانت دیار ریست بیشک رکعت وتر طاق میشود سہ یک باید خواند دعا قنوت قبل رکوع و بعد رکوع نزد محدثین تقبل اللہ منکم تحقیق شدہ است بعد نماز تہجد خصوصاً از نفس خود محاسبہ ہمارہ باید کرد و ملامت

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ در بخیریت است وخیر وعافیت شما مطلوب نامہ نامی وصحیفہ گرامی پرتو ورود افگندہ کاشف مدعا شد چنانچہ عبارت ابن ماجہ قلمی نگاشتہ فرستادہ میشود ۔ عن عمار بن یاسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی یری بیاض خدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ انتہی ما فی ابن ماجہ قلمی ودر ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی لفظ برکاتہ نیست بعض کاتب در بعض نسخہ زیادہ کردہ است از طرف عاجز ابو الحسن بگرامی خدمت جناب فیض مآب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول باد ۔

مکتوب سی و سوم

تعداد رکعت وتر طاق و نماز تہجد ضرور باید خواند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجر محمد نذیر حسین بخدمت گرامی ظہیر الفقر النواب ابو محمد فیض محمد خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ہدیہ باد نامہ نامی رسید بدریافت خیریت محظوظ شدم ایزد تعالیٰ توفیق خیر بخشاد چہ کہ از ذات اقدس صاحب فرماندگان را اعانت دیار ریست بیشک رکعت وتر طاق میشود سہ یک باید خواند دعا قنوت قبل رکوع و بعد رکوع نزد محدثین تقبل اللہ منکم تحقیق شدہ است بعد نماز تہجد خصوصاً از نفس خود محاسبہ ہمارہ باید کرد و ملامت

اکتیسواں خط

ہدیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آنکہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو فضل خدا سے خط لکھنے تک قرین خیریت کے رہکر داعی صحت و عافیت کا آپ کے حلقہ متعلقین کے رہتا ہے ع

دعائے از من واجابت از خدا باد

جو کچھ تحفہ کمال محبت سے بھیجا تھا ہدیہ محب کا محبوب دلپسند ہوا اور باعث عیش و کامرانی کا ہوا مزاج مولوی اشرف الحق صاحب کا اعتدال اصلی پر آیا یا نہیں اور کس شغل میں مشغول رہتے ہیں شوق کا دروازہ کھول کر شرح کو خاتمہ تک پہونچاویں گے یا معطل چھوڑیں گے ؎

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود
نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

آیندہ اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو ۔ زیادہ والسلام خیر الختام مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب وغیرہ کو دوستوں سے ہدیہ سلام و نیاز کا میری طرف سے پہونچاویں ۔

بتیسواں خط

عمار بن یاسرؓ کی حدیث کی تصحیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی جامع الحسنات والکمالات مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر وعافیت مطلوب گرامی نامہ آپ کا وصول ہو کر منظر احوال ہوا نسخہ قلمی ابن ماجہ کی عبارت لکھکر بھیجی جاتی ہے عن عمار بن یاسر قال کان رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی یری بیاض خدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ انتہی ما فی ابن ماجہ قلمی اور ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی میں لفظ برکاتہ کا نہیں ہے بعض کاتب نے بعض نسخہ میں لفظ برکاتہ کا زیادہ کر دیا ہے از طرف عاجز ابو الحسن بگرامی خدمت جناب فیض مآب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو ۔

تینتیسواں خط

رکعت وتر کی طاق ہے نماز تہجد کی ضرور پڑھنا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت پشت پناہ فقرا ۔ نواب ابو محمد فیض محمد خانصاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو نامہ نامی آپ کا پہنچا دریافت خیریت سے خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے کیونکہ آپ کی ذات سے عاجز و غربا کی اعانت و مدد ہوتی رہتی ہے رکعت وتر کی طاق ہے تین رکعت یا ایک رکعت پڑھنا چاہئے دعا قنوت قبل رکوع و بعد رکوع کے محدثین کے نزدیک ثابت ہے اللہ تعالیٰ

وزجر و توبیخ طریقہ اہل اللہ است ندامت و خذلان از معاصی گذشتہ روش ہر گزیدگان است چرا کہ کردگار تعالیٰ شانہ بسا عفو کنندہ و بخشندہ است و بندہ را از انابت و توبہ گزیرے نیست ہر گاہیکہ بجانب بلند شہر تشریف آرند اگر ممکن باشد از لقاء خورد و دستان را محروم نگزارند۔ والسلام خیر الختام

مکتوب سی و چہارم[۳۴]

رسید زر امدادیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیت فی الدین ابد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ در حالت نگرانی مبلغ پنجاہ روپیہ مرسلہ سامی رسید معرض وصول اند جزاکم اللہ جزاء امنوفورا و کان منذیکم فشکورا ناہ و بخدمت گرامی ہمہ صاحبان مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف الحق صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و ہمہ طفلان و نور چشمان نام بنام ہدیہ سلام برکت التیام خواہند رسانید و چہار تعویذ برائے دفع بلاء و مضرت و ہمزات شیاطین فرستادہ میشود خواہ پسر باید حنہ گلو گیر سازند کہ ہر دو را شامل است والسلام خیر الختام۔

مولوی محمد علیم الدین صاحب و برادر کلاں شان نیز سلام خواہند گفت

انکی سعی کو قبول کرے، تہجد کی نماز کے بعد اپنے نفس سے برابر محاسبہ کرنا چاہئے اور اہل اللہ کا طریقہ ملامت و زجر و توبیخ نفس ہے اور مقبول بندوں کا طریقہ کہ ملامت کرنا نفس کا گناہان گذشتہ سے رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جلشانہ بہتیرے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اور بندہ کو بجز رجوع بارگاہ مولیٰ اور توبہ کے چارہ نہیں ہے۔ جب بلند شہر کیطرف اتفاق جانیکا ہو تو بشرط امکان دوستوں کو اپنی ملاقات سے محروم نہ رکھیں۔ والسلام خیر الختام

چونتیسواں خط[۳۴]

روپیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دولت جہان میں عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو مبلغ پچاس روپیہ مرسلہ آپکا حین حالت انتظار میں پہونچا اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء کثیر دے اور سعی کو قبول فرمادے۔ مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف الحق صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب اور سب بال بچوں کو نام بنام تحفہ سلام پہونچادیں گے چار تعویذ دفع بلیات و ضرر شیاطین کے واسطے روانہ کی جاتی ہے لڑکا یا لڑکی جس کو ضرورت دیکھیں اسکے گلے میں ڈالیں دونوں کے واسطے فائدہ مند ہے۔ والسلام خیر الختام وقت ملاقات مولوی محمد علیم الدین صاحب بڑے بھائی کو ان کے میرا سلام پہونچادیں گے۔ باقی خیریت طرفین کی مطلوب ہے

---

[۱] تعویذ میں صرف سورتیں یا آیۃ الکرسی لکھی جاتی تھی معتقدین کے زیادہ اصرار سے تحریر فرماتے تھے یا کسی سے لکھا دیتے تھے کوئی نقش نہیں ہوتا تھا ۱۲ عزیز

مکتوب سی و پنجم[۳۵]

باطلاع رحل و اقامت سفر بنگالہ۔ مراجعت دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ محب اشفق مولوی محمد شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان صانہما اللہ رب العالمین عن الفتن بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ در عرصہ یکماہ بمقامات بنگالہ دورہ کردہ بخیریت تمام بتاریخ ۱۹ شہر حال بکلکتہ بازآمدہ انشاء اللہ تعالیٰ در عرصہ دو روز از انجا روزانہ آں صوب گشتہ بخدمت آنصاحبان حاضر میشوم ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

بمشیت ایزدی در چند روز تدارک مافات و جبر نقصان خواہد شد و السلام خیر الختام بہ مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں[۱] و غیرہما سلام برسد و از طرف حاجی ظہور خاں[۲] صاحب نیز بخدمت محبی مشفقی مولوی لطف حسین[۳] صاحب نیز ہدیہ سلام و نیاز موصول باد و از حاضر الوقت ابو المظفر محمد اسحاق و ابو الفتح محمد عطاء اللہ صاحبان بخدمت فیض درجت جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان سلام مسنون برسد ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

پینتیسواں خط[۳۵]

سفر بنگالہ۔ قیام کلکتہ۔ و واپسی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ محب اشفق مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان ادام رب العالمین فتنہ زمانہ سے مامون رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو ایک مہینہ کی مدت میں دورہ مقامات بنگالہ کا کرتے ہوئے بتاریخ ۱۹ ار شہر حال کو ساتھ خیریت کے کلکتہ واپس آگیا انشاء اللہ تعالیٰ بعد دو دن کے یہاں سے روانہ ہو کر آپ صاحبوں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

اللہ تعالیٰ نے چاہا تو چند دن میں معاوضہ نقصان ملجائیگا والسلام خیر الختام مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں و غیرہ کو سلام پہنچے اور حاجی ظہور خاں کی جانب سے بھی لطف محبی و مشفقی مولوی لطف حسین صاحب کی خدمت میں بھی ہدیہ سلام و نیاز موصول ہو صاحبان موجودہ وقت میں سے ابو المظفر محمد اسحاق و ابو الفتح محمد عطاء اللہ صاحبان کی طرف سے جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان کی خدمت میں سلام مسنون پہنچے ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

---

[۱] جناب حکیم میر شاہجہاں صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے حقیقی داماد تھے۔ اور فارسی کے فاضل و قابل علامہ تھے۔ ۱۲

[۲] حاجی ظہور خاں صاحب عرب کے باشندے تھے اور حضرت میاں صاحبؒ کے خاص مخلص و صادق خادم رہے۔ ۱۲

[۳] جناب مولوی لطف حسین صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے صادق و ہمدرد شاگرد رشید تھے۔ ۱۲

وبہ باعث عدیم الفرصتی از ارسال عریضہ معذور ماندم آیندہ خواہم نوشت معذورم دارید۔

مکتوب سی و ششم ۳۶

اعتراض بجاست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی۔ عزیزی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت واضح باد اعتراضیکہ نسبت مسئلہ مرسلہ سابقہ نوشتہ اند بجاست فی الواقعہ مباحث فقہیہ و نظائر ائمہ اختلاف زیادہ نگاشتہ شد مگر اصولاً از نفس معاملہ تعلقے خاص دارد پدر بزرگوار شما چونکہ معتقد فقہ ہستند فلہذا روایات فقہ نوشتن ضرور بود مگر مسئلہ متنازعہ فیہ صاف است بسم اللہ بکنید۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب سی و ہفتم ۳۷

باز نقل فرستادہ میشود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز و افر تمیز سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد نامہ شما رسید منشا گردانید آنکہ نوشتہ اند کہ نقل استفتاء از پیش ایشاں گم شد مضائقہ نیست نقل ثانی باز فرستاده میشود بغور باید دید باز می نویسم کہ ہمیشہ بر اصول نظر باید داشت صورت مسئولہ بسیار آسان و پاک از شائبہ می دانم ہرگز برگشتہ وشبہ سے جا نباشد لوگوں کے کہنے پر ہرگز گمان نہ رکھنا چاہئے میرا گھر موجود ہے جسوقت چاہیں تشریف لاویں۔ والسلام خیر الختام

بوجہ عدیم الفرصتی ارسال خط سے مجبور رہا معاف کریں آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھوں گا۔

چھتیسواں خط ۳۶

اعتراض درست و صحیح ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ واضح ہو کہ جو اعتراض کہ بابت مسئلہ مرسلہ سابق کے لکھا ہے صحیح ہے حقیقت میں بحث فقہیہ اور اختلاف ائمہ کی تطہیر بن زیادہ لکھی گئیں مگر اصول کے رو سے نفس معاملہ سے خاص تعلق رکھتا ہے آپ کے والد ماجد چونکہ معتقد فقہ کے ہیں اسلئے فقہ کی روایت لکھنی ضرور تھی الغرض مسئلہ متنازعہ فیہ صاف ہے بسم اللہ کریں۔ والسلام خیر الختام۔

سینتیسواں خط ۳۷

دوسری نقل لیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز و افر تمیز سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکا خط وصول ہو کر محفوظ کیا آپ نے لکھا ہے کہ نقل استفتاء میرے پاس سے گم ہو گیا ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے دوسری نقل پھر بھیجتا ہوں غور سے ملاحظہ کیجئے میں پھر لکھتا ہوں کہ ہمیشہ اصول پر نظر رکھنا چاہئے صورت مسئولہ کو بہت آسان اور میرا شک

استفتاء رضاعت

مسماۃ ہندہ زوجہ زید نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ میں نے عمر پسر خالد کو دودھ پلایا بعدہ مرتبہ ثانی جلسہ دیگر میں انکار کیا کہ میں نے دودھ نہیں پلایا۔ علاوہ ازیں عمر و اقارب عمر سے ہندہ کو عداوت و کدورت ہے اور بجز اسکے کہ ہندہ نے بسبب عداوت صرف اپنی زبان سے ایک مرتبہ بیان کیا۔ کوئی گواہ پلانا دودھ کا بیان نہیں کرتا بلکہ برخلاف اسکے اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہندہ نے عمر کو دودھ نہیں پلایا محض افترا ہندہ کا ہے اور ہندہ بھی اب قول اول سے منکر ہو کر کہتی ہے کہ میں نے واقعی دودھ عمر کو نہیں پلایا ہے اس صورت میں بیان ہندہ کا در باب رضاعت و حرمت نکاح عند الشرع واجب التسلیم ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ واجب التسلیم نہیں کیونکہ صرف شخص واحد کا قول اسباب میں عند الشرع قابل تسلیم نہیں ہے تاوقتیکہ بشہادت دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت کے ثابت نہو کذا فی شرح الوقایۃ وحجتہ رجل اور جل وامرأتان وفی درالمختار والرضاع حجۃ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدلتین وھکذا فی ملتقی الابحر والنہر الفائق وفی العالمگیریۃ ولا تقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین عدول کذا فی المحیط وھکذا فی المسعودیہ والبحر اور اب کہ ہندہ خود منکر اپنے دودھ پلانے سے ہے اور متنزل القول و مردودۃ الشہادۃ وسفیہ بسبب عداوت و کدورت و اختلاف اقوال کے ہے لہذا اگر بیان کرے بلا داخل کرنے شہادۃ عادلہ کے تو بھی اسکا قول تسلیم نہ کیا جائے اور حرمت رضاعت کی ثابت نہو گی سوائے اسکے حالت لنگ میں نکاح جائز ہے ھکذا فی ذخیرۃ العقبیٰ فی احکام الصغار وصغیرۃ بینہما شبہۃ الرضاع لا یعلم ذلک حقیقتہ قالوا لا بأس بالنکاح بینہما اذا لم یخبر بذلک عدل ثقۃ فقط واللہ اعلم بالصواب مہر

محمد قطب الدین ۱۳۶۴	سید محمد نذیر حسین ۱۳۸۱	محمد حفیظ اللہ حسنا اللہ[1] ۱۳۸۱
	محمد اسد علی ۱۳۸۱	

جواب صحیح لا ریب فیہ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

محمد صدر الدین۔ علماء کلکتہ و بنارس نے بعینہ مثل علماء دہلی کے فتوے دیا ہے اور روایات مندرجہ بالا کے سوا روایات مندرجہ ذیل لکھیں۔ ومن التہذیب لا یقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین وفی الکافی ولا یجوز شہادۃ المرأۃ واحدۃ علی الرضاع۔ محمد روحیہ۔ محمد الہداد۔ صدیق احمد۔ محمد مظہر قاضی القضاۃ کلکتہ۔ رضا علی۔ عبد الوہاب یمنی۔ قاسم حسین۔ اصاب من اجاب۔ عبد الحق پسر و شاگرد مولوی فضل حق صاحب لانک فیہ در جواب نکاح ہر کہ شک آرد انکار بر شرع نبوی می کند و انکار کنندہ از شرع معاذ اللہ در وعید داخل است علماء لاہور و ملتان مثل علماء دہلی

[1] جناب مولوی حفیظ اللہ خانصاحب شہر دہلی کے مشہور و معروف واعظ تھے اور مولوی محمد شریف حسین صاحب محدث مرحوم حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمدرس تھے۔

جائز نوشتہ وایں روایات زیادہ کردہ اند علاوہ مندرجہ فتوی علماء دہلی و فی الاستقبال ولا تقبل فی الرضع شہادۃ المرأۃ واحدۃ ومواضعۃ[1] - کرم احمد - نور الدین حسین - احمد اللہ حنفی - علماء ٹونک نے اسی کے مطابق لکھ کر اور یہ لکھا کہ روند اوسال سے بنا منسدہ ہے اور مفسد کا قول قابل لحاظ نہیں ہوتا اور طرفین سے کوئی شخص مطلع اپنے سخن کا ہے لہذا شرع شریف میں دخل نفس کو دینا نہ چاہئے اور حالت شک میں نکاح کا جائز ہونا کتب معتمدہ حنفیہ سے ثابت ہے کذا فی الذخیرۃ العقبیٰ کذا قال الجزری نفس را دخل دادن نباید کما قال اللہ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ضیاء الدین احمد محمد یعقوب - حافظ محمد عباد اللہ علماء بھوپال نے بھی مثل علماء دہلی کے فتوی جواز کا دیا اور روایات کتب محولہ علماء دہلی و ٹونک و کلکتہ کے لکھی ہیں - سراج الدین احمد قریشی - نواب احمد گل خاں - فتح محمد خاں - زین العابدین قاضی القضاۃ بھوپال - علماء بریلی نے بھی مثل علماء دہلی و ٹونک و بھوپال و بنارس و کلکتہ کے جواز نکاح سے اتفاق کیا - محمد احسن صدیقی نانوتوی - حررہ مانی الملتن صحیح - محمد رضا علی - علماء لکھنؤ نے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کی تحریر و حکم سے اتفاق کیا - حررہ محمد یوسف علی الواحد غفی سنیاں لکھنو - محمد موسیٰ - محمد نور الحسن - محمد عبد الحکیم فرنگی محلی -

مکتوب سی و ہشتم ۳۸

ترغیب نکاح - بعد نکاح سفر باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید نذیر حسین بخدمت عزیز وافر تمیز مولوی سید عبد العزیز صمدنی وفقکم اللہ باتباع السنۃ بعد السلام علیکم واضح باد کہ دریں ایام زیادت تپ و لرزہ است وقتیکہ سرمایہ خفیف باشد در بخار سند بالفعل عزم فتوی نمایند بلکہ بعد فراغ سنت نکاح بتائید نمی دانم کہ از کدام حدیث انکار نکاح مستفاد گردند تجرد در رہبانیت خلاف اسلام است ماورائے ایں از نکاح شغل درس و تدریس باز همی ماند انبیاء علیہم السلام وصحابہ رضوان اللہ علیہم وائمہ سنت رحمہم اللہ ازیں سنت سلف استفادہ کردہ اند

[1] مواضعہ کا لفظ غلط معلوم ہوتا ہے شاید مرضعہ کا لفظ ہو تو مطلب درست ہوگا -

اڑتیسواں خط ۳۸

نکاح کیطرف رغبت کرانا نکاح کے بعد سفر کرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید نذیر حسین بہ خدمت عزیز وافر تمیز مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ تمہیں اتباع سنت کی توفیق دے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ یہاں بخار جاڑہ پھیل رہا ہے جس وقت کچھ سردی شروع ہو جائے اسوقت یہاں آئیں سردست آنا ملتوی کریں بلکہ بعد فارغ ہونے سنت نکاح کے آئیں تو بہتر ہوگا نمعلوم کس حدیث سے آپ نے نفی و انکار نکاح استفادہ کیا تجرد اور رہبانیت اسلام کے خلاف ہے قطع نظر اسکے نکاح درس و تدریس کے شغل میں مانع نہیں ہوتا ہے انبیاء

چہ کہ از نکاح تزاید و ترقی نسل است اگر اولاد سعید بوجود آمدہ ثواب ازضاخواہد رسید جناب مولوی صاحب و پدر بزرگوار ایشان مصر ہستند بحالیکہ نقص تصرف نیست و کفو مناسب است انکار فضول است محض بحیلہ طلب علم انکار خلاف عقل است بندہ فقیر برائے فراغ کتب شما ہمیشہ مستعد موجود است پدر شما استفتا نمایند بذریعہ ڈپٹی کریم بخش بمن رسانید مدعا بش بدستخط خود و مواہیر علماء دہلی و دیگر بلاد ہند فرستادہ ام نقلش برائے شما ہم فرستادہ شد اگر صحت روایات راقص باشد از ماخوذ و ماخذ مطابق نمایند نیابزرگ ایشاں ہنگام سفر بندہ از الہ آباد حسبۃ للہ مسافر نوازی و برادرانہ مہمانی فرمودہ بودند دریں رئیس کریم النفس نیافتہ ام از شما غم جوانہ مرگ دختر خود غلط می نمایند اللہم ارحم علیہا الحمد للہ کہ اتباع سنت سنیہ و انکار از تقلید نا سدید خلاف شیوہ پدر بزرگوار خویش می نمایند و قیاس را خیر باد گفتند جزاک اللہ خیرا ۔

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست
کہ ایں مژدہ آسائش جان ماست

عمرت دراز باد والسلام خیر الختام

علیہم السلام اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اور ائمہ سنت رحمہم اللہ تعالیٰ اس نکاح سے سنت سلف صالحین نے بھی اختیار کئے ہیں کیونکہ نکاح سے زیادتی و ترقی نسل کی ہوتی ہے اگر نیک اولاد ہوئی منجانب خدا ثواب ملیگا جناب مولوی صاحب و والد ماجد آپ کے مصر ہوتے ہیں جبکہ خرافت و نجابت میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہے اور کفو ٹھیک ہے تو انکار کرنا محض ساتھ حیلہ طلب علم کے فضول و خلاف عقل ہے بندہ فقیر واسطے فارغ التحصیل کرانے تمہارے ہر وقت آمادہ و موجود ہے آپ کے والد ماجد نے جو فتوی کہ بذریعہ ڈپٹی کریم بخش صاحب مجھے بھیجا تھا اس کا جواب اپنے دستخط سے مع مہر علماء دہلی وغیرہ کے روانہ کیا اس فتوے کی نقل آپ کے پاس بھی روانہ کی ہے اگر روایات کی صحت میں خرابی ہو ماخوذ و ماخذ سے مطابق کریں مقام الہ آباد سے سفر کرنے کے وقت آپکے نانا بزرگوار نے بندہ کی دعوت و مسافر نوازی و مہمانی برادرانہ کی تھی میں نے ایسا رئیس کریم النفس نہیں دیکھا اپنا غم جوان لڑکی کے موت کا دل سے مٹائیں گے الہم ارحمہا رحمۃ علیہا اللہ تعالیٰ کا خلاف کیوں کہ طریق والد بزرگوار کو چھوڑ کر اور انکار تقلید نا سدید سے کر کے پیروی سنت سنیہ کا کیا اور قیاس نامرضیہ کو خیر باد کہا جزاک اللہ خیرا

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست ۔ کہ ایں مژدہ آسائش جان ماست

تمہاری عمر دراز ہو - والسلام خیر الختام

---

[1] یہ تادیت سنت محض ہدایت و اتباع حکم حضرت محمد رسول اللہ و پدر بزرگوار و خال اکرم بتاریخ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ بروز چہار شنبہ بوقت نصف بعد شمار صمدن میں دختر حضرت زبدۃ الاولیاء مولنا سید محمد عبد اللہ محدث صوفی صمدنی سے کیا گیا اور میرے اکرم استاد مولنا شمس العلماء السید امیر احمد صاحب سہسوانی نے اسی وقت یہ تاریخیں مبارک کنند اعزت نشانس - زوجہ خدا پرست فرمائی تھیں - اور قطعات میں بھی موزوں فرمایا تھا - الحمد للہ کہ عفیفہ جلیلہ زوجہ خدا پرست ہے ۱۲ جسوقت کتاب مدون ہوئی بھی عفیفہ زندہ تھیں ۱۲ آغا

مکتوب ۳۹ سی و نہم

اظہار مسرت نکاح - و دعا اولاد صالح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از سید محمد نذیر حسین بمطالعہ عزیزی اجی مولوی سید عبد العزیز صمدنی وفقکم اللہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو میں نہایت محظوظ ہوا کہ سنت نکاح سے اللہ تعالیٰ نے تم کو فراغت دی افسوس کہ جناب قاضی صاحب مرحوم بیت اللہ کے ساتھ لیگئے قاضی صاحب کا انتقال باعث قلق ہے فقیر نے ان کے لئے دعا خیر ہمیشہ کی ہے وہ مسافر نواز دوست پرور تھے اللہ تعالیٰ ان کو درجہ مغفرت دیکر صادقین میں شمار فرمائیگا مجھے اپنے اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ اولاد صالح بخشیگا اور یہ بھی قوی امید ہے کہ اور پورا بھروسہ ہے کہ تعداد بھی زیادہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام خیر الختام اپنی عفیفہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو میری جانب سے دعا خیر اتباع کتاب وسنت کی دیجئے کہ ہمیشہ اسکے فلاح[۵] کے لئے خدا سے التجا کروں گا ماں خوب یاد آیا کب آؤ گے جب آؤ تو کتاب فی الحدیث کو اپنے چچا یا قنوج سے ضرور لیتے آنا اور خوب سمجھو کہ آمین بجہر ورفع یدین زین الصلوٰۃ ہے احقاق حق میں کسیوقت خوف نہ کرنا کوئی عزیز چھوٹ جائے پروانہ کیجئے مگر اتباع سنت ہرگز متروک نہو جان جاتی رہے کیا مضائقہ ہے مگر قرآن وحدیث کے خلاف ہرگز کوئی لفظ زبان پر نہ آئے خوب سمجھو ڈرنے سے کچھ نہیں ہوتا صرف خدا کا ڈر چاہیئے تم خوب جانتے ہو کہ یہ تلقین میری اس وقت تلقین معمولی نہیں ہے۔

۳ شوال ۱۳۳۸ھ از دہلی

مکتوب ۴۰ چہلم

در دہلی بامدر سید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چالیسواں خط

دہلی آئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

---

۵ یہ دعا حضرت امام مجدد رضہ کی قبول ہوئی کہ ۱۲ نفوس اصلاب ان زوجہ خدا پرست سے اللہ نے بخشی تھی مگر اب چار ہی نفوس باقی ہیں کہ جو سب صالح ہیں خدا اُن کو زندہ و متقی رکھے۔ ۱۲ عزیز ۶ یہ دعا بھی حضور کی قبول ہوئی ہمیشہ موصوفہ نے توانگرانہ اور سخیانہ وفیاضانہ بسر کی جن کو خلاج بھی خدا نے دیا تھا افسوس کہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ پہل مغرب لکھنؤ میں اپنے ولد رشید خلف سعید مولوی سید محمد عبد الحمید خاں رضوی سلمہ اللہ کے یہاں انتقال کیا اور رات ہی میں جلد عیش باغ میں مدفون ہوئی ہیں یہ سنت فاطمی بھی انکو خدا نے بخشی تھی۔ اللھم اغفر لھا ۱۲ عزیز

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عزیز دلہا مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد وفقیکہ دل مائل باشد و ایشاں متحمل شدید سفر و قیام دیار غیر و افتراق و مہاجرت یگانہ و خویش می تواند شد بسم اللہ بیایند غریب خانہ حاضر است این ہم قابل لحاظ است کہ اگر قصد مصمم باشد دو سہ سال تا فراغ علم تفسیر و حدیث دریں جا ماندن و باز رفتن منظور باشد تشریف آرند چندے دریں جا ماندن و ناکام واپس شدن ہرگز پسندیدہ امر نزد خردمندان نیست۔ والسلام خیر الختام از فقیر شریف حسین سلام مسنون اگر طلب علم منظور است تشریف بیار ند بار ہا پرسیدن چہ ضرور است آیندہ مختار حضرت اقدس مدظلہ را بحال ایں مہربان توجہ خاص است

مکتوب ۴۱ چہل و یکم

باستدراک صحت۔ ممانعت سفر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم وعلی من لدیکم واضح باد نامہ ایشاں رسید خرسندم گردانید المنۃ للہ کہ بسا خوشحال ہستم از زبوری خویش کہ نوشتند خدا شفا عاجل بہ بخشاد بعد حصول طمانیت و قوت جثہ[۵] عزم اینجا باید کرد فقیر خانہ حاضر است و بجائے دیگر ہم قیام ممکن است از ہیچہ امور مطمئن باشند

عاجز سید محمد نذیر حسین عزیز دل مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ جو وقت آپ کے دل کا میلان اس طرف ہو کہ تکالیف سفر و اہنی دیار کا قیام و خویش و اقارب کی جدائی اختیار کرلیں گے تو بسم اللہ تشریف لائیے غریب خانہ موجود ہے یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اگر عزم پختہ ہو اور علم تفسیر و حدیث سے فارغ ہونے تک دو تین برس یہاں رہنا اختیار کریں گے تو آئیے ورنہ چند دن رہنا اور ناکام واپس جانا ہرگز پسندیدہ بات نہیں ہے۔ والسلام خیر الختام فقیر شریف حسین کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو اگر حصول علم منظور ہے تشریف لائیے بار بار پوچھنے سے کیا فائدہ آئندہ آپکو اختیار ہے حضرت اقدس مدظلہ کو آپکے ساتھ توجہ خاص ہے۔

اکتالیسواں خط

بیماری کا کیا حال ہے؟ ابھی دہلی نہ آئیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت اعزی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے السلام علیکم وعلی من لدیکم کے واضح ہو آپ کا خط پہونچا۔ خوش خرم کیا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اچھا ہوں اپنی علالت کا حال تحریر کیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جلد صحت کامل عطا فرماوے بعد حاصل ہونے قوت جسمانی و طاقت بدنی کے یہاں کا قصد کریں فقیر کا گھر موجود ہے اور دوسری جگہ بھی قیام کا انتظام ہو سکتا ہے ان باتوں سے مطمئن رہیں۔

---

۵ جثہ بتشدید ثا سے مشتملہ بدن و تن مردم وغیرہ ۱۲ منتخب اللغات۔

مکتوب ۴۲ چہل و دوم

بطلب نسخہ دمغ الباطل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ عزیز وافر تمیز مولوی امیر احمد خصہ اللہ الصمد بلطفہ المؤبد بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از عرصہ یکسال چند خطوط بطلب نسخہ دمغ الباطل روانہ کردم لیکن از جوابش مسرور نگردند چہ جاک ارسال کتاب مشقفا ورد اپس کردن کتاب مذکور سبب چیست وبانع کیست غور نمایند کہ والد ماجد مرحوم شما بوعدہ پنج چہار ۵۰ آنرا مستعار گرفتہ بودند کہ بعد نقل پرداختن آن خواہم فرستاد بعد وفات شاں از انصاحب طلب کردم مگر دریست و بعل گذاشتند کہ عرصہ دہ سال منقضی شد و کتاب مذکور نداوند در عاریت اینچنیں نشاید خصوصاً العزیز کہ از سادات اند و عادات سادات سادات العادت است و نواب صدیق حسن خاں صاحب از من و از آں عزیز نیز در طلبش بارہا نوشتند تا ہم آنصاحب نفرستادند خیر ہر چہ گذشت درگذشت حالا بہر کیف خواہند فرستاد و ہرگز تعلل و تکاسل روا ندارند کہ در اتحاد قلبی (کہ میان ما و شما است) حجاب نیفتد اگر خواہند آنرا حوالہ مولوی صاحب خواہند نمود کہ بواسطہ شاں بمن خواہد رسید - زیادہ والسلام خیر الختام -

مکتوب ۴۳ چہل و سوم

ترک ادب نباید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الخصلات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر فی الکونین بعد السلام علیکم واضح باد قضیہ نامرضیہ دریافتم اگرچہ تحریر ایشاں مبہم ومجمل است الا بگوش ہوش باید شنید کہ در معاملہ خرد و بزرگ کسے را ادب نباید گذاشت بیشک از سعایت نمامان بالعزیز مضرتے رسید مگر بر عایات نازلہ صبر کردن شعار متصوفین است بندہ زبانی گفتہ بودم براں کاربند نشدند چہ کردہ اید کہ معاملہ دیگر رو داد مقارنت زناں جواں پیراں را فرقوت می کند ومصاحبت زن نوخانہ برانداز می باشد خوب کردند کہ صابرانہ دامن خود بر چیدند از خدا (یعنے خواہد رسید انشاء اللہ تعالیٰ) منتظر[1] باشند از خدا امید قوی است کہ از سمت خانہ شما بدیار مشرقیہ کتابے خواہند یافت اگرچہ چندے توقف است الا نہ چنانکہ مستعجلانہ مضطر و متشر باشند والسلام خیر الختام -

مکتوب ۴۴ چہل و چہارم

متوقع موہبت خدا باید بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد کہ پرچہ ایشاں از شاہجہاں پور رسید خوب کردند کہ بکانپور فرستند انشاء اللہ تعالیٰ کامراں خواہند شد وعدہ قریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع نیکوئی وکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو قصہ قضایا ناپسندیدہ معلوم کیا اگرچہ آپ کی تحریر صاف نہیں ہے مبہم ومجمل ہے لوعرصے سنو خرد و بزرگ کے معاملہ میں پاس ادب کو نہ چھوڑنا چاہیئے بیشک چغلخوروں کی سعی سے آپ کو نقصان پہنچا۔ مگر آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ اللہ والوں کا ہے میں نے آپ کو زبانی کہا تھا اس پر عامل نہیں ہوئے اب معاملہ کی نوعیت بدل گئی جوان عورتوں کا قرب بڈھوں کو بڈھا پھوس بنا دیتا ہے اور صحبت نئی عورت کی بربادی گھر کی کرتی ہے بہت مناسب کیا کہ اس جھگڑے سے الگ ہو گئے انشاء اللہ تعالیٰ اسکا اجر اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ملیگا خدا تعالیٰ سے امید قوی ہے کہ دیار مشرق سے تم کو فلاح صلاح حاصل ہوگی مگر کچھ توقف ہے لیکن جلد بازی میں اپنے مضطر و بیقرار نہوں۔ دیر آید درست آید - والسلام خیر الختام -

چوالیسواں خط ۴۴

فضل الٰہی کے امیدوار رہنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپ کا خط شاہجہانپور سے پہنچا اچھا کیا کہ کانپور گئے خدا نے چاہا فائز مرام ہونگے وعدہ آن پہنچا ہے جو کچھ تدبیر کی ہے بہت بہتر ہے مگر کچھ بھی وقوع میں آنا

بیالیسواں خط ۴۲

دمغ الباطل بھیجدیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافر تمیز مولوی امیر احمد الدبے نیاز اپنے لطف ابدی کیساتھ مخصوص کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو طلب میں نسخہ دمغ الباطل کے چند خطوط عرصہ ایک سال میں روانہ کئے مگر ہنوز اسکے جواب سے محظوظ نہ گیا چہ جاکہ کتاب بھیجتے اے صاحب کتاب مذکور کے واپس کرنے میں سبب کیا ہے اور مانع کیا ہے غور کریں کہ تمہارے والد ماجد مرحوم پانچ چار مہینے کے وعدہ پر عاریت لیگئے تھے کہ بعد نقل کرنے کے بھیجدوں گا ان کی وفات کے بعد آپ سے مانگی مگر یت ولعل میں رکھی یہاں تک کہ عرصہ دس برس کا گذر گیا اور کتاب مذکور نہ دی عاریت میں ایسی بات نہ کرنی چاہیئے خاصکر آپ سادات سے ہیں اور عادتیں سادات کی سید العادات ہیں نواب صدیق حسن خاں صاحب بارہا مجھ سے اور آپ سے طلبگار ہوئے اس پر بھی آپنے نہیں بھیجی خیر جو کچھ گذرا گذرا اب جس طرح ممکن ہو روانہ کریں اور ہرگز حیلہ حوالہ وسہنی جائز نہ رکھیں تا کہ اتحاد قلبی میں (جو کہ میرے اور تمہارے درمیان میں ہے) حجاب واقع نہ ہو اگر چاہیں اس کتاب کو حوالہ مولوی صاحب کے کردیں کہ بذریعہ ان کے مجھ تک پہونچ جائیگی - زیادہ والسلام خیر الختام -

تینتالیسواں خط ۴۳

ترک ادب نامناسب ہے صبر بہر حال کرنا چاہیئے

[1] باعتبار استخارہ مسنونہ وتقویت فضل الٰہی یہ بشارت ہے جسکو نجوم وکہانت سے تعلق نہیں اور ویسا ہی ہوا - ۱۲ عزیز

رسیدہ سلسلہ جنبانی کہ کردہ اند مناسب بود اگر بظہور نیامدے تاہم العمر خدا زوال پذیر نیست ونمی شود چیزے از اشفاق پدر گرامی قدر خویش نو شستند غنیمت است انشاء اللہ تعالے قریب زمانہ می آید کہ ہمہ کربت کافور میشود چرا کہ خدا کریم رزاق مطلق وپناہ بے کساں است بر بندگان خود رحم می فرماید ہرگز ہرگز یاس را دخلے نبایدا دوفقیکہ بمنصبے رسند دعاگوئے خویش را زود باگاہند مولوی شریف حسین مدعمرہٗ بخیریت ہستند وطلبہ منتظر ومتقاضی شیرینی کانپور[1] انشاء اللہ تعالے والسلام خیر الختام

مکتوب چہل وپنجم

بسفارش سیّد کاظمی بغدادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سیّد محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی قدر مسافر نواز مہمان پرور نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب بہادر زاد اللہ عنایتہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ واضح باد حامل ہذا باصفاء محامد بہیہ آں مخزن برکات برائے حصول سفارش نزوم رسید از بسکہ مسکین مزاج ومتورع است از تمہارش ذخیرہ حسنات اندوختہ چرا کہ سید کاظمی ومجاور بغداد است مگر کارہ از مدعا است بندہ فقیر نشکر گزار الطاف آنصاحب خواہد بود والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل وششم

باظہار مسرت ملازمت نصائح دیانت وامانت ودیگر امور ضروریہ

جب بھی حکم الٰہی زائل ہونیوالا نہیں ہے اور نہ ہوگا والد ماجد کی مہربانی وشفقت کا حال جو کچھ تحریر کیا غنیمت ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ زمانہ قریب آتا ہے کہ کل تکالیف کافور ہو جائیں گی کیونکہ خداوند کریم رزاق مطلق وپناہ دینے والا بے کسوں کا ہے اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے ہرگز ہرگز ناامیدی کو خیال میں نہ لانا چاہئے جسوقت کسی عہدے پر کامیاب ہوں دعاگو کو جلد مطلع کریں مولوی شریف حسین مدعمرہٗ خیریت سے ہیں اور طلبا کانپور کے شیرینی کے منتظر ہیں۔ والسلام خیر الختام

پینتالیسواں خط

سیّد کاظمی کی سفارش نوابصاحب کی خدمت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی قدر مسافر نواز ومہمان نواز نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب بہادر اللہ تعالیٰ آپکی عنایت کو زیادہ کرے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ کے واضح ہو حامل خط ہذا آپکی شہرہ آفاق تعریف وتوصیف سنکر بغرض سفارش میرے پاس پہنچا آدمی بہت غریب وپرہیزگار ہے اسکی خدمت وسلوک سے ذخیرہ نیکی کا حاصل کریں سید کاظمی نقابت بغداد کے مجاور ہیں مگر بدعت وبے دینی سے بیزار ہیں آپکے الطاف کریمانہ سے بندہ فقیر شکر گزار ہوگا۔ والسلام خیر الختام۔

چھیالیسواں خط

ملازم ہونیکی خوشی بہت نصائح سودمند مکتوب الیہ کیواسطے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزی واجمی مولوی سید عبد العزیز صمدنی بارک اللہ فی عمرہ بعد السلام علیکم واضح باد از تحریر یکہ بنام مولوی سید شریف حسین صاحب مدعمرہ رسید بوضوع پیوست کہ سلسلہ ملازمت شروع نمودند بسیار خوب کردند چرا کہ ما متوکلاں راہیں فتوح است یاد دارند کہ مہتمم علاقہ یتیم شدند در قرآن مجید وارد است کہ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ اَلْيَتِيْمِ در حفظ وصیانت حقوق بسیار کوشش باید نمود امین را ہمیشہ بر صدق ودیانت قائم باید بود واز صحبت لئام نافرجام احتراز می نمودہ باشند وگاہے خواہش مال باطل پیراموں خاطر ایشان نباید ودر صحبت اغنیاء مداہنین انہما کے نباید چرا کہ تقرب اغنیاء مار گزندہ است ودیگرے آنکہ علوم دین را بمنتہا حاصل نمودند ضائع نباید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر ممکن باشد ورنہ درس بطالباں دادن بسیار مناسب الہام نباشد کتب بینی وشغل تالیف بسا مستحسن وپیر خیرات دیگرے آنکہ حق ہم مکتب بسیار است ہرگاہ کہ ازیں مدرسہ کسے رسد برفاہ وے کوشند از اللہ تعالیٰ دعا میکنم کہ روز افزوں ترقی نصیبے[1] شما خواہد بود از جملہ موجودین مدرسہ سلام مسنون قبول باد۔

والسلام خیر الختام

مکتوب چہل وہفتم

تحریر عربی نثر ونظم خوب است الاشق مزید باید نمود تا موقع خرگیری نباشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزی اجمی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے بعد السلام علیکم کے واضح ہو اس خط سے جو کہ مولوی سید شریف حسین صاحب مدعمرہ کے نام سے تھا معلوم ہوا کہ تعلق ملازمت کا آپنے کرلیا ہے بہت اچھا کیا کیونکہ ہم متوکلوں کے واسطے یہی ذریعہ فتوح کا ہے۔ یاد رکھو کہ تم یتیموں کے نگراں مقرر کئے گئے قرآن پاک میں آیا ہے لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ اَلْيَتِيْمِ حقوق کی نگہداشت وحفاظت میں بہت کوشش کرنا چاہئے امین کو ہمیشہ سچائی ودیانتداری پر ثابت رہنا چاہئے اور نالائق کنجوس کی صحبت سے پرہیز کرتے رہیں اور حرام مال کی طرف کسی وقت تمہارے دل میں خطرہ تک نہ آنے پائے اور گہرا تعلق اغنیا بے پروا کرنیوالے دین سے نہ رکھنا چاہئے کیونکہ انکی قربت مثل سانپ ڈسنے والے کے ہے دوسری بات یہ ہے، علوم دین کو محنت سے حاصل کیا ہے ضائع نہ کرنا چاہئے کاروبار کی ذمہ داری سے فراغت غیر ممکن ہو ورنہ طلبا کو پڑھانا بہت مناسب تھا اگر درس ممکن نہو تو کتب بینی وشغل تصنیف وتالیف بہتر کام وباعث ثواب ہے دوسری بات یہ ہے، حق صاحب مکتب کا بہت ہے جب کوئی شخص اس مدرسہ کا آپکے پاس جائے اسکی رفاہ حاجت میں سعی کریں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ترقی روز افزوں تمہارے نصیب ہو حاضرین مدرسہ کیجانب سے سلام مسنون قبول ہو۔ والسلام خیر الختام

سینتالیسواں خط

عربی نثر ونظم کی تحریر اچھی ہے لیکن مشق زائد چاہئے تاکہ حرف گیری کا موقعہ نہ ملے

---

[1] یہ سب اتحسار فضل الٰہی محض باعتبار استخارہ مسنونہ کے ہے کہ جیسا ظاہر ہوا ۱۲ کمالی عفی عنہ

[1] ایسا ہی ہوا ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف نبراس الادباء مولوی سید عبد العزیز صمدنی دام بقاہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد خیریت نامہ رسید منتج گردانید تحریر عربی ایشاں دیدم نثر دلپذیر و نظم پرجوش است الا چندے مشق باید کہ اُدبا زمانہ بروے حرفگیری نہ نمایند اگرچہ نزد فقیر بسیار شستہ زبان است الا مشق خرد سال است قصیدہ کہ برطرز خسیروانی و نشتند و بروے اعتراضہا نمودند خوبست رفاعی شاعر عرب را کہ ستودند نمی دانم کہ از کلامش چہ لطفہا یافتند اگرچہ وے کہنہ مشق است الا بلاغت ندارد و فصاحت و بلاغت انشا پرداز را لازم و ملزوم است۔ زیادہ چہ نویسم۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و ہشتم ۴۸

کتاب نذیر المبتدعین خوب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز طالب حسنین سید **محمد نذیر حسین** بخدمت جامع الحسنات والکمالات حبیب الفقراء عزیز العلماء اعنی سید عزیز احمد الشہیر بمولوی عبد العزیز رضوی الصمدنی مد عمرہ و بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ ہویدا باد راحت نامہ شما کہ نامزد فقیر کردہ بودند بوصولش مسرور و موفور دست داد ع

لے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

مبالغہ کہ از ہر ہمدرسان خوشتر رسانیدند احسان بکمان دعا گوئے خود وطلبہ نمودند (بارک اللہ فی عمرک) از حالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف یمن شیع ادیوں کے مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ تمہاری بقا کو دائم رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو خط خیریت کا ملا مسرور کیا تمہاری تحریر عربی دیکھی نثر مرغوب خاطر اور نظم پرجوش ہے مگر چندے مشق کی ضرورت ہے تاکہ ادیب لوگ حرفگیری نہ کر سکیں اگرچہ فقیر کے نزدیک زبان بہت شستہ ہے لیکن مشق بچوں جیسی ہے قصیدہ جو کہ شیروانی کے طرز پر لکھا اور اسیر جو اعتراضات کے ہیں ہیچ ہیں تعلیق شاعر عرب رفاعی کی آپ نے کی میں نہیں سمجھتا کہ اس کے کلام سے کیا لطف اُٹھایا اس کا کلام تو کہنہ مشق ہے مگر بلاغت سے خالی ہے۔ حالانکہ فصاحت و بلاغت انشا پردازوں کے واسطے لازم و ملزوم ہے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام خیر الختام۔

اڑتالیسواں خط

کتاب نذیر المبتدعین کے بارے میں استحسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز طالب حسنین سید **محمد نذیر حسین** خدمت جامع الحسنات والکمالات محبوب فقراء محب علماء اعنی سید عزیز احمد مشہور مولوی عبد العزیز رضوی صمدنی اللہ تمہاری عمر کو دراز کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ کے واضح ہو تمہارا خط فقیر کے نام وصول ہو کر باعث ازدیاد خوشی ہوئی ع۔

لے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

جو رد یہ کہ آپنے ہم بمن کیواسطے بھیجا احسان حال پر دعا گوئے اپنے وطلبہ کے کیا (اللہ تمہاری عمر میں برکت دے) دریافت حالات

آنجا خصوصاً تندرستی عفیفہ زخود سلمہا، نوشتند مطمئن شدم بعد فراغ مشاغل خدمت خود انہماک ایشاں جانب علوم دین دریافتہ کتاب وسنت، بدیگر وسائل گوش زد ایں بوریانشین شد اللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ بست دانہائے شقاوت راوپوری بمن رسانیدند ذالک ام افزود ضاعف اللہ حبوبک زین پیش اجراء **نذیر المبتدعین** فرستادہ بودند من اول الی اخر یا معان کالیوم کتب منقول را ماستیاب یافتم ع

عمرت دراز باد کہ کارے نمودۂ۔

تحریر متین و مطالب دہن نشین طرز مناظرہ بسیار بہیں۔ اولہ فحکم وبراہین مفحم راچہ ستایم اوتعالیٰ شانہ قابلیت شما روز افزوں کناد روحی فداک خصوم را پاسخ سکت وجواب کاسر اسنان پیش کردن کار عبد العزیز است جائیکہ از معقول وکلام اجوبہ خویش راپر زور کردند مدرتش بس صرف کردند ایں طرز جدید را استواری باد (عزیزم) ناش کہ معنون ایں طامس الاسم ودارس الرسم نمودند محظوظ شدۂ پسندیدم الاتر میمے کردہ ام **نذیر المبتدعین** ملقب بہ **عزیز الموحدین** خوب میدانم کہ براصرار خود ہر وقت مستعد باشند صدائے پیر ہشتاد سالہ رانخواہند شنید الا اطاعت شیخ پیر خود ضرور واجب میدانند اگر پذیرفتند بجا نہند جابجا کہ اشارہ کردہ ام مکرر باید دید وہرگز بتصور نیارند کہ خط کشیدہ ام بلکہ ہدایت مصلحانہ ہست کہ اوراخوب می فہمند رسالہ بزم میلاد جزو رسالہ عزیز الموحدین کردم اوراور مجلدی درآورند مضامین دلچسپ و قاعدہ التقاط از بس نادر است عبارت اردو ہمانست کہ بارہا خطائیں کردہ ام۔ حالات ابن وحیہ ومظفر اربلی خوب بنگارش آورند (جزاک اللہ) بعفیفہ سلمہا باید گفت کہ برائے ایشاں دعائے تزاید ایمان وبقا وکثرت اولاد زبان بر زبان ایں دعا گوئے ست

وہاں کے خصوصاً صحت یابی سے عفیفہ سلمہا کی تحریر سے طمانیت وتشفی ہوئی اس بوریانشین کے سننے میں آیا کہ کار مشاغلہ سے فارغ ہو کر ساری توجہ آپ کی درس تدریس اور علوم دین خصوصاً کتاب وسنت میں مصروف ومبذول رہتی ہے اللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ دانہ شقاوت راوپوری پہنچ گئے ماشاء اللہ خوش ذائقہ تھے اللہ تعالیٰ تمہاری حیاۃ کو دوچند کرے قبل اسکے **نذیر المبتدعین** کا رسالہ بھیجا تھا اول سے آخر تک غائر نظر سے معائنہ کیا پوری عبارت کتب منقولہ کی پائی

ع۔ عمرت دراز باد کہ کارے نمودۂ۔

عبارت چست ذہن نشین ہر مناظرہ کا طرز بہت بہتر ہے عمدگی دلائل وبراہین کی کیا تعریف کروں اللہ تعالیٰ اجلشانہ تمہاری قابلیت کو زیادہ کرے میری جان تم پر قربان ہو مخالف کو جواب سکت و دندان شکن دینا عبد العزیز ہی کا کام ہے جس جگہ معقول وعلم کلام سے اپنے جوابات کو قوی ومضبوط کیا ہے بہت ہی ندرت سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ اس طریق جدید کو استحکام بخشے عزیزم کتاب کے نام کو جو گمنام کے نام سے معنون یعنی منسوب کیا ہے میں نے بطیب خاطر اسکو پسند کیا لیکن کچھ ترمیم کر دی جائے یعنی **نذیر المبتدعین** ملقب بہ عزیز الموحدین میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم اپنے اصرار پر جمے رہو گے اور آثار اسی سال کے بوڑھے کی ہرگز نہیں سنو گے مگر تابعداری اپنے شیخ پیر کی ضروری جانو اگر نصیحت قبول کرو گے تو احسان مجھ پر ہو گا جہاں جہاں میں نے اشارہ کیا ہے اسکو مکرر دیکھو اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ صرف خط کھینچا ہوا ہے بلکہ ہدایت اصلاحانہ ہے اسکو خوب سمجھو۔ رسالہ بزم میلاد کو رسالہ عزیز الموحدین کا جز بنا دیا ہے اسکو ایک جلد میں رکھیں مضامین دلربا اور طریق انتخاب عبارت کا بہت نادر ہے۔ آپ کی اردو کی تعریف میں بارہا کر چکا ہوں ابن وحیہ ومظفر اربلی کے حالات کو اچھے عنوان سے لکھیں اللہ تعالیٰ جزا دے اہلیہ سلمہا

بالضرور گاہے بدہلی تشریف باید آورد دوازمرگ پسر شکیب
وزندخالب شیار پسر خواہد داد ہمہ ایمانداراں راہمیں ابتلا
پیش آمد عقب وے نجات یافتہ برخوردار شدہ اند۔
عزیزم دیگر آنکہ معطوفہ را باید دید اجوبہ بطور رسالہ موجز
بدلائل اہل کلام بنویسند تاکہ منقول نزد معقولیاں و
فلسفیاں پرزور باشد ازیاد داشت کہ ہمرشتہ است
مستفید باشند چراکہ از درس ۴۵ طلبہ منتہی فقدان
فرصت است مرقع دم راست کردن نیست ہرچہ تمام
ترنزود رسالہ بعد ترتیب باید فرستاد کہ بعد ثبت
مہرود ستخط مطبع فاروقی فرستادہ آیدنہ ج ساطعہ
دراین قاطعہ بطرز دلربا باشد عبارت خشک زاہدانہ
نباید بے شک از انہماک مشاغل سرکاری ضیق مہلت
خواہد بود الاجواناں راہمواره فرصت می باشد وپیراں را
مجال حرکت نمی ماند والسلام خیر الختام۔

۴ر شوال ۱۳۹۸ھ ہجریہ ازدہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب چہل و نہم ۴۹

رفع اعتراض بر لفظ عزیز العلما کہ خطاب از سلطان وقت نیست بلکہ لقب عرف است و شیخ بخشیدہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات و الکمالات

سے کہدیں کہ تمہارے واسطے درازی حیات وزیادتی ایمان و
اولاد ومال کی دعا ہر وقت اس عاجز کی زبان پر ہتی ہو کسی وقت بھی
آنا چاہئے اور لڑکے کی رحلت پر صبر و شکیبائی کو لازم تصور کریں۔
اللہ تعالیٰ بہت لڑکے عنایت کرے گا تمامی ایمان والوں کو یہی آزمایش
لاحق حال ہوئی ہے بعد میں خلاصی حاصل کرکے فائز المرام ہوے
ہیں۔ عزیزم دوسری بات یہ ہے کہ معطوفہ کو دیکھنا چاہئے اور رسالہ
مختصر میں جواب اہل کلام کے طرز پر لکھیں تاکہ منقول معقولیوں
وفلسفیوں کے نزدیک زور دار ہو جائے۔ پرچہ یاد داشت کا کہ سلک
کردیا ہے اس سے فائدہ حاصل کریں کیونکہ درس تدریس سے ۴۵ طالبعلم
منتہی سے دم لینے کی فرصت نہیں ہوتی ہے کہ الگ تحریر کروں جہانتک
ممکن ہو جلد رسالہ کو ترتیب دیکر روانہ کریں تاکہ مہر و دستخط کرکے مطبع
فاروقی کو روانہ کیا جائے۔ واضح ہو کہ عنوان دلائل دربان کا قوی آمد مضمون لبرہان
نہ کہ عبارت خشک زاہدانہ ہو اسمیں شک نہیں کہ کثرت مشاغل سرکاری سے
فرصت بہت کم ملتی ہوگی مگر حرانوں کیواسطے فرصت کا نکالنا دشوار نہیں ہے
ہاں بڈھوں کیلئے قوت حرکت کی بھی باقی نہیں رہتی ہے والسلام خیر الختام

۴ر شوال ۱۳۹۸ھ ہجریہ ازدہلی

انچاسواں خط ۴۹

رفع اعتراض لفظ عزیز العلما پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع نیکیوں و کمالات و فضائل
عزیز دافر تمیز عزیز العلما صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام

۱؎ بفضلہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا

والفضائل عزیز دافر تمیز عزیز العلما صمدنی[۱] سلمہ ربہ بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ ایشاں رسید کود
مغزائی کہ بر لفظ عزیز العلما اعتراضہا کردہ اند بیجا است بلکہ
نافہمی بر دماغ اوشاں مستولی است این الفاظ عرف لقب
است کہ حالت واقعی را باظہار می آرد چنانچہ علما سلف و خلف
رحمہم اللہ ہمیں شعار اختیار فرمودہ اند بحر العلوم و سراج العلما و
ضیاء الفقہا وغیرہ وغیرہ این الفاظ اضافیہ را از خطاب شاہی
تعلق نیست و نہ بایں زماں خطابے برائے علما مقرر شدہ است
شیوخ و اساتذہ طالبین را سخن را ہموارہ بفرط مہربوری و درشت
سخنی وجہر شناسی خواندہ اند کہ دراں تکلف و بیجا ستائش
را دخلے نیست چراکہ بیجا ستائی دلالت و گذاف خلاف
واقع گفتن آئین این غریب خانہ نیست کفی باللہ شہیدا
باعلان منادی میدہم شما لاریب عزیز العلما[۲] عزیز المحدثین ہستند
ونہ ارہ این الفاظ جزو نام خواہم نوشت والسلام خیر الختام

۴ر رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ ہجریہ ازدہلی

علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آنکہ خط پہنچا لفظ عزیز العلما
پر جن کور مغزوں نے اعتراض کیا ہے انکا اعتراض بیجا ہے سو فہمی
انکے دماغ پر غالب ہے عرف الفاظ لقب ہوتے ہیں کہ واقعی حال کو
واضح کرے چنانچہ اگلے پچھلے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی طریقہ
برتا ہے جیسا کہ بحر العلوم و سراج العلماء و ضیاء الفقہاء وغیرہ ان
الفاظ اضافیہ کو بادشاہی خطاب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ اس
زمانہ میں کسی قسم کا خطاب عالموں کے واسطے مقرر ہوا ہے
شیوخ و اساتذہ کا برابر دستور رہا ہے کہ کمال محبت و شفقت سے
لائق و مستعد طلبا کو واقعی اوصاف کیساتھ کہ جس میں بیجا
توصیف نہو، ملقب و متصف کیا کرتے تھے اور بے جا تعریف
وخلاف واقعہ مدح اس غریب خانہ کا طریقہ نہیں ہے کفی باللہ
شہیدا میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ تم بلاشبہ عزیز العلماء
وعزیز المحدثین ہو اور ہمیشہ یہ الفاظ تمہارے نام کا جزو کرکے
لکھوں گا۔ والسلام خیر الختام

۴ر رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ ہجریہ ازدہلی

مکتوب پنجاہم ۵۰

بسفارش اجرار وظیفہ وعلوفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم بخدمت[۲] عالیجناب نوابصاحب مجمع فضائل و منبع فواضل جامع الحسنات والکمالات جناب نواب

۱؎ بندہ خادم فقیر حقیر عبد العزیز رضوی باشندہ صمدن و دن مکتوبات ۱۲ منہ ۲؎ خوشا طالعم کہ آثار و مربی و قدردان خدام باں الفاظ را مخاطب
فرمودہ بفرزند عیار سا نیدند مرا خطاب عزیز العلما با عزیز المحدثین کافی است کہ مقابل وے دیگر خطابات را نمی پسندم دریں خطابات تا زندگیم محظوظ خواہد ماند کسے منتزع
نتواند کرد ۱۲ عزیز خادم ۳؎ یہ خط حضور کا ہیری سے دستخطی نہیں ہے ورنہ ایسے الفاظ نہ ہوتے اور نہ عبارت بے ربط ہوتی کوئی شخص لکھا کے لے آیا اور
آپ کی مہر کرا لی حضور کی عبارت چست و فصیح و بلیغ الفاظ میں ہوتی ہے ۱۲ منہ

مولوی صدیق حسن خانصاحب سلمہ اللہ ذوالمنن عن الفتن والمحن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے خدام والا ہو کہ کہ سابق سنہ ۱۳ ہجری میں گذارش کی تھی کہ حسبۃ للہ وشفقۃ علی خلق اللہ تعالیٰ سرکار سے وظیفہ انجانہ جناب مولوی قاضی محمد بشیر الدین صاحب مرحوم کا مقرر فرمایا جاوے چنانچہ آپ نے بزید عنایت وہربانی مجھ کو تحریر فرمایا تھا ذکہ مجکو پس ماندگان قاضی صاحب مرحوم کا خود بہت خیال ہے ہر امر وقت پر موقوف ہے آیندہ خیال رکھوں گا، پس گذارش یہ ہے کہ آپ نے جسقدر پسماندگان قاضی صاحب مرحوم کی پرورش فرمائی اسکے وہ لوگ شکر گزار ہیں اور یہ لوگ آپکے خیر خواہ اور دعا گو ہیں جو کہ سرکار والا سے اکثر دعا گو یہ تنخواہ مناسب بلا اتحد خدمت وبلا استحقاق فیضیاب ہیں اسی طرح وظیفہ بقدر شتی روپیہ ماہواری زوجہ قاضی صاحب مرحوم مغفور مقرر فرمایا جاوے تو البتہ حیات مستعار بوجہ احسن بسر ہوگی اور آپ کیلئے اور سرکار عالیکے حق میں دعا دیں گے مناسب کہ بمقتضائے کریمانہ غور اور کوشش مفید درباره تقرر وظیفہ سرکار سے فرمائیں آپ کو موجب وباعث اجر عظیم عند اللہ الکریم ہوگا قطع نظر اسکے وہ مستحق بھی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ اکثر ملازموں کے ساتھ رعایت بھی ہوجاتی ہے جیسا کہ اہلیہ مولوی عبد الباری مرحوم کے پندرہ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے ہیں پس گذارش میری یہ ہے اور امید ہے کہ آپ ضرور خیال فرما کے بندوبست وظیفہ مناسب اہلیہ جناب مولوی صاحب مرحوم کا سرکار الیسے یا اپنی ڈیوڑھی خاص سے فرمادیں گے اسکی پذیرائی میں رعایت خاص میرے حال پر ہوگی اور آپ کو اجر عظیم ہوگا اور مولوی شمس الدین سلمہ قرضداری آٹھ نو سو روپے کی وجہ سے نہایت زیر بار ہیں اسوجہ سے وہ تنخواہ مقرر اخراجات روزمرہ انکے کافی نہیں ہوتے ہیں۔ فقط زیادہ والسلام خیر الختام۔

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

مکتوب پنجاہ ویکم ۵۱

بسفارش منشی احمد حسین صاحب برادر زادہ مولوی محمد صاحب مہاجر مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین اما بعد عرض حال فقیر حقیر محمد نذیر حسین دہلوی بخدمت فیضدرجت محب العلماء المہاجرین مخلص الطلباء المساکین حامی دین متین خاتم النبیین السخی وصاحب الخیرات مولنا واولنا جناب نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب جزاکم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واضح باد الحمد للہ کہ خیریت سے ہوں اور صحت وسلامتی کی ذات ستودہ صفات کی ہمیشہ خواہاں وجویاں رہتا ہوں باعث تصدیعہ دہی یہ ہے کہ حامل رقیمہ ہذا منشی احمد حسین برادر زادہ مولوی محمد انصاری مہاجر مکہ معظمہ مرد صالح ودیندار وصاحب العیال وناشتہ دار ہیں بوجہ بیکاری وکثرت عیال داری مبلغ چار سو روپے کے مقروض ہیں اور کوئی صورت ادائے قرضہ وسبکدوشی بسبب نہونے کسی قسم کی آمدنی کے معلوم نہیں ہوتی ہے سخت پریشان وحیران ہیں اور کسی سے سوال بھی نہیں کرتے ہیں شب وروز بجاعت قرضہ بخوف آلہی وہ نالاں وگریاں رہتے ہیں کیونکہ قرض کا بہت بڑا وبال ہے اور سخت وعید آئی ہے اسلئے میں سفارش کرتا ہوں کہ منشی احمد حسین مذکور کو زر قرضہ سے نجات وخلاصی ادا

مجکو ممنون ومشکور فرمائیگا اور عند اللہ ماجور ہوجیئے گا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ اور موافق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ کَانَ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِہٖ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ چیزے وقدرے بطور نفقہ ماہواری از مد زکوٰۃ وخیرات مقرر فرمادیں جس طور سے ہوسکے زر قرضہ حامل رقیمہ ہذا کے ادا فرمانے موجب قول سبحانہ تعالیٰ وَفِیْ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ زیادہ والسلام مع الاکرام

مہر سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

مکتوب پنجاہ ودوم ۵۲

باستحسان تحریر عدم جواز سفر بجز مساجد ثلثہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عزیز العلماء اعزی اجبی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ ایشاں بعین انتظار رسید تحریر یکہ در عدم جواز سفر زیارت قبور پیران کلیر مونگیر - اجمیر - دہکن پور وغیرہم وغیرہم نوشتہ اند بدانست بندہ قابل اعتراض نیست عُرُوْر وبطرز بایستہ نمودند بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ عُمُرِکَ مختصر می نگارم عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مسجد الحرام ومسجدی ومسجد الاقصیٰ۔ پس برائے امکنہ متذکرہ بالا اجمیر وغیرہ - رو قبیلے ازیں، رفتن خالی لذ وغذ غنیست چراکہ امم سابقہ بر کوہ طور ومزار جناب یحییٰ علیہ السلام از منارہا سفر می نمودند لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز اماکن ثلثہ بہ نیت اجر از ثواب رحلہ را منع فرمودند البتہ مگر وقتیکہ قریب قریہ وشہر بطریق سنت رفتن ودعائے مغفرت نمودن ومرت خویش بیاد آوردن مورث حسنات است چراکہ دریں امور بے

باونواں خط ۵۳

ناجائز ہونا سفر کا سوائے مساجد ثلثہ کے اس تحریر کی نسبت استحسان فرمانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بگرامی خدمت عزیز العلماء اعزی اجبی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی - اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو تین انتظار میں خط آپ کا پہنچا جو مضمون کہ سفر زیارت قبور کے ناجائز ہونے پر مثل پیران کلیر مونگیر - اجمیر - دہکن پور وغیرہ کے لکھا ہے بندہ کے علم میں قابل اعتراض نہیں ہے عنوان فائتہ سے رد بدعت کا کیا اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے میں مختصر تحریر کرتا ہوں عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مسجد الحرام ومسجدی ومسجد الاقصیٰ تو اسطے زیارت کے مقام متذکرہ بالا جانا خالی خوف گناہ سے نہیں کیونکہ اگلی امت کو طور ومزار حضرت یحییٰ علیہ السلام وغیرہ مقامات پر بنظر حصول ثواب کے سفر کرتے تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوائے تین مقامات کے ثواب کی نیت سے جانا منع فرمایا ہاں شہر ودیہات کے قریب جو گورستان ہے وہاں سنت طریقہ

Rekhta

نوٹ: مراد نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ خلد آشیان بھوپال

رغبتی از مکائد دنیا روں حاصل میشود دریں باب تحریر مفتی صدرالدین خاں مرحوم و مباحث فقیر باید دید، تحریر انعزیز بطرد بدعه ونصرة سنت ہمطرز شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ یا فہم ستایش برستایش چہ بلکہ دعا میکنم کہ اللہ جلشانہ روز افزوں ترقی علم وعمل وعمر وروزی کنا دزیادہ و السلام خیر الختام ۳ ربیع الاخری ۱۲۹۷ھ ہجریہ از دہلی

از بندہ راجی مغفرت سید شریف حسین بعد سلام مسنون آنکہ تحریر بسیط کہ بعدم جواز سنر مذکورہ بالا نوشتہ انباز ارسال فرمایند دیگراں ہم مشتاق ہستند خدام جناب والد ماجد را طرز تحریر آں مہرباں بسیار خوش می نماید اکثری فرماید کہ از تازہ شاگردان ومعتقدان ہمین است کہ بعقاب انشا پردازی روح تازہ دردمیدہ وگاہے می فرمایند کہ طرز تحریر ین عبدالعزیز صمدنی ربودہ وہمگناں را تہیدست کردہ وبسیار از بسیار محظوظ شدہ بکرات ومرات خطوط آن مہربان بلاحظہ مے آرند۔

پرجانا اور دعار مغفرت کی کرنی اور اپنی موت کو یاد کرنا باعث اجر وثواب ہے کیونکہ اس فعل سے بے رغبتی دنیائے فانی سے حاصل ہوتی ہے (اس بارے میں جناب مفتی صدرالدین خانصاحب مرحومؒ کی تحریر عاجز کے مباحث کو دیکھنا چاہیئے) آپکی تحریر رد بدعت واثبات سنت میں ہم قالب شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے پاتا ہوں آپکی تعریف کیا کروں بلکہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ آپکی دن دونی ورات چوگنی ترقی علم وعمل وعمر کی نصیب کرے زیادہ والسلام

خیر الختام ۳ ربیع الاخری ۱۲۹۷ھ ہجریہ از دہلی بندہ مغفرت کا امیدوار سید شریف حسین بعد سلام مسنون کے ملتمس ہے آپ نے جو تحریر سفر مذکورہ بالا کے ناجائز ہونے میں ارقام فرمایا ہے اسکی نقل ارسال فرمایئے کیونکہ دوسرے لوگ بھی اس تحریر کے دیکھنے کے مشتاق ہیں جناب حضرت والد ماجد صاحب کو آپکی تحریر کا طرز بہت پسند ہے اکثر فرماتے ہیں کہ نئے شاگردوں میں سے میرے یہی ایک شخص ہے جس نے کہ انشا پردازی کے قالب میں جدید روح پھونکی ہے اور کبھی فرماتے ہیں کہ میرے طرز تحریر کو عبدالعزیز صمدنی نے اخذ کرلیا اور وہ سب کو مفلس کر گیا اور اکثر خوش ہوکر آپ کے خطوں کو مکرر ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔

مکتوب ۵۳ پنجاہ وسوم

باظہار مسرت قلبی از ترقی مناصب ونصائح دلپسند ودلپذیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونستعینہ از محمد نذیر حسین بخدمت عزیزی واجمی سید عبدالعزیز صمدنی مدعمرہ وتنظم اللہ بعد السلام علیکم واضح ہو کہ تم تحصیلدار ہوگئے بہت اچھا ہوا انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی ترقی تنخواہ میں ہوگی مگر دیانت داری وخدا ترسی سے تم زیادہ کام لینا۔ کسی کو بے وجہ نہ ستانا اللہ جلشانہ نے جب ہزارہا انسانوں پر تم کو حکومت دی ہے تو ان کو مثل اپنے سمجھو تم میں کوئی فضیلت نہیں ہے صرف خدا کا فضل تم پر ہے جو لڑکا مرچکا ہے اُس کا رنج نہ کرنا چاہیئے ابھی تمہاری کیا عمر ہے شاید چند بال ڈاڑھی میں آئے ہونگے۔ مجھے تمہارا غصہ اور جلد بازی ہر وقت یاد آیا کرتی ہے پس اپنے ماتحت اشخاص پر حد درجہ پاس

[1] نوٹ:- ان کا مکان ٹیاگل روبرو دولت خانہ مفتی صدرالدین خاں صاحب مرحوم ومغفور کے نام تاہی اسم گرامی سے مشہور ہے۔

لحاظ کا برتاؤ کرنا چاہیئے اور غصہ ہرگز نہ کرنا چاہیئے اگرچہ یہ تمام منشأ لڑکپن کا ہے اور شروع عمر میں تم نے حکومت پائی ہے۔ مجھے خوف ہے کہ لغزش نہ آجائے کبھی پہرہ دروازہ پر نہ رکھنا اہل حاجت کی خوب سننا چاہیئے (دیکھو) مرزا نصیر الدین بھی سیلد ہے مگر افسوس کہ اس خاندان فقر نشان کی پیروی بھول گیا اب ملیامیٹ ہونے کو باقی ہے میں نے بھی اس سے ملنا چھوڑ دیا۔ میں بھی ایام طالب علمی میں کوڑا ہوکر تمہارے اسی علاقہ سے گزرا تھا تم نے لکھا ہے کہ موضع خواجہ پھول کے قلعہ کی مسجد میں کوئی یادداشت درود فقیر کی بقلم فقیر تحریر ہے بیشک ہوگی ذرا اسکو کسی وقت پڑھ کر نقل لے لینا جس کے ماہ وسنہ وغیرہ دریافت کرلینے سے تم کو آگاہی ہوگی میں ایک ٹٹو پر تھا ایک طالبعلم بھی میرے ساتھ تھے شوق کتاب بینی اسوقت زیادہ تھا اور تمہاری طرح غصہ وری جلد بازی بھی مجھے زیادہ تھی اب کیا ہے فقیر ٹھنڈا ہوگیا تم بھی عمر زیادہ پاؤ گے عیال کا بوجھ زیادہ ہوگا یہ سب اس دآں طاق پر رکھے رہ جائیں گے میں نہایت خوش ہوا کہ مبلغ یکصد وپنجاہ روپیہ اعانت مدرسہ کے لئے بھیجے خدا برکت تمہاری کمائی میں دے سب لڑکوں نے خوش ہوکر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی کچھ حساب بھی مدرسہ کا طے کردیا گیا اللہ تعالیٰ تم کو اور تمہارے بچے عبدالحمید[1] کو زندہ وتابع شریعت رکھے ایک اور امر قابل یاد ولحاظ ہے بخوبی یاد ولحاظ رہے کہ کبھی تعصب سرکاری مشاغل میں نہ کرنا اور کبھی الفاظ لشکن کسی سے نہ کہنا ورنہ کسی کام کے نہ رہوگے فقیر کو یہ امور ناپسند ہمیشہ سے ہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۵۴ پنجاہ چہارم

بدریافت خیریت۔ بشارت اولاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت نبیرا س الابرار عزیز العلما سید عبدالعزیز رضوی صمدنی وفقکم اللہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مدت سے خط نہیں آیا ایسے منہمک مشاغل میں ہوگے کہ خیر طلبوں کو اپنی خیریت بھی لکھا چھوڑ دیا اللہ تم کو توفیق بخشے۔ میں نے رات کو دیکھا کہ تم کئی لڑکوں کی انگلیاں پکڑے آرہے ہو اور چند بچے تمہارے پیچھے پیچھے ہیں یہ خواب منجح نتائج حسنہ ہے اور تعبیر اسکی کثرت اولاد کے ساتھ ہے اللہ جلشانہ تمہاری پیروی تمہاری اولاد کو بخشیگا اور میں بھی ضرور دیکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی مسجد[2] کے سامنے تم کو آتے دیکھا ہے اور تم اسی جگہ آکے بیٹھے ہو جہاں تم نے ایک مرتبہ سنن ابوداؤد پر بحث شدید کی اور میرا کہنا مانا دوسری مرتبہ الفیہ پر تم نے حملہ کیا تیسری مرتبہ اتقان پر بھی بحث

[2] مسجد کوٹلہ حضرت قوم پنجابیان گلی ہینگ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام گرامی کے ساتھ تاحال مشہور ہے اور درس حدیث کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ جاری ہے اور مسجد حضرت حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متصل تربیت گاہ ذات مدرسہ نذیریہ ۱۹۳۸ء میں افتتاح کی گئی جس میں مغربی شہر کی عمارت جدید اور بڑی تعداد میں مدرسہ منظر شدہ سے تعلیمات دینی سرگرمی میں تعلیم دینی ودنیوی حاصل کررہی ہیں اللہ ایک کتب خانہ نذیریہ عالیہ حضرت میاں صاحبؒ کے نام نامی کے ساتھ ۱۹۳۸ء میں افتتاح کی گئی ہے جس میں دس ہزار سے زیادہ کتب ورسائل ومختلف رسائل سے بلا تفریق عقائد ہر قوم وملت بکثرت بفضلہ حضرات فاتحین مستفیض ہورہے ہیں۔

[1] سید عبدالحمید رضوی سب جسٹس الکھنؤ میں ہیں۔

شدید کی اور دکھائے جس کو میں نے قبول نہ کیا مگر چوتھی مرتبہ تم کو راضی کرنا پڑا سو اسطے کہ تم برسرحق تھے اور تم نے تفسیر میں بات بھی سلف صالح کے مطابق پیدا کی تھی۔ یا اللہ اس تحریر کو درجہ قبول کا دیا جائے۔ آمین آمین۔ اپنی عفیفہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو میری دعا کہنا اور نصائح میری جانب سے اتباع کتاب وسنت کی کرنا وہ ایک عالم درویش کی بیٹی ہے اس میں تم سے زیادہ رجوع وسیل خاطر ہوگا لہذا اُس کو کسی وقت مکدر نہ کرنا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ و پنجم

اتباع سنّت واشاعت کلمۃ الحق باید کرد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بندہ عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت مہربان اشرف علیخاں صاحب بلہتوری بعد السلام علیکم یہ عاجز عرض کرتا ہے آپ کی ہمت لائق تعریف ہے کہ باوجود کم علمی کے سعی نسبت اعلاء کلمۃ الحق کی فرمارہے ہیں اور کچھ معقولات ہی ہی کے پڑھنے سے دیندار نہیں ہوتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کون سے معقولی اور اہل کلام تھے محض کتاب وسنت کی اتباع سے ان کی نیت اور قلب روشن تھے آپ بے تامل جس مسئلے میں الجھا وپائیں مجھے ضرور آگاہ فرمائیں فوراً آپ کی تسکین کروں گا اگر خلاف مزاج نہو تو آپ اپنے تحصیلدار صاحب سے تشفی کرلیا کریں میرا یہ خط اعزی مولوی عبد العزیز صمدنی کو دکھادیجیگا وہ سب کام اپنا چھوڑ کر آپ کی طرف توجہ خاص کریں گے میں نے اس سے پہلے انکو لکھ بھیجا ہے کہ آپ کے مدارات وتواضع میں وہ انشاء اللہ تعالیٰ دریغ نہ کریں گے بلکہ وجہ معیشت کی توسیع میں بھی وہ سعی کامل کیا کریں گے آپ بے تکلف روزمرہ رجوا کے ملنے کا وقت ہو تشریف لیجا کریں اُن کو حاکم نہ سمجھئے اور ان کو اپنا بھائی تصور کیجئے میرے جاننے والوں میں اللہ تعالیٰ نے جو راسخ العقیدہ ان کو پایا ہے وہ اخلاص ہرگز کسی میں میں نے ابتک نہیں پایا ہے آپ کے بھانجے کو وہ ضرور نوکر کرادیں گے یہی خط دکھادینا کافی ہوگا محض سفارشی نامہ کے لئے یہاں آنا ضرور نہیں ہے اے بھائی صرف محمد نذیر حسین کی طرف سے پیغام عبد العزیز کے لئے کافی ہوتا ہے۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم

بسفارش سیّد عبد العزیز صمدنی۔ رسید کتب موصولہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مرجع افتادگان ومجمع دلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

چھپنواں خط

کتابیں پہونچیں۔ سید عبد العزیز کی سفارش کی گئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مرجع افتادگان ودلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

خاں صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن عن الحوادث الحزن والمحن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی باد چند کتب دو ورقہ وچہار ورقہ ازدور رسید بشایقین دادہ شد خدا اجر جزیل بآں صاحب دہاد کہ ازیں سبیل اشاعت دین حنفی باشد فنیدہ شد کہ آنصاحب را مجتس وتفتیش عین الانسان است (جزاکم اللہ) اینہمہ بہبود سرکار وعامہ برایا است چہ کہ مردم دیانت دار عنقا کردار قدردان وے نایاب بالضرور اکثر اصحاب باستزلاق رسیدہ خواہند شد الا صفت بہیہ معدوم۔ یاد دارید کہ در ضلع فرخ آباد وقنوج آبادی قدیم است غالباً از آنجا قصبہ چھپرامو بمسافت شانزدہ وہفدہ کروہ باشد وقصبہ مذکور لب شاہراہ دہلی واقع شد رئیس قصبہ قاضی محمد بدر الدین خان مغفور بسیار مہمان نواز وکریم النفس انسان بود ندو برادران قاضی مرحوم ہم غنیمت بودند جناب مولوی اولاد حسن صاحب در انجا فرد کش می شدند بمہانداری وخدمتگذاری جناب ممدوح سرگرمی می نمودند وہم آنصاحب در آنجا چندے بسر بردہ اند فقیر باد ان شباب در آنجا رسید قاضی صاحب وبرادران عالیشان موصوف احسانہا نمودہ اند قاضی صاحب را فواسہ ایست ماشاء اللہ در فطنت وفراست رشک معاصرین ودر علم وفضل غیرت حاسدین نامش مولوی سید عبد العزیز صمدنی است وصمدن مابین راہ قنوج وچھپرامو واقع شدہ ان موضع ہم دیدہ ام پدر موصوف الیہ ڈپٹی منظور احمد سلمہ رئیس محمود اقراں ہستند مولوی سید عبد العزیز بایام کم عمری محض بفضلہ ایمانداری ودیانت تحصیلداری یافتہ اند ماہانہ از تحصیل وصلہ از جبڑی وثائق حاصل می شود نظم دلپذیر ونثر دلربا بالسنہ مختلفہ شائع کردہ اند اگر طرز آں بہ بینند

خاں صاحب اللہ تعالیٰ مصائب ونعم کے حوادث سے سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہوا ورد کتابیں دو ورقہ وچار ورقہ آئیں شائقین کو دی گئیں اللہ تعالےٰ اجر کامل آپکو مرحمت فرمائے کہ اس ذریعہ سے اشاعت دین حق کی ہوتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کو تلاش قابل ولائق نوکری کی ہے (جزاکم اللہ) یہ سب بہترین خیالات بہبودی ریاست وعام رعایا کے واسطے ہے آدمی دیانتدار معدوم اور انکی قدردان مفقود ہیں اگرچہ اکثر لوگ تلاش نوکری کی غرض سے آپکی خدمت میں پہونچتے ہونگے لیکن اوصاف حمیدہ سے خالی ومبرا آپکو معلوم ہوگا کہ ضلع فرخ آباد وقنوج کی آبادی قدیم ہے اور وہاں سے چھپرامو سولہ سترہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اور قصبہ مذکور شاہراہ دہلی پر واقع ہوا ہے قاضی محمد بدر الدین صاحب اس قصبہ کے رئیس بہت مہمان نواز فراخ دل آدمی تھے قاضی صاحب مرحوم کے بھائی اور سب متعلقات لوگوں سے تھے جناب مولوی اولاد حسن وہاں قیام کیا کرتے قاضی صاحب جناب ممدوح کی مہمانداری وخاطرداری میں سرگرم رہتے تھے اور آپ بھی کچھ دن وہاں قیام فرمایا ہے۔ زمانہ شباب میں فقیر وہاں مقیم ہوا تھا قاضی صاحب اور ان کے بھائیوں نے عاجز کو ممنون احسان کیا تھا قاضی صاحب کا ایک نواسہ ہے ماشاء اللہ فہم وعقل میں رشک ہمعصر اور علم وفضل میں غیرت حاسدین ہے ان کا نام مولوی سید عبد العزیز صمدنی ہے اور صمدن درمیان قنوج وچھپرامو کے واقع ہے اس موضع کو بھی میں نے دیکھا ہے باپ موصوف الیہ کے ڈپٹی منظور احمد رئیس ومحمود اقران کے ہیں مولوی سید عبد العزیز کم سنی میں شرف خاندانی کی وجہ سے عہدہ تحصیلداری پایا تحصیلداری میں مبلغ ڈیڑھ سو ماہانہ ملتے ہیں اور مبلغ بیس روپے جبڑی وثائق کے ملتے ہیں اور شعر وسخن میں کافی مہارت ہے مختلف زبان میں نظم ونثر مرغوب طبع ہے

تعلقے نیست پسران خود را دعا خواندو بعفیفہ سخیہ خویش از جانب من دعا رسانیدہ فکریہ رسید مبالغ بگوید ؎

اے خدایں عفیفہ دوراں ✤ دراماں باداز بلائے زناں
آمین ثم آمین ۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ و ہشتم

بسفارش سید عبد العزیز برائے ملازمت بمشاہرہ زیادہ سے صد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف مرجع افتادگاں و مجمع دلدادگاں جامع الحسنات والکمالات نواب صاحب والاجاہ بہادر مولوی سید محمد صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی باد عنایت نامہ صادر شد از یاد آوری عالی احسان من شدم آنکہ درباب مولوی سید عبد العزیز قرار ہشت در سہ صد روپیہ ماہانہ موصوف الیہ را خسارہ زیان است چہ کہ دریں وقت ۳۰۰ ماہوار تنخواہ تحصیل وصفائہ از جبڑی وتائن دوستاریزہائے حاصل میشود اگر بسرکار عالی خواہند رفت عمد فیصدی (یعنی شست روپیہ ماہوار حق استحفاظ ملازمت کہ عبارت از پنشن انگریزی ہست داوہ خواہد شد پس برائے ترقی پانزدہ روپیہ رفتن نخواہند پسندید علاوہ ازیں از کانپور صمدن بسیار قریب است مردم دیانت دار عزت پسندی باشد ودر سرکار ہندوستانی غمازی ونمامی بسیار فروغ پذیر است قرب وطن خویش باعزاز و حکومت بسر کردن متدین ہمیشہ پسندیدہ کنہ ظن غالب است کہ مغری الیہ رااین مشاہرہ منظور نخواہد بود اگرچہ امروز نوشتام وقتیکہ پاسخ خواہد رسید خواہم نگاشت دیگرے آنکہ باستر ضا

کیونکہ مجھ بوریا نشین کو مصالح ملکی سے چنداں تعلق نہیں ہے اپنے لڑکوں کو دعا کہیں اور عفیفہ سخیہ کو اپنی میری طرف سے دعا کہہ کر ان مالغ کی رسید کا فکریہ کہیں ؎ اے خدایں عفیفہ دوراں ✤ دراماں باداز بلائے زناں ✤ آمین ثم آمین ✤ والسلام خیر الختام۔

اٹھاونواں خط

تین سو مشاہرہ ہونا چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف منیف ومخلصوں کے پشت پناہ نیکی وکمالات کے جامع نواب صاحب بلند مرتبہ مولوی سید محمد صدیق حسن خاں صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو آپ کا خط موصول ہوا آپ کی یاد آوری کا نہایت ممنون وشکور ہوا مولوی سید عبد العزیز صاحب کے بارے میں رقم تجویز کردہ یعنی تین سو کا مہینہ انہیں موصوف الیہ کا خسارہ و نقصان ہے کیونکہ فی الحال دو سو کا ماہوار مد تحصیلداری سے اور پچیس روپیہ مد جبڑی سے ملتے ہیں اگر آپکے دربار میں جائیں گے تو مبلغ ساٹھ روپیہ ملازمت انگریزی کے قائم وباقی رکھنے کیواسطے دینے پڑیں گے اور صرف مبلغ پندرہ روپے ترقی کی غرض سے رہ جانا پسند نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ موضع صمدن کانپور سے قریب ہے دیانت دار آدمی عزت پسند ہوا کرتے ہیں اور ہندوستانی دربار میں نکتہ چینی وچغلخوری کا بہت عروج ہوا کرتا ہے اور دیندار شخص اپنے وطن میں عزت وحکومت کیساتھ گذران کو پسند کرتا ہے۔ گمان غالب ہے کہ ممدوح الیہ کو یہ مشاہرہ منظور نہیں ہوگا آج میں نے خط لکھا ہے جسوقت جواب آئیگا۔ آپ کو اطلاع دوں گا دوسری بات یہ ہے کہ ملازم انگریزی با

صدائے تحسین بلند نمایند ودر قصائد و مصاریع تاریخیہ مہارت تامہ پیدا نمودہ وطرز تحریر ہم نوعے تازہ وغریب پیدا کردہ است کہ بزمرہ شاگردان وطالبان من کسے این نعمت یافتہ بے تصنع می گویم کہ تحریرش از ادبائے سلف کم نیست عاسیان قدرش چہ اندگس پینہاں سر خود بخارند اگر مستحق ومناسب باشد از مغری الیہ مراسلات فرمودہ بمشاہرہ بیش قرار طلبند و بمجلس شورہ یا بندوبست ریاست منصب معقول عطا فرمایند بندہ فقیر ہم خواہد نوشت وخواہم آگاہید کہ بجناب سامی سلسلہ تحریر جاری کردہ اید کہ منتج حسنات است چہ کہ مولوی عبد العزیز حکام رس ومتدین ومتشرع ودہر العزیز عامہ برایا، علاقہ خویش استناد از موی الیہ چند رچند مصالح ملکی رد یا اصلاح خواہ آمد مرکہ ازیں سمع خراشی تصدیع داد وام معذور دارند چرا کہ خیر خواہانہ بلا تحریک احدی نوشتہ ام والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم

استشارہ برائے ملازمت ریاست بھوپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات اعزی اجلی عزیز العلماء مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نقل خط موسومہ نواب صاحب ملاحظہ نمودہ زیرکانہ غور فرمایند اگرچہ شما را حاجت نیست فاما مصلحت چنین است کہ در ریاست ہندوستانی مردم دیانت دار و متشرع را بجوئے نمی ارزند وکسی پرسند ونام و نماز حملہ ای آرند ازیں حرکات لایعنی آنہا اصحاب فطنت وامن برچیدہ می گریزند از ہمہ عالیقدر سلمہ ربہ ہم استشارہ باید بست چرا کہ من بوریا نشین را از مصالح ملکی چنداں

کی ہیں اگر آپ ان کے طرز تحریر کو دیکھیں تو ضرور تحسین کریں قصائد و مصاریع میں حتی کہ اردو میں مہارت کامل پیدا کی ہے اور طرز تحریر میں عجیب ندرت پیدا کی ہے میرے شاگردوں میں کوئی اس نعمت سے متمتع نہ ہوا بلا تصنع کہتا ہوں آپکی تحریر ادبا سلف سے کم نہیں ہے عام لوگ انکی قدر کیا سمجھیں جو کھی کی طرح جھنجھنا کر سر کھجانے لگے ہیں اگر بہتر و مناسب معلوم کریں ممدوح الیہ سے خط و کتابت کر کے زاید مشاہرہ پر طلب کریں اور بندوبست کے محکمہ یا شورہ کے مجلس میں علیحدہ معقول عطا فرمادیں بندہ فقیر بھی لکھیگا اور مطلع کریگا کہ آپ سے سلسلہ خط و کتابت جاری کریں کہ باعث فلاح ہے مولوی عبد العزیز حکام رس و متدین و متشرع آدمی ہیں اپنے علاقہ میں ہر دل عزیز ہیں موی الیہ سے قسم قسم کی فلاح و اصلاح ملکی ہوتا ہوگی بجکہ اس سمع خراشی و تکلیف دہی سے معذور رکھیں کیونکہ خیر خواہانہ بلا تحریک کسی کے رقم کیا ہے۔ والسلام خیر الختام۔

ستاونواں خط

ریاست کی نوکری ہے مشورہ کرنا چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات اعزی اجلی عزیز العلماء مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالی خیریت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ نقل خط نواب صاحب ملاحظہ کر کے دانشمندانہ غور کریں اگرچہ آپ کو حاجت ملازمت کی نہیں ہے لیکن مقتضائے مصلحت یوں ہی ہے ہندوستانی ریاست میں آدمی دیانت دار و متشرع کی قدر پرسش نہیں ہے چغلخور و عیب لگانیوالے حملہ کرتے ہیں انکی اس حرکات ناشائستہ سے صاحب دانش اپنے کو علحدہ رکھتے ہیں والا بزرگوار سے اپنے مشورہ کریں

گورنمنٹ (سرکار انگریزی) ملازم سرکار نمی تواں رفت واستعفا
دادن لازمہ خردنیست ہاں از سرکار انگریزی بذریعہ ایجنٹ صاحب
ملازمت مولوی صاحب مستعار خواہند فرمود تا از رفتن پس وپیش
درمیان نخواہد آمد الا ہنوز تصفیہ مشاہرہ باقیست والسلام خیر الختام

مکتوب ۵۹ پنجاہ ونہم

ممانعت رفتن بھوپال برائے ملازمت ریاست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جامع الحسنات والکمالات والفضائل مولوی سید عبد العزیز
صمدنی صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین از عاجز محمد نذیر حسین
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ومہدا باد کہ رقیمہ عنایت
جناب نواب صاحب بھوپال رسید پاسخش نگاشتہ شد نقلش
ملاحظہ باید فرمود دریں بارہ مآل اندیشی را کار فرمایند چہ کہ شنیدہ میشود
کہ در آنجا خلفشار درمیان دختر ومادر واقع است لہذا متوسلین نواب
صاحب را بالضرور مظلمی رو خواہد داد ماں اگر از ہر دو گروہ سازباز کند
مضائقہ نیست مگر انچنیں از ہیچ شماریانت دارغیر ممکن۔ بندہ فقیرہم
نمی پسندد لہذا توقیف باید فرمود بلکہ از تحریر شما متفق ہستم کہ نوکر
سلطان را خدمت رعایا ہرگز مطبوع خاطر نمیشود۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۶۰ شصتم

دریں جا مولوی ادریس نیامدہ اند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت ومطالعہ سامی مولوی محمد شمس الحق

رضامندی گورنمنٹ کے دوسری جگہ جا سکتا ہے اور استعفا بخلاف
دانشمندی ہے ہاں سرکاری انگریزی سے بذریعہ ڈی ڈنڈ صاحب بہادر ملازمت
کیلئے مولوی صاحب کو مستعار لے لیویں تو وہ جانے میں پس وپیش نہیں کرینگے
مگر صفائی مشاہرہ کی ہنوز باقی ہے۔ والسلام خیر الختام۔

انسٹھواں خط ۵۹

نوکری کو اسوقت بھوپال جانا مصلحت نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہ خدمت نیکی وکمالات وفضیلت کے جامع مولوی سید عبد العزیز صمدنی
صاحب اللہ تعالیٰ خیر وعافیت کیساتھ دونوں جہاں میں سلامت رکھے
عاجز محمد نذیر حسین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو نواب
صاحب بھوپال کا خط آیا اسکا جواب لکھا گیا نقل روانہ کرتا ہوں ملاحظہ
کرو اس بارہ میں انجام کار کو سوچنے کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ وہاں ماں
بیٹی میں خانہ جنگی ہے اسلئے نواب صاحب کے لواحقین ومتوسلین کو رقیم
افلاس کا دیکھنا پڑیگا ہاں اگر دونوں فریق آپس میں متفق ہو جائیں تو
مضائقہ نہیں ہے مگر ایسی بات آپ جیسے شخص سے غیر ممکن ہے بندہ
فقیر بھی پسند نہیں کرتا ہے اسلئے توقف کرنا چاہیے مجھے آپکی تحریر سے اتفاق
ہے۔ شاہی ملازم کبھی بھی رعایا کی خاطر نہیں کرتا ہو والسلام خیر الختام

ساٹھواں خط ۶۰

یہاں مولوی ادریس نہیں آئے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ

صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون واضح باد کہ مولوی محمد ادریس
(صاحبزادہ شما) دریں جا نیامدہ اند وقتیکہ خواہند آمد خاطرداری
کماحقہ ودلجوئی شاں کردہ خواہد شد انصاحب بہر صورت دلجمی
دارند۔ زیادہ والسلام خیر الختام مورخہ ۵ ربیع الاولی ۱۳۰۵ھ ہجریہ

مکتوب ۶۱ شصت ویکم

طرز تحریر خوبست مگر میانہ روی تالیف قلب لازم است کہ دل کسی نہ آزارند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء صمدنی ادام
اللہ تعالیٰ استقامتکم علی صراط المستقیم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ہویدا باد تحریر شما فہم خرسند شدم قصیدہ غریبہ کہ مشعر
کیفیت مولوی فضل حق خیر آبادی مرحوم نوشتند خوب است الا طرز
دلآزار غزالان مرحوم خواہد شد ہر چند مقامات قلم کشیدہ شد عزیزا تحریر
دلربا باید دہ جانگزا اگر چندے مشق سخن خواہد ماند انشاء اللہ انشا
پردازی ایشاں رنگ دیگر خواہد پذیرفت مرا کہ از خدمت علوم دین
سیما کتاب وسنت ضیق فرصت است وامروز زیورس ۵ ام علیہ
ہستند فقدان اطمینان است در زمرہ مارشدے وجہ ہے کہ
یا فقد انشاء اللہ العزیز ثمرہ خواہند یافت وبالضرور من پیرا از
مباحثہ وتحریر ایں وآں مہلتے خواہند داد۔ اجزائے منع تقلید پیش
ازیں رسیدہ در کتاب شامل کردم اکنوں ضرور است کہ تاریخ شیوع
بدعات برہمگناں ظاہر کنم لہذا آنصاحب بکمال توجہ چند اجزاء
دریں باب بزنگارند وپیش ما ارسال دارند حالات مناقشہ دیوبند و
قرأۃ خلف امام رسیدند ازیں پیش الزبان من شنیدہ اند وتحریرا ہم
دیدہ اند زاید ازیں چیزے نیست بیان کنندہ گذشتہ حالات را بطور

سلامت رکھے بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ مولوی محمد ادریس
(صاحبزادہ آپکے) یہاں نہیں آئے ہیں جبوقت آئیں گے خاطر ولات آپکی
کی جائیگی آپ ہر طرح مطمئن خاطر رہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام
مورخہ ۵ ربیع الاولی ۱۳۰۵ھ ہجریہ

اکسٹھواں خط ۶۱

خادم تلمیذ کی تحریر کا استحسان ونصیحت بات اختیار کرنا طریق دلپسند کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت عزیز العلماء صمدنی سیدھی راہ پر
اللہ تعالیٰ ثابت وقائم رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
ظاہر ہو آپکا خط ملا خوشی ہوئی قصیدہ غریبہ جو مولوی فضل حق خیر آبادی
کے حال میں تحریر فرمایا ہے خوب ہے مگر مرحوم ومغفور کے عزیزوں کی دل آزاری
کا باعث ہوگا اسلئے چند مقامات پر قلم زد کیا گیا اسے عزیز تحریر دلربا چاہیئے
نہ جان گداز مگر کچھ دن مشق شعر وسخن کرتے رہو گے آپکی انشا پردازی اور
ہی رنگ پکڑے گی مجکو کہ علوم دین کی خدمت خاصکر کتاب وسنت
سے فرصت کہاں ہے اور آجکل ۴۵ طالب العلم ہیں جس سے اطمینان مفقود
ہے میری جماعت میں جو ہدایت وعزت آپنے حاصل کی انشاء اللہ العزیز
فائدہ اسکا اٹھائیں گے اور مجھ پیر کو مباحثہ وتحریر سے مہلت دیں گے۔
قبل اسکے منع تقلید کے اوراق آئے تھے کتاب میں شامل کر دئے اب
ضروری امر یہ ہے کہ اشاعت بدعات کی تاریخ لوگوں پر ظاہر کر دی اسلئے
آپ پوری توجہ سے چند جزء اس بارے میں تحریر کریں اور میرے پاس
بھیجدیں دیوبند کے مناقشہ کا حال اور قرأۃ خلف کا مسئلہ آپ نے دریافت
کیا ہے قبل اسکے میری زبانی آپ سن چکے ہیں اور مضامین بھی اس بارے میں
دیکھ چکے ہیں زائد اس سے کوئی تقریر وتحریر نہیں ہے بیان کرنیوالے نے قصہ

Marfat.com
Marfat Urdu (Hindi)

حال بایشاں رسانید - والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و دوم ۶۲

اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ صحیح است

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد راحت نامہ رسید باد اک حالات طمانیت مایافتم تحریر یکہ درباب اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ فرستادہ اند مرا از دے اختلافے نیست بالفعل ہر عملے را جزائیست دوہر اعتر زاید ونقصان راد خلے ہست عبارتیکہ بمن فرستادہ اند بسیار خوب ست الاحتیاج بنظر ثانی۔ پس واپس می کنم مرا در نیولا بسیار از بسیار ضیق فرصت است بعد نظر ثانی بنزد من باید فرستاد والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و سوم ۶۳

تشریح طیب و مشتبہ رزق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ برادر دینی میر قادر علی وفقکم اللہ السلام علیکم آپ نے خط بھیجکر مفت تکلیف اٹھائی مولوی عبد العزیز آپ کی تشفی تسفیح مسائل میں اسی قدر کر سکیں گے جیسا کہ یہاں سے ہو سکتی ہے اب سنئے مال حلال کو لقمہ طیب کہتے ہیں مال حرام کو نجس اور دونوں کی آمیزش کو مشتبہ کمائی۔ آجکل کی اصطلاح ہے اپنے زور بازو سے جائز پیشے سے جو جلس ولقمہ حاصل کیا جائے وہی طیب ہے اور خلاف جو ہے ظاہر ہے پس اسی پر کاربند ہو جیئے یہ مزخرفات جو جہاں صوفیہ نے خلاف کلام اللہ وکلام الرسولؐ پھیلائے ہیں انکو ذرا نہ سنیئے قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کی تفسیر مولوی عبد العزیز سلمہ سے کسی روز سن لیجئے وہ قرآن سے سنا ئیں گے پھر دیکھئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہاں پرورش پائی کہاں کا نکاح کیا یا ان سب امور کو خوب مطابق کر لیجئے اور زیادہ تفتیش سے اپنے قلب مطمئنہ کو پریشان نہ کیجئے ورنہ آپ کو روزہ نماز میں بھی انتشار ہوگا اور پھر کسی کام کی زندگی نہ رہیگی۔

عاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنہ از دہلی

ماضیہ کو بطور حال کے آپ سے بیان کیا والسلام خیر الختام۔

باسٹھواں خط ۶۲

ایمان گھٹتا بڑھتا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپ کہ خط ملا دریافت خیریت سے مطمئن ہوا ایمان کی زیادتی وکمی میں جو تحریر بھیجی ہے مجھ کو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے عمل کے واسطے جزا ضروری ہے اور زیادتی ونقصان ہر چیز کے واسطے لازمی ہے جو مضمون کہ میرے پاس بھیجا ہے بہت بہتر ہے لیکن محتاج نظر ثانی کا ہے اسلئے واپس کرتا ہوں مجکو آجکل بالکل فرصت نہیں ہے بعد نظر ثانی کے میرے پاس ارسال کریں۔ والسلام خیر الختام

مکتوب شصت و چہارم ۶۴

کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ ثَقِیْلَتَانِ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جناب میر قادر علی صاحب سلام علیکم۔ عاجز سید محمد نذیر حسین کی التماس یہ ہے کہ تو یہ کا ورد زیادہ رکھئے اور آپ روزمرہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار پڑھا کریں اور بعد عشا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ بہت زیادہ پڑھئے گا۔ افسوس ہے کہ آپ بخوبی پڑھ نہیں سکتے ہیں ورنہ کتاب الرقائق آپکو بہت فائدہ بخشے یہ خط نہایت جلی قلم سے لکھوایا ہے کہ آپ بے تکلف پڑھ لیں گے۔ والسلام از دہلی

مکتوب شصت و پنجم ۶۵

تحقیق سنت و بدعت

برادر دینی سید قادر علی وفقکم اللہ اتباع الشریعۃ السلام علیکم آپ کا خط بواسطہ مولوی عبد العزیز صمدنی کے پہنچا آپکی مساعی جمیلہ اجرا اور شرعیہ میں باوجود کم خواندگی ظاہر ہوئی نہایت خوشی ہوئی خدا آپ کی مدد کریگا کیا پڑھے لکھے آدمی سب انسان ہوتے ہیں اہلحدیث نہیں، جس سے خدمت کتاب و سنت کی ہو وہی انسان اور پختہ مسلم ہے آپ نے مغربی الیہ سے تفصیل بدعات خود دریافت نہ کی (ماشاء اللہ انکو اس معاملہ میں پورا درک ہے) اچھا اب میں مختصر بتاتا ہوں وہ بخوبی سمجھا دیں گے اگر آپ یہ نہ سمجھیں تو پھر مجھ سے دریافت کیجئے گا شیخین رحؒ و ابو داؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ ترجمہ: جس نے جدیدیات بکالی ہمارے امر دین میں جو اس میں نہ تھی پس وہ مردود ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث قاطع جمیع محدثات ہے دوم مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ ترجمہ: جس نے وہ کام کیا کہ نہیں اسپر امر دین ہمارا پس وہ مردود ہے لہذا یہ الفاظ قامع بنیان جملہ اعمال غیر مامور بہم ہیں۔ جناب میر صاحب خوب سمجھئے کہ جملہ امور بتدعہ مردود ہیں اسوجہ سے کہ ان کا امر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا بلکہ خود امت نے اپنے جی سے تراش لیا ہے حضرت امام شافعیؒ نے بھی استحسان کو ابتداع فرمایا اور اسی جانب امام مالکؒ بھی گئے ہیں۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ اتباع سنت سنیہ میں محوضت صرفہ اور صرافت محضہ ہو اوہی آمیزش وتراوش بدعت کا اندازہ بتایا جائے آپ نے گلستان وبوستان پڑھی ہوگی۔ شیخ سعدیؒ نے لکھا ہے ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ❊ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ❊ بصدق وصفا کوش ورع وتقی ❊ ولیکن میفزائے بر مصطفٰے ❊ جو اعتقاد قول وفعل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں اوہ خود جناب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور نہ کسی کو کرنے کے لئے فرمایا اور نہ کسی کو کرتے دیکھ کر روکا اور نہ آپ کے بعد صحابہ رضؓ کے عہد میں جاری ہوا

ع یعنی خالص ہو۔

اور نہ کبھی صحابہ رضؓ نے انکار کیا اور نہ تابعینؒ کے زمانہ میں بلا نکیر رائج ہوا بلکہ لوگوں نے اپنی طرف سے ان قرون کے بعد تراشا وہ بالکل بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت وگمراہی ہے اور ہر گمراہی کا نتیجہ دوزخ ہے یہ مختصر الفاظ کافی ہیں۔ عاجز نذیر حسین عفی عنہ

مکتوب شصت و ششم ۶۶

باظہار مسرت کہ سب صحابہ رضؓ و ہشتم خلفاء ثلثہ را نگرانشتند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان فقر امولوی سید عابد حسین ہمار صاحب سلمہ بعد السلام علیکم واضح باد از تحریر آں مہربان بسیار مسرت بر مسرت یافتم خداوند اورا علم وفضل وعمر شمار کتے بادنی الواقع سب صحابہ رضؓ و ہشتم اخیار مبغوض ترین فعلہا است خوب کردند کہ ادے توبہ فرمود ند جنت بریں در ملک خود خواہند آورد ان شاء اللہ تعالیٰ باید شنید اگر شمار ابیش اقربار شما کسے دشنامے دہد انصاف نمایند کہ شنوندہ را گراں خواہد آمد یا نے بالضرور مکروہ خواہد آمد بلکہ بمکافاتش توجہ خواہد گماشت معیار الحق طلب فرمودہ انداز اعزی سید عبد العزیز صمدنی باید گرفت وہمواراہ از اتباع کتاب وسنت وغیرہ ؛ باید انوشت موی الیہ جامع حسنات ہستند از خدمت عالی وے انحراف نکنند وتفیکہ مولوی صاحب دریں جا بیایند تشریف آورد ہ رونق بکلبہ محزون من باید بخشید والسلام خیر الختام

مکتوب شصت و ہفتم ۶۷

از سفارش ناحق مجتنب باید بود

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

چھیاسٹھواں خط ۶۶ب

سُنی ہوجانے کی خوشی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان فقر امولوی سید عابد حسین ہمار صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکی تحریر سے بیحد خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ علم وفضل وعمر میں آپ کی برکت عطا کرے حقیقت میں گالی دینا وبرا کہنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصالحین کو بدترین فعل ہے اچھا کیا کہ اس فعل بد سے تائب ہوئے اور جنت الفردوس کے ان شاء اللہ تعالیٰ مستحق ہوئے سنئے اگر آپ کو آپکے اقربا کے روبرو کوئی گالی دے انصاف سے کہئے کہ سننے والے کو برا معلوم ہوگا یا نہیں یقیناً وہ برا سمجھیگا بلکہ بدلہ لینے کے لئے تیار ہوگا چنانچہ شیعہ سنی کا یہی حال ہے معیار الحق آپنے طلب کی ہو سید عبد العزیز صمدنی سے آپ لے سکتے ہیں کتاب وسنت کے اتباع سے نیکی کا خزانہ حاصل کرسکتے ہیں مولوی صاحب ممدوح جامع حسنات ہیں آپکی خدمت سے کبھی اعراض نہ کرینگے جبوقت مولوی صاحب یہاں تشریف لاویں آپ بھی اس عاجز کو سرفراز فرمائیں والسلام خیر الختام

سڑسٹھواں خط ۶۷

سفارش ناجائز سے علیحدہ رہنا چاہئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

ارشاد علی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد جب تحریر آنصاحب مولوی عبد العزیز صمدنی را بالفاظ شائستہ نوشتہ ام یقین غالب کہ دوبارہ انصاحب توجہ خاص فرمایند ہمواراہ موی الیہ را نصیحت کردہ ام کہ پیرامون غضب وغصہ نروند واز دیانت کہ شیوہ مرضیہ ہست کار ہا گیرند الحمد للہ کہ عبد العزیز را بر اندرزایم نظرے خاص ہست تعصب را بسیار قبیح بمعاملات سرکار میداند بل سبق دیانت از دشمناں باید گرفت از ہمگناں بسیار سنجیدہ مزاج یافتہ اند البتہ از تحکم باغراض سلطان چارہ نیست در معاملہ تعزیہ برداشتن چیزے نخواہم کہ افت عبد العزیز ملامت حاکم است خدا تعالیٰ افراد انسان را باو سپردہ ہرچہ انصاف خواہد بود بعمل خواہد آورد بندہ فقیر از انصاحب تعارفے ندارد والا جواب نہ دادن نزد من بسیار مذموم است گاہے مرا از سفارش ناحق سزاوار نفرمایند والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و ہشتم ۶۸

از حالات بدعات آگاہ شدہ متاثر شدم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد حالات آن نواحی دریافتہ از شیوع بدعات خیلے متاثر شدم در باب تعزیہ چہ می پرسید رائے صائب وسلیقہ کافی بفضلہ نصیب ایشان است الا آنچہ نزد بندہ بدرجہ تحقیق رسیدہ این است۔ از کتاب تعزیہ پرستی وساختن ضرائح وعلم وجریدہ وذوالفقار ودلدل وزجاجے بجائے رسانیدن ورانجا بالائے چبوترہ نہادن وتعش وتابوت

ارشاد علی صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکی تحریر کے بموجب مولوی عبد العزیز صمدنی کو مناسب طریق پر خط لکھ دیا ہے یقین کامل ہے کہ آپکے بارے میں توجہ کریں گے ہمیشہ مولوی صاحب ممدوح کو پند ونصائح کی ہیں کہ غصہ کے پاس بھی نہ جاویں اور دیانتداری بہترین طریقہ ہے کل کام انجام دیں اللہ کا شکر ہے کہ میری نصیحت پر عبد العزیز کو خاص توجہ ہے معاملات سرکاری میں تعصب کو بہت برا جانتا ہے دیانت داری سبق ان سے حاصل کرنا چاہئے ماشاء اللہ مزاج سبھوں سے سنجیدہ پایا ہے کاروبار سرکاری میں بجز حکومت کے چارہ نہیں ہے تعزیہ اٹھانے کے بارے میں میں کچھ نہیں لکھونگا عبد العزیز ملا نہیں ہے حاکم ہے اللہ تعالیٰ آپنے بندوں کو ان کے سپرد کیا ہے جو کچھ انصاف ہوگا عمل میں لائیں گے بندہ فقیر آپ سے واقفیت نہیں رکھتا ہے چونکہ شریعت میں جواب خط کا نہ دینا بہت مذموم ہے اسلئے تحریر جواب کیا وزنہیں دیتا مجھکو سفارش حق سے سرفراز نکریں والسلام خیر الختام

اڑسٹھواں خط ۶۸

تعزیہ داری بدعت وضلالت ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو اس اطراف کا حال معلوم کرکے اور بدعات کے اشاعت کا حال سنکر بہت افسوس ہوا تعزیہ داری کے بارے میں کیا پوچھتے ہیں خدا کے فضل سے آپ بہترین رائے وسلیقہ کامل رکھتے ہو بہرکیف جو کچھ اس عاجز کی تحقیق میں آیا ہے یہ ہی کہ تعزیہ پرستی اور قبر پرستی ونیزہ وجھنڈا وتلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بنانی اور دلدل نکالنا اور گلی کوچہ میں

سبطین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دادن وتعظیم وتکریم وے نمودن وبرآں مالیدہ وشربت ونقل وشیرینی وگل وسہرہ داشتن و انداختن وفاتحہ ودرود خواندن وآنرا موجب نجات اخروی پنداشتن ودیگر نامشروعات مستلزم مخالفت ومشافقت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واتباع غیر سبیل المومنین واعراض از طریقہ جناب امام ابی حنیفہ رح ودیگر ائمہ دین است بلکہ بموجب حکم قرآن وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى الخ مستحق دخول نار است ودعوی سنی نمودن خود کاذب را فائدہ نمی دہد چرا کہ اینہم شرک است کہ بہ تحریر خویش اشارہ کردہ اند زیادہ ازیں باب تحریرے مبسوط نوشتم ازوے جملہ امور مستفسرہ خود باید جست۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و نہم ۶۹

آفرینست کہ باوجود غلبہ اقربا شیعی کارہ از تعزیہ پرستی تارک سب صحابہ شدند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع علوم وفنون مولوی سید عابد حسین صاحب سلمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد بدریافت خیریت انصاحب از تحریر مولوی عبد العزیز محمدی بسیار مبتہج شدم آفریں باد بر ہمت وحوصلہ آں صاحب کہ باوجود غلبہ اقربا خویش سب صحابہ رضی اللہ عنہم را بگزاشتند واز تعزیہ پرستی وگور نوازی کارہ شدند درجات ایشاں پیش پروردگار رب العالمین بیش از بیش است (مولانا) ہرگاہ کہ از مشاغل سرکاری فرصت باشد مطالعہ صحاح ستہ وکتب تصوف اوقات عزیز صرف باید فرمود عوارف المعارف پسندیدہ آمد بہتر است الا صحاح ستہ را بسیار خوب می پسندم در پھر اگر جبوترہ بر کنند وانگشت نواسگان رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے نسبت دہند اور اسکی تعظیم وتکریم کرنا اور اس پر مایدہ وشربت ونقل وشیرینی وپھول وسہرہ رکھنا اور ڈالنا اور فاتحہ ودرود پڑھنا ورآن جملہ امور مذکورہ کو نجات اخروی کا باعث جاننا بالکل مخالفت سردار دوجہاں رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور خلاف طریقہ جناب امام ابو حنیفہ رح ودیگر ائمہ دین کے ہے بلکہ بموجب حکم قرآن مجید وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى کے مستحق دوزخ کا ہوگا اور جھوٹا دعوے سنی ہونے کا کرنا مفید مدعا نہ ہوگا یہ کل باتیں شرک کی ہیں آپ نے بھی کسی طرف اشارہ کیا ہے اس بارے میں میری تحریر مبسوط مرقوم ہو چکی ہے اس سے اپنے سوالات مسئولہ کو حل کریں۔ والسلام خیر الختام

انہتر واں خط ۶۹

باوجود غلبہ اقربا شیعی کے سب صحابہؓ چھوڑ دیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع علوم وفنون مولوی سید عابد حسین صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکی خیریت تحریر سے مولوی عبد العزیز محمدی کے معلوم کر کے خوشی وافر ہوئی آپکی ہمت وحوصلہ پر صد آفریں ہے۔ کہ باوجود غلبہ اقربا آپنے دشنام صحابہ رضی اللہ عنہم کو ترک کیا اور تعزیہ وگور پرستی سے تائب وکارہ ہوئے آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حد انداز سے زیادہ ہے (مولانا) جسوقت کہ مشاغل سرکاری سے فرصت ہو اپنے اوقات عزیز کو مطالعہ کتب صحاح ستہ وتصوف میں صرف کیا کریں اگرچہ عوارف المعارف آپ کی مطبوع خاطر ہے لیکن صحاح ستہ کو میں زیادہ

امر یکہ اغلاق پیش آید از مولوی عبد العزیز باید پرسید وزنہار ہمولارہ خدمت اہل بیتؓ را سرمایہ افتخار دانستہ اند واختیار صحابہ راہم سرتاج پنداشتہ اند ہر یکے را باندازہ درجہ باید دانست افراط تفریط مبغوض ترین اشیاء است (مولانا) جلال الدین را نصب العین باید داشت موجز تفسیر گرچہ جامع ومانع است۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہفتادم

امداد مدرسہ بسیار متحسن۔ از ناکامی امتحان بدل نباید بود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنہ بخدمت شریف ابن الشریف عزیز العلماء الصمدی سلمہ بعد السلام علیکم واضح باد نوٹ یکصد روپیہ بصیغہ بیمہ رسید محفوظ گردانید چہ کہ از نایافت اخبار آنجا وخیریت اینجا چشم براہ بود الحمد للہ کہ نشست وترود مبدل باطمینان گردید بر دوران مدرسہ را باعانت نواختن عین خوبت است ہر چہ کردند از امید زاید نمودند خداوند انشما را از مکاید حسنا وحفاکار مصئون داشتہ از ذات اینہاں اتباعت کتاب وسنت کناد از طرز بے پرواہی شما بسیار می نالم کہ کرتہ رقمی چگونہ اختیار نمودند یاد دارند کہ ہفتہ وار خیریت نامہ بیاید۔ ہنوز چشمان دعا ما رسانند بر نگارند کہ طفل نورا راچہ نام اختیار کردند وہمہ بچگاں را از جانب فقیر بکمال شفقت باغوش کشند از جانب فقیر عفیفہ ذکیہ را دعا رشیکدلی رسانیدہ شکریہ اظہار وابذال فی سبیل اللہ باید رسانید۔ وباد دارند کہ دیرا بنا بر مزاجی خویش گاہے منغص ومکدر نمایند چہ کہ سخیہ بدرگاہ جل وعلا ہمیشہ مقبول تر است۔ از ناکامی امتحان بدل نباید بود خود پسند کرتا ہوں جہاں کہیں حدیث شریف کے متعلق معلوم نہ ہو تو وہ مولوی عبد العزیز صاحب سے دریافت کر لیں محمدین اہل بیت کی خدمت کو سرمایہ آخرت واعزاز جانتے ہیں اور صحابہ کرام کو اپنا سرتاج جانتے ہیں ہر ایک بزرگان کا مرتبہ ملحوظ رکھنا چاہئے افراط تفریط بہت بری بات ہے (مولانا) جلالین کو پیش نظر رکھنا چاہئے اگرچہ موجز تفسیر ہے مگر جامع ومانع ہے۔ والسلام خیر الختام

ستر واں خط

روپیہ پہنچا مدرسہ کی امداد نہایت عمدہ ہے ناکامی امتحان سے بدل نہ چاہئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف ابن الشریف عزیز العلماء صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو نوٹ مبلغ سو روپے کا بذریعہ بیمہ وصول ہو کر خوش وخرم کیا چونکہ عدم دریافت سے آپکی خیریت کا سخت قلق تھا اللہ تعالیٰ کا فکار کہ پریشانی وتردد ظلمانیت دوبھی سے بدل گئی براوران مدرسہ کی اعانت کرنی عین مروت ہے جو کچھ کیا امید سے زاید کیا اللہ تعالیٰ آپ کو حاسدین حقا کار کے مکر سے محفوظ رکھکر آپ کی ذات سے اتباعت کتاب سنت کی کرائے آپکے طریق بے پروائی سے بہت ملول خاطر ہوں کیونکہ محض اختصار تحریر کی عادت ڈالی خوب یاد رکھو کہ خیریت کا خط ہفتہ میں آیا کرے بچوں کی دعا کہدیں اور یہ تو لکھیں کہ مولود نو پیدا کا کیا نام رکھا ہے سب بچوں کو فقیر کی طرف سے پیار کریں اور عفیفہ ذکیہ کو فقیر کی طرف سے نیکدلی کی دعا پہنچا کر خیرات فی سبیل اللہ کا شکریہ پہنچا دیں۔ اور یاد رکھیں کہ انکو اپنی فطرت مزاجی سے کبھی ترش رو ومکدر نہ کریں کیونکہ سخیہ درگاہ حق تعالیٰ میں رتبہ ومراتب عالی رکھتی ہے ناکامی امتحان سے بدل

الحمد للہ کہ میں سفر حجاز سے واپس آیا آپ نے اخبار میں سب حال دیکھے اور پڑھے ہونگے نصرۃ السنۃ نے جو چھاپا ہے وہ صحیح کیفیت سمجھو برادران ہند کی عنایت تھی میرا جو اعزاز و تعظیم و تبجیل عرب میں ہوا اسکا شکریہ بجناب باری تعالیٰ کرتا ہوں بے شک معائبین و منافقین سے مجھے ابتداءً بہت دشواریاں پیش آنی محسوس ہوئی تھیں مگر الحمد للہ کہ وہ بالکل کچھ نہ تھیں یہ تم پر ظاہر ہے کہ میں معتزلی نہیں ہوں بس مجھ پر کیا حصر ہے۔ بلکہ تمام مسلمین پر اس سے توبہ کرنی واجب ہے خود میں نے بخوشی توبہ کی ہے عرب میں اعتزال کو بہت خراب سمجھتے ہیں اور فی الواقع وہ بری چیز ہے تحریر شریف صاحب اور ایراد سلطانی میرے ساتھیوں کے پاس ہونگے مجھے تو اسکا خیال نہیں ہے میرے لئے فرمان واجب الاذعان قرآن کافی ہے کہ جو سلطان السلاطین کا حکم ہے میرے ساتھ کوئی خلاف امر پیش نہیں آیا بلکہ میرے مخالفین کو میری تکریم و تعظیم پر رشک تھا اور ہندوستان میں جو کیفیت سب کی تھی آپ کو معلوم ہوئی ہوگی جیسا کہ تم چاہتے ہو میں بھی تم کو دیکھنا چاہتا ہوں فی الواقع ربانی حالات سفر سنکر آپکو تسکین ہوگی۔ والسلام۔ از دہلی۔

مکتوب ہفتاد و سوم

در کانپور ملاقات باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی بخدمت اعزی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ۔ السلام علیکم۔ میں جب پورب جاؤں گا تو ضرور تم کو اطلاع دوں گا کانپور میں مجھ سے ضرور مل لینا میں نہایت خوش ہوں گا مولوی شریف حسین و عمرہ بخیریت ہیں اور ان کی عیال بھی تندرست ہیں۔ الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین از دہلی۔

مکتوب ہفتاد و چہارم

باہم ردوقدح نباید شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مولوی محمد حسین در تنقیح و تحقیق متشابہات بوجہ بسط و تفصیل مع جوابات ماؤلین خوب نوشتہ اند و دراں ذکر انصاف صاحب شمہ مرقوم ہست و شنیدہ شد کہ آں صاحب در رد جواب متشابہ

چوہترواں خط

باہم رد و کد نہیں چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مولوی محمد حسین نے متشابہات کی تنقیح و تحقیق میں تفصیل و بسط کیساتھ و متاولین کے جوابات کو بھی واضح پیرایہ میں لکھا ہے کچھ ذکر آپ کا بھی آگیا ہے سنا گیا ہے کہ آپ انکے

میدہم کہ تحصیلداری از دست شما ہرگز نخواہد رفت انشاء اللہ تعالیٰ۔ خداوند تعالیٰ و تبارک برایشاں رحم خواہد فرمود چرا کہ بسیار مستحقین وابستہ دامن دولت ایشاں ہستند اگر خواستہ خدا است بعد یکہفتہ سند کامیابی امتحان حال خواہند یافت بشکرانہ اش بر مستحقین چیزے ایثار نمایند و سپاس موہبت ایزدی بجا باید آورد والسلام خیر الختام

مکتوب ہفتاد و یکم

من تو انم گفت کہ تا کے سفر حجاز بوقوع خواہد آمد و بمبئی و جدہ تلاش باید فرمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی محب الفقراء حاجی شیخ عبد الصمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح باد بالضرور عزم حرمین شریفین پیش نہاد خاطر من است اگر خواستہ خدا است و تقدیر ایں نعمت مرزوق گردد تا جہہ سائی بارگاہ الٰہی خواہم شد ایں تو انم گفت کہ تا کے رفتن خواہد شد چرا کہ بندہ فقیر پابند و منتظر حکم الٰہی است نمی داند کہ وقت صدور امر چیست رفاقت سفر آں صاحب اگر بسیار مستحسن است الا بندہ نمی داند کہ ممکن است یا نہ بہر حال اگر خواہم رفت در بمبئی یا جدہ یا مکہ معظمہ حصول لقاء آنصاحب خواہد شد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہفتاد و دوم

باطلاع مراجعت از سفر حجاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء رضوی صمدنی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نہیں چاہئے میں خوشخبری دیتا ہوں کہ تحصیلداری ہرگز آپ کے ہاتھ سے انشاء اللہ تعالیٰ نہیں جائیگی اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر آپ پر رحم کرے گا کیونکہ بہت مستحق لوگ آپکے دامن دولت کیساتھ وابستہ ہیں خدا نے چاہا تو ایک ہفتہ کے بعد کامیابی امتحان کی سند ملجائیگی اسکے شکرانہ میں کچھ غربا کو دیں و شکر خداوند تبارک و تعالیٰ کا بجا لاویں۔ والسلام خیر الختام۔

اکھترواں خط

دیکھئے کہ کب سفر حجاز ہو مگر عزم مصمم ضروری ہے بمبئی جدہ میں مجھے تلاش کر لیجئے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی محبوب الفقراء حاجی شیخ عبد الصمد صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو میرا مقصود دلی زیارت حرمین شریفین ضرور ہے اگر اللہ نے چاہا تو میری تقدیر میں یہ نعمت لکھی گئی ہے تو جہہ سائی بارگاہ الٰہی کروں گا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کب تک جانا ہوگا کیونکہ بندہ فقیر منتظر حکم الٰہی کا ہے صدور حکم ربی کا علم نہیں ہے کہ کس وقت ہوگا گرچہ آپکی رفاقت سفر حج میں بہت مستحسن ہے لیکن بندہ نہیں جانتا ہے کہ وقوع میں آئیگا یا نہیں بہر حال اگر جانا ہوا تو بمبئی یا جدہ یا مکہ معظمہ میں آپ سے ملاقات ہوگی۔ والسلام خیر الختام

توجہ فرمائندہ اند (مشفقا) باخود باز رود کہ نشاید کہ موجب شماتت اعدا خواہد بود آرے اگر تحقیق آن فی نفسہ بطرز خود میدارند بنویسند و دراں ذکر مولوی صاحب نباشد کہ صورت تباعض وعناد پیدا شود کہ نتیجہ تفرق و تحاسد رو دہد لیکن اگر بنویسند اولاً بمن و نواب صاحب سلمہ ربہ معائنہ خواہد کنانید بعد دیدن ما بقالب طبع آرند مضائقہ ندارد (مشفقا) رعایت کُونُوا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا ۝ ملحوظ خواہند داشت کہ از شقاق و نفاق مبرا و معرا شوند و شیوہ ع اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا ۝ برجا دارند و از حال مقدسہ ہمارس ہر چہ رو داد باشد بزنگارند زیادہ والسلام ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ از دہلی

ردی طرف متوجہ ہوئے ہیں (اے صاحب) آپس میں رد و کد نہ چاہیئے کیونکہ دشمنوں کو برا بھلا کہنے کا موقع ملیگا ہاں اگر تحقیق نفس مسائل کی منقوش خاطر ہے تو آپ اپنے طرز پر تحریر کریں مولوی صاحب ممدوح کا ذکر اس میں نہ ہو کہ صورت بغض وعناد سے نتیجہ افتراق و انشقاق کا پیدا ہوتا ہے اگر آپ کو لکھنا ہی منظور ہے تو قبل طبع کے مجھکو اور نواب صاحب سلمہ کو دکھالیں اور میرے دیکھنے کے بعد طبع کرائیں تو مضائقہ نہ ہوگا اے صاحب! کُونُوا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا۔ کو مدنظر رکھیں گے تاکہ شقاق ونفاق سے بری وخالی رہیں اور طریق ع اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا ۝ پر قائم رہیں اور کو الف مقدسہ ہمارس سے تحریر فرمائیں کہ کیا واقعہ میں آپ زیادہ والسلام ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ از دہلی

مکتوب ہفتاد و پنجم

مناقشہ باہمی مزیل حیثیت است

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ باوجود تاکید بلیغ کے بعد میری سابقہ تحریروں کا جواب نہ دیا مجھے ناپسند ہوا خوب سمجھ لیجئے ع ہر آنچہ ناصح مشفق بگوید بپذیرم ۝ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ۝ از شما یک تن نشد اسرار جو ۝ دیکھئے صاحب باہمی مناقشہ مزیل حیثیت ہے تو تو میں میں سے بوجہ ہلکا ہو جاتا ہے اور اخباری دنیا آستینیں چڑھا چڑھا کے قلم بازی کرتی ہے اور متخاصمین کی پیٹھ ٹھونک کر چھیڑنے کی طرح بھائی بنا لیتی ہے خوب سمجھ کر کام کرنا چاہیئے جس میں آخر کو پشیمانی نہ اٹھانی پڑے۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہفتاد و ششم

رسید انبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم

چھہتر واں خط

آم پہونچے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ انبہ پنجاہ عدد رسید کمال حلاوت وکامرانی بخشید و شادمانی مرا گردید جزاکم اللہ فی الدارین زیادہ والسلام خیر الختام و فتوی مہر کردہ فرستادہ می شود خواہد رسید از طرف ابوالحسن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۱۶ھ روز جمعہ از دہلی

مکتوب ہفتاد و ہفتم

تحقیق مسئلہ عقوق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ بخدمت گرامی ملاذ العلما مخدوم الفقرا حاجی حافظ مراد اللہ صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بدریافت خیریت آنجا سپاس گزار بارگاہ احدیت شدم۔ مراکہ پرسیدہ اند احسانے فرمودند مردہ را مردہ دانستن و زندہ را باعانت دے برخاستن آئین خردمنداں است۔ آنکہ در مسئلہ عقوق نگارش کردہ اند بالایجاز باسخش این است کہ نافرمانی والدین پسندیدہ امر نیست مگر دریں زمانہ کہ لفظ عاق و نافرمان دائر و سائر بل بانواع انام مشہور گشتہ کہ اولاد را از فرزندی خارج نمودہ شد بشرع شریف اصلے ندارد بالکل لغو و بیہودہ است ازیں قول کہ پسر را از دائرہ فرزندی برآوردم اولاد از حقوق خویش محروم نمی تواند شد مفہوم قرآن شریف چناں نیست لہذا در وراثت وغیرہ ہیچیں استحقاق دارد کہ بقول نافہمان وکج خردان پیش از گفتن ایں کلمہ کہ عاق کردم بود۔ ہاں ایذائے والدین گناہ کبیرہ است کہ از عفو والدین محو می شود یا کہ جناب ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ پچاس عدد آم پہونچے خوشی وکمال حلاوت وکامرانی ہوئی جزاک اللہ فی الدارین زیادہ والسلام خیر الختام فتوے مہر کر کے بھیجا جاتا ہے موصول ہوگا۔ ابوالحسن کیطرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو

مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۱۶ھ روز جمعہ از دہلی

ستتر واں خط

مسئلہ عقوق کی تحقیق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی ملاذ العلماء مخدوم الفقراء حاجی حافظ مراد اللہ صاحب خیر وعافیت سے اللہ تعالیٰ رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو دریافت خیریت سے وہاں کے شکر الٰہی بجالایا پرسیدگی حال عاجز باعث احسان سامی ہے مردہ کو مردہ جاننا اور زندگی میں ایک دوسرے کی اعانت کرنی طریقہ پسندیدہ دانشمنداں ہے مسئلہ عقوق کے بارے میں استفسار فرمایا ہے اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ والدین کی نافرمانی پسندیدہ بات نہیں ہے بلکہ سخت مذموم مگر اس زمانہ میں عاق و نافرمان کا لفظ زبان زد خلائق ہو رہا ہے کہ جو کوئی اپنی اولاد کو فرزندی سے خارج کر دے اسکو عاق کہتے ہیں اسکی اصلیت شریعت میں نہیں ہے اور یہ قول کہ اپنے لڑکے کو فرزندی سے باہر کر دیا، لغو و بیہودہ ہے اولاد اپنے حقوق سے محروم نہیں ہو سکتی قرآن مجید کا مطلب و معنی یہ نہیں ہے جیسا کہ لوگ سمجھے ہوئے ہیں اسلئے میراث وغیرہ میں وہی حق ثابت رہتا ہے جیسا کہ قبل کہنے کو تہ عقل و نافہموں کے (کہ میں نے عاق کر دیا) تھا۔ ہاں والدین کو ایذا دینا گناہ کبیرہ ہے وہ گناہ والدین کے معاف کرنے سے

---

* روئداد: مولوی محمد سعید صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے شاگرد رشید تھے جن کے حاجز رہ مولانا ابوالقاسم صاحب فارسی حیات ہیں۔

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرماید۔ مگر اینہم ماثور است کہ مرتکب گناہ کبیرہ ہموارہ بدوزخ نخواہد ماند دریں زمانہ کہ لفظ عاق بر زبان عام است۔ وچنیں است کہ ہرگاہ پدر بعد از مرگ مادر پسر خود را بدیگر کند و زن دیگر بچہ یا می آرد و میزاید بخیال رسوخ آیندہ خویش اولاد انباع (سوت یا سوکن) خود را در نظر پدر خوار کردن و ایذا رسانیدن نخواہد و پدر نیز بوجہ محبت و عشق زن نو ہرچہ وے میخواہد بلا تکمیر بے دریافت حقیقت صادقہ میگوید کہ فلاں نافرمان است از میراث خود خارج کردم چرا کہ گوشہائے وے از سعایت زن نو پر است او نمی فہمد کہ در پیرایۂ غماری چہ آبستنی ست پس اینہم لغو و بیہودہ است فرسودہ و خیالاں کور مغز نمی دانند کہ در اطلاق عقوق چہ لازم می آید لازم است کہ نخستیں پدر پسر خود را خواندہ بگوید کہ شما اینچنیں گفتند و مرا ایذا رسانیدند اگر بار دیگر چناں خواہد شد من ترا سزائے شرعی خواہم داد پس اگر فی الواقع قول زن نو (جدید) صحیح نیست بقطعش برہاں ساطع خواہد آورد یا عفو خواہد خواست واگر بار دیگر فی الواقع خلاف اطاعت بظہور پیوندد پسر را طلبیدہ باید گفت کہ ایں حرکت قبیلہ شما باعث عفو نیست بلکہ شما را پیش خود آمدن نمی خواہم لہذا در غیبت پسر بہوا خواہی زن نو اینچنیں کلمات بیہودہ بزبان آوردن خلاف شرع است از پدر بہ یوم القیامۃ باز پرس خواہد بود چرا کہ غصب حق توریث عند الشرع ممنوع و مذموم است و آنکہ در باب وصیت دریانت کردند اصلش عند الشرع اینست کہ ہرچہ وصیت کند وصی را بیاگاہد اگر وصی غیر حاضر است تا بذریعہ شہادت حاضرین وقت خبرے باید رسانید چہ کہ اگر در وصیت حرمان ارث وارث مستحق است اعلانش بوصی بالضرور باید

معاف ہو سکتا ہے یا جناب حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم شفاعت فرمادیں یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا آجکل عاق کا لفظ ہر کس وناکس کی زبان پر ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جب باپ بعد مرجانے ماں اپنے پسر کے دوسری عورت نکاح میں لاتا ہے اور وہ عورت بچے لاتی ہے اور جنتی ہے تو بخیال حفاظت حقوق آیندہ کے اپنی سوکن کی اولاد کو باپ کی نظر میں ذلیل وحقیر کرانا و ایذا پہنچانا چاہتی ہے اور باپ بھی بوجہ عاشقی و محبت جوان عورت کے جو کچھ کہ وہ چاہتی ہے بلا انکار و بدون دریافت اصل بات کے کہنے لگتے ہیں کہ فلاں نافرمان ہے میں نے اپنے ترکہ سے محروم کردیا کیونکہ اُنکے کان کو نئی عورت نے پیٹے کی طرف سے بھر رکھا ہے وہ نہیں سمجھتے کہ در پردہ کیا معاملہ ہے یہ سب بیہودہ ولغویات ہے پرانے خیال و تاریک دماغ والے نہیں جانتے ہیں کہ لفظ عاق کے کہنے سے کیا اثر مرتب ہوگا حالانکہ پہلے باپ پر لازم تھا کہ بیٹے کو بلا کر کہتا کہ تم نے ایسا کہا ہے مجھکو تکلیف پہونچائی ہے اگر دوسری بار ایسی حرکت کروگے تو تم کو سزائے شرعی دوں گا اگر نجیبی کا کلام خلاف واقع کے ہے تو اسکی تردید میں دلیل وشہادت پیش کرے گا یا خواستگار معافی ہوگا اور اگر دوسری بار بھی قضیہ نامرضیہ ظہور میں آئے تو بیٹے کو بلا کر کہنا چاہئے کہ یہ حرکت ناپسندیدہ تمہاری ناقابل معافی ہے میں تمہارا آنا اپنے پاس نہیں چاہتا ہوں خلاصہ یہ ہے کہ لڑکے کی عدم موجودگی میں نئی عورت کی محبت میں کلمات بیہودہ زبان پر لانا خلاف شرع ہے قیامت کے دن باپ سے پرسش ہوگی کیونکہ حق میراث غصب کرنا شریعت میں گناہ ہے۔ لفظ وصیت کا مسئلہ آپ نے دریافت فرمایا ہے اسکی حقیقت شریعت میں یہ ہے کہ جو کچھ وصیت کرے وصی کو مطلع کرے اگر وصی موجود نہیں ہے تو گواہاں موجود کے ذریعہ اسے خبر کردے

قرآن مجید ناطق است مسئلہ عقوق بخدمت فیضدرجت اسناد الاستاذ رئیس المفسرین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب انار اللہ برہانہ پیش بندہ بود ہرچہ نوشتم ماخوذ آنست فی الحال مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب سلمہ ربہ ایں مسئلہ را توضیح و تشریح بسیط نگاشتہ اند و علماء بلاد عرب وعجم ویرا ستودہ بدستخط خود ویرا مزین کردہ اند موصوف الیہ بقصبہ گھاتم پور سن مضافات کانپور تشریف می دارند اگر خواہند نقل دے از دوشاں برگیرند۔

والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم

حالات ایام طلب علم مقام آلہ آباد عند السفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء مولوی عبد العزیز رضوی صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد از تحریر ایشان بوضوح پیوست کہ بضلع آلہ آباد رسیدند خوب شد لیکن مسجد ایست کہ بایام طلب علم چندے بسر کردہ در آنجا از مولوی زین العابدین صاحب مرحوم و مغفور صحبت درس و تدریس گرم می بود از چند اصحاب دو یار ہم جلسہ مذاکرہ با تنہا کشیدہ بود و قتیکہ از آنسو در گزرند ضرور بہ بینند کہ حال مسجد چیست شنیدہ ام کہ در امام بوئے از بیخ دین برکندہ یا کہ از توپ پرانیدند در دایرہ شاہ محمد جل مفتی اسد اللہ تشریف میدارند یا کہ بجونپور مقیم شدند موی الیہ قاضی عدالت نصرانیہ بودند و حالا از سرکار علوفہ می یابند

کیونکہ اگر وصیت میں کسی وارث حق دار کو اُسکے ارث سے محروم کیا گیا ہے تو اسکا اعلان بذریعہ وصی ضروری ہے حدیث وفقہ کی کتابیں مسائل ارث وعقوق سے لبریز ہیں اور قرآن مجید بھی شاہد ہے عقوق کا مسئلہ خدمت میں استاذ الاستاذ رئیس المفسرین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کے پیش ہوا تھا بندہ نے جو کچھ تحریر کیا اسی سے ماخوذ ہے آجکل مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب نے اسکو بہت بسط و وضاحت کے ساتھ لکھا ہے عرب وعجم کے علماء نے تعریف کی ہے اور اپنی اپنی مہر و دستخط سے مزین کیا ہے مولوی صاحب ممدوح قصبہ گھاتم پور سن مضافات کانپور میں تشریف رکھتے ہیں اگر آپکی خواہش ہو تو آپ سے وہ نقل حاصل کرسکتے ہیں والسلام خیر الختام

اٹھترواں خط

اپنی طالبعلمی کا کچھ حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء مولوی عبد العزیز رضوی صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکی تحریر سے معلوم ہوا کہ ضلع آلہ آباد میں بذریعہ تبدیلی آپ کے پہونچے بہت مناسب ہوا کنارے جمنا کے ایک مسجد ہے کہ طالبعلمی کے زمانہ میں کچھ دن میں وہاں رہا تھا اور مولوی زین العابدین صاحب مرحوم مغفور سے حصول استفادہ میں سرگرم تھا دائرہ کے چند ہم درس اصحاب سے مذاکرہ علمی میں انتہا درجہ کی کشیدگی ہوتی تھی جب آپ اس طرف سے گزریں تو حالت مسجد ضرور معائنہ کریں سنا ہے کہ غدر کے زمانہ میں مسجد بنیاد سے کھودی گئی یا توپ سے رہ اڑائی گئی شاہ محمد اجمل صاحب کے دائرہ میں مفتی اسد اللہ صاحب تشریف رکھتے ہیں یا جونپور تشریف لے گئے مفتی صاحب ممدوح قاضی عدالت گورنمنٹ تھے اب گورنمنٹ سے اُنکو

شاہ محمد فخر الدین را ہم دیدہ بود م طبیب کہنہ مشق و بسیار زیرک و فرزانہ بود نظر نگارند کہ کجا ہستند ذکر مولوی سید محمد عسکری خاں صاحب ڈپٹی بسیار مرد باخدا و متبع کتاب و سنت ہستند ایں پیش بتقریبات ڈپٹی صاحب رفتہ ام ایشاں حافظ ولایت حسین را دیدہ اند عجیب فرزانہ جوان صالح است بالضرور از مولوی صاحب موصوف ملاقات نمایند و طریقہ اخوت اسلامی جاری کردن منتج نتائج احسن است و فقکیہ بہ نیت رحیم آباد باآبادخواہم رسید ایشاں را اطلاع خواہم داد والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ہفتاد و نہم

برا ذیت شکیب باید کرد و لعوض کے نیکوئی فیایان شان انیخا و صابرین ست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف حاجی احمد اللہ صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی مشعر بصحت وسلامتی ذات والاصفات در حالت نگرانی ہمدوش شادمانی دہم آغوش کامرانی گردیدہ ؎

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز
خازن مہر بخور شید کند زر تحویل

دانچہ ایما فرمودہ کہ بعد مصالحت جواب حق شدید نوشتہ خواہد شد بجائے کلوخ انداز را پاداش سنگ است

لیکن چوں ارشاد رب العالمین وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ومطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رواہ ابوداؤد والدارمی درگزشتن وعفو نمودن موجب صد آفرین وتحسین ترین نزد رب العالمین مرتع وظیفہ ملتا ہے میں نے شاہ محمد فخر الدین صاحب کو بھی دیکھا تھا وہ بڑے دانا اور تجربہ کار طبیب تھے۔ الحاصل لکھئے کہ کہاں ہیں۔ کرانا نک پور میں مولوی سید محمد عسکری خاں صاحب ڈپٹی بڑے اللہ والے کتاب وسنت پر چلنے والے ہیں اسکے قبل ڈپٹی صاحب موصوف کے یہاں تقریب قضا وی میں میں گیا ہوں ممدوح الیہ نے حافظ ولایت حسین صاحب کو دیکھا ہی کیا ہی دانشمند و جوان صالح ہیں ان سے ضرور بالضرور ملاقات کریں وراہ ورسم واخوت اسلامی جاری رکھو کہ باعث فلاح وصلاح سفر حرمین کے قصد سے بموقت آلہ آباد پہنچوں گا آپکو مطلع کروں گا والسلام مع الاکرام

اناسیواں خط

جو تکلیف دے اسکو اذیت دینا نہ چاہئے بلکہ صبر چاہئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف حاجی احمد اللہ صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط گرامی اطلاع بر صحت وسلامتی ذات والا کے عین حال انتظار میں پہنچکر خوش وخرم کیا ؎

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز
خازن مہر بخور شید کند زر تحویل

جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بعد مصالحت کے جواب باصواب لکھا جائیگا صحیح ہے بموجب قول مرقومہ ؎ کلوخ انداز را پاداش سنگ است

لیکن موافق ارشاد رب العالمین وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ومطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رواہ ابوداؤد والدارمی درگزشتن وعفو نمودن کرنا کمال تعریف وتحسین الرب العالمین کے نزدیک ہے چنانچہ شیخ سعدیؒ

(نوٹ ۷۹) حاجی احمد اللہ صاحب رئیس رحیم آباد حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی کے والد محترم تھے۔

ومناسب است واز نجا سعدی علیہ الرحمۃ افادہ فرمودہ ع

اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا ؎ وجود آن سرور خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذؓ را ارشاد فرمودند یا معاذ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ رواہ مالک وایضاً عن مالک بلغہ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواہ فی الموطا ورواہ احمد عن ابی ہریرۃ ؎

آسایش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

ورود او سبب عدم صلح از ہر دو صاحبزادگان بوضوح خواہد پیوست

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ شیوہ عباد است ؎

نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا
چوب مجبور ہے خرادیں خرادی سے۔

والسلام خیر الختام ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ ہجریہ

مکتوب ہشتادم

در ہدایت خرید فتاوی از مطبع فاروقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت شیخ طالع یار خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد استفتائیکہ فرستادہ اند ہیں اسولہ را جوابہ پیش ایں نوشتہ ام از مطبع فاروقی طلب فرمایند در اں مجموعہ دیگر فتاوی ہم است لہذا استفتا بلا دستخط واپس فرستادہ اہم والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و یکم

علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ع

اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا

اور خود سردار دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے ہیں یا معاذ احسن خلقك للناس رواہ مالک وایضاً عن مالک بلغہ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواہ فی الموطا ورواہ احمد عن ابی ہریرۃ ؎

آسایش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

اور احوال سبب عدم صلح کا دونوں صاحبزادگان سے معلوم ہوگا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ ورد زبان رکھنا بہترین طریقہ ہے ؎

نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا ؛ چوب مجبور ہے خرادیں خرادی سے

والسلام خیر الختام ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ ہجریہ

اسّی واں خط

فتاوی مطبع فاروقی خرید کیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت شیخ طالع یار خاں صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو جو فتوی کہ آپنے ارسال کیا ہے الہی سوالات کا جواب قبل سے لکھ چکا ہوں وہ چھپ گیا ہے مطبع فاروقی سے طلب کریں اس مجموعہ میں اور بھی فتاوی ہے اسلئے استفتا بلا دستخط واپس کرتا ہوں۔ والسلام خیر الختام۔

اکیاسی واں خط

ازآمدن خود اطلاع باید داد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد آنصاحب درنیجا باخر ماہ حال تشریف خواہند آورد یا نے تاکہ بندہ فقیر از سفر بلاد دیگر چندے مکث نماید زود بزنگارید من بفضلہ تعالیٰ صحیح وسالم وتواتا بودہ فتاکر بدرگاہ الٰہی ہستم۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۲ ہشتاد دوم

عزیز التفاسیر بسیار خوب کتاب نوشتند الا ختم باید کرد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف گرامی منش جامع الحسنات والکمالات اعزی اجمی مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی باد اجزاء اول تفسیر رسیدن ازدیدنش بسیار مسرت حاصل گردید عزیز التفاسیر نام خوبست عزیز البیان فی مقاصد القرآن بقبش مید ہم طرز بیان بسیار از بسیار دلربا و پر اثر است التقاط از بس سخن یافتم جائیکہ منقول ومعقول را امتزاج دادہ اند ندرتے فرمودہ اند کم از کم پنجہزار تفاسیر دیدہ ام این لطافت نیافتم اشعار یکہ جا بجا انشاد شد قلم کشیدہ اند اندراج ضرور نیست درحوالت قصداً باید کرد ورنہ مثل تفسیر نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم خواہد بود کہ کسے نخواہد دید نیچریہ و معتزلہ وغیرہ وغیرہ را کہ زیر و زبر نمودند

کب تک آئیں گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبدالعزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپ یہاں آخر ماہ حال میں تشریف لائیں گے یا نہیں تاکہ فقیر سفر جانے سے توقف کرے جلد لکھئے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح و سالم وتواناروہ کر شکرگزار الٰہی ہوں - والسلام خیر الختام

بیاسی ۸۲ واں خط

عزیز التفاسیر اچھی کتاب ہے لیکن اتمام ضروری ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف بزرگ مرتبہ جامع نیکی وکمالات میرے مفتخر ومحبوب مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو پہلا جزو تفسیر کا پہونچا اسکے معائنہ سے کمال خوشی ہوئی عزیز التفاسیر نام مسخن ہے عزیز البیان فی مقاصد القرآن میں نام تجویز کرتا ہوں بیان کا طریقہ بہت خوب پسندیدہ ومؤثر ہے اخذ مضامین بڑی عمدگی کے ساتھ ہے جس جگہ منقول ومعقول کی ترکیب واقع ہوئی ہے اعجاز کو کام میں لائے ہیں کم سے کم پانچہزار تفاسیر پر میری نظر پڑی ہے مگر ایسی لطافت کسی میں نہیں بائی اشعار پر قلم زد کردیا ہے اسکا اندراج ضروری نہیں ہے جہاں تک مختصر ہو بہتر ہے ورنہ نواب صدیق حسن خاں صاحب جیسی تفسیر کو کوئی نہیں پہنچے گا نیچری ومعتزلہ وغیرہ کا رد خوب کیا ہے اسلئے بہت مرغوب طبع

ازیں طرز ش مرغوب واقع شد ترکیب لفظی تحریر ایشاں را جلائے تازہ داد دلشنوید ایں ہر چہ شد شنیدہ بود وخواہد شد الا اتمامش برذمہ ہمت والا نہمت ایشاں فرض است آنکہ بنام ایں عبد خامل معنون کردن می خواہند پذیرفتنش بسر وچشم حاضر۔ مگر خوب می دانید ہر چہ کہ از شاگرداں امنست اگر ہمطرز امنست ازا منست ورنہ نے وہر چہ کہ عبدالعزیز بمشورہ من می نگارند جزو کل ازما است من ہمیشہ مستعد ہستم کہ دیگر اجزاء باقی وقتیکہ خواہند فرستاد با معان نظر دیدہ واپس خواہد شد خدایا ایشاں را توفیق خیر روزی کناد۔ مبلغ ہفتاد وپنجہزار روپیہ از منی آرڈر وصول کردم اجرش خدادادہ چیزے بمحتاج طلبہ دادہ شد بقیہ بحساب قرض دادیم الحمد للہ کہ مدرسہ از دستگیری ایشاں ایں وقت از قرض سبکدوش است والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۳ ہشتاد وسوم

تاسف رحلت پدر بزرگوار مکتوب الیہ مع دیگر نصائح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مشفقی مولوی عبدالوہاب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم واضح باد کہ از رحلت پدر بزرگوار انصاحب کمال قلق وافسوس است خدایا درجہ مغفرت بخشاد از جرعہ وفرع بجز اینکہ دیدہ ہا را زچیزے رسد چیزے مرتب نخواہد شد از خیرات وصدقات دریغے بفرمایند از صدقہ جاری کہ نزد علماء محقق است حفر بیر وخبر گیری طالبان علم است تغافل نورزند نماز جنازہ غائب بجماعت کثیر ادا کردہ شد وحاضرین مسجد بروز جمعہ مغفرت خواستہ اند اندوختہ مرحوم بعد ادائے فریضہ وتعمیل وصیت ہر چہ باقی ماند بوارثاں باید رسانید آنکہ در باب تقسیم قرآن نوشتند بہتر است کہ تفسیر ہا

ہے ترکیب لفظی نے آپکی تحریر میں نئی روح پھونک دی ہے دستخط یہ باتیں ہوئیں اور ہوتی رہیں گی لیکن اسکا تمام کرنا آنکے ذمہ فرض ہے تفسیر کو معنون اس عاجز کے نام سے کرنا چاہتے ہیں مجھے بسر وچشم منظور ہے مگر خوب یاد رکھئے کہ جو کچھ تالیف وتصنیف میرے شاگردوں سے ہے اگر میرے طریق پر ہے وہ مجھ ہی سے ہے ورنہ نہیں اور جو کچھ عبدالعزیز میرے مشورہ سے رقم کریں گے وہ تحریر میری ہے میں ہر وقت آمادہ ہوں کہ بقیہ دوسرے اجزا جسوقت روانہ کروگے نظر غائر کرکے واپس کرونگا اللہ تعالیٰ آپکو بہترین توفیق مرحمت فرماوے۔ مبلغ ۷۵ پچھتر روپے بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماوے اور کچھ خاجتمند طلبہ کو دیگیا اور بقیہ ادائے قرض میں صرف کیا گیا اللہ کا شکر ہے کہ اسوقت مدرسہ کی امداد سے بار قرض سے سبکدوش ہو گیا ہوالسلام خیر الختام

تراسی ۸۳ واں خط

باپ کے مرنے کی بابت افسوس اور نصیحتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف میرے مہربان مولوی عبدالوہاب صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکے والد بزرگوار کے انتقال سے بہت قلق وافسوس ہوا خدائے تعالیٰ اسکو مورد بخشش کا عنایت کرے رونے دھونے سے سوائے اسکے کہ آنکھوں کو تکلیف پہونچے اور کچھ فائدہ نہیں ہوگا خیر وخیرات سے کوتاہی نہ کریں صدقات جاریہ سے جو کہ علماء کے نزدیک مسلم ثابت ہے کتاں محمد وناد طالبان علم کی امداد کرنی اس سے آپ غفلت نہ کریں جماعت کثیرہ کے ساتھ نماز جنازہ غائب ادا کی گئی حاضرین مسجد نے جمعہ کے دن مرحوم کے واسطے دعاء مغفرت کی مرحوم مغفور کا نقد جنس جمع کیا ہوا بوارثاں ادائے

خریدہ بطالبان علم رسانند بعد انتظام خانگی وفراغ کلی در پنجا تشریف باید آورد اگر خیال ناغہ سبق است مطالعہ میکردہ باشند وتنیکہ در پنجا خواہند آمد بسماعت من رسانند ازدیگری مادر مہربان خود وبرادران بزرگ گاہے چشم پوشی نکنند ورنہ اینہمہ کہ حاصل کردہ اند بر باد خواہد رفت چرا کہ حق عباد بر ذمہ بندگان واجب الادا است والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہشتاد و چہارم

بشرح اسماء الرجال عمدہ کتابے نگاشتند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی باد اجزاء شرح اسماء الرجال مولفہ ایشاں رسید از دیدنش بسا مسرتے اند قسم عنوان دلپذیر است وسلوبش بسیار دلپسند طرز تحریر را چگویم ہمیں کافیست کہ قلم برداشتہ عبد العزیز نگاشتہ وتوشتہ است تحقیقات نیز ہمیں است مگر بلا روی کہ دست داد از موہبت خدا تعالیٰ میدانم خوف است کہ طوالتش باختتام رخنہ نیاندازد لہذا ہر چہ گیرد مختصر گیرد الاجامع ومانع طرز باشد بر وفیات گرد آمدہ خویش قناعت نکند حتی الامکان نظر غائر باشد شاید کہ آدمی شمس جلی واد واد انما بیاید زد وایشاں سلمہ بدعوی تحقیق خود جنگد نا معرکہ آدمی شمس و کشش مثل ابو الحسنات مولوی عبد الحی لکھنوی وتواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی پیش آید چرا کہ وفیات را ائمہ سلف بسیار دلسیار نازک یافتہ اند بطور انموذج بہ بینند کہ حالات ابن ابی الصلت قرض ووصیت کے جو کچھ باقی ہے وہ وارثوں کو پہونچانا چاہئے ہے قرآن مجید کی تقسیم کے بارے میں لکھا ہے بہتر ہے تفاسیر خرید کر کے طلبا کو دینا چاہئے بعد فراغت انتظام امور خانگی کے یہاں آنا چاہئے اگر خیال ناغہ سبق کا ہے تو مطالعہ کرتے رہیں جس وقت یہاں آئیں مطالعہ کئے ہوئے کو مجھے سنا دیں مادر مہربان وبرادران بزرگ وخرد کی دلجوئی وخدمت سے کبھی چشم پوشی نہ کریں ورنہ جو کچھ کہ حاصل کیا ہے برباد جائیگا کیونکہ بندوں کا حق ذمہ میں بندہ کے واجب الادا ہے۔

والسلام خیر الختام

چوراسی واں خط

شرح اسماء الرجال پسند ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو شرح اسماء الرجال کے اجزا موصول ہوئے اسکے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی آپکی تحریر کا عنوان دلپذیر اور بہت دلپسند ہے تحریر کے وصف میں اس قدر کافی ہے کہ عبد العزیز نے قلم برداشتہ لکھا ہے تحقیقات نادر ہے لیکن یہ بلند پروازی جو کہ حاصل مبنی علیہ ایزدی ہے خوف ہے کہ طولانی مضامین شرح باعث رخنہ انداز اختتام نہو اسلئے جو کچھ لیں مختصر لیں مگر روش جامع مانع رکھیں جمع کردہ تاریخ وفیات پر اپنے قانع نہوں حتی الامکان نظر غائر رکھیں کیونکہ جس کی طبیعت جھگڑالو واقع ہوئی ہے وہ آپ کیساتھ الجھ پڑے آپ اپنی تحقیق کی بنا پر جنگ کریں تو جنگ و جدال مثل ابو الحسنات مولوی عبد الحی لکھنوی ونواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی کیطرح نہ ہو آپ کیونکہ وفیات کو ائمہ سلف نے بہت زیادہ مہتم بالشان پایا ہے نمونہ کے طور پر دیکھئے کہ احوال ابن ابی الصلت

کو مکمل لکھا مگر لوگوں کے اعتراض پر غور خوض نہ کیا مثلاً ابو عمرو الہاشمی کا ترجمہ لکھا مگر تحقیقات ابن جزری کی مہمل تصور کیا میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے نقصان مراتب ومدارج کا فرمایا مگر نظر کی خطا ضروری ہے اسلئے ترمیم کر کے جا بجا خط کھینچ دیا ہے کہ ماخذ سے مقابلہ کر لیں۔

عزیزم آپکی دماغ سوزی پر صد آفریں ہے کہ باوجود کاروبار ملازمت سرکاری کے معاملہ دینی رخاص کر خدمت کتاب وسنت میں لطف وچسپی آوافر رکھتے ہیں ع آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو ؎

عربیت را دیدم بسا ندرت انگیز وباعث لطف طبیعت واقع شد چرا کہ زندہ دلی ایشاں مترشح ست بقیہ کل اجزا پیش بانظر سید کہ با معان نظر در آوردہ واپس خواہم کرد۔ مبلغ ۵۰ روپیہ کہ بصیغہ منی آڈر فرستادند شکریہ اش بپذیرید ایزد توانا ایشاں را از آل ومال بہرہ مند بخشیدہ باشد چہ کہ دستگیری مدرسہ خود شیوہ عالی ہمتانست طلبہ ونیز ایں دعاگوی صمیم شما صبح ومسا نیک برائے شما میخواہند۔ چند دانہائے شفتالو دربستہ نگاہداشتہ امروز فرستادہ شد از ریلوے اسٹیشن واگذار نمایند اگرچہ دانہا مثل سابق نیست مگر غنیمت است از پنجاب بمارسیدہ از انہم چند دانہا برداشتہ بقیہ در دیگر بستر چیدہ روانہ کردہ شد والسلام خیر الختام از حاضرین مدرسہ ومسجد السلام علیکم۔ ۴ جمادی الاخری ۱۳۰۴ ہجریہ از دہلی

مکتوب ہشتاد و پنجم

مشعر باصطلاح صوفیہ ومعارج ومدارج اہل سلوک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف

پچاسی واں خط

انبساط وانشراح قلب فنافی الشیخ ورموز وکشف لطائف خمسہ مصفا وتاکید بہ تہجد حلقہ وذکر جہر وخفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف میرے

اعزی واجبی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ عزیز رسید خوشنود گردانید از انبساط و انشراح قلب چیزے نوشتند کہنہ ناسور مرا جرح بخشید عزیزا ثانی وتوقف شاں رحمانیت است وہر چہ از دیر آید دیر پاید سلطان الاذکار قرآن از ما آموختہ انداز وے کار گرفتن است فنائی الشیخ آئین حضرات ما نیست بلکہ شیخ ابرائے ہمین است کہ از قرآن وحدیث ہر چہ بوے رسیدہ یابزرگاں طریقہ حقہ بخشند بطالب رساند شیخ را رتبہ نیست ونہ مجالے دارد کہ گامے از دائرۂ شریعت بیروں نہد ہر کہ از چگونگی ما بپرسد از جانب ما بگوید ؎

* بلبل از گل نگزرد گرد چمن بیندمرا *
* بت پرستی کے کند گر برہمن بیندمرا *
* در سخن پنہاں شدم مانند بو در برگ گل *
* ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیندمرا *

سخن ما چیست قال اللہ قال الرسول۔ در صحاح ہر چہ رفاق دیدہ اند آنہمہ تصوف و درویشی است درویشاں از کجا یافتند ازیں یافتہ اند شیخ ما علیہ الرحمۃ ہموارہ می فرمودند کہ بر کردار ما چشم بند و بر سخن ما گوش بند و در قلب خویش جائے بدہ یاد دارند کہ فقیر از ایشاں سلمہ عرض نمودہ است کہ وقت تہجد اگر اخلاص دست دہد باین دآں توجہے نباشد برابر ہزار اربعین است اربعین این نیست کہ بر مرقدے نشیند ایں ماثور نیست ونہ اجرش ماثور مسجد منزل خدا رسیدگی است نہ تربت ہر کہ از مسجد میگریزد و بر مزارے مے نشیند از خدا می خدا می گریزد خدا رسیدگی نصب وے نخواہد شد مزد کشف قبور از ایشاں بشرح وبسط گفتہ ام ویرا از خدا رسیدگی

مفتخر ومحبوب مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکا خط پہونچکر خوشی وخرمی حاصل ہوئی انبساط[1] وانشراح قلب کی حالت قدرے تحریر کرکے میرے ناسور کہنہ کو تازہ کردیا۔ ای عزیز تراخی وتوقف شان باری تعالیٰ ہے جو چیز دیر میں حاصل ہوتی ہے وہ دیر پا ہوتی ہے سلطان الاذکار قرآن مجید ہے جو مجھ سے سیکھا ہے اُس سے کام لیں فنائی الشیخ میرے حضرات کا طریقہ نہیں ہے بلکہ شیخ اسواسطے ہے کہ قرآن وحدیث سے ان کو جو کچھ معلوم ہوا ہی یا بزرگان طریقت صادقہ نے انکو عطا فرمایا ہے وہ طالب کو پہونچادیں شیخ قادر اس بات پر نہیں ہے کہ اپنا قدم حلقہ شریعت سے باہر رکھے جو کوئی میرا حال دریافت کرے اسکو میری طرف سے کہدو ؎

بلبل از گل نگزرد گرد چمن بیندمرا ❊ بت پرستی کے کند گر برہمن بیندمرا
در سخن پنہاں شدم مانند بو در برگ گل ❊ ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیندمرا

میری باتیں صرف اللہ اور اسکے رسول کا قول ہے صحاح ستہ میں باب رقاق کو دیکھا اور پڑھا ہے وہ سب تصوف وفقیری ہے اور درویشوں نے کہاں سے حاصل کیا ہے اسی فصل رقاق سے میرے شیخ علیہ الرحمۃ برابر فرمایا کرتے تھے کہ میرے فعل سے آنکھیں بند کرلو میری باتوں پر کان رکھو اور اپنے دل میں جگہ دو یاد ہوگا کہ فقیر نے آپ سے بیان کیا تھا کہ اگر تہجد کے وقت خلوص دلی میسر ہو اور کسی طرف توجہ نہیں ہو تو یہ خلوص ہزار چلوں کے برابر ہے۔ اربعین (چلہ کشی) یہ نہیں ہے کہ قبر پر بیٹھیں یہ فعل رسول اللہ صلعم سے منقول نہیں ہے اور نہ اجرا سکا مذکور ہے خدا کے پہونچنے کا مقام مسجد ہے نہ قبر مسجد سے جو کوئی بھاگے اور فرار پر رہے وہ خدا سے بھاگتا ہے اسکی تقدیر میں خدا رسیدگی

[1] شیخ سے مراد حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر مدنی نبیرہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی سے جناب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تلمذ حدیث بڑے اور تفسیر کلام مجید کی سند حاصل تھی بلکہ بہت مسنون محمدی کی بھی سعادت حاصل ہے اور مدرسہ حضرت شاہ اسحاق صاحب محدث دہلی کا اللہ سبحانہ الگ موجود ہے جو کوئی کے سنہ وہ دیس بانے بسا وہ بلا رہا تھا لی والوں کے گھنے جمے ہوئے تھے اور مسلمین درجہ تا اسعرف کی نوبت کو کہ ایک فوج کی درسگاہ ہے۔

تعلقے نیست اگر کسے گوید کہ پیرے بر آب می رود یا بر آسمان می پرد اصلا نمی تواں پرید و نہ بر آسماں ہرگز خواہد رفت باور نکنید چرا کہ از درویشی انچنیں شبہات (بر آب بریدن و بر آسمان رفتن) چہ نسبت بلکہ ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی سر حق بر ما بخند

اعزیز دلہا از اربعین چہ خیزد (اگر باسپ انی رما تنا گور پرستیدن آئین درویشی می پندارند حالانکہ از قرآن وحدیث خلاف ہے ناطق است وحضرات طریقہ انار اللہ برہانہم ہموارہ ازیں کارہ بودند از لطائف خمسہ (نماز پنجگانہ) حل خوامض شدہ نزول نور انیت میشود خلاصہ آں اسم اعظم است ہموارہ نظر بر حال خود باید انداخت واز مغائب دیگراں اجتناب باید داشت ایں امر کاشف عقود است فافہم قدیر برزریہ (کہ رسد تحقیقیا شدن آئین آں عبا است واز صبر قانع شدن شعار صوفیات ہر چہ رسد از دوست وہر چہ رود از حکم وے بیروں نیست تذکرہ صوفیا حال وا نمودند۔ ایں ہمگناں کہ از زرق وشید گدیمی کنند وتکلم می پرند وخود سواد الوجہ فی الدارین میشوند ازیں سالوسان دیو سیرۃ ہر کسے را دامن چیدن آئین بخردان است حضرت سید السالکین قدس سرہ در صادق پور فرمودہ بودند کہ درویشاں را تاخیر الانظار خدا بخشیدہ است کہ بیک نگاہ اگر طالب صادق است بدرد عیاں رساند وآں چیست خدا شناختن وبندہ پنداشتن اینہمہ کہ می آموزانند اصل اصول درویشی است حلقہ کشیدن۔ ہؤ حق کردن۔ غوغا برداشتن نہوگی کشف قبور کے رمز کو واضح طریق آپ سے کہہ چکا ہوں ان باتوں کو خدا رسیدگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ میرے پیر پانی پر چلتے ہیں یا وہ آسمان پر اُڑ جاتے ہیں ہرگز اسکے آڑنے اور آسمان پر جانے کا یقین دکر و کید کفقیری میں ایسی شعبدہ بازی یعنی (بر آب رفتن و بر آسمان پریدن سے) کیا تعلق بلکہ ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ❊ گر نہ بینی سر حق بر ما بخند

اے عزیز (ابھی) چلہ کشی سے کیا حاصل ہے جو آج کل کے لوگ (اعنی معتقدی امرار روسا) قبر پرستی کو طریقہ درویشی وفقرائی کا خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن وحدیث اسکے خلاف ہیں ندا کر رہا ہے اور بزرگان طریقت (اللہ تعالیٰ انکی دلیل کو روشن کرے) وہ اس قبر پرستی سے ہمیشہ بیزار تھے اور بیزار رہے لطائف خمسہ سے (نماز پنجوقتی) حل مشکلات کی کفیل ہو کر نورانیت کے نزول کی باعث ہوتی ہے گویا نماز اسم اعظم ہے ہمیشہ اپنی حالت پر نظر رکھنا چاہئے اور دوسرے کی عیب جوئی سے پرہیز کرنا چاہئے یہ بات مشکلوں کی حل کرنیوالی ہے سمجھو اور غور کرو آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ آل عباد وصالحین کا ہے اور صبر پر ثابت قدم رہنا شعار صوفیوں کا ہے اور جو کچھ پہونچا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو کچھ جاتا ہے وہ اسکے حکم سے باہر نہیں ہے فی زمانہ کے صوفیا کا ذکر آپ نے کیا یہ سب مکر وفریب سے گدائی کرتے ہیں اور پیٹ پالتے ہیں اور وہ دنیا وآخرت کی روسیاہی حاصل کرتے ہیں ان مکار دیو سیرت سے پرہیز کرنا دانشمندوں کا کام ہے حضرت سید السالکین قدس سرہ صادق پور میں فرماتے تھے کہ فقیروں کی نظر میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر دی ہے اگر طالب صادق ہے تو ایک نگاہ میں مراتب اعلیٰ کو پہونچا دیتے ہیں اور وہ مراتب کیا ہے خدا کو پہچاننا

سلہ سید السالکین قدس سرہ ہمارے مولا سید احمد صاحب شہید بریلوی ہیں ۱۲

اہل محلہ را بتردد انداختن و بچگان خفتہ را بیدار کردن از بہر پیدا نمودن زر است والا تضرع باخفا منطوق کریم است حضرۃ قدسی سیرۃ شاہ محمد آفاق صاحبؒ می فرمودند کہ مثل ضفادع غوغا کردن شان درویشی نیست خدا خفتہ نیست کہ بیداری کند بلکہ حرکات بیہودہ ایشاں را نیک می نگرد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ من عبادت می کنم و نیز تزوج می کنم۔ قوت می خورم الاغوغائی نمایم ابتذال شاں بنیان است۔ عزیزاً از شرک و بدعت علی حدہ بودن و احتساب اعمال و نفوس خود نمودن آئین دین حضرات صوفیاء کرام است و دیگرے آنکہ چند اعمال پرسیدہ اند بیائید و بشنوید و خموش شوید چرا کہ ع

خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمے آید

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۶ ہشتاد و ششم

از حدوث زیاد انتشار نباید کرد چہ کہ فتح الباب خواہد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی نواب صاحب معین المساکین سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ رسید از مطالبش آگہی گردید ایزد تعالیٰ در معاملات انصاحب فضل فرماید از قویہ وانابت اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ جاننا یہی تعلیم اصل اصول درویشی کا ہے حلقہ قائم کرنا موجق کرنا اور شور وغل مچانا اور اہل محلہ کو پریشانی میں ڈالنا سوتے ہوؤں کو جگانا یہ سب باتیں حصول زر کیواسطے ہیں ورنہ خدا سے مخفی گریہ وزاری پر کلام الٰہی ناطق ہے حضرت قدسی سیقر[1] شاہ محمد آفاق صاحبؒ فرماتے تھے کہ میڈک کی طرح شور مچانا شان فقیری کی نہیں ہے خدا تعالیٰ سویا ہوا نہیں ہے اسکو جگائیں بلکہ بیہودہ حرکتوں کو وہ عمل صالح تصور کرتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں عبادت بھی کرتا ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں اور غذا بھی کھاتا ہوں لیکن میں شور وغل نہیں کرتا ہوں اور عاجزی وانکساری نبیوں کی شان ہے اے عزیز شرک وبدعت سے الگ رہنا اور اپنے عملوں کا محاسبہ کرنا بہترین طریقہ صوفیاء کرامؒ کا ہے دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے چند علوں کو دریافت کیا ہے یہاں آئے اور سنئے اور چپ رہئے کیونکہ ع خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والسلام خیر الختام

چھیاسیؔ واں خط ۸۶

مصیبت کیوقت منتشر نہونیکیلئے نصیحت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی نواب صاحب بعد دعائے سلامتی رکھنے کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا ملا مضمون سے خط کے آگاہ ہوا خدا تعالیٰ سے

---

[1] حضرت شاہ محمد آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کرامات مجاہدہ وزہد اور مکاشفہ تمام عالم میں مشہور ہے۔ آپ بھی اُس زمانہ کے بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے اور پیروی سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت مدنظر رکھتے تھے۔ نسب آپ کا حضرت مجدد الف ثانیؒ تک پہونچتا ہے اور آپ بھی حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد میں ہیں۔ آپ نے بتاریخ ۱۲ محرم الحرام ۱۲۸۵ھ بروز بدھ بعد نماز مغرب اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ جمعرات کے دن آپکو سبزی منڈی متل پرہ میں دفن کیا گیا۔

تغافل نورزند روزمرہ یک منزل قرآن مجید وچند اجزاء صحیح بخاری ضرور باید خواند انشاء اللہ تعالیٰ دشمن پامال خواہد شد از ہجوم اعداء ہرگز خوفے وہیبتے را در مزاج شریف جانباید داد زود فتح الباب خواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ چرا کہ الفرج بعد الشدۃ را خوب میدانند۔ فقیر را ہمواره نیک سگال خود باید تصور بدمرا رسانیدہ اند کہ انتزاع مناصب خواہد بود بجایش ترقی مدارج اخروی نصیب انصاحب است چہ کہ اشاعت کتب اسلام بدات بابرکات انصاحب متعلق شدہ است۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۷ ہشتاد و ہفتم

تحقیق مناسب است ہر کہ اشتغال امور شرعیہ کند بجا و نامناسب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الحسنات والکمالات والفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد فی الواقع مارا اختلافی از تحقیق شما نیست ہرگاہ کہ زید میگوید۔ کہ قرآن حدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانے کی باتیں ہیں جو چیز خدا نے کھانے پینے کے لئے دی ہے اسکا صرف ہر شخص کر سکتا نکاح کے مہر اور خرچی میں کیا فرق ہے، پس از دائرہ اسلام نامبردہ خارج متصور است چرا کہ قرآن منزل من اللہ تعالیٰ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمواره واجب التعمیل ولائق التعظیم بر مومن است آنکہ نوشتہ اند خالد کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، آں بر الفضول است تحریر یکہ در میان علماء احناف واہل حدیث اتفاق کثیر وجماہیر صلحا بتطبیق قرآن وحدیث در میان آمد صحیح است واللہ

آپکے معاملات میں فضل فرمائے توبہ واستغفار در جمع درگاہ باری سے غفلت نہ فرمادیں روزانہ ایک منزل قرآن مجید و یا رہ صحیح بخاری کا ضرور پڑھ لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ دشمن برباد ہوگا اور دشمنوں کی کثرت سے ہرگز خوف زدہ نہونا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ جلد کامیاب ہونگے کیونکہ الفرج بعد الشدۃ سے آپ بخوبی آگاہ ہیں فقیر کو ہمیشہ اپنا بہی خواہ تصور فرمادیں مجکو خبر ملی ہو کہ تنزلی مراتب مدارج کا آپکے ہونیوالا ہے اور اسکے بدلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی مراتب اخروی آپکی قسمت میں ہوگی کیونکہ کتب اسلام کی اشاعت آپکی ذات بابرکات سے وابستہ ہو والسلام خیر الختام

ستاسیؔ واں خط ۸۷

تحقیق سے اختلاف نہیں ہے۔ احکام شرعیہ کو خفیف وحقیر جاننا برا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف جامع الحسنات والکمالات والفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہانمیں خیر وعافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو مجھکو آپکی تحقیق سے اختلاف نہیں ہے جبکہ زید کہتا ہے کہ قرآن وحدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانیکی باتیں ہیں جو چیز خدا نے کھانے اور پینے کے لئے دی ہے اسکا صرف ہر شخص کر سکتا ہے نکاح کے مہر اور خرچی میں کیا فرق ہے، تو وہ شخص مذکور دائرہ اسلام سے باہر ہوگیا کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہوا ہے اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشہ ہر مومن پر اسکے واجب العمل ولائق تعظیم وتکریم ہے آپنے لکھا ہے کہ خالد کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور وہ ایسا آدمی ہے جو تحریک کہ درمیان علماء احناف واہل حدیث کے

بلاد و امصار بعیده و اقطار مدیده جاری و ساری است همگنان را
بر هدایت عمل باید ساخت و هرگز پیرامون خود او ہام باطله را
نباید آورد - یاد باشد که هنگام مناظره تامین بالجهر و رفع الیدین
پیش ما بود ند و آخر جوابے از مخالفین من نیامد و این مسئله طے شده
است که رفع الیدین زینت الصلوٰۃ و از تامین بالجهر شوکت اسلام
است اللّٰهم زد فزد - ضیق نفس مرا بالفعل بسیاری آزارد
چند کاغذات استفتا فرستاده ام و ایمار خود بمطابقت قرآن
و حدیث ظاهر کرده ام جواب مدلل و مسکت نویسند که بر آں
مهر خود و مواہیر دیگر علماء حق رده شائع نمایم در فرستادن
استفتا ها تغافل نکنند و نه بے پروائی فرمایند والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۸ ہشتاد و ہشتم

بطلب جواب رسالہ مبتدعین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ
تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ عرصہ ہفتہ عشرہ
گزشتہ کہ یک رسالہ مبتدعین فرستادہ ام کہ آنرا کما حقہ رد
کردہ رود ارسال نمایند زیرا کہ اہل بدعت در ہیچا شور و غل آغاز
کردہ اند کہ جواب رسالہ مایاں غیر مقلدین ہنوز ندادند لہذا انگاشتہ
میشود کہ دریں ولا کاروبار موقوف نمودہ رسالہ مرسلہ را زود بخوبی
کردہ روانہ خواہند ساخت - زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۹ ہشتاد و نہم

اتفاق رائے سے جمہور دینا کے مطابقت میں قرآن و حدیث کے تسلیم کی گئی
وہ بفضلہ صحیح ہے اسکا اجراء دور و نزدیک کے شہروں و قریوں میں جاری ہے
تمامی لوگوں کو اسی ہدایت پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور ادام فاسدہ کے گرد نہ پھرنا
چاہئے آپ کو یاد ہوگا کہ تامین بالجہر و رفع الیدین کے مناظرہ کے زمانہ میں
میرے پاس آپ موجود تھے آخر کوئی جواب میرے مخالفین سے نہ ہو سکا
اور یہ مسئلہ ہو چکا ہے کہ رفع الیدین زینت صلوٰۃ ہے اور تامین بالجہر سے
شوکت اسلام ہے اے اللہ دشمنوں کو آجکل ضیق النفس مجھے تکلیف دہ
ہو رہا ہے چند استفتا کے کاغذات روانہ کر چکا ہوں اور موافقت میں قرآن و حدیث
کے اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں جواب مدلل و مسکت لکھیں کہ اسپر اپنی و دیگر
علماء ربانی کی کرا کے شائع کریں اور بھیجنے میں استفتا کے بے پروائی و غفلت
نہ کریں - والسلام خیر الختام

اٹھاسی ۸۸ واں خط

مبتدعین کے رسالہ کا جواب بھیجدیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ ہفتہ عشرہ ہوتا ہے
کہ ایک رسالہ بدعتی کا آپ کے پاس بھیج چکا ہوں کہ اسکا رد کما حقہ کر کے
جلد واپس کریں کیونکہ یہاں کے بدعتیوں نے شور و غل مچا رکھا ہے
کہ ابتک غیر مقلدین نے میرے رسالہ کا جواب نہیں دیا اسلئے لکھا جاتا
ہے کہ ان دنوں کاروبار موقوف کر کے رسالہ مرسلہ کا رد اچھے عنوان سے
مرتب کر کے روانہ کریں - زیادہ والسلام خیر الختام

نواسی ۸۹ واں خط

بتعریف تجلے مصطلحہ صوفیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الکمالات والفضائل
مولوی سید عبد العزیز صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح و ہویدا باد کہ بندہ فقیر بخیریت تمام
وارد دریافت تندرستی انصاحب شاکر بدرگاہ خدا جلشانہ شدم آنکہ
بدریافت تجلی و متعلقاتش ایما کردہ اند (عزیزا) چہ گویم کہ گفتن نمی
توانم سرخش دراز کہ باختصار روے مقصت نتواں بود لہذا قدرے
از بسیارے و دانہ از انبارہا و قطرہ از بحر زخاری نگارم و قتیکہ
پیش من خواہید آمد تفصیل وے خواہم گفت چرا کہ در نوشتن نمی
آید ؎ ستانی زباں از قلیبان راز
کہ تا راز سلطاں نگویند باز

فقیر خاموش است و اغیار بر سر رخنہ و خلفشار تجلی سہ قسم
وارد اول تجلی ذات و آں مکاشفہ است دوم تجلی صفات الذات
کہ آں مواضع نور است سوم تجلی حکم الذات و اخر اشیاء و ایست
معنی مکاشفہ غلبہ یقین است کہ ازاں حالتے واقع شود گویا خدا تعالیٰ
را می بیند، و اما موانع غفلت (چنانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم فرمودہ است اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ ،
(یا از دیدہ در آخرۃ مشاہدہ بدست خواہد آمد و در دنیا ممکن نیست ؎
تجلی صفات الذات کہ دراں دو احتمال است یکی آنکہ بندہ فکر در افعال
خدا کند کہ در مخلوقات یافتہ شود - و صفات ویرا پیش نظر نماید
بدرجہ ایقان قدرت الٰہی بروے غالب میشود و از اسباب نجمیت
بود و از وے صفات و تسبیب ساقط گردد و ایقان علم خدا کہ
محیط است بر آں مسلط آید کہ ازاں نہایت خضوع عدم ہوش می نماید

تجلی کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع کمالات و فضائل مولوی
سید عبد العزیز صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت کے
ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو کہ بندہ فقیر
مع الخیر ہے اور درک صحبتوری سے آپکے فکر گذار درگاہ ایزدی جل شانہ
تجلی و حوالی تجلی کا حال دریافت کیا ہے اے عزیز کیا کہوں کہنے کی قدرت
نہیں بیان و شرح تجلی طول طویل ہے اختصار سے بھی بیان نہیں کر سکتا
اسلئے محض قلیل بہت سے اور دانہ متعدد انبار اور قطرہ عنقریب بحر
دریا سے رقم کرتا ہوں جسوقت میرے پاس آپ آئیں گے اسکی تفصیل
سناؤں گا کیونکہ وہ حاطہ تحریر میں نہیں آسکتی ؎

ستانی زباں از قلیبان راز ؛ کہ تا راز سلطاں نگویند باز

فقیر خاموش ہے اور اغیار جنگ پیکار میں مشغول رہے اسلئے جاننا
چاہئے کہ تجلی تین قسم کی ہے اوّل ذات کی تجلی اسکا نام مکاشفہ ہے
دوسری تجلی صفات ذات وہ مقام نور کا ہے تیسرا حکم الذات کی
تجلی وہ آخر اشیاء کی ہے - مکاشفہ کے معنی غالب ہونا یقین کا
ہے اس سے ایک خاص حالت پیدا ہوتی ہے جس سے وہ اللہ کو دیکھتا
ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا موجب غفلت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
لیکن آنکھوں سے دیدار آخرت میں میسر ہوگا دنیا میں ممکن نہیں ہے
تجلی صفات الذات اُس میں دو احتمال ہیں ایک وہ کہ بندہ افعال
خدا میں فکر کرے جو کہ مخلوقات میں پائی جاتی ہے اور صفات باری تعالیٰ
کو پیش نظر رکھے اس ذریعہ سے غلبہ یقین قدرت الٰہی کی اس پر غالب
ہوتی رہے اور اسباب معدوم ہوتے ہیں اور صفات اور تسبیب

(چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد نمودہ است فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ) وایں انوار مواضع است کہ یاں یعنی نفس دراں حال منور باانوار متعددہ می باشد واز مراقبہ بمراقبہ دیگر انقلاب می کردہ باشد بخلاف تجلی ذات کہ دراں جا نہ تعدد است نہ تغیر و دیگرے آنکہ صفت ذات ایں چناں بنگرد کہ بلاواسطہ اسباب خارجیہ صرف ازاں مرکن کہ تمام انبیاء وافعال وتمام مخلوقات از ذات واجب پیدا می شود وعارف راکہ بوقت تجلی حواس اشیاء مثالیہ نوریہ ظاہر شوند آنرا مواضع می نامند وتجلی آخرت آنست کہ در دنیا و آخرت ببصیرت قلبی معاینہ جزاو سزا فرماید وادراک اشیاء در نفس وے بنحیے عیاں شوند کہ گرسنہ را اشتہاء وتشنہ را تشنگی وادراک تکلیف نشود۔ مرا کہ مسلک محمدی دارم ازیں زواید ربطے نیست۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب نودم ۹۰

اسرار بیعت شریعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انعاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد الحمد للہ کہ بفضلہ تعالیٰ وتبارک بخیریت ہستم ودرائے شمانیک خواستہا ہمیشہ آنکہ دربارہ نکات واسرار بیعت پرسیدہ اند ازیں پیش متواتر و پیا پے طریقہ مروجہ این خاندان دیدہ اند ورزاخذ بیعت ازشما سرے از اسرار ہم گفتہ ایم حالا زیر قلم می آید مسئلہ بیعت اگرچہ آسان ست بدستور اسلام ودشواری را در وگنجا نشے نیست ہاں برطالب صادق ایفاء عہد وپیمان متحتم است بیعت پیمانی است

کہ دراں توبہ از معاصی وسیئات داخل است وہم اقرار لسان وعزم قلبی برائے ایفاء آیندہ وعدم ارتکاب گناہاں وتعمیل اوامر شرعیہ ووعدہ ترک شرک وکفر وبدعت ہست واز ہمہ مناہی شدہ توحید الٰہی ورسالت محمدی پناہی وبعث وحشر ونشر پذیرفتہ بجاآوری عہود شرعیہ بذمہ خود فرض داند غرض کہ از منہیات شرعیہ اجتناب وتوبہ بہترین مقاصد بیعت است خدا تعالیٰ می فرماید اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ بروست بیعت کنندگان دست خود در عزوشانہ محول فرمودہ ارشاد کردہ ہر کہ ایفاء عہد نخواہد کرد وبال بر نفس وے است وہر کہ وفا کرد اجر عظیم خواہد یافت وایں ہم گفتہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ الخ منشا ایں ست ہر کہ زیر درخت بیعت از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ بر آن رضاء الٰہی ونزول سکینہ مشروط ساختہ ودیگر بار فرمودہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ دریں آیت از زنان بیعت کنندگان گرفتن عہد عدم ارتکاب شرک باللہ وزدی زنا قتل اولاد وبہتان افتراء ناموزوں از امر معروف موفق نمودہ چنانچہ بتطابق وے ذات مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچند اقسام وابواب بیعت از صحابہ

ساقط ہوتے ہیں اور خدا کے علم کا ایقان کہ وہ اُس پر محیط ہے اور اس پر اُس کا تسلط ہے اسلئے کمال خضوع کے باعث وہ بیہوش معلوم ہوتا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اور اس انوار کیلئے مقامات ہیں کہ نفس اس نور کا مخزن بنکر انوار متعدد کیساتھ منور ہوتا ہے اور ایک مراقبہ سے دوسرے مراقبہ کیطرف منتقل ہوتا ہے بخلاف تجلی ذات کے کہ اُس میں نہ تعدد ہے نہ تغیر دوسری بات یہ ہے کہ صفت ذات باریتعالیٰ کی اسطرح معائنہ کرے کہ بلاواسطہ اسباب خارجی کے صرف لفظ کُنْ سے ساری اشیاء وافعال اور کل مخلوقات ذات واجب سے پیدا ہوا ہے اور عارف کے مفقود الحواسی کیوقت تصویر خیالی نوری ظاہر ہوتی ہے اسکا نام مواضع رکھتے ہیں اور تجلی آخرت وہ ہے کہ دنیا و آخرت میں بصر قلبی کے ذریعہ جزا وسزا کا معائنہ کرے اور علم اشیاء کا اسکے نفس میں اس طرح سے ظاہر ہو جیسے کہ بھوکے کو غذا کی طلب اور پیاسے کو پانی کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ہم کہ مسلک محمدی رکھتے ہیں ان فضولیات سے سروکار نہیں۔ والسلام خیر الختام

نوّے ۹۰ واں خط

بیعت کے اسرار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی عزیز العلماء صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو اگاہ شکر ہو کریں خیریت سے ہوں اور آپکی فلاح کا خواستگار ہوں بیعت کی باریکی ونکات کے بارے میں آپنے جو مجھ سے دریافت کیا ہے اس سے قبل اکثر اس خاندان[۹] کا مروجہ دیکھا ہے اور بیعت کے دن بھی بعضے رموز ونکات آپ سے کہہ چکا ہوں اب پھر تحریر کرتا ہوں بیعت کا مسئلہ بہت آسان ہے کوئی دشوار و مشکل اس میں نہیں ہے ہاں طالب صادق پر پورا کرنا عہد و پیمان کا واجب ہے واضح ہو کہ بیعت ایک (عہد ہے

[۹] اس خاندان سے مراد شیخ الشیوخ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

کہ اُس عہد میں توبہ کرنا گناہوں سے داخل (عہد ہے اور بھی زبان سے اقرار کرنا اور دل سے عزم مصمم کرنا ایفاء عہد کے واسطے اور تمامی گناہ سے باز رہنا اور اوامر شرعیہ کو بجالانا اور وعدہ ترک شرک وکفر وبدعت پر ثابت رہنا اور جملہ گناہاں سے تائب ہو کر توحید الٰہی وختم نبوت وبعث وحشر ونشر کا معتقد ہو کر بجالانا عہود شرعیہ کا اپنے ذمہ فرض معلوم کرے غرض کہ منہیات شرعیہ سے توبہ ورجوع الی اللہ بیعت کے احسن وبہتر مقاصد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اللہ تعالیٰ جلشانہ بیعت لینے والے کا ہاتھ اپنا ہاتھ قرار دیکر ارشاد کیا کہ جو کوئی عہد کو پورا نکریگا اسکا وبال اسکی جان پر ہے اور جس نے پورا کیا وہ ثواب بڑا پائیگا اور بھی ارشاد فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ الخ منشا یہ ہے کہ جس نے بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے درخت کیکر کے کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ونزول سکینہ کا مورد بنا دوسرے بار فرمایا يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اس آیت میں عورتیں بیعت کرنیوالیوں سے عہد پیمان لینے کا طریقہ بتایا گیا کہ شرک باللہ چوری زنا قتل اولاد بہتان امر معروف کی نافرمانی ان امور پر عہد مستحکم لو چنانچہ اس آیت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنے قسم کی بیعت ونیز صحابہ کرامؓ اور دوسرے

کرام ودیگراں گرفتہ (در صحاح اقسام بیعت بنظر درآورد نیست)
صحیح بخاری از فقیر س الاول الی اخر سماعت وقرارت نمودہ اند
(در پرسوزش آگاہ کردہ ام (در بخاری ومسلم ومسانید ومعاجم باب
البیعۃ علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وغیرہا موجود ست)
بوقت بیعت گرفتن عہد باید گرفت کرور معاملات شرعی از کسے نخواہد
ترسید ونہ از لوم لایم پروا خواہد کرد بوقت معینہ بر اقامت
ارکان شرعیہ وترک کبائر وصغائر وامانت بدعتہ واحیاء سنت
پیمانے کہ گرفتہ سدہ بروے گی ہست خود باید گماشت واز خیر
خواہی مسلمانان ہم عقیدہ دریغے نخواہد ورزید گوشگزار باید کرد کہ بر
میت نوحہ وبلند ساختن گور سخت زشت ترین امور راست علاوہ
ازیں بیعت امام علی ان لایفروا وغیرہ نیز است کہ ویرا دریں
زمانہ ضرورۃ نیست۔ شیخ الشیوخ حکیم الامت مولنا شاہ
ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ) می فرمودند کہ بیعت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم گاہے بر ہجرت وگاہے بر جہاد وگاہے اقامت ارکان
اسلام روزہ ونماز ونجات وقرار مقابلہ کفار اشرار بود (مثلاً
بیعۃ الرضوان) وگاہے تمسک بر سنن نبوی واحتراز از بدعت
وتحریص وتشویق عبادت بود۔ از زنان ہمواره بر عدم نیاحۃ عہد
می گرفتند۔ ابن ماجہ می گوید کہ از چند فقرار مہاجرین بیعت بر عدم
سوال از کسے گرفتہ بودند مبایعان ایشیں توثیق عہد نمودند کہ اگر
مقرعہ (چابک) از دست کسے می افتاد از اسپ خود فرود آمدہ
می گرفتند پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خلیفہ اللہ
بودند) فعلے کہ نمودند ازیں ہر خلفاء آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت
معلماً للکتاب والحکمۃ ومزکیا للامۃ سنت قرار یافتہ بر علماء راسخین
واجب التعمیل گردیدہ۔ آنانکہ گمان بردہ اند کہ بیعت منحصر بر قبول
خلافت است یا کہ بیعت صوفیاں شرعی نیست ایں ہمہ ظن فاسد است

لوگوں سے پائی گئی (اقسام بیعت کی صحاح ستہ میں دیکھیں)
آپ نے صحیح بخاری سماعت وقرأۃ اول سے آخر تک مجھ فقیر سے
پڑھی ہے اسکے نکات وباریکی پر آگاہ کر چکا ہوں (بخاری ومسلم
مسانید ومعاجم میں باب البیعۃ علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ
وغیرہ وغیرہ موجود ہے) بیعت کرنیکے وقت قول قرار لینا چاہیئے
کہ دینی امور میں کسی سے خوف نہیں کریں گے اور نہ ملامت کرنے
والے کی پرواکریں گے ارکان شرعی کو وقت مقررہ پر بجالاتا۔
گناہ کبیرہ وصغیرہ کو چھوڑنا اور بدعت کے مٹانے اور سنت کے
زندہ کرنے پر جو قول قرار کیا ہے اسکی تعمیل میں اپنی ساری
کوشش صرف کریں گے اور مسلمانان ہم عقیدہ کی خیر خواہی
میں تغافل نہیں کریں گے اور یہ بھی کہہ دینا چاہئے کہ عورت پر واویلا
کرنا اور قبر کو اونچی یا پختہ بنانی شریعت میں سخت ممنوع ہے
ماسوائے اسکے بیعت امام وقت کی کہ صف لڑائی سے بھاگ نہیں
جائیں گے ونیز دوسری اس قسم کی بیعت اسکی ضرورت اس
زمانہ میں نہیں ہے شیخ الشیوخ حکیم الامت حضرت مولنا
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بیعت کبھی ہجرت پر اور کبھی جہاد پر اور کبھی ارکان اسلام کے قائم
رکھنے مثل روزہ ونماز وکفار کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے پر
ہوتی تھی (مثلاً بیعۃ الرضوان) اور کبھی سنن نبوی پر قائم رہنا
اور بدعت سے پرہیز وعبادت پر حریص ہونا اور عورتوں سے نائم
نہیں کرنے پر عہد لیتے تھے۔ ابن ماجہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقرار مہاجرین سے کسی سے سوال نہیں
کرنے پر بیعت لی تھی بیعت کرنیوالوں نے اسقدر عہد بیعت کو پورا کیا
کہ اگر چابک ہاتھ سے کسی کے گر جاتا تھا تو وہ اپنے گھوڑے سے اتر کر
اٹھاتے تھے لوگوں سے اٹھا دینے کا سوال بھی نہیں کرتے تھے پس

(چنانکہ بالا گفتہ ایم) وآنہمہ از قسم تزکیہ نفس وقلب است ہم
نہی عن المنکر وامر بالمعروف نیز داخل است۔ ازاں دریافتند
کہ بیعت فقط تبول خلافت وسلطنت رانیست بلکہ بیعت الاسلام
وبیعۃ التمسک علی التقوی وغیرہ وغیرہ، مفہوم شاہ صاحب
بفحوائے صحاح ستہ بود۔ علاوہ ازمرداں بالغ ونساء بالغہ
بیعت صغیر السن اطفال ہم در صحیح مسلم مروی است چنانچہ
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جناب عبداللہ (فرزند خویش)
رابعمر ہفت یا ہشت سالگی برائے بیعت پیش جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ بودند کہ حضور نبوت معمور متوجہ
متبسم گردیدند وبیعت گرفتند وابن جوزی آوردہ کہ بروز فتح مکہ
چار صد وہفت ونجاہ زناں بیعت کردہ بودند۔ آنانکہ میگویند
کہ بعد ارتحال جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صحابہؓ
وتابعین رحمہم اللہ اجمعین بیعت مروی نیست ایں پندار غلط
محمول بر بیجا است۔ چہ کہ (اول) حضرات اہل سلوک صوفیاً
کرام سلسلہ بیعت خود را متواتر تا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وجد نام مرتضیٰ علیہ السلام وکرم اللہ وجہہ می رسانند
(دوم) بسبب ناواقفی ناواقفان تنسیخ سنت رسالت آب
نخواہد شد (سوم) بعہد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعہد
عمر فاروق رضؓ وعثمان رضؓ وعلی رضی اللہ عنہم اخذ بیعت جاری بود (در
صحیح بخاری ومسند امام احمد باید دید) ایں ہمہ طریق بیعت کہ
نوشتم بگوش جاں شنیدنی است کہ طریقہ اخذ بیعت فقیر
دیدہ اند از شاگردان خویش حاجت بیعت گرفتن نیست چہ کہ آنہا
کتاب وسنت از من خواندہ اند ہاں بیعت توبہ وبیعت طریقہ مضایقہ
نیست ہنگام بجائی شما را اجازت دادہ ام کہ از طالبین بیعت
بگیرند وامروز ہم می نگارم کہ اجازۃ سابق کافیست طریقہ مشائخ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو اللہ کے خلیفہ تھے) جو فعل
کہ عمل میں لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کیواسطے اور امت
کیواسطے سنت قرار پایا وہ راسخین علماء پر واجب العمل ہوا اور جن لوگوں نے
گمان کیا ہے کہ بیعت مخصوص صرف قبول خلافت پر ہے یا بیعت صوفیوں
کی شرعی نہیں ہے یہ سب گمان فاسد ہے (جیسا کہ اوپر کہہ چکا ہوں)
اس قسم کی بیعت تزکیہ نفس وصفائی قلب میں داخل ہے اور یہی نہی
عن المنکر وامر بالمعروف کے شامل ہے اسی معلوم ہوا کہ بیعت صرف
قبول خلافت وسلطنت ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کی بیعت پرہیزگاری پر
ثابت رہنے کی بیعت (وغیرہ وغیرہ ہے) جناب شاہ صاحب کا علم مطابق
صحاح ستہ کے تھا علاوہ مردان بالغ وزنان بالغہ کے صغیر سن بچہ
کی بھی بیعت صحیح مسلم کی روایت سے پائی جاتی ہے چنانچہ حضرت زبیر رضی
اللہ عنہ نے جناب عبداللہ (اپنے فرزند) کو سات یا آٹھ سال کی عمر میں بیعت
کیواسطے حضور میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے تھے آپ
دیکھ کر مسکرائے اور بیعت لی ابن جوزی روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن
چار سو ستاون عورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی جو لوگ
کہتے ہیں کہ بعد رحلت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ وتابعینؒ
سے ثبوت بیعت پایا نہیں جاتا یہ گمان فاسد ہے کیونکہ (اولاً حضرات اہل سلوک
وصوفیاء کرام سلسلہ بیعت کو بطریق تواتر کے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور
وادا علی مرتضیٰ علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں دوسرے کسی ناواقف کی ناواقفیت
سے معدوم ہونا سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں ہو سکتا تیسرے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسکے بعد حضرت عمر فاروق وحضرت عثمان
وحضرت علی رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں طریق اخذ بیعت جاری وساری تھی
(صحیح بخاری ومسند امام احمد میں دیکھنا چاہئے) تو وہ جملہ طریق بیعت کہ جو
تحریر کیا ہے یاد رکھنے کے قابل ہے اور فقیر کے طریقہ اخذ بیعت کو دیکھ چکے
ہیں اور اپنے شاگردوں سے حاجت بیعت کرنیکی نہیں ہے کیونکہ وہ سب

فقیر مسالک محمدیہ است وجملہ مشائخ انار اللہ برہانہم رامی ستایم کہ از آناں اجیار سنت گشتہ۔ وآنانکہ بدعتہ بطمع زخارف دنیوی منتشر کردند از خدا معاملہ خواہند کرد ومرا از مشاجرات ایں و آں سروکارے نیست عرس نمی پسندم چکند وے ماثور از سنت نیست انیہمہ نگاشتہ ام دانہ از انبارے وقطرہ از بحرزخار است طالب را قلب گیر وگوش شنوا ودیدہ بینا باید ایں طریقہ مانیست کہ وقت بیعت دست بردست وے گزارم ونقدے ازو بخواہم وتوبہ از معاصی نہ گیرم (معاذ اللہ معاذ اللہ) عزیزا دنیا وانمانے نیست ودر معیشت مسدود است اینکہ در پیرایہ امارت روز ہا بسر کردہ بخدا شناسی لیالی خودے گزرانید آفریں بر آفریں ع

✤ عمرت دراز باد کہ از بس غنیمت است ✤

والسلام خیر الختام

تمت تمت بتمت بتمت

مکتوب ۹۱ نود ویکم

اجازت بیعت توبہ گرفتن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی مدعمرہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ در بیعت توبہ گرفتن شمارا مجاز کردہ ام حالا بیعت ارشاد مسنونہ می دہم مگر نااہلاں را خوب دیدنی است کہ آنہا سلسلہ مجیدہ را بدنام نکنند بالفعل ترک ملازمت مناسب نیست بوقت استفاد

کتاب اللہ وسنت نبیؐ اس عاجز سے پڑھ چکے ہیں مال بیعت توبہ وبیعت طریقہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے ایک مرتبہ آپکو اجازت دے چکا ہوں کہ خواہشمند سے لیں اور آج بھی لکھتا ہوں کہ پہلی اجازت کافی ہے فقیر اور مشائخ کا طریقہ مسلک محمدیہ ہے اور سارے مشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی میں تعریف کرتا ہوں کہ اُن سے سنت نبوی زندہ ہوئی اور جن لوگوں نے طمع مال دنیا کی وجہ بدعت کو پھیلایا ورواج دیا خدا سے ان کا معاملہ ہوگا مجھ کو ان جھگڑوں سے کسی کے سروکار نہیں عرس کو پسند نہیں کرتا کیونکہ سنت نبویہ سے منقول وثابت نہیں ہے میری ساری تحریر ایک دانہ ہے انبار سے اور ایک قطرہ ہے بزار دریا کا طالب کو دل لینے والا اور کان سننے والا اور آنکھ دیکھنے والی چاہیے میرا طریقہ یہ نہیں ہے کہ بیعت کے وقت ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھوں اور نقود اس سے لوں اور توبہ گناہوں سے نکراؤں (معاذ اللہ معاذ اللہ) اے عزیز دنیا کو ثبات نہیں ہے اور دروازہ معاش کا بند ہے جو شخص کہ امیرانہ دل کو بسر کرتا ہے اور اپنی بات یاد آلہی میں گزارتا ہے وہ قابل زیادہ تعریف کے ہے ع ✤ عمرت دراز باد کہ از بس غنیمت است ✤ والسلام خیر الختام

مکتوب ۹۱ اکیانوے واں خط

اجازت پہلے ہو چکی ہے اب پھر مجاز فرمایا ملازمت مانع اخذ بیعت نہیں ہے مگر بعد پنشن جاری کرنا چاہیئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تمہاری عمر کو دراز کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکو بیعت توبہ لینے کی اجازت دے چکا ہوں اب بیعت ارشاد مسنونہ کی اجازت دیتا ہوں مگر نااہل لوگوں کے بارے میں خوب سوچ سمجھ لیں تاکہ وہ لوگ سلسلہ

علاوہ اینہمہ مراسم شرعیہ را جاری فرمودن لازم است خبردار سفہا را دست بردست ایشاں ہرگز مباد خوب میدانند کہ من از پیری ومریدی سخت کارہ ہستم الا گرفتن بیعت توبہ مسنون مثمر نتائج ہمین است بندہ فقیر دوکان پیری نچیدہ است کہ ہر ناکس وکس بیاید وروپیہ گراں شستہ چیزے بخرد (نعوذ باللہ) سالہا میگزرد کہ ازیں مدرسہ فیضہا میگیرند لہذا دیگراں را محروم نباید داشت۔ مراخبرے رسیدہ است کہ درس تفسیر جلالین وصحاح بحافظ احمد حسین پسر حاجی صادق علی آلہ آبادی ودیگراں را سپرد ہند نہایت محظوظ شدم خدمت صحاح بالضرور باید کرد ثنا دہاش وصد آفریں کہ باوجود تعلقات ملازمت از دینیات ہم لطفے دارند ع

✤ عمرت دراز باد کہ احسان نمودہ ✤

والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۹۲ نود ودوم

امداد طالب علماں باید کرد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب ومولوی عبد العزیز صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بحمد رسیدن قطعہ خط مع استفتا ضروری کہ در حالت نگرانی کاغذ مدعا گردید ہما نوقت جواب مسئلہ مطلوبہ نوشتہ روانہ کردہ شد (خواہد رسید) ازیں وشہر را مبارکباد کہ خانہ سلامت ماند ورنہ خانہ ویرانگی (طرفین) شدے اکنوں مدعا را ہم اینست کہ سی ودوم نفر طالبان حدیث اکثر

محمدیہ کو بدنام نکریں اسوقت ملازمت چھوڑنی مناسب نہیں ہے حصول پنشن کے بعد مراسم شرعیہ کو جاری کرنا ضروری ہے آگاہ رہیں کہ ناواقف بیوقوف کی بیعت سے احتیاط کریں آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں پیری ومریدی سے بیزار ہوں مگر توبہ مسنونہ کی بیعت یعنی بہترین نتائج کے حصول کا سبب ہے بندہ فقیر نے پیری کی دوکان نہیں لگائی ہے کہ ہر خاص وعام آئیں اور روپیہ دیکر سودا لیں (اللہ سے پناہ چاہتا ہوں) طلبا رہ دراز سے اس مدرسہ سے فائدہ حاصل کررہے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ دوسروں کو محروم نہ رکھیں مجھے خبر ملی ہے کہ تفسیر جلالین وصحاح کا درس حافظ احمد حسین پسر حاجی صادق علی آلہ آبادی اور دوسروں کو دیتے ہیں میں بہت خوش ہوا صحاح کا پڑھنا ضروری کرنی چاہیئے۔ خوش قسمتی وصد آفریں ہے کہ باوجود تعلق ملازمت کے دینیات سے آپ بھی سروکار رکھتے ہیں۔ ع

✤ عمرت دراز باد کہ احسان نمودہ ✤ والسلام خیر الختام ✤

بانوے واں خط ۹۲

۳۲ طالب علم ہیں مدد دینا چاہیئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب ومولوی عبد العزیز صاحب اللہ تعالیٰ دونوں صاحبوں کو سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو حالت تنہا میں خط مع استفتا ضروری کے پہنچکر حالات سے آگاہ کیا اسی وقت جواب مسئلہ مطلوبہ کا لکھکر روانہ کیا گیا وہ پہونچیگا عورت مرد کو مبارک ہو کہ گھر برقرار رہا ورنہ دونوں کے گھر کی ویرانی ہوتی۔ اسوقت بہت ضروری بات یہ ہے کہ تیئس نفر حدیث کے طلبہ

آزآنہا از صوبہار و اطراف عظیم آباد مجتمع اند و فقر و فاقہ بریشاں میگزرد لازم کہ از زوجین در جلدوئے شکریہ بقائے نکاح بدستور سابق خبر گیری طلبۂ العلم بگیرند و انصاحبان سعی صدق و شفقت علی خلق اللہ در پذیرائی فرمودہ از اصحاب ذی مقدور (اگر مناسب باشد زوجین ہم) بمقتضائے سخاوت عمیمہ دال علی الخیر بودہ اعانت طلبہ خواہش فرمایند کہ دریں قحط سالی و گرانی بسر اوقات نمایند ہر چند تغافل و بے اعتنائی (مجبوراً نہ) میکنم از بیخانمی جنید و فقر و فاقہ ہی کشند و من از کجا آرم خبر گیری اوشاں کنم مجبورم نہ جائے اقامت نہ پائے گریز ناچار بودہ بنشا نوشتم کہ من وجہ حالا اعانت سازند او حافظ حقیقی انصاحبان و جناب حاجی صاحب را از آفات زمانہ محفوظ داشتہ بمراد دلی رسانا د ترصد کہ گاہے از خیریت آنجہات مسرور ی نمودہ باشند کہ من وجہ طمانینت بودہ باشد۔ زیادہ والسلام خیر الختام بجناب حاجی صاحب سلام و نیاز من برسانند مضمون خط واحد دانند و از شریف حسین و طلبہ مسجد سلام و دعا برسد۔

مکتوب ۹۳ نود و سوم

رسید زر۔ طلب نقل وثیقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست پنجرد پیہ مرسلہ سابق بذریعہ منی آڈر وصول شد جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین کہ زیادہ تر صوبہ بہار و اطراف عظیم آباد کے ہیں پریشانی و فقر و فاقہ سے اوقات بسر کرتے ہیں لازم ہو کہ شوہر و عورت سے انعام و شکریہ میں باقی رہی نکاح سابق کی خبر گیری طالبعلموں کی یعنی اور آپ دونوں صاحب توجہ اللہ سعی و شفقت علی خلق اللہ فرما کر اہل مقدور سے (اور اگر مناسب ہو زوجین سے بھی) دال علی الخیر ہو کر اعانت طلباؤں کی فرمادیں کہ اس قحط سالی و گرانی میں وہ کس طرح اوقات بسر کریں ہر چند غفلت و بے پروائی ہے (مجبوراً) اظہار کرتا ہوں کیونکہ یہاں سے وہ حضرات نہیں مٹتے ہیں اور فقر و فاقہ اٹھاتے ہیں میں کہاں سے لاؤں کہ انکی خبر گیری و امداد کروں نہ جگہ رہنے کی نہ قدرت بھاگنے کی مجبور ہو کر آپ صاحبان کو تحریر کیا ہے کہ اسوقت جو ممکن ہو سکے اعانت کریں اللہ تعالیٰ آپ دونوں صاحب و جناب حاجی صاحب کو زمانہ کی آفتوں سے مامون رکھ کر مراد دلی پر پہونچادے اُمید کہ خیریت سے اس جوار کے آگاہ کر کے خوش خرم کرتے رہیں کہ باعث طمانیت ہو کرے زیادہ والسلام خیر الختام جناب حاجی صاحب کی خدمت میں میرا سلام و نیاز پہونچاویں مضمون خط واحد تصور فرمادیں۔ شریف حسین و طلبہ مسجد کی طرف سے سلام علیک پہونچے۔

ترانوے ۹۳ واں خط

روپیہ پہونچا نقل وثیقہ جلد بھیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپے سابقہ موصول ہوئے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین اسکے بعد نامہ نامی مع بند سوال کے

بعدہ نامہ نامی مع بند سوال آمدہ کاشف دعا گردیدہ امید کہ نقل وثیقہ رجسٹری روانہ کریں کہ اسکے مضامین کو دیکھ کر جواب بموجب تحریر قبالہ سرکاری کے لکھا جائے اور اگر اس کا آنا دشوار ہو تو جلد لکھیں کہ موافق سوال سابق کے جواب لکھ کر فوراً روانہ کیا جائے۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۹۴ نود و چہارم

پوسٹ کارڈ باستدراک خیریت

اعزی عزیز العلا رصدنی صاحب۔ بعد السلام علیکم واضح ہو کہ تمہاری خبر بیماری کی سنکر مجھے سخت تردد و انتشار ہے کیا بیماری ہے۔ کہاں دوا ہوتی ہے بچوقتہ دعا صحتوری آج ہی سے شروع کردی گئی اللہ رحم کریگا الراقم سید محمد نذیر حسین ذہلی

مکتوب ۹۵ نود و پنجم

پچانوے ۹۵ واں خط

درد ہلی بالفعل نباید آمد موسم گرم است

گرم موسم ہے دہلی ابھی نہ آیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی شرف الدین بہاری صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد در ینجا بالفعل تشریف آوردن سودے ندارد چراکہ امسال بعد ماہ ہذا چندے تعطیل برائے ماہ رمضان شریف خواہد بود و بعدش بسبب موسم گرم در مدرسہ کے مقیم نخواہد ماند و قبلہ آغاز بارش بود تشریف باید آورد بندہ فقیر بخدمت مولوی محمد ابراہیم صاحب اینہمہ کیفیت نوشتام والسلام خیر الختام

مکتوب ۹۶ نود و ششم

چھیانوے ۹۶ واں خط

پہونچکر منظر مرام ہوا امید کہ نقل وثیقہ رجسٹری روانہ کریں کہ اسکے مضامین کو دیکھ کر جواب بموجب تحریر قبالہ سرکاری کے لکھا جائے اور اگر اس کا آنا دشوار ہو تو جلد لکھیں کہ موافق سوال سابق کے جواب لکھ کر فوراً روانہ کیا جائے۔

زیادہ والسلام خیر الختام

بتقریب برخوردار عبدالرشید مع دیگر نصائح صبر و شکیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات اعزی مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح باد کہ سینامہ ایشاں باطلاع رحلت برخوردار عبدالرشید رسید سوزنی بجگر خلید تیری پہلو روز شد چہ کردہ باید کہ مرضی او تعالیٰ شانہ چنیں بود کہ بایام شباب الم جاں فرسا بایشاں رسید از دریافت حالت مادرش اندوہے کہ یافتم چہ نویسم کہ از وفور غم ہرگز منتشر نشوند ایں بندہ پیر بجز دعا چہ کردن میتواند اللہ تعالیٰ وتبارک نعم البدل عطا خواہد فرمود۔ لیکے نیست کہ ازیں پیش از نعم سانحہ حفیظ اول برلیکہ برخاندان ایشاں افتادے فراموش وغلط نشدہ بود کز خمے دیگر بجگر کارنا سہ کرد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ خدایا اینچہ شدنیست کہ از پیران نود سالہ موت میگیرد و نونہالاں را باد سموم میگیرد کہ از بیخ وبن سوختہ می افتد آہ آہ ؎

گر نہ قضا بود کہ باہم رویم ✧ میرسد آں روز کہ باہم رویم

عزیز اصبر کلید کشایش است وبعد عسر یسری آید یاوس و بہیل اصلا نباید بود اینہم حکمت الٰہی است کہ پیش آمد ہمیشہ ایماندارال پامال مصائب می باشند واصحاب دخل ہمدم شادمانی ہمیشہ پیش ازیں گفتہ ام ومیگویم کہ درجات خدا شناسی الٰہی وارفع است کوتہ بینان چہ دانند از پا برسند کہ عبدالعزیز را چہ علوی بزمرہ ما نجشیدہ اند وایزد متعال چہ نعمتہا حقیقی بودے سپردہ وخواہد داد دیگراں را اغیار را دیدہ را دید ؎

تعزیت عبدالرشید کی ہے نصیحت صبر و شکیب کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات میرے مفتخر مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی اللہ خیر وعافیت کیساتھ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے رانح ہو آپ کا خط اطلاعاً انتقال برخوردار عبدالرشید کے پہونچا سوئی جگر پر چبھی کلہاڑی کی طرح پہلو میں گھسی کیا کیا جائے مرضی اللہ تعالیٰ کی یوں ہی تھی کہ سن شباب میں غم جان گھلانیوالا آپکو پہونچے اس مرحوم کی ماں کا حال معلوم کر کے جسقدر اندوہگیں ہوا کیا لکھوں فرط غم سے ہرگز پریشان نہوں یہ بندہ ضعیف سوائے دعا کے کیا کر سکتا ہے اللہ بزرگ برتر اچھا بدلہ عطا کرے گا کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس سے پیشتر غم سے حفیظ اول کے جو برق کہ خانمان پر آپکے پڑا وہ فراموش وغلط نہیں ہوا تھا کہ دوسرے زخم نے جگر میں کام ناسور کا کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ اے اللہ کیا ہونیوالا ہے کہ کبوڑھے نوے سال والے سے موت بھاگتی ہے اور نئے درخت کو کرم ہوا جڑ پیر سے جلا کر گراتی ہے افسوس افسوس ؎

گر نہ قضا بود کہ باہم رویم ✧ میرسد آنروز کہ باہم رویم

اے عزیز صبر کنجی کشایش کی ہے اور بعد سختی کے راحت ملتی ہے نالامید وہرگز بدل نہونا چاہیئے یہ بھی حکمت الٰہی تھی کہ پیش آیا ایماندار لوگ ہمیشہ پامال مصیبت کے رہتے ہیں اور اصحاب مکر وفریب کے خوش خرم رہتے ہیں اس کے قبل کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ اللہ والوں کا درجہ بلند واعلیٰ ہے صاحبان کم نظر کیا جانیں مجھ سے کوئی پوچھے کہ عبدالعزیز اپنے ہم جنسوں میں کیا رتبہ اعلیٰ رکھتا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے کسقدر نعمتیں دی ہیں اور دے گا غیروں کی آنکھ دیکھنے

کراست خداوند اتہار البصیر تے بخشاد باید داشت ؎

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند

از بادہ مراد صبر وشکیب است کہ بظاہر ذائقہ اش اگرچہ مرارت دارد الّا ثمرش عذوبت آفرین است فردہ اینکہ پسرے دیگر انشاء اللہ خواہند یافت من از کردگار خود دیگر نیستم واجابت دعا را امیدوارم۔ از عفیفہ رسلہا خود میگویند کہ یقین صبر میکنم نیک دانید کہ اینہم ہرچہ ہست از خداست واشکباری مزید بنیائی است بے شبہ نیک نیتی وفراخ دلی شما مثمر نتائج بہین است اینہم بفرمایند کہ از خدا بے دلی نمودن نشان ایمان نیست ہر لحظہ راضی وشاکر برضا الٰہی بودن آئین بندگان خاص است از اضطراب بجز اینکہ درجات صبر کم شود چیزے بجز زیان مترتب نیست از حاضران اینجا ہر کسے دردمندانہ تسلیہ میرساند تاکیدی نویسم کہ صبور زند ومتوقع موہبت وہاب حقیقی باید شد انشاء اللہ واصبر علی علی الزرئیۃ بعوضہ اللہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۹۷ نود و ہفتم

از ابتلاء کربت منتشر بودن کار ناپختہ کار است ہمیشہ فضل الٰہی شامل حال بایدد است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سے معذور ہے اللہ تعالیٰ ان کو بینائی عطا کرے یا در کھنے کے قابل ہے ؎ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند

مراد بادہ سے صبر وشکیب ہے کہ ظاہر میں اگرچہ مزہ کڑوا ہے لیکن پھل شیریں ہے۔ خوش خبری یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا لڑکا عطا ہوگا میں اپنے اللہ تعالیٰ سے ناامید نہیں ہوں اور دعا کی قبولیت کا امیدوار ہوں اور اپنی عفیفہ سلمہا سے کہیں کہ ان کو میں ہدایت صبر کی کرتا ہوں خوب اچھی طرح معلوم کریں۔ کہ جو کچھ ہوا ہے سب اللہ کی طرف سے ہے رونا باعث نقصان بینائی ہے بلاشک اچھی نیت اور فراخ دلی تمہاری عمدہ نتیجہ کا باعث ہے یہ بھی کہدیں کہ اللہ تعالیٰ سے بددلی کرنی مومن کی شان کیخلاف ہے رضائے مولیٰ پر ہر وقت راضی وشاکر رہنا خاص بندوں کا طریقہ ہے بیقراری سے سوائے اسکے کہ صبر کا درجہ کم ہو اور نقصان ہو اور کچھ فائدہ نہیں ہے یہاں کے حاضرین سے ہر ایک کو دردمندانہ تسلیہ پہونچاتے ہیں پھر تاکید لکھتا ہوں کہ صبر اختیار کریں اور امیدوار نخشائش بخشش کرنیوالے کے رہنا چاہیئے مصیبت کے صبر پر اللہ بدلہ دیگا انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

ستانوے ۹۷ واں خط

ابتلا کربت سے گھبرانا نہ چاہیئے آئندہ فضل خدا ہوگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی عبدالعزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۱؎ باقبال استخلاف مسنونہ واتباع خیر البریۃ ہر چہار شاد فرمودہ بودند پیش آمد پسرے دیگر بہموں سال خدا کرامت فرمود ۱۲ منہ

واضح باد از تحریر ایشاں اضطراب و انتشار متر شح بود شکیب باید ورزید و نہ بحالت اضطرار تدارک اعدا متعسر خواہد بود از خدا خواستہ ام و میخواہم کہ اعدا شما پامال و دوستان ایشاں شاد کام باشند ہمواره گفتہ ام کہ از اقارب کا لعقارب باید گریخت و اگر استحسانا چیزے دہند بخانہ آناں باید رسانید اصلا تقرب نہ بخشند ورنہ خطا خواند یافت چنانچہ شدم الطینانے بخشید شد کہ عبد العزیز عزیز است پس مغیض چیں میگویم کہ دشمن خوار و عبد العزیز عزیز و غالب خواہد ماند بہ پسران خویش وعا رسانند انشاء اللہ تعالیٰ از سفر پنجاب زود وزود بلی میرسم بالضرور تشریف آرند چیزے خواہم گفت انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

مکتوب نود و ہشتم

شوق خریداری کتب پارینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد ہرانی ثم البہاری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد مرا ضرورت خرید کتب پارینہ ہر وقت است عالم از ہیکہ بفن رجال باشد یا اصول یا تاریخ قوم اگر دستیاب شود مرنگارند کہ چیزے زر بتینگی بخدمت آں مہربان فرستادہ آید والسلام خیر الختام۔

مکتوب نود و نہم

از حالات آں دیار سخت قلق است۔ ترغیب اعانت مومنین موحدین کثر ہم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دبرکاتہ کے واضح ہو آپکی تحریر سے پریشانی و انتشار پایا گیا صبر اختیار کرنا چاہیئے ورنہ حالت اضطراب میں دشمن کا مقابلہ کرنا دشوار ہوگا اللہ سے خواستگار ہوا ہوں و ہوتا ہوں کہ آپ کے دشمن برباد اور دوستان شاد کام رہیں برابر کہہ چکا ہوں کہ اقارب کا لعقارب سے علیحدہ رہیں اگر حسن سلوک کرنا چاہیں تو ان کے گھر میں بھیجدیں ہرگز خلا ملا نہ رکھیں ورنہ خطا پاویں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا مجھ کو طمانیت عطا ہوئی ہے کہ عبد العزیز محبوب ہے میں اسکے معنی یوں کہتا ہوں کہ دشمن اسکے ذلیل رہے اور عبد العزیز اس پر غالب رہیں گے اپنے بچوں کو دعا کہیں سفر پنجاب سے انشاء اللہ تعالیٰ جلد دہلی پہنچتا ہوں ضرور تشریف لاویں انشاء اللہ تعالیٰ کچھ بات کرونگا۔ والسلام خیر الختام

اٹھانوے واں خط

پرانی کتابوں کی خریداری کا شوق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد ہرانی ثم البہاری اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو پرانی کتابوں کی ضرورت مجھے ہر وقت رہتی ہے عام اس سے کہ فن رجال یا اصول یا تاریخ یا تاریخ مذہبی ہو اگر دستیاب ہو تو مطلع کریں کہ کچھ زر بتینگی آپ کی خدمت میں ارسال کروں۔ والسلام خیر الختام۔

ننانوے واں خط

وہاں کے حالات سے قلق ہے مومنین موحدین کی مدد کیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد از نامہ گرامی حالات آں دیار و جوار دریافتہ سخت قلقے والمہا رسید فی الواقع موحدین عفا صفت ہستند مگر از تلقین و دعوت اسلامی و ریغ کردن علو ہمت خویش را پست نمودن است ہمواره جہد باید کرد ع

شاید ہمیں ہفتہ برآرد پر و بال

یاس از شان محدثین کثر ہم اللہ بسیار بسیار مستبعد ست از قلم و قدم و درم امداد ایشاں نتواں کرد تا از گفتار مدد موحدین کردن سرمایہ حسنات اخروی اندوختن است مراکہ لب گور ہستم از گفتار و رفتار و کردار ہر چہ میتواں شد دریغ نمی کنم ماشاء اللہ نوجوان ہستند چند روز است کہ بے ریش و بروت دیدہ بودم بس در معاملہ مسجد (معلومہ) چرا ہمت ہی بازند نواح الہ آباد بنارس و کانپور بر وجود ایشاں می نازد پس قصر ہمم چہ - یاد دارید کہ بایام حداثت سن می گفتند کہ بکار موحدین جان خواہم داد حالا اینچہ کوہی است شاید کہ از مجالست فساق ربو خوار مداہنت پیدا شد مگر یقینم نیست کہ عبد العزیز مداہن باشند اینہمہ کہ نوشتہ ام یو فور جوش محبت و شفقت استاذانہ و پیرانہ نگاشتہ ام اگر ہمچو عبد العزیز بدیل شود تا تبلیغ کتاب و سنت چہ ساں انجام خواہد پذیرفت تحریر ایشاں لاریب صحیح است کہ فی الواقع ہندوستان دار الامان است و در اشاعت اسلام مانعے نیست در حجاز مزاحمتے کہ در اشاعت دین است پناہ بخدا۔ بدعات راشیوع کہ دراں ممالک یافتہ در ہندوستان عشر عشیر نیست عضب اینست کہ در لباس اتحاد و خویشی خوں برادر و خویش میخورند و ہر کہ از نہج جماعت موحدین و محدثین میرود از ہندوستان خیرے مید ہند بس علماء حق را

نا امیدی محدثین کی شان سے اللہ تعالیٰ انکی ترقی کرے، بہت زیادہ بعید ہے قلم و قدم و درم سے ان کی امداد نہ کر سکتے ہوں تو زبان سے موحدین کی مدد کرنی سرمایہ نیکی آخرت کی حاصل کرنی ہے میں لب گور ہوں گفتار و رفتار و کردار سے جو کچھ کہ ہو سکتا ہے نہیں چوکتا ہوں ماشاء اللہ آپ جوان ہیں تھوڑے دن ہوئے کہ بے ڈاڑھی مونچھ کے تھے میں نے دیکھا تھا مسجد معلومہ کے معاملہ میں کیوں آپ ہمت ہارتے ہیں اطراف الہ آباد بنارس و کانپور آپ کی ذات پر ناز کرتے ہیں تو یہ پست ہمتی کیسی - یاد ہوگا کہ زمانہ نوعمری میں کہتے تھے کہ موحدین کے کام میں جان دوں گا اب کیسی پست ہمتی ہے شاید تشت برخاست سے فساق ربو خوار کی مداہنت پیدا ہوئی ہو مگر مجھے یقین نہیں ہے کہ عبد العزیز مداہن ہو جو کچھ کہ لکھا ہے وہ بے فرط محبت و شفقت استاذانہ و پیرانہ کے باعث لکھا ہے اگر عبد العزیز جیسا آدمی بدیل آوے نہ تو اشاعت کتاب و سنت کی خدمت کیونکر انجام پا سکتی - آپکی تحریر بلاشک صحیح ہے کہ ہندوستان واقع میں دار الامان ہے اور اشاعت اسلام میں کوئی حکومت وقت مانع نہیں حجاز میں جس قدر کہ اشاعت میں دین کے ممانعت ہے اللہ پناہ رکھے - کثرت بدعات کی جسقدر وہاں پائی ہندوستان میں اسکا دسواں حصہ بھی نہیں ہے غضب یہ ہے کہ دوستی و یگانگت کے پردہ میں اپنے بھائی کا خون بہاتے ہیں اور جو کوئی موحدین و محدثین کی جماعت کا یہاں سے جاتا ہے

ع

شاید ہمیں ہفتہ برآرد پر و بال

سخت مصیبت پیش می آید خوب کردند که بالفعل التوا سفر حجاز نمودند انشاء اللہ بعد چند سال بموقع مناسب قصد باید کرد دیدار فرض از دوش خود باید انداخت در توطن آنجا چه اندیشیده الزم گرفت این عزم را تا بجائیکه اطمینان نشود، سودے نخواهد بود ہاں گورپرستی و بدعت نوازی آنروز و امروز دار الامن کوچیده در پنجه اعداء غریش باید دقت این تحریر (معاذ الله) تصور نفرمایند که از رفتن حرمین شریفین منع میکنم حاشا الله مقصودم این نیست بلکه دعا میکنم اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مکه رضا متضمن احیاء سنت و اماتت بدعت روزانه چیزے میگفتم حالانکه نرغه دشمنان دین بود از خدا میخواستم که مثل امام نسائی جان در انجا دهم چه کم که خاک هندوستان و آب وهوا وبلی مرا نگذاشته - والسلام خیر الختام۔

مکتوب صدم

بطلب جواب سوالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعه گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمه ربه بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که بفضله تعالی در اینجا خیریت است وخیر وعافیت آنصاحب مطلوب مشتقا فرمایش وتکلیف وه برائے تحریر جواب چند مسئله منتشر شده بودم لیکن آن صاحب برآن توجه نکردند و آنرا پس پشت انداختند خیر آنچه گذشت بماضی پیوست اکنون اگر تحریر جوابات سوال مرسله خبر کردیتے ہیں علماء حقانی کو سخت مصیبت پیش آتی ہے اچھا کیا کہ بالفعل سفر حجاز کا ملتوی کیا انشاء اللہ بعد دو ایک سال کے موقع مناسب دیکھ کر قصد کرنا چاہئے اور بوجھ قرض کا اپنے کاندھے سے اتارنا چاہئے وہاں کی اقامت میں کیا سوچا ہے ہرگز قصد نہ کرنا رجب تک کہ اطمینان نہو، مفید مدعا نہوگا وہاں گورپرست و بدعت نواز آزور رکھتے ہیں کہ دار الامن سے کوچ کر کے اپنے دشمن کے پنجہ میں جاویں اس تحریر سے (معاذ اللہ) آپ خیال نکریں کہ جانے سے زیارت حرمین شریفین کی منع کرتا ہوں اللہ ہی کو پاکی ہے میرا مدعا یہ نہیں ہے بلکہ دعا میں کرتا ہوں اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ ومدینہ میں احیاء سنت ورفع بدعت کے بارے میں میں روزانہ وعظ کہتا تھا حالانکہ دشمنان دین کے میں نرغہ میں تھا خدا سے چاہتا تھا کہ امام نسائی کی مانند دشمنوں کے ہاتھ اپنی جان دیدوں لیکن افسوس کیا کروں کہ ہندوستان کے خاک پانی ہوا نے دہلی کی مجھے نہ چھوڑا والسلام خیر الختام۔

سوواں خط

سوالات کے جواب جلد بھیجدیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز **محمد نذیر حسین** کی طرف سے گرامی مطالعہ میں مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالی خیر وعافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ اللہ تعالی کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور خیر وعافیت آپ کی مطلوب ہے قبل اسکے کہ چند مسئلہ کے بارے میں تکلیف دی تھی مگر آپ نے کوئی توجہ نہ کی اور اسکو پس پشت ڈال دیا خیر جو کچھ گزری سو گزری اب اگر لکھنا جوابات سوال مرسلہ کا

ممکن ہو تو جلد جوابات سے اسکے مسرور کریں ورنہ سوال مرسلہ واپس کریں لکھنے میں جوابات اور سوالات مذکور کے بہت جھگڑا و قصہ وقضایا رفع دفع ہوگیا ہوگا اور درمیان متخاصمین کے صورت صلح کی پیدا ہوگئی ہوگی اللہ تعالی جلشانہ آپکو بہترین توفیق عطا فرمائے کہ آپ سے حاجت روائی غربا اور مساکین لوگوں کی ہوتی ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو ایکواں خط

جواب استفتا بھیجدیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته کے واضح ہو کہ قطعہ استفتا بخدمت سامی فرستادہ می شود کہ از راہ مہربانی جواب مدلل بکتاب وسنت کردہ بہمرخود ارسال خواہند نمود این عاجز درینولا کسلمند ودیر حواس است لہذا از تحریر جوابات مرسلہ معذور است ہر قدر کہ زور تحریر رقم پذیر شود عین لطف وکرم باشد وبعد تحریر جوابات بصیغہ بیرنگ روانہ فرمایند موجب اجر شود والسلام خیر الختام بہ میاں محمد ابراہیم صاحب وممتاز احمد صاحب گفتہ خواہند داد کہ انہا سے مرسلہ شمار سیدانکہ علالت وکامرانی بخشید جزاکم اللہ تعالی خیراً فی الدارین وسلام ونیاز مقبول باد۔

مکتوب یکصد و دوم

طرد رسالہ بدعت باید کرد

ایکسو دوواں خط

رسالہ بدعت کا رد کیجئے

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ رسالہ مطبوعہ اہل بدعت فرستادہ میشود برائے ردکما حقہ۔ دریں رسالہ بمشورہ بعض از علمائے پانی پت (ملا میر ٹھ) و پیرو رام پور، محرر شدہ بقالب طبع درآمد کہ براں خواص و عوام اہل بدعت نادان اند بہر حال بالفعل دیگر کاروبار گزاشتہ کوشش بلیغ در ردّ آں خواہند نمود کہ شور و شغب مبتدعین مرتفع شود ترصد کہ بزودی در ردّ آں توجہ بانجام خواہند رسانید بعدہ روانہ خواہند کرد از دو سہ ماہ درتپ جلاام دعا رشفا برائے من نمایند۔

مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی را زحمت نیت چہ کہ حسب فرمایش بندہ فقیر مباحث طویل بر می نگارند ورنہ یاں صاحب ضرورت تصدیع نبود والسلام خیر الختام۔ مرقومہ ۲۸ رصفر از مقام دہلی روانہ نمودہ شد مہر دہلی ۲۲ ستمبر

مکتوب یکصد و سوم ۱۰۳

مشورہ مقدمہ آلہ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ بہ بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ و پیشتر از خط مولوی لطف حسین صاحب حال مقدمہ (معلومہ) بوضوح پیوستہ بود چنانچہ مولوی لطف حسین صاحب را بہزار ولجاجی بدرخواست نقل میر ٹھ آمادہ روانہ کردہ برائے نقل گرفتن در روزہ ماہ رمضان برگاشتم بفضلہ تعالیٰ نقل میر ٹھ میرسد منصف کما حقہ داد حق

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ رسالہ مطبوعہ اہل بدعت واسطے رد کما ینبغی کے بھیجا جاتا ہے یہ رسالہ بعض لوگوں کے مشورہ سے یعنی (عالم پانی پت ملا میر ٹھ و پیر رام پور) محرر شدہ بقالب طبع درآمد کہ براں خواص و عوام اہل بدعت نادان ہیں بالفعل دوسرا کاروبار چھوڑ کر ردو میں اسکے کوشش بلیغ کرینگے کہ شور و شغب بدعتیوں کا جاتا رہے امید کہ جلد رد میں اسکے مصروف ہو کر اتمام کو پہونچا دیں گے اور روانہ کریں گے دو تین مہینے سے بخار میں مبتلا ہوں میرے لئے دعا صحت کی کرینگے۔ مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی کو زحمت نہیں کیونکہ بوجب فرمایش بندہ فقیر کے مباحث طویل لکھ رہے ہیں ورنہ اگر ضرورت تکلیف دینے کی نہ تھی والسلام خیر الختام مرقومہ ۲۸ رصفر دہلی سے روانہ کیا گیا

مہر دہلی ۲۲ ستمبر

ایکسو تین و ۱۰۳ ال خط

آلہ آباد کے مقدمہ میں مشورہ دیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجو محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ خط آپکا ملا مضامین سے آگاہ ہوا اسکے قبل مولوی لطف حسین صاحب کے خط سے حال مقدمہ (معلومہ) کا معلوم ہوا تھا چنانچہ مولوی لطف حسین صاحب کی ہزاروں ولجاجی کرکے واسطے درخواست و ستیابی نقل میر ٹھ روانہ باوجود روزے ماہ رمضان کے روانہ کیا گیا خدا کے فضل سے نقل مقدمہ میر ٹھ عنقریب موصول ہوگی

داوہ است وانچہ در نقل فیصلہ آں خرچ شد از حاجی احمد اللہ صاحب سلمہ ربہ گرفتہ خواہد شد نقل کاغذ ہائے دہلی وغیرہ بمولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری فرستادہ شد و نیز بحاجی صاحب ممدوح پیشتر روانہ کردہ شد از وشاں طلب نمایند مگر درین باب زور کار و والا عملگان کچہری ہیچگونہ اتفاقات نمی کنند خصوصاً در جہر آمین و رفع یدین کہ از ہمہ مسلماناں ہمہ مخالف اند) ہزار دشواری حاصل میشود و مقدمہ بنارس را از اہم مہمات شمارند خدانخواستہ اگر در آلہ آباد سر سبز نشدہ مخالفین اں دیار و دہلی ہمہ دلیر و مانع در مسائل مذکور خواہند بود اگر جستجو و نگاہ قرار واقعی منظور باشد تا تنخواہ مولوی لطف حسین صاحب پنجاہ روپیہ سوا از زر سفر (بقدر) جمع نمایند کہ مشارٌ الیہ را در امضاء آں روانہ کنم چرا کہ مشار الیہ از سہ و چہار سال در مقدمہ دہلی و گورگانواں و نصیر آباد و میرٹھ سرگردان می ماند وسعی و کوشش مقدمہ بنارس در آلہ آباد بجز مومالیہ شدن نمی تواند و بایں وعدہ کہ انچہ خرچ خواہند بگیرند قابل گفت و شنود نخواہد بود تا وقتیکہ تعیین و تشخیص تنخواہ اوار موحدین مقرر نکنانند رفتن شاں متعذر است و مولوی صاحب در مقدمات مرجوعہ ہر جا جان بازی و سخن پردازی کردہ اند کہ از دیگراں عشر عشیر نخواہد بود و بفہم ناقص من در معرکہ آلہ آباد بجز وے کسے دیگر بنظر نمی آید جلد تر تدبیر کردہ زر فراہم آرند تا مشار الیہ را روانہ سازم وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝ واز جواب خط بعد مشورہ موحدین زود تر آگاہ سازند زیادہ والسلام خیر الختام نہم رمضان من مقام دہلی روانہ شد۔

منصف نے کما ینبغی فیصلہ حق کیا ہے جو کچھ فیصلہ کی نقل میں خرچ ہوگا وہ حاجی احمد اللہ صاحب سے لیا جاوے گا نقل کاغذات دہلی وغیرہ مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری کے پاس روانہ کیا گیا اور حاجی صاحب ممدوح کے پاس قبل حافظ صاحب کے روانہ کیا گیا ہے آپ اُن سے طلب کریں نقل نقولات میں زر کثیر درکار ہے ورنہ عملگان کچہری کچھ توجہ نہیں کرتے ہیں خصوصاً آمین جہری و رفع یدین میں (کیونکہ ستاسی کا سارا مسلمان علماء مخالف ہیں) مشکل سے حاصل ہوتا ہے اور بنارس کا مقدمہ اہم مشکلات سے معلوم کریں اگر آلہ آباد میں کامیابی نہوئی تو؟ اس کے مخالفین اور دہلی والے سب دلیر اور مانع مسائل مذکورہ سے ہونگے اگر جستجو و دڑ دھوپ قرار واقعی منظور ہو۔ تو تنخواہ مولوی لطف حسین کی مبلغ پچاس روپیہ علاوہ خرچ سفر بقدیم کے جمع کریں تاکہ مشار الیہ کو انجام میں اسکے روانہ کروں کیونکہ ممدوح الیہ تین چار سال سے مقدمہ دہلی اور گورگانواں و نصیر آباد و میرٹھ میں حیران و پریشان رہے اور پیروی بنارس کے مقدمہ کی آلہ آباد میں سوائے ممدوح الیہ کے کوئی کر نہیں سکتا ہے اور اس وعدہ پر انکا جانا کہ جو کچھ خرچ چاہیں لیں قابل گفت و شنید کے نہوگا جب تک تعین تنخواہ کی موحدین سے مقرر نہ کرائیں ان کا جانا مشکل ہے مولوی صاحب ہر جگہ مقدمات مرجوعہ میں کوشش جان توڑ سخن بازی عمل میں لائے ہیں کہ دوسرے شخص سے دسواں حصہ بھی نہوگا۔ میری رائے کے مطابق الہ آباد کے مقابلہ میں سوائے مولوی صاحب کے دوسرا شخص اس ہمت کا دکھائی نہیں دیتا جلد تدبیر کر کے انکو روپیہ بھیجا کریں تاکہ مولوی صاحب ممدوح کو میں روانہ کروں مجھے صرف سمجھا دینا ہے خط کے جواب سے مجھے بعد صلاح و مشورہ موحدین کے آگاہ کریں۔ زیادہ والسلام خیر الختام

۹ رمضان دہلی سے روانہ کیا گیا۔

مکتوب ۱۰۴ یکصد و چہارم

تعزیت برخوردار عبد السلام۔ نصیحت صبر و شکیب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی جامع الحسنات والکمالات اعزی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بدریافت خبر ارتحال برخوردار عبد السلام (پسر ایشاں) برنیکہ بحکم من جمیعت ما ہمگناں اقتاد خدایا روزی کس مباد کہ زگارم چہ شد نیست کہ عزیز دل خود را تعزیت نمی نویسم صدمہ جانگزار عبد الرشید نفرا موشیدہ بود کہ ایں خبر جانفرسا بما رسید حق است کہ کسی از فراغ نانے خوردن نماند پروردگار عبد العزیز را ہموارہ دعا از زیاد آل وعیال وادام خواستنیہا ہم مقبول شد کہ فراواں عز وجاہ یافت واولادہم عنایت شد مگر از ہفتدہ نفوس چار پسر ماندند خدا آں ہمگناں را مصئون ومحفوظ دارد۔ امی عبد العزیز شما پیر مرد وفرزانہ ہستند از علم وفضل بہرہ وافی دارند خوب دانند کہ از جزع وفزع چیزے برنمی خیزد صبر وشکیب شیوہ صالحین واصلین است وسالہ ونوحہ جاہلین رای زبید ستودہ

آئین اہل طریقہ است کہ برعلات ✣ شکیبا شوند واجرش از خدا گیرند

افسوس است کہ از علالت مرحوم اشارہ گاہے نفرمودند شاید کہ ہجوم تردد براں نیاوردہ کہ دعاگوئے خویشتن را نوشتندے دنیا مخالہ ایست از حیل و دے ہر حدد باید بود دنیا خدا است از خدا بعیش بگریز زندگا ہے صلحاء عارفین بیدل نمیشوند بلکہ صابر بر لب خود حرفے نیارند ہر کہ سیہ نامہ شما دیدہ زار زار بگریست

ایکسو چارواں خط ۱۰۴

تعزیت عبد السلام۔ ونصیحت صبر وشکیب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات میرے مخدوم مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت سے رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خبر انتقال منکر برخوردار عبد السلام (صاحبزادہ آپکے جو بجلی کی طرح دل کے کھلیان کی جمعیت پر ہمہ لوگوں کے پڑی خدا کسی کو نہ دکھائے اُسے میرے مولا کیا ہونیوالا ہے کہ اپنے عزیز دل کو ماتم پرسی کا خط لکھتا ہوں کہ ابھی عبد الرشید کا صدمہ جان کو گھلا نیوالا بھولا تھا کہ یہ خبر جاں سوز ملی سچ ہے کوئی شخص بے فکری سے روٹی نہیں کھاتا ہے اے خدا عبد العزیز کو برابر زیادتی مال واولاد کی دعائیں دیتا رہوں جو ساری دعائیں قبول ہوئیں۔ کامل عزت وحرمت انہوں نے پائی اولاد بھی عنایت ہوئی مگر سترہ اولاد میں سے فقط چار لڑکے رہے اے خدا ان سب کو اپنی امن وامان میں رکھ اے عبد العزیز تم دانا وہوشمند ہو اور علم وفضل سے کافی حصہ رکھتے ہو آپ خوب معلوم کریں کہ آہ وزاری سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے صبر وتحمل طریقہ نیک بندوں کا ہے واویلا کرنا جاہلوں کو سزاوار ہے عمدہ طریقہ اہل طریقت کا ہے کہ آفت نازلہ پر صابر ہوتے ہیں اور خدا سے طالب اجر کے ہوتے ہیں افسوس کہ کبھی مرحوم ومغفور کے علالت سے آپنے خبر تک نہ دی یا شاید کہ کثرت تردوات نے آپکو مہلت نہ دی ہوگی۔ لیکن اس دعاگو کو لکھتے تو سہی دنیا ایک مکارہ عورت ہے اسکے حیلہ سے آپ بچتے رہیں الصدائے

دمن چو گویم اشکبار تلخ رواں شد مرا ترش دید نایم را جرحے نبخشید

از چگونگی عفیفہ خویش نوشتند ہر چہ میگوید بجاست الا از جانب ما بگویند کہ بحالت بیماری صدمہ برداشتن سخت الیم ست بقیہ اولاد یکہ خدا بخشیدہ اور ا بسیار تصور ند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ ہر لحظہ وہر لمحہ وظیفہ خود نمودہ علاج خود کنند وزود باید کرد استعلاج در دہلی مناسب است ایں فقیر بوریا نشین صبح وشام برائے شما وہمگنان شما ہبود میخواہد ۲۸ محرم ۱۳۱۰ ہجری از دہلی۔ عزیزا چار جانہ کہ فرشتا بوند خوب بود از ماہر یکے ربود برائے ما بوریا کافیست ایزد بے ہمال الیشان را جزائے نیک دہاد باید کہ از دیدار خویش زود مرا محظوظ نمایند والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۰۵ یکصد و پنجم

واپسی استفتاء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز جانہا مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مرقوم باد کہ قطعہ نامہ نامی صحیفہ گرامی مع استفتاء پر تو وصول افگند، موضح مرام شد چنانچہ جوابش نگاشتہ روانہ میگردد منظر سامی خواہد شد اہل انصاف ہرگز چون وچرا نمی توان کرد ایزد سبحانہ وتعالیٰ در علم وعمر وآل ومال ایشاں برکات بخشاد۔ از دہلی۔

مکتوب ۱۰۶ یکصد و ششم

لوگ مصیبت کیوقت بیدل را نہیں ہوتے ہیں بلکہ صابر ہو کر کوئی حرف چون وچرا کا زبان پر نہیں لاتے جس کسی نے خط غم کو آپ کے دیکھا زار زار رویا اور میں کیا بیان کروں آنسو تلخ جاری ہوئے اسکی سوزش نے میری آنکھوں کو زخمی کر کر دیا اپنی آپ کے کوائف سے جو کچھ تحریر کرتے ہو صحیح ہے میری طرف سے کہئے کہ بیماری کی حالت میں اُلجھنا صدمہ اُٹھانا سخت تکلیف دہ ہے باقی اولاد کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں انکو بہت سے بہت تصور کرو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ ہر وقت وہر لحظہ آپ صدمہ زبان پر لائیں اور جلد اپنا علاج کریں اور بہت جلد بغرض علاج دہلی آنا مناسب ہے یہ فقیر بوریہ نشین صبح وشام تمہارے واسطے اور تمہارے بچوں کیواسطے خواہان فلاح ہے ۲۸ محرم ۱۳۱۰ ہجری از دہلی۔ اے عزیز جانانیں تحفہ روانہ کی تھیں وہ پسند وقبول کیں مجھے سب لوگ لیگئے فقط بوریا کافی ہے اللہ تعالیٰ انکو جزائے نیک مرحمت کرے گا لازم کہ اپنے دیدار سے جلد محظوظ کریں گے والسلام خیر الختام۔

ایکسو پانچواں خط ۱۰۵

فتویٰ بھیجا جاتا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین گرامی خدمت میں محبوب لوگوں کے مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو آپکا خط مع استفتاء کے وصول ہو کر بدرک مدعا ہوا چنانچہ جواب لکھ کر روانہ کرتا ہوں نظر سامی سے گزرے گا صاحب انصاف دلی ہرگز چون وچرا نہیں کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علم وعمر واولاد ومال میں اُن کے برکت عطا کرے از دہلی۔

ایکسو چھٹا خط ۱۰۶

LIBRARY
Anjuman Taraqqi Urdu (Hind

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** برای خدمت سید عنایت حسین عظیم آبادی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ نامی رسید فتوی میرسد کلیر یا اجمیر یا کچھوچھہ یا کسی پور (ہر جاکہ میلا باشد) ازروئے شرع بایام میلاں رفتن نباید چہ کہ تمام بدعات را مخزن ست تشریحش در تحریر علماء حق باید دید والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتم

انکار از رنجش

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف شفیق مومنین رؤف مسلمین مولوی محمد عبد اللہ صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی آن مصدر نیکنامی رسیدہ کاشف مدعا گردید مشفقا وہم وخیال رنجش وناخوشی از طرف شما پیرامون خاطر من گاہے نگشتہ چہ جائکہ ذکر ناخوشی قصدا دیگر بر زبان آید ونشنود ے شود طالبعلم نافہم خبر غلط محض رسانیدہ آنصاحب این وسوسہ را بخاطر راہ ندہند زیرا کہ آثار دیانت وسعادت بذات شما مجلی ومحلی است چگونہ ازیں صفات حمیدہ ناخوش شوم عرصہ یکماہ منقضی شد کہ در محفلے شخصے ذکر کردہ کہ انچہ مولانا شاہ عبد العزیز ؒ وتلامذہ راشدین مولانا مرحوم در بحث مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ حرام نوشتہ اند مولوی صاحب (یعنی الصاحب) برخلاف آن قائل حلت ہستند در جوابش گفتم کہ قول تو باور نمی کنم کہ خلاف تفسیر وغیرہ مولوی صاحب (عبد اللہ) بگفتند واگر ایں امر

تین مساجد کیلئے سفر کرنا چاہئے اور کہیں سفر زیارت نکرنا چاہئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز **محمد نذیر حسین** گرامی خدمت میں سید عنایت حسین عظیم آبادی السلام سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپ کا خط وصول ہوا فتوی مرسل ہمتا پور کلیر یا اجمیر یا کچھوچھہ یا کسی پور درہر جاکہ میلا باشد ازروئے شرع بایام میلاں رفتن نباید چہ کہ تمام بدعات را مخزن ست تشریحش در تحریر علماء حق باید دید والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۰۸ یکصد و ہشتم

وعدہ عطاء سند حدیث مگر بعد امتحان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت سید ادریس صاحب پشاوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از تحریر جامع الحسنات مولانا محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کیفیت قابلیت واہلیت ایشاں دریافت شدہ کمال محظوظ شدم از ہر سند صحاح ستہ وتفسیر سفارش بما رسید وقتیکہ خواہند آمد بعد دریافت قابلیت وسوالات وجوابات سند یافتن محال نیست بسم اللہ خانۂ مرا خانۂ خود تصور نمایند وبہ حاضر قناعت فرمایند ۔ والسلام خیر الختام ۔

ایکسو ساتواں خط

رنجش سے انکار ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف مہربان مومنین وکرم فرمائے مسلمین مولوی محمد عبد اللہ صاحب مورے اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا موصول ہو کر مظہر مدعا ہوا آپکی طرف سے رنجش وناخوشی کا وہم وگمان بھی کسیوقت میرے دل میں نگزرا چہ جائکہ ناخوشی کا تذکرہ دوسرے کے سامنے زبان پر آئے اور نہ ہم ہو بوقوف طالبعلم نے محض غلط خبر آپکو پہنچائی آپ ایسے وسوسہ کو دل میں جگہ نہ دیں کیونکہ آپکی ذات مجمع دیانت وحسنات ہے ایسے صفات محمودہ سے کیونکر ناراض ہوں زمانہ ایک مہینہ کا گزرا کہ ایک شخص نے ایک محفل میں ذکر کیا کہ جو کچھ مولانا شاہ عبد العزیز ؒ اور مولانا کے ارشد تلامذہ بحث میں مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے حرام لکھا ہے مولوی صاحب (یعنی آپ) اسکے خلاف حلت کے قائل ہیں میں نے کہا کہ ہمارا قول لائق قبول نہیں ہو کیونکہ مجھے مولوی عبد اللہ صاحب سے ایسی امید نہیں ہے کہ خلاف تفسیر کے کریں اور اگر یہ امر واقعی ہے تو چند روز

واقعی است در چند روز پدیدا خواہد بود بود ظہور کہ البتہ موجب خلاف وشقاق درمیان ما ومولوی صاحب در مسئلہ مذکور خواہد بود حالا تذکرہ آن لغو وقابل سماعت نیست والسلام خیر الختام ۔

مکتوب ۱۰۸ یکصد و ہشتم

وعدہ عطاء سند حدیث مگر بعد امتحان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت سید ادریس صاحب پشاوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از تحریر جامع الحسنات مولانا محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کیفیت قابلیت واہلیت ایشاں دریافت شدہ کمال محظوظ شدم از ہر سند صحاح ستہ وتفسیر سفارش بما رسید وقتیکہ خواہند آمد بعد دریافت قابلیت وسوالات وجوابات سند یافتن محال نیست بسم اللہ خانۂ مرا خانۂ خود تصور نمایند وبہ حاضر قناعت فرمایند ۔ والسلام خیر الختام ۔

ایکسو آٹھواں خط

آیئے سند دیجائیگی مگر امتحان لیا جائیگا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت سید ادریس صاحب پشاوری اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ تحریر جامع الحسنات مولانا محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کی معرفت آپکی قابلیت واہلیت کا حال معلوم کر کے بہت خوش ہوا واسطے سند صحاح ستہ شریف وتفسیر کی میرے پاس سفارش آئی ہے جسوقت چاہیں تشریف لادیں بعد معلوم کرنے قابلیت وسوالات وجوابات کے حصول سند مشکل نہیں ہے بسم اللہ میرے گھر کو اپنا گھر تصور کریں اور حاضر پر قناعت فرمادیں ۔ والسلام خیر الختام ۔

میں ظاہر ہو جائیگا بعد ظہور اسکے البتہ باعث خلاف میرے ومولوی صاحب کے درمیان باب مسئلہ مذکور کے ہوگا اسوقت تذکرہ اسکا لغو وقابل سماعت نہیں ہے والسلام خیر الختام ۔

مکتوب ۱۰۹ یکصد و نہم

در مقدمہ رفع یدین وتامین بالجہر امداد ضرور ست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعہ گرامی فیض رحیم بخش صاحب ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مقدمہ رفع یدین وتامین بالجہر کہ عدالت آلہ آباد میں درپیش ہے اور مخالفین جابجا کے مع زر خرچ آمادہ ومستعد ہو رہے ہیں موحدین غربا ومساکین ہیں وہاں کی فتحیابی تمام کی فتحیابی ہے خدا نخواستہ وہاں ہار ہوئی تو تمام ہندوستان کی ہار ہوئی پھر کہیں جائے گفتگو اس مسئلہ میں نہیں ہو سکتی وزیادہ اس مسئلہ کا نہایت دشوار اور خروج مساجد سے ہوگا لہذا آپ کو لکھا جاتا ہے کہ مددگاری موحدین ودین سید المرسلین کی بحکم آیتہ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ضروری ہے آپ جس طرح سے ہو سکے مددگاری بقدر روپے کی فرماویں کیونکہ بری عدالت ٹرا مونہہ ع برکریما کارہا دشوار نیست ۔ بہر صورت بطور امداد خواہ بطور قرض اس مقدمہ میں آپ اور جملہ موحدین اعانت کریں ہرگز دریغ نہ کریں اور جلد تر کارفرماویں ۔ والسلام خیر الختام

۱ الحمد للہ کہ بحوالہ الحدیث محض حضرت رب کی نیت وخیر وبرکت نفوس سے یہ مقدمہ کامیاب ہوا بڑے بڑے آدمیوں نے فخر ہمت فرمایا اگر حضور نے اپنی جیب خاص سے اتنی خیر چہ فرمایا اور وکلاء رہنود

مکتوب ۱۱۰ یکصد و دہم

حرمت متعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی زین العابدین صاحب سلمہ بہ باشندہ (ملک سرحد) بعد السلام علیکم واضح باد نامہ گرامی رسید فتوی حرمت متعہ مع رسالہ بسیط رسید سلف رحمہم اللہ ہرگز جوازش نکردہ اند در حرمتش باکے نباید کرد مرا از رسالہ مولف انصاحب اختلافی نیست فتوی مع رسالہ واپس است۔ دستخط علماء دہلی بدیں جواب بذیل دے ثبت کنانیدہ شد۔

والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۱۱ یکصد و یازدہم

رسالہ رد بدعت خوب نوشتند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی جامع الفضائل ومجمع المحامد مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم واضح باد کہ نگارش نامہ گرامی مع مسودہ رسالہ رد بدعت رسید از ایرادش مسرتیکہ حاصل شد اندازہ نتوانم کرد ایزد بے ہمال از چشم زخم زمانہ آن عزیز دلہا را مصئون دارد فی الواقع بنظر ثانی دے جہدے موفور نمودند و منقول را از ماخذ مطابقت دادند کہ باوجود انہماک خدمت لاحقہ مستبعد بود عبارت راجست فرمودند و بقالب طرز نوی کہ مختارہ انصاحب است جملہ کتاب را آوردہ منتے بجائم نہادند علی ہذا خطبہ باب وتا بیکہ نوشتند از من نمی تواند بود چہ کہ از ہجوم علالت معذورم و شغل

ایکصد و نسواں خط

متعہ جائز نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ گرامی خدمت مولوی زین العابدین صاحب ملک سرحد کے رہنے والے اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپ کا خط پہونچا متعہ کے عدم جواز کا فتوی مع رسالہ پہونچا اگلے بزرگ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے انہوں نے ہرگز متعہ کو جائز نہیں کہا ہے اس کی حرمت میں شک وشبہ کرنا چاہئے۔ آپ کے رسالہ سے مجھے اختلاف نہیں ہے۔ فتوی مع رسالہ واپس کیا جاتا ہے۔ دستخط علماء دہلی دیکھ کر دئے گئے۔ والسلام خیر الختام

ایکسو گیارہواں خط

رسالہ رد بدعت خوب ہی لکھا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ گرامی خدمت جامع فضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ آپ کا خط مع مسودہ رسالہ رد بدعت پہونچا اسکے اعتراضات سے جو خوشی کہ حاصل ہوئی وہ بیان نہیں کر سکتا حق سبحانہ تعالیٰ آپکو زمانہ کی برائیوں سے مامون ومحفوظ رکھے فی الحقیقت اسکی نظر ثانی میں میں نے بہت کوشش کی اور منقول کو اصل سے مطابق کیا حالانکہ کار لاحق کی مصروفیت سے بہت بعید تھا عبارت کو موزوں ومستحکم کر کے نئی طرز پر کہ آپ کا اختراع ہے ساری کتاب کو لا کر احسان میری جان پر رکھا علی ہذا خطبہ اس آب وتاب سے لکھا کہ مجھ سے ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ ہجوم مرض سے

درس تدریس ۵۲ طلبہ بر آں مزید ست انشاء اللہ تعالیٰ زود تر بقالب طبع خواہد رسید ہدیہ اش خواہم فرستاد۔ شنیدہ باشند کہ اہل رام پور بدست ورقے خویش نازان ست می گوید کہ جواب ورود ے از غیر مقلدین نمی تواند شد الا اہل انصاف نیک می دانند کہ آن نسخہ جواب کتاب من نیست خارج از بحث بسیار فضول امور نوشتہ ضخامت رسالہ افزودہ است طرز ش آسانست مولوی سید احمد حسین سلمہ دہلوی ومولوی امیر حسن سہسوانی ودیگران چیزے نوشتند خوب نوشتند مسودہ دیگر سد مراضیق فرصت است توجہ بلاحظہ اش نتواں شد۔ لہذا العزیز براہ رشادت وسعادت با معان نظر ونگاہ غائر بینید وبر غوث وسمین توجہ برگمارند از حسن تتمم راعلی حدہ فرمایند وعبارت مدلل بوجوہ موجہ درست نمودہ روحی بقالب انشاء پردازی بردمند وعنوان خطبہ از اشعار عربیہ یا فارسی مولفہ خود آغاز فرمایند اگرچہ کار اہم است لیکن من پیر را بنواز ند اگر فرصت نباشد زحمت یک ہفتہ حاصل نمودہ ہمگی توجہ بتر میم ونسخیش باید فرمود ورنہ مخالف معاندین وآن خواہد گفت واگر کتب نباشد از من طلب باید کرد غرضکہ بہانہ میان نیاید العزیز کہ جوان ماشاء اللہ ہستند زور طبیعت وقوت ذکاوت بہ تحریر جواب صرف کنند کہ حریف نود سالہ از حملہ اش سر نتواں بنجانید ومذاق ومزاح لطیف (بطرز انشاء پردازی کہ خاصہ طبیعت شماست) ضرور باشد ورنہ ملام بے نمک خواہد بود عزیزا از طرز مستغنیانہ شما تا کجا نام کہ تالیف خود را باتمام نمیرسانند

بوید اباد ؎

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد ✤ اگر خارے بود گلدستہ گردد

جسوقت آپ سن پیری کو پہونچیں گے یقین ہے کہ مسند سے حرکت نہ کریں گے مناسب ہے کہ دامنی مشق ومزاولت بذریعہ کتب یعنی دیکھنے تحریری جوابات دورس وتدریس طلبہ کے کرتے رہیں کیا

یہ عذر ہوں وشغل درس وتدریس سے ۵۲ طلبہ کا اسپر غماز ہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد طبع ہوگی اور ہدیہ آپکی پاس ارسال کروں گا۔ سنا گیا ہے کہ صاحبان رام پور اپنی کتاب پر تنگ دامان ہیں کہتے ہیں کہ تقلید شخصی کا رد غیر مقلدین سے ہو نہیں سکتا ہے مگر صاحب انصاف اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ نسخہ میری کتاب کا جواب نہیں اسلئے بحث سے خارج ہے بہت باتیں فضول لکھ کر حجم رسالہ کا زیادہ کیا ہے اسکا رد آسان ہے۔ مولوی سید احمد حسن سلمہ دہلوی ومولوی امیر حسن سہسوانی اور دوسرے صاحبان نے لکھا ہے اور اچھا لکھا ہے دوسرا مسودہ پہونچا ہے بوجہ عدیم الفرصتی اچھی طرح دیکھ نہیں سکا آپ راہ سعادتمندی سے گہری نظر سے دیکھیں اور کھرے کھوٹے پر غور کریں اور اچھے کو برے سے علیحدہ کریں اور عبارت کو وجہ موجہ دلیل سے درست کرنے کی پردازی کے قالب میں روح پھونکیں اور آغاز خطبہ اپنے اشعار مولفہ عربی یا فارسی سے کریں اگرچہ کام مشکل ہے لیکن مجھ پیر کو نوازیں اگر فرصت نہو تو رخصت ایک ہفتہ کی لیکر ساری توجہ اسکی ترمیم و درستگی میں صرف کرنا چاہئے ورنہ مخالفین بہت کچھ باتیں بنائیں گے اور اگر کتابیں موجود نہوں تو مجھ سے طلب کریں غرضکہ حیلہ وبہانہ درمیان نہیں آئے آپ ماشاء اللہ جوان ہیں زور طبیعت اور قوت ذکاوت کی لکھنے جواب کے صرف کریں کہ نوے سال کی عمر کا مخالف اس حملہ سے سر نہ ہلا سکے اور مذاق وخوش طبعی پاکیزہ (بطریق انشاء پردازی کے کہ خاصہ تمہاری طبیعت کا ہے) ضرور ہو ورنہ کھانا بدون نمک کے ہوگا اے عزیز پاروائی کا تمہاری کہاں تک شکوہ روں کہ اپنی تالیف کو اختتام تک نہیں پہونچا یا واضح ہو

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد ✤ اگر خارے بود گلدستہ گردد

لہ تقلید شخصی اس اردو مجموعہ رسائل میں شامل ہے اور یہ اس کتاب کی مصنف کتاب معیار الحق ہے جسکا رد حضرات علماء اہلحدیث نے کیا ہے اور اس کا نام ہے

بذریعہ کتب بینی و تحریر اجوبہ و درس تدریس طلبہ صرف میکرد باشند۔ چہ مانع پیش آمد کہ قریب دو ماہ سپری نشد از دیدار خویش شیخ پیر را مسرور نکردند اگر صرف سفر نیست بر نگارند کہ فرستادہ آید مبالغ کہ برائے طلبہ فرستادہ انداحسان برمن فرمودند مبلغ ۱۰۰ روپیہ بحساب طعام طلبہ و ۱۰۰ برائے خرید کتب دادم پنجروپیہ زیر امانت مجوعہ دار است۔

والسلام خیر الختام مرقومہ ۱۵ ارشعبان ۱۳۰۱ھ

مکتوب ۱۱۲ یکصد و دوازدہم

بتعزیت مولوی شیخ عبدالعزیز محدث رحیم آبادی خلف الرشید امیر الموحدین و معین المسلمین حاجی شیخ احمد اللہ صاحب رئیس اعظم رحیم آباد بسم اللہ الرحمن الرحیم

لے عزیز پر تمیز بر توقیع وقتے لنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون پر غور گہری نظر سے کرنا چاہئے آہ و واویلا نہ کرنا چاہئے رحمت الٰہی کے دروازے جب کھلتے ہیں تو وہ صاحب رحم کہلاتے ہیں یعنی وہ رحم کئے گئے ملائکہ انکو نعمت و امتحان کے لباس میں بلا کے ان کو بہلاتے ہیں اور اسباب مہربانی و عنایت باری کی جب خیال حال ہوتی ہے تو ہر حوادث زمانہ سے بچاتی اور وہ وہ بری طرح چمکاتی ہے

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند ولے
دولت آں بر دکہ تشریف بلا یافتہ است

ترصد کہ آں مکرم برائے اہلیہ مرحومہ دعائے خیر فرمایند کہ جانشین جنت بریں گردد ارحم الراحمین شمارا صبر و استقامت عطا

مانع پیش آیا کہ قریب دس مہینہ کے ہوا کہ آپنے دیدار سے شیخ پیر کو محظوظ نہ کیا اگر خرچہ سفر نہیں تو پہ لکھیں کہ بھیجا جائے روپیہ جو واسطے طلبہ کے بھیجا ہے ۱۰۰ احسان مجھ عاجز پر کیا ہے۔ اور مبلغ ۱۰۰ روپیہ طلبہ کے کھانے کے حساب میں اور ۱۰۰ روپیہ خریداری کتب میں دے میں مبلغ پانچروپے امانت دار کے پاس جمع ہیں۔ والسلام خیر الختام

مرقومہ ۱۵ ارشعبان ۱۳۰۱ھ ہجری

ایکسو بارہواں خط

مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی کی اہلیہ کی ماتم پرسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے عزیز صاحب تمیز کے فرمان والاشان لنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون پر غور گہری نظر سے کرنا چاہئے آہ و واویلا نہ کرنا چاہئے رحمت الٰہی کے دروازے جب کھلتے ہیں تو وہ صاحب رحم کہلاتے ہیں یعنی وہ رحم کئے گئے ملائکہ انکو نعمت و امتحان کے لباس میں بلا کے ان کو بہلاتے ہیں اور اسباب مہربانی و عنایت باری کی جب خیال حال ہوتی ہے تو ہر حوادث زمانہ سے بچاتی اور وہ وہ بری طرح چمکاتی ہے

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند ولے
دولت آں بر دکہ تشریف بلا یافتہ است

اُمید کہ آپ واسطے اہلیہ مرحومہ کے دعا خیر فرماویں کہ جنت عالی کی مالک ہو

فرماید۔ والسلام خیر الختام

بخدمت جناب حاجی صاحب و مولوی عبدالرحیم صاحب و مولوی محمد یٰسین صاحب و مولوی عبدالوہاب صاحب ہدیہ سلام و نیاز مقبول باد باقی خیریت۔

مکتوب ۱۱۳ یکصد و سیزدہم

بتعریف ذکاء و تقوی سید عبدالحفیظ ثانی پسر عبدالعزیز صمدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والفضائل مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیتہ فی الدارین علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ واضح باد کہ از چند اسبوع تحریر فحایافتہ بودم نگرانی خاطر چیرہ دستی کردہ بود دیروز مسمی ذیر خاں مع برخوردار عبدالحفیظ ثانی (صاحبزادہ ایشاں) رسیدہ خبر خیریت شما رسانیدہ خطے موفورہ دست داد صاحبزادہ را خیف الجثۃ و نقیہ الجسم یافتم بالضرور یقین کردہ می آید کہ از محنت و ماغی ما ایخالت رسیدہ از حفظ صحتش تغافل نورزند بسیار خرسندم از نیکہ عبدالحفیظ طبع سلیم و جواد دارد ہنگام درس حدیث توجہ کامل میدارد علاوہ ازیں طباع و دماغ پرذکا است ماشاء اللہ خوشخط یافتم ذیر خاں گفتہ کہ امروز در روضہ حضرت خواجہ شیخ نظام الدین قدس سرہ بزیارت مسنون رفتہ بود اگر در روضہ درہ نمودہ چراکہ مشابہ طواف بیت اللہ است و ہم مثل مسجد تعظیم کمروے دعائے سنون کردہ خادم ایں آں گفتہ لا بد راجواب مسکت و کاسر الاسنان دادہ ماشاء اللہ نور سعادت و رشادت بر ناصیہ مولیٰ الیہ درخشان است و آثار صلحا سلف نمایاں۔ امید ست کہ با امتحان کامیاب خواہد شد اگرچہ توقف بظاہر است نہایت مسرت است کہ عبدالحفیظ پیش ماندہ بود بیجدی نپسندد۔ والسلام خیر الختام

اللہ تعالیٰ آپکو صبر و تحمل عطا فرماوے والسلام خیر الختام۔

خدمت میں جناب حاجی صاحب و مولوی عبدالرحیم صاحب و مولوی محمد یٰسین صاحب و مولوی عبدالوہاب صاحب کے ہدیہ سلام و نیاز قبول ہو باقی خیریت ہے۔

ایکسو تیرہواں خط

مولوی عبدالحفیظ کی ذکاء و تقوی و لاغری کا ذکر فرما کے خوف ظاہر فرمایا ہے کہ ایسی مشقت مزیل قوت و حیات ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم از عاجز محمد نذیر حسین بہ برگزیدہ خدمت جامع الحسنات والفضائل مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ چند ہفتہ سے خط آپ کا نہ پایا تھا سخت انتظار لاحق حال تھا۔ کل مسمی ذیر خاں مع برخوردار عبدالحفیظ ثانی (صاحبزادہ آپکے) نے آکر آپکی خیریت کی خبر سنائی کمال خوشی حاصل ہوئی صاحبزادہ کو لاغر و کمزور جسم میں پایا یقین کیا جاتا ہے کہ باعث محنت و ماغی کے ایسی حالت ہوئی ہے نگاہ داشت صحت سے برخوردار موصوف کے غافل نہ رہیں مجھے بہت خوشی ہے اس بات سے کہ عبدالحفیظ طبیعت سلیم و جودت طبع رکھتا ہے درس حدیث کے وقت کامل توجہ رکھتا ہے اسکے علاوہ طباع و دماغ پرذکا ہے ماشاء اللہ خوش ہیں ذیر خاں نے کہا کہ آج صاحبزادہ روضہ پر شیخ سلطان نظام الدین صاحب کے گئے تھے مگر وہ روضہ کے گرد نہ پھرے کیونکہ مشابہ طواف بیت اللہ کے ہے اور سوائے دعائے سنون کے مسجد جیتی نظیم کی خادم درگاہ چناں وچنیں کہنے لگے مگر بکواہنوں نے دندان شکن جواب دیا ماشاء اللہ علامت نیکی و بھلائی کی پیشانی سے مری الیہ کے روشن و آثار اگلے صالحین کی نمایاں ہے امید ہے کہ امتحان میں کامیاب ہونگے اگرچہ ظاہر میں توقف ہے کمال خوشی کی بات ہے کہ عبدالحفیظ میرے پاس رہنا پسند کرتے ہیں۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۱۴ یکصد و چہاردہم

در قربیات تپ سرخ مستولی است۔ و شرح ابوداؤد خوب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع حسنات و کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ در بنجا از فضل الٰہی ہمہ وجوہ نشکایت آب و ہوا نیست اگرچہ در قربیات تپ سُرخ مستولی است مدرسہ خوب گرم و جاریست شرح ابوداؤد بنظر دیدم فی الواقع بندرت تمام اغلاق و تحقیقات را کہ ہمگنان ازوے مجبور بروند حل فرمودند خدایا در علم و عمر ایشاں برکت دہ و کتاب را تمام ہرگز نباید داشت آغاز را با تمام رسانیدن علو ہمت است و پسماندگانی را تحسین کار ہیچ صلگاں خرف است بخدمت برادران انصاب سلام و شوق برسد

مکتوب ۱۱۵ یکصد و پانزدہم

بتعزیت شیخ احمد اللہ رئیس الموحدین مالک تعلقہ رحیم آباد مظفر پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت والا مرتبت مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی عبد الواب صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بالخیر و العافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد از حادثہ جانکاہ انتقال جنیں صاحب زندہ دل فیض منزل محی سنت قامع بدعت مجمع آزادگاں مرجع اقتدا گاہ گاں دل مجباں ہواخواہ را بصد اندوہ در ورطہ حیرت و اضطرار رسانید و زہر حوادث غمناک گوناگوں چشانید ؎

جرعہ زہر حوادث چو نشکر میوشم ✤ از کف ساقی گردون فلک مینائی

گر قلم بر سر غنامہ دوراں آید ✤ خون بدل آہ بلب اشک بچگاں آید

افسوس صد افسوس ۔ ع ہر گہہ بخاطر بگزرد انکہم زدامان بگزرد ✤

لیکن در عالم مجوری کہ ہمہ را دائقہ موت چشیدنی است بجز وظیفہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ چارہ نیست ؎

نہ قضا بود کہ با ہم رُویم ✤ میرسد آنوقت کہ ما ہم رُویم

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَاَدْخِلْہُ جَنَّۃَ الْفِرْدَوْسِ آمین رب العلمین

دریں صورت آن صاحبان برکت نشان مع دیگر وابستگان بصبر شکیبائی گرایند و مدام برائے آنجناب مغفور و مرحوم دعائے مغفرت و رحمت فرمایند نماز جنازہ با سوز و گداز ادا کردیم او ارحم الراحمین قبول کند

ع دعا از من اجابت از خدا باد ✤ زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۱۶ یکصد و شانزدہم

مشعر مسرت از اشاعت سنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ در بنجا خیریت است و عافیت آں محب بحضرت صمدیت خواہاں می باشد و شوق لقائے شما فوق طوق است ع دل من داند و من دانم و داند دل من ✤

و بظاہر رسم اخبار روزگار بکار نمی برم زیرا کہ از طرف شما مطمئن و مسرور خاطرم کہ اعانت و اشاعت سنت سنیہ مطابق مضمون فیض مشحون لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ بدل میدارند ع

✤ ما از تو برخوردیم و تو از عمر برخوری

چہ کم تمنائی من ہمین ست کہ نزد من عاجز اقامت گزیں باشند لیکن از خرد نوش روضانہ قاصرم او مسبب الاسباب سببے سازد کہ مہاجرت صوریہ مبدل شود ع کہ یارے برخورد از وصل یارے ✤ ودر آنجا

ایکسو چودہواں خط ۱۱۴

دیہات میں لال بخار ہے آپکی شرح ابوداؤد اچھی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین خدمت میں جامع نیکی و کمالات۔ مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خدا کے فضل سے نکایت آب و ہوا کی نہیں ہے اگرچہ دیہاتوں میں لال بخار پھیلا ہوا ہے مدرسہ گرم و جاری ہے۔ شرح ابوداؤد غور سے دیکھی واقع میں سارے اغلاق و مشکلات کو کہ سب اس سے مجبور تھے حل فرمائے اے خدا علم و عمر میں آپ کے برکت دے کتاب کو ناتمام ہرگز نہ رکھنا چاہئے ابتدا کو انتہا تک پہونچانا عالی ہمتی ہے اور ناتمام رکھنا کام بڑا بے حوصلوں اور بیکاروں کا ہے خدمت میں مجبائیوں کے اپنے سلام و شوق پہونچاویں۔

ایکسو پندرہواں خط ۱۱۵

حاجی شیخ احمد اللہ صاحب کی تعزیت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ گرامی خدمت عالی مرتبت مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی عبد الواب صاحب حفظہم اللہ تعالیٰ بالخیر و العافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو جان گداز انتقال جانکاہ یعنی انتقال ایسے شخص زندہ دل کا جو نزول فیض کے مرکز تھے سنت کے زندہ کرنیوالے بدعت کے مٹانیوالے ضعیف کے پناہ دینے والے تھے اس واقعے دوستوں کے دلوں کو بصد صدمہ غم میں مبتلا کر کے بصورت پریشانی میں ڈالا اور حلوۂ غم کا زہر پلا ذائقہ چکھایا ؎

جرعہ زہر حوادث چو نشکر میوشم ✤ از کف ساقی گردون فلک مینائی

---

۱۱۴ حاجی شیخ احمد اللہ صاحب رئیس مظفر پور بنگال بن مولانا شیخ عبد العزیز مرحوم بڑی حیثیت کے تھے جب آہین بالجہر و رفع الیدین کا مسئلہ رد کرنا چاہا اور دعوت کشف و آویزش کی ان حضرات نے موحدین نام کا سہ ماہا رسالہ جاری کیا جو حاجی صاحب بھرت ہزار روپیہ کے مقدمہ پر ہونے کو تھا آن انجملہ تنگ ہو گیا۔ اور کام مصنف نے موحدین کو حل آن انجملہ تنگ ہو گیا۔ اور کام مصنف نے موحدین کو حل

قیام شما هم مفید اظهار سنت و اسکات بدعتین است و دیگر کسے از طالبان حدیث (بجز ناموری) ، اشاعت دین بالائے طاق میدارند و جملہ اَللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ بنام نامی شما مختتم ازلی گردیدہ زیادہ اعانت دین توفیق رفیق تو باد برب العباد ع دعا از من اجابت از خدا باد ٭ بخدمت گرامی حکیم محمد ظہور صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب و مولوی محمد ادریس صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ سلام و نیاز مرا برسانند **قولہ** قیل الصیحانی تقیل ای نفیس وذو حظوۃ قال احمد الصیحانی اطیب کا ادری قول احمد۔ وقال دوم زائدہ است نزد من ہیں معنی متعین است واللہ اعلم بالصواب۔ و صیحانی نوع از خرما بمدینہ منورہ۔ و آنصاحب معنی ایں عبارت از شرح ابن قیم وغیرہٗ بواسطہ مولوی رفیع الدین صاحب دریافت کنند و بعد دریافت بمن نیز افادہ بخشند عین لطف و کرم باشد و نزد بعض مردم فاعل قال ابو داؤد و فاعل دوم احمد است وقیل بالعکس و من ایں مشکوکات را باور نمی کنم زیادہ والسلام مقام دہلی روانہ نمودہ شد مہر دہلی ۲۰ ر پانچ برلفافہ و مہر آرہ تقسیم سوم ۲۰ ر پانچ

مکتوب یکصد و ہفتم ۱۱۷

ہواہ خواہ خود باید تصور ید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد کہ تحریر ایشاں رسید مسرور شدم از طرز مضامینش مترشح است کہ از من فقیر سوء ظن دارند و معاذ اللہ مرا ہمارہ ہواخواہ باید تصور ید و گاہے پیرا ہوں خیالات واہیہ نزدند ہر مسلم را برائے دیگرے خیر سگال باید اندیشید من کہ لب گویم ہستم از کسے اسائت ظن نمی دارم معدوم ہو ع کہ یارے بر خورد از وصل یارے ٭ ہاں بھی آپکا قیام اظہار سنت و بدعت کے مٹانے کے واسطے مفید ہے دوسرے صاحب حق المحدیث ، رسوائے ناموری کے اشاعت دین کو بالائے طاق رکھتے ہیں اور جملہ اَللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ آپکے نام نامی کے ساتھ مہر کی گئی زیادہ دین کی اعانت کی توفیق رفیق ہجرت سے رب العباد کے ع دعا از من اجابت از خدا باد ٭ گرامی خدمت میں حکیم ظہور صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب و مولوی محمد ادریس صاحب کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے میرا سلام نیاز پہونچا دیں۔ قول ابو داؤد کا کہا گیا صیحانی کھجور نفیس اور خوش ذائقہ ہے کہا احمد نے صیحانی کھجور پاکیزہ ہے احمد کے قول کا میں مفہوم نہیں جانتا اور دوسرا قال زائد ہے میرے نزدیک یہی معنی ثابت ہیں واللہ اعلم بالصواب اور صیحانی مدینہ منورہ کے اقسام خرما سے ایک قسم ہے اور آپ اس عبارت کے معنی شرح ابن قیم وغیرہٗ سے بذریعہ مولوی رفیع الدین صاحب کے معلوم کریں اور بعد دریافت کے مجھکو بھی آگاہ کریں عین مہربانی ہوگی اور بعض شخص کے نزدیک فاعل قال کا ابوداؤد اور دوسرے کا احمد ہے اور ان کے خلاف بھی کہا گیا میں ان شکوک پر بھروسہ نہیں کرتا باقی والسلام دہلی سے روانہ کیا گیا مہر دہلی ۲۱ ر پانچ اور آرہ کی مہر ۲۴ تقسیم ۲۷ ر پانچ

ایکسو ستر ہواں خط

مجھے اپنا ہی خواہ جانیے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے واضح ہو آپکا خط ملا خوشی ہوئی طرز تحریر سے مفہوم ہوتا ہے کہ فقیر کی جانب سے آپ سوء ظنی رکھتے ہیں (اللہ پناہ دے) مجھ کو اپنا بھی خواہ ہمیشہ تصور کریں اور کبھی خیالات واہیہ کے پاس نہ جائیں ہر مسلمان کو دوسرے کے واسطے خیر خواہ خیال کرنا چاہئے میں بنا کنارہ

غیر ممکن است کہ از آنصاحب بدگمان باشم نمی دانم کہ اس وسوسہ از کہ آموختند حالانکہ پیش من ماندہ بود کردہ اند در طریقہ بندہ بخوبی دیدہ اند ہاں ضرور مرکوز خاطر دارم کہ باہم منافقہ پیدا نشود لہذا احباب و شاگردان و معتقدان خود را نصیحت میکنم کہ طریق اخوت باہمدگر مبذول می نمودہ باشند ۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ ہم ۱۱۸

شکریہ ۔ از خدمت کتاب و سنت قصر ہمت نمیکنم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابو احمد سلمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح باد کہ پر سجوئی من پیر صد سالہ نمودند عمرت دراز باد الحمد للہ علی احسانہ ایام زندگی خود بسری برم تمنا دارم کہ تا روز مرگ از خدمت کتاب و سنت مرا حرمانے نباشد برادران دین را ہمگی گزارم کہ از خدمت ایں فقیر پور یا نشین قصر ہمت نمی کنند منی آرڈر واپس است از خزانہ غیب مرا بسیار میرسد شمارا تکلیف نباید کرد چہ کہ کثرت آں برائے ایشاں وبال است و معاش قلیل اینہمہ کہ فرستادہ اید در مصارف ضروریہ باید آورد خدایا ثمارا توفیق رفیق خیر دادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و نوزدہم ۱۱۹

رسید انبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع المحسنات والکمالات مولوی عبد الحکیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ورود صد انبہ نفیس مبذولہ مرسلہ سامی رسید موجب احسان بے گور کے ہوں کسی اور سے بدگمانی نہیں رکھتا ہوں غیر ممکن ہو کہ آپ سے بدگمان رہوں میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کا خیال کہاں سے سیکھا حالانکہ میرے پاس رہ کر میرا طریقہ اچھی طرح دیکھا ہو ہاں ضرور خلش دلی رکھتا ہوں کہ آپس میں ہمیرگی پیدا نہو اسلئے اپنے احباب و شاگردوں و معتقدوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ طریقہ بھائی بندی کا آپس میں نگاہ رکھیں ۔ والسلام خیر الختام۔

ایکسو اٹھارہواں خط ۱۱۸

شکریہ دریافت خیریت منی آڈر واپس خدمت کتاب و سنت میں قصر ہمت نہیں ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابو احمد سلمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو کہ آپ نے مجھ پیر صد سالہ کی خیریت دریافت کی آپکی عمر دراز ہو۔ اللہ کا شکر ہے کہ بندگی کے دن پورے کر رہا ہوں آرزو رکھتا ہوں کہ دم مرگ تک اشاعت خدمت سے کتاب و سنت کے محرومی نہو دینی برادران کا شکر گزار ہوں کہ اس فقیر پور یا نشین کی خدمت سے ہمت کوتاہ نہیں کرتے ہیں منی آرڈر واپس ہے مجھ کو خزانہ غیب سے بہت پہونچتا ہے آپ کو تکلیف کرنا نہ چاہئے کیونکہ معیشت قلیل ہے جو کچھ کہ آپنے بھیجا ہے ضروری احتیاج میں اپنے لاویں اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی کی توفیق عنایت فرماوے ۔

والسلام خیر الختام

ایکسو انیسواں خط ۱۱۹

آم پہونچے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ جامع نیکی و کمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلامت رکھے اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو دو سو بہترین آم آپ کے بھیجے ہوئے پہنچے باعث احسان و مسرت کا ہوا اللہ

پایاں دفرحت فراداں گردید جزاکم اللہ جزاء موفورا وقد کم نصرۃ وسرورا وکان سعیکم مشکورا ع ماز تو برخوریم تو از عمر برخوری ✣

آئندہ خانہ برکت وحشمت آباد بربّ العباد باد زیادہ والسلام خیر الختام بمولوی عبد الواب و مولوی محمود صاحب و دیگر صاحبزادگان ہدیہ سلام و نیاز من موصول و مقبول باد۔ بر لفافہ بتاریخ تحریر (۱۴ صفر مقام دہلی روانہ شد) مرقوم ست و ہرڈاکخانہ در بھنگہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۸ء منقش زدہ است

مکتوب ۱۴۰ یکصد و بستم

بسفارش احدی بسرقین ماکول اللحم جانوراں باید سوزانید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مجمع فضائل و برکات مولوی محمد ابراہیم سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد حال رقیمہ ہذا بسامر دم بزرگ کریم النفس است آزاد ماوض پہلو تہی نفرمایند چہ کہ کا مستمنداں برآوردن ذخیرہ حسنات اندوختن است آنکہ در باب سرقین ماکول اللحم تحریرے فرستادہ بودند۔ بنزد سید عبد العزیز صمدنی مرسل شد جوابش ہمانست کہ حسب تحقیقات زبندہ فقیر، موصوف الیہ نوشتہ بودند از سوختن و سوزانیدن وے باکے نباید کرد بہم نمازیاں مسجد سلام مسنون باد رسانند والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۴۱ یکصد و بست و یکم

اسناد حدیث وضع یدین علی الصدر و تضعیف تحت السرۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ قبل ازیں قطعہ استفتا ضروری بخط خود برائے تحریر جواب فرستادہ بودم اغلب کہ بنظر سامی گذشتہ کاشف مدعاء بودہ باشد حسبتہ فقد جوابات سوالات مرسلہ بر خود تکلیف گوارہ کردہ تعلم آوردہ ارسال دارند دیگر امر ضروری اینست کہ اسناد حدیث خزیمہ در باب وضع یدین علی الصدر و حدیث تحت السرہ از کتب معتبرہ ارشاد گردد خود نقل کنانیدہ جلد تر روانہ فرمایند دور نبود استاد آں کہ نزد من بود در کوا غذ خلط ملط شد دستیاب نمیشود لہذا مکلف خدمت سامی شدہ ام بہر کیف زود تر ابلاغ نمایند عین لطف کرم باشد زیادہ والسلام خیر الختام

مرقومہ ۲۸ر روز جمعہ مقام دہلی۔ ہرڈاکخانہ بنارس ۴ر جولائی

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ خیر کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ اسکے پہلے ایک (استفتا ضروری اندلفافہ کے جواب لکھنے کی غرض سے بھیجا تھا غالباً نظر گرامی سے گذر کر حقیقت پر مطلع کیا موصوف الات مرسلہ کا جواب بنظر فواب اپنے پر تکلیف گوارا کر کے لکھ کر بھیجدیں۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ سند حدیث خذیمہ کی سند پر ہاتھ باندھنے کی اور سند حدیث تحت السرہ کی معتبر کتابوں سے نقل کرا کے جلد روانہ کریں۔ سند دونوں حدیثوں کی میرے پاس موجود تھی مگر وہ کاغذات میں ملکر گم ہو گئی ہے اسلئے تکلیف دہ ہوں کہ جلد روانہ کریں عین مہربانی ہوگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام مرقومہ ۲۸ر روز جمعہ روانہ مقام دہلی ہرڈاکخانہ بنارس ۴ر جولائی

مکتوب ۱۴۲ یکصد و بست و دوم

بہدایت رفع فساد باہمی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پنجابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم از عاجز محمد نذیر حسین۔ بخدمت جامع الحسنات والکمالات جناب مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد بعاجز آپ کی خدمت حدیث نبوی سے ازیں مشکور و نہایت مسرور ہو کر عمر سعادت میں قصیر برکت کی دعا کرتا ہے۔ منا ظرہ مرشد آباد کا نتیجہ معلوم نہیں کیا ہوا۔ فی الجملہ تردد و انتظار ہے۔ ان دنوں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے مضمون اقسام ملازمت مندرجہ اشاعۃ السنۃ جلد دہم کا جواب لکھا ہے اور ایک رسالہ منسوب بمولوی عبد الجبار صاحب غزنوی امرتسری کا اس بارہ میں میرے پاس پہنچا امید کہ آپ اپنی عبارت عدم جواز مع دلائل و نیز اعانۃ الملۃ الاسلامیہ کے منصفانہ رائے تحریر فرمائیں مولوی محمد حسین صاحب نے کچھ آپ کی نسبت وریں خصوص لکھا ہو یا آئندہ لکھیں تو بقولہ تعالیٰ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ الخ اعراض فرمائیں آپ کے نزدیک اسکے جواب کی اشد ضرورت ہوتی۔ تاہم اس عاجز کی خاطر سد باب فتنہ و فساد کی غرض سے یکچندے توقف کریں اور میری دوسری تحریر کا انتظار فرمائیں آپ خوب جانتے ہیں کہ عفو و اصلاح تحمل و اصطبار کی قرآن و حدیث میں کسقدر تاکید اور اس کے عامل پر کیا بشارت ہے۔ ان زائد و فضول مباحث و خانہ جنگیوں میں متدین و فحول علماء کا مشغول ہونا افادہ عام اور اضاعت توحید و نصرۃ سنت ہے (جو اہم و مقدم ہے) خلل انداز اور عوام اہل اسلام کے عقاید و اعمال کیلئے نہایت مضر ہے۔ اور مخالفین و معاندین را فساد اور غوغا

تعالیٰ بلہ دے بلہ وافر اور تردتازگی و خوشی عنایت کرے اور آپکی سعی کو قبول کرے ع۔ ماز تو برخوریم تو از عمر برخوری ✣

آئندہ برکت و دولت سے گھر آباد ہو مدد سے رب العالمین کی زیادہ والسلام خیر الختام مولوی عبد الواب و مولوی محمود صاحب اور دوسرے صاحبزادگان کو ہدیہ سلام و نیاز میری طرف سے پہونچا دیں۔ یہ لفافہ ۱۴ر صفر کو دہلی سے روانہ ہوا۔ اور ڈاکخانہ در بھنگہ ۱۷ر جولائی کی مہر لگی ہے ۱۸۹۸ء

ایکسو بیسواں ۱۴۰ خط

کیکی سفارش میں گوبر حلال جانور کا جلا سکتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مجمع فضائل و برکات مولوی محمد ابراہیم صاحب سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو اس خط کا لیجانیوالا آدمی بہت بزرگ اور سخی دل ہے انکی امداد آپ اغراض نفرمادیں کیونکہ حاجتمندوں کا کام کر دینا نیکی کا ذخیرہ جمع کرنا ہے۔ اس بارے میں گوبر ماکول اللحم کے اپنے سوال بھیجا تھا سید عبد العزیز صمدنی کے پاس بھیجدیا گیا ہم کا جواب وہی ہے کہ بندہ فقیر کی تحقیقات کے موافق موصوف الیہ نے لکھا تھا اس کے جلنے و جلانے سے کوئی اندیشہ نہ کرنا چاہیئے۔ سارے نمازیان مسجد کو میرا سلام مسنون پہونچادیں و السلام خیر الختام۔

ایکسو اکیسواں ۱۴۱ خط

اسناد حدیث خزیمہ وضع الیدین علی الصدر و تضعیف حدیث تحت السرۃ کیضرورت ہے لکھیئے بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرمرائے کو موقع ہاتھ آتا ہے اور ان کو فرصت ملجاتی ہے۔ چونکہ آپ نے ایک عمدہ کام کے انصرام کا گرانبار اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنی ذات وصفات کو اس میں وقف کر دیا ہے بطریق اولیٰ خارج از محبت باتوں سے علحدہ و یکسو رہنا چاہیے۔ وباللہ التوفیق۔ المرقوم

۲۸ رجمادی الثانی ۱۳۰۵ھ ہجری روز شنبہ از دہلی

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

مکتوب یکصد و بست و دوم ۱۳۲

فتوی مطلوبہ واپس است

از عاجز بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد نذیر حسین

بخدمت گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی مع فتوی رسید کاشفت مد عا گردید حسب ارقام شریف سامی مہر خود و مہر دیگر کتانیدہ روانہ کردہ میشود در مولویان شہر ہمہ بدعتی و مخالف مارشما اند۔ چگونہ مواہیر خود را خواہند نمود این چند مواہیر مسافران ذی استعداد ثبت بودہ میرود جزاکم اللہ تعالے در کار خیر و اجرائے سنت مستعد و چالاک اند باقی حال از عتب خواہم نوشت۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ از حاضر الوقت سید محمد عبد السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول باد۔ مرقومہ ۲۸ رذی الحجہ من مقام دہلی روانہ نمودہ شد۔ مہر ڈاکخانہ بنارس۔ ۲۷ راگست ۱۸۸۹ء

مکتوب یکصد و بست و سوم ۱۳۳

توکل شان صابر است الا طلب وجیب لازم است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم واضح باد نگاے پرے ذ ضول

ایکسو بائیسواں خط ۱۳۲

فتوے واپس بھیجا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ تمہارا خط ملا۔ کاشف حال ہوا تمہارے کہنے کے بموجب اپنی اور دوسرے حضرات کی مہریں کرا کے (فتوی) روانہ کیا جاتا ہے باقی شہر بھر کے بدعتی علماء ہمارے اور تمہارے مخالف ہیں وہ بھلا اپنی مہریں کسطرح ثبت کریں گے یہ چند مہریں علماء مسافرین صاحبان استعداد کی ہیں۔ خدا تم کو جزائے خیر دے اور اجراء سنت کی توفیق عطا فرمائے۔ باقی حال بعد میں لکھوں گا۔ والسلام خیر الختام۔ حاضرین میں سے سید محمد عبد السلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو۔ مرقومہ ۲۸ رذی الحجہ از دہلی

۲۷ راگست ۱۸۸۹ء

ایکسو تیئیسواں خط ۱۳۳

توکل ضرور چاہئے مگر وجہ طلب طیب لازم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ بلا بیش و نیوی مال

وکہ برائے زخارف دنیوی بے پس و پیش نمودند نتیجہ وے یافتہ باشد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ متوکلاں را ہمین بس است کہ ہر چہ از وجہ طیب قلیل یا کثیر بدست آید بخندہ و بدہد و خیرہ کردن شایان و شیوہ ارباب فقر نیست انچہ بتقدیر است خواہد رسید البتہ و اجملوا الطلب را پیش نہادہ خاطر باید نمود دخل بیکاراں و بیدست و پایاں نباید نشست ونہ مال طیب را باسراف و مصارف فضول باید آورد و از مریدان و معتقدان بتقاضائے سزاوی تحصیلدارانہ تحصیل نباید کرد دورہ سلانہ چہ سود بلکہ گرانی خاطر ارادتمندان است بیعت بطرز مسنون می گیرم مگر از بیعت کنندگان بجیلہ مرور کہ آنرا اہل تصوف و علماء حق وجہا جائز گفتہ اند، گرفتن نمی پسندم اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْھَا مناسب است کہ بتدریس درس مومنین کوشند و از مال مشتبہ لقمہ نخورند دیدہ باشند کہ مولوی سید عبد العزیز صمدنی در لباس قلندری حسیات خود بفقری گذرند مگر دیانت خود برباد نمی کنند اگرچہ ملازم نصاراے است مگر امور شرعی بے کم و کاست بجا آوردہ حق بمستحقین می رساند حال مرزا نصیر الدین بتراست اورا در تحصیلداری خمار ست کہ برقلب وے دبر ساعت وے مہرے زدہ و بصداقت آوخشاؤ آمدہ۔ گاہ گاہ می آید گفتم کہ اعمال صالح ہمواره باید کرد انا مامورت وچاپلوسی متملقانہ حاصلے نیست برائے ایشاں بسفارش مناسب بجاہائے مختلف نوشتہ ام بوقت حصول جواب بشما خواہم گفت۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و بست و چہارم ۱۳۴

دولت کی طلب میں آپ بیکار دوڑ دھوپ کی جو اسکا پھل پایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرات متوکلین کے لئے یہی زیبا ہے کہ حلال طریقے سے کم یا زیادہ جو کچھ میسر آئے اُسے خود بھی کھائے اوروں کو بھی کھلائے۔ جمع کرنا ارباب فقر کی شان کیخلاف ہے جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے (بہر صورت) ملیگا البتہ اجملوا الطلب کو مد نظر رکھ کر کوشش کرنی چاہیئے۔ نکھٹوؤں کی طرح ہاتھ پاؤں توڑ کر نہ بیٹھ رہنا چاہیئے اور نہ حلال مال کو فضول خرچی میں ضائع کرے۔

مریدوں اور معتقدوں سے زبردستی کچھ وصول نہ کرنا چاہیئے اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مریدوں کے لئے وہ نفرت کا باعث بنجاتا ہے۔ میں سنت نبوی کے طریقہ پر بیعت کرتا ہوں مگر بیعت کرنیوالوں سے دھوکہ بازوں کی طرح (جس کو اہل تصوف و علما۔ حقانی ناجائز کہتے ہیں) کچھ نہیں لیتا اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْھَا مناسب ہے کہ علماء درس و تدریس میں کوشش کریں اور مشتبہ مال سے ضرور پرہیز کریں دیکھا ہوگا کہ مولوی سید عبد العزیز صمدنی نے ملازمت کی حیثیت سے اپنی ساری زندگی فقیرانہ طور پر گزار رہے ہیں مگر اپنی دیانت پر حرف نہیں آنے دیا اگرچہ انگریزوں کے ملازم ہیں باوجود اسکے امور شرعی بے کم و کاست ادا کرتے ہیں اور مستحقین کو اُن کا حق ادا کرتے ہیں مرزا نصیر الدین کا برا حال ہے تحصیلداری کا اسکو ایسا نشہ چڑھا ہے کہ اسکے دل کان پر مہر لگ گئی ہے اور آنکھوں پر اسکے غفلت کا پردہ پڑ گیا ہے کبھی کبھی آتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہمیشہ اعمال صالحہ کرنے چاہیئں خوشامد آمد سے کچھ فائدہ نہیں میں نے اسکے مختلف جگہ خطوط لکھے ہیں جواب آنے پر تم کو لکھوں گا۔ والسلام خیر انجام

ایکسو چوبیسواں خط ۱۳۴

شکریہ رسید زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ مولوی صاحب عالی مرتبت والا مناقب، مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست روپیہ مبذولہ سابق بذریعہ منی آرڈر وصول شدہ بقبض در آمد جزاکم اللہ تعالیٰ جزاءً موفورًا وکان سعیکم مشکورًا ع

ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ✤

زیادہ خانہ خشمت وعزت آباد مستدام باد برب العباد۔

والسلام خیر انجام ۱۲ ذی الحجہ روز چارشنبہ از دہلی روانہ شد بہمہ جوردو کلاں ہدیہ سلام ونیاز برسانند

مہر دواخانہ در بھنگہ ۷ مئی ۹۸ء عیسوی

روپیہ پہونچا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عالی مرتبت والا مناقب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ تمہارا ہدیہ مبلغ بیس روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے خدا تم کو بہت کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور تمہاری سعی مشکور ہو۔ ع

✤ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ✤

زیادہ یہ کہ خداوند رب العباد تمہارا گھر عزت وحشمت سے شاد وآباد رکھے۔ والسلام خیر الختام۔

سب چھوٹوں بڑوں کو ہدیہ سلام ونیاز پہونچے

مرقوم ۱۲ ذی الحجہ روز چارشنبہ از دہلی

مہر دواخانہ در بھنگہ ۷ مئی ۹۸ء

۱۲۵ ایکسو پچیسواں خط

خط پہونچا مگر ایک لطیفہ عجیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم بخدمت شریف جامع الحسنات والفضائل عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیہ فی الدارین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ منی آرڈر دو سو روپے کا پہونچا۔ رسید پہونچیگی۔ خدا تعالیٰ تمہاری بڑی عمر کرے اور دشمن تمہارا ہمیشہ پامال رہے اور تمہاری اولاد اور عقیقہ خوش رہے یہ روپیہ میری دوا وعلاج کیلئے بھیجا ہے کیا میری دوا میں چھپن ٹکے کی ہوئے تھے اور جو ہونگے۔ اول تو میں علاج سے بھاگتا ہوں آپ خوب جانتے ہیں۔ دوم اب فقیر کو جلاکر کیا کروگے کیا بڈھے کو پٹارے میں تبرک کے لئے رکھنے کا تو قصد نہیں ہے میں تو پا برکاب ہوں خدا تم کو فائز المرام اور کامراں رکھے آپکی خاطر سے ذکہ جلد تم خفا ہو جاتے ہو چند آنے دوا کی قیمت عطار کے پاس بھیجدی ہے اور باقی واپس کرتا ہوں کیونکہ آپ نے نہایت تاکید سے لکھا تھا

لہ جناب مولوی عبد الرحیم وجناب مولانا عبد العزیز رحیم آبادی کے حقیقی بھائی تھے اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمدرد حضرت نے گرد و نواح کے علماء اور اپنے گھر کے خوشحال وغیرہ وساجن تھے ۔

کہ دوا میں آپ نہ لگائیں تو ہمارا روپیہ پھیر دیا جائے میں نے منی آرڈر تو نہیں لوٹایا مگر آپ کی خدمت میں وہ روپیہ پہونچا دیا گیا ہے جس کی آسان سبیل یہ ہوئی کہ مفلس غربا طالبان علم کے لئے اس امداد سے کتابیں اور سردی کے کپڑے اگر کسیکے خیرات کئے گئے اور جو کچھ روپیہ مجھ سے انہی طالبان علم کے حساب میں سے باورچی کو دیا گیا ہے۔ اور اس روپے کے پہنچ جانے کا ذمہ دار خدائے تعالیٰ ہے جس نے تم کو دیا ہے۔ وہی تم کو جزائے خیر عطا فرمائیگا ع ✤ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ✤ کپڑا پہونچ گئے اسکا عمامہ وکرتہ دوپاجامے بنا لئے گئے ہیں۔ بلکہ جمعہ کے روز پہن بھی لئے۔ اور بعد نماز جمعہ تمہارے لئے دعا مانگی کہ خداوندا میرا عزیز عبد العزیز کامراں رہے اور بچوں کو دعا اور عقیقہ کو بھی میری طرف سے دعائے خاص پہونچا دینا۔ جسکا روپیہ آپ نے اپنے نام سے بھیجا ہے۔

والسلام۔ مہر لفافہ کرجنان ۲۰ نومبر ۱۸۸۹ء

۱۲۶ مکتوب یکصد وبست وششم

بہ ترک دہلی اقامت دیار غربی پسند نیست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی سید محمد پشاوری سلمہ ربہ السلام علیکم ہویدا باد کہ بفضلہ جانبین بخیریت ہستند۔ مراکہ بامور نشر وسنت فرمودہ اند از نقل وحرکت دہلی خندہ سرج و جرجری افتد پشاور رسیدن ومانده بود دیار غربیہ بسا محال است ودشوار جامع کمالات وعین الانسان مولانا قاضی طلا محمد صاحب متواتر مرا تکلیف دادہ اند کہ ببلاد غربی درس جاری کنم مگر ع ✤ از ضعف بہر جا کہ نشستم وطن شد ✤ کجا دیار شرقی کجا حضرت دہلی بعد المشرقین است ہمیں خدمت کتاب وسنت مرا رسانیدن دھلویاں مرا خیر مقدم کردہ از اعانت ونصرۃ فارش فرمودند بس از بنجا پشاور کوچیدن جر ثقیل است۔ والسلام خیر انجام از دہلی

۲۰ شعبان المکرم ۱۳۰۲ ہجریہ

۱۲۷ ایکسو ستائیسواں خط

دہلی چھوڑنا اور جانا پسند نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد پشاوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے معلوم ہو کہ خدا کے فضل سے دونوں طرف خیریت ہے مجھ کو جو جناب نے اشاعت قرآن وحدیث کیواسطے لکھا ہے تو دہلی سے روانگی میں سخت مشکلات ہیں اور پشاور پہنچنا اور اجنبی جگہ بود وباش اختیار کرنا محال ودشوار ہے۔ جامع کمالات مولانا قاضی طلا محمد صاحب نے بارہا اصرار کیا کہ بلاد غربی میں سلسلہ درس جاری کروں مگر نہ ہو سکا ع ✤ از ضعف بہر جا کہ نشستم وطن شد ✤ کجا دیار شرقی کجا حضرت دہلی بعد المشرقین ہے۔ اور اسی نشر واشاعت دین کے لئے اہل دہلی نے بھی میرا خیر مقدم کیا ہے اور مدد ومعاونت مدرسہ کی طلبار کیلئے فرماتے رہتے ہیں لہذا یہاں سے پشاور کوچ کرجانا بہت مشکل ہے۔ والسلام خیر الختام۔

از دہلی ۴ شعبان المکرم ۱۳۰۲ھ ہجری۔

۱۲۸ ایکسو ستائیسواں خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ مولوی صاحب جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست روپیہ کہ از راہ محبت دیرینہ فرستادہ بودند در گرانی بمنزلہ بست اشرفی کمیاب شد جزاکم اللہ خیراً موفوراً و کان سعیکم مشکوراً

ع ۞ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ۞ زیادہ و السلام خیر الختام ہمہ خورد و کلاں سلام من برسد۔ بزفافہ ۴ ربیع الثانی منمقام دہلی وہبرڈاکخانہ تاج پور در بھنگہ۔

۴ نومبر ۱۸۹۷ء

مکتوب یکصد و بست و ہشتم ۱۲۸

تہنیت کامیابی مقدمہ۔ رسید زر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد بفضلہ در بنجا خورد و کلاں بخیریت اند و مژدہ صحت و تندرستی مزاج مبارک آں صاحب مع متعلقان خواستہ می باشد الحمد للہ نامہ نامی بمژدہ فتحیابی مقدمہ مرجعہ عدالت و ابلاغ بست روپیہ مرسلہ بوقت نگرانی رسیدہ کاشف مدعا گردید مبالغ مبذولہ وصول شد جزاکم اللہ جزاءً موفوراً و کان سعیکم مشکوراً ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ۞ ترصد کہ گاہ گاہ یاد فرما باشند زیادہ والسلام خیر الختام

عاجز محمد نذیر حسین۔ جامع الحسنات والکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ واضح ہو کہ مبلغ بیس روپے جو کہ محبت قدیمی کی وجہ سے ارسال فرمائے ہیں وہ میرے نزدیک بیس اشرفیوں کی طرح میں وصول پائے۔ خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی سعی مشکور فرمائے ع ع

۞ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ۞

والسلام خیر الختام۔ جملہ خورد و کلاں کو سلام پہنچے

۴ ربیع الثانی

اردلی

ایکسو اٹھائیسواں خط ۱۲۸

مقدمہ کی کامیابی کی خوشی۔ روپیہ کی رسید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنات والکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں پر سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں اور آنجناب کی صحت وعافیت مع متعلقین نیک چاہتے ہیں۔ الحمد للہ کہ گرامی نامہ آیا مقدمہ کی فتحیابی کی خوشی ہوئی۔ نیز مبلغ بیس روپے وصول پائے کوپن[1] کو پڑھا حال معلوم ہوا خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر دے اور آپکی سعی مشکور فرمائے

ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ۞ مجھے امید ہے کہ کبھی کبھی یاد کرتے رہا کریں گے۔ والسلام خیر الختام

مولوی عبد الوہاب صاحب و مولوی محمود و میاں محمد

[1] کوپن یعنی رسید جو ڈاکیہ بوقت وصول ہونے منی آرڈر کے صفحہ رسید چاک کر کے دیتا ہے۔

بمولوی محمد عبد الوہاب و مولوی محمود و میاں محمد و حافظ احمد صاحبان سلام و نیاز من موصول و مقبول باد یرب العباد

ہیرڈاکخانہ تاجپور در بھنگہ ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

مکتوب یکصد و بست و نہم ۱۲۹

در تحقیق صوفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید عبد الرشید بادلی صاحب۔ سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی نامزد فقیر کردہ اند رسید باوراک مضامین انشراحیکہ یافتم پایانی نیست آنکہ درباب چگونگی اصل صوفیہ پرسیدہ اند شرحش بسا دراز است آنچہ وزد ہم تمکن است مینگارم۔ وایں ہمہ منشیہ و مروجہ خاندان حضرت حکیم الامۃ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و حضرات مجددیہ رحمہم اللہ است واز تالیف آنہا مستفید شدہ ام خوب میدانید کہ سلف صلحاء و علماء و دینداران را فقراء می گفتند و ہم در زمرہ اش عالم و عابد داخل شد عقب ہے نام صوفیہ و فقراء پیدا شد و نام صوفیہ باعتبار لباس نسبت کردہ شد و ایں صحیح است و بعضی منسوب بہ صفوۃ الفقہا و صوفۃ الصفا و برخے صوفہ بن اد بن طاغہ نسبت کردہ اند کہ قبیلہ مشہور بریاضت و عبادت (در عرب) بود و نیز ہنوز باشد و گروہے نسبت بہ اہل صفہ فرمودہ و جماعت بطرف صفار فتند و انبوہے بہ صفوۃ منسوب ساختند و ہم دیگراں

دعا حافظ احمد صاحبان کو میرا اسلام و نیاز پہنچے۔

ہیرڈاکخانہ تاجپور در بھنگہ

۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

ایکسو انتیسواں خط ۱۲۹

صوفیہ کی تحقیق میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید عبد الرشید صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ فقیر کے نام کا نامہ نامی وصول ہوا۔ ان مضامین کے سمجھنے میں مجھ کو اتنی بصیرت حاصل ہے جس کی کچھ انتہا نہیں کیونکہ آپ نے پوچھا ہے کہ منقوش قلب و خالص مزور و صادق فقراء صوفیہ کے نزدیک کیا اصل ہے ان کی شرح تو بہت طولانی ہے مگر جو کچھ میرے ذہن میں ہے حوالہ قلم کرتا ہوں اور یہ سب حضرت حکیم الامۃ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرات مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے خاندان میں مروج ہے اور میں نے انہی بزرگوں کی کتابوں سے اخذ کیا ہے واضح ہو کہ سلف صالحین جس کو فقراء کہتے تھے وہ بھی ان کے زمرہ عالم و عابدیں داخل ہوتا تھا۔ بعد ازاں صوفیہ و فقراء کا نام عالم وجود میں آیا اور صوفیہ کا نام لباس کی وجہ سے پیدا ہوا اور یہی صحیح ہے اور بعض حضرات اسکو صفوۃ الفقہاء و صفوۃ الصفا سے اور بعض صوفہ بن اد بن طانجہ کیطرف منسوب کرتے ہیں (یہ قبیلہ عرب بھر میں عبادت و ریاضت میں مشہور تھا اور اب بھی ہے)۔ اور ایک جماعت اہل صفہ کی طرف نسبت دیتی ہے اور ایک گروہ صفا کی طرف اور ایک بڑی تعداد صفوۃ کی طرف منسوب کرتی ہے

گفته اند که در بارگاه خداوندی بصف مقدم نسبت است ، مگر
ایں ہمہ اقوال ضعیف است چرا کہ بہ تسلیم توجیہات بالا صفی
یا صفوی باید گفت نہ صوفی ، واضح باد کہ دریں
روزہا جماعت فقراء (اہل سلوک) باہم نام صوفی پیدا شد
کہ ایں حرف جدید ست الا دریں امر اختلاف است کہ ایا مورد
افضل کیست کہ بروے اطلاق صوفی کردہ اند یا لفظ فقیر خوندہ
اید و ہم دریں اختلافے یافتہ ام کہ ایا غنی شاکر اعلیٰ است یا
فقیر صابر پس دریں مسئلہ باہم سید الطائفہ شیخ جنید بغدادیؒ
و معاصرش شیخ ابو العباس بن عطار رحمہما اللہ تعالیٰ نزاع قدیم
یافتم و از امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریں مسئلہ دو روایات
منقول است و از انجملہ بہتر آنست کہ اللہ تعالیٰ و تبارک فرمودہ
است یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى
وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ت لے
مردماں شما از یک مرد و یک زن ما آفریدیم و واہا و گرہہا
ساختیم تا کہ باہم شناخت باشد بیشک بنزد اللہ تعالیٰ از شما
معزز و بزرگ است کہ زیادہ پرہیز باشد۔ بشنوید کہ در بر
آرندہ است کہ از جناب رسالتمآب پرسیدند ارشاد شد کہ ارشما
افضل آنست کہ از ہمگناں زیادہ متقی باشد گفتند سوال ما ازیں
نیست ما را ارشاد شد کہ یوسف نبی اللہ علیہ السلام بن یعقوب نبی
اللہ بن الابن اسحٰق نبی اللہ و نبیرہ حضرت اسحاق ، و پسر
نبیرہ (ابراہیم خلیل اللہ) باز گفتند کہ ایں نمی پرسیم ارشاد
شد کہ ایا معادن (کانہا) عرب (خاندان) را دریافتہ اید
چہ کہ مثل کانہا رسیم و زر ہستند بشرطیکہ تدبر و تعقل در دین
داشتہ باشند پس کتاب و سنت دلالت میکند کہ بہ نزد اللہ

اور بعض یہ بھی کہتے ہیں بارگاہ خداوندی میں جو صف اول
ہے اس کی طرف ان کی نسبت ہے ، مگر یہ تمام اقوال ضعیف
ہیں کیونکہ توجیہات بالا کو ماننے کی صورت میں صفی یا صفوی
کہنا چاہیئے نہ کہ صوفی ، جاننا چاہیئے جدت کیوجہ سے
فقراء (اہل سلوک) کا دوسرا نام صوفی پیدا ہو گیا کیونکہ
یہ حرف جدید ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ دونوں میں افضل
کون ہے اور کس پر صوفی کا اور کس پر فقیر کا اطلاق کیا جائے
اور اس میں بھی میں نے اختلاف پایا ہے کہ غنی شاکر اعلیٰ ہے یا
فقیر صابر پس اس مسئلہ میں سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ
اور انکے معاصر شیخ ابو العباس بن عطار رحمہما اللہ تعالیٰ کے
درمیان اختلاف ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس مسئلہ میں
دو روایات منقول ہیں اور انمیں بہتر یہ ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے اے لوگو!
میں نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری ذاتیں اور جماعتیں
بنادی ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچان لو بیشک اللہ کے نزدیک تم سب میں
وہ بہتر ہے جو تم سب میں پرہیزگار ہے ۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ
جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد
فرمایا تم سب میں افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو انہوں نے عرض کیا کہ
ہماری عرض یہ نہیں تھی پھر آپ نے ارشاد فرمایا یوسف نبی اللہ ابن
یعقوب نبی اللہ ابن الابن اسحٰق نبی اللہ (حضرت یوسف علیہ
السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پوتے) اور ابراہیم (خلیل
اللہ) علیہ السلام کے پوتے کے بیٹے ہیں ۔ پھر صحابہ رضی نے عرض
کیا کہ یہ ہمارا مقصد نہیں ہے ۔ ارشاد ہوا خاندان کانوں کی
مثل ہے خاندانوں کو اہل عرب دریافت کرتے ہیں جیسے سونے
چاندی کی کانیں ہیں ۔ لہٰذا جو زمانہ جاہلیت میں بھی بہتر تھے وہ
مسلمان ہونے کے بعد بھی بہتر ہیں بشرطیکہ اس میں تدبر و تفکر کرتے تھے

سبحانہ تعالیٰ از ہمگناں زیادہ عزت در انست کہ پرہیزگار
باشد و در سنن آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ
است کہ عربی را بر عجمی فضیلتے نیست و نہ عجمی را بر عربی
و نہ سیاہ را بر سفید و نہ سیاہ را بر صبیح و بر سفید و نہ
صبیح را بر سیاہ مگر بتقوٰی ۔ ہر یکے افضل و اعلیٰ بر غیر متقی است
چہ کہ ہر کسے آدم زادہ است و آدم از گل ۔ و انہم بروایت
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ کہ واللہ حاشا
نہ جاہلیت (فخر و ناز بر آباء و اجداد) از شما برداشتہ است
پس انسان را دو تفرق است مومنین پرہیزگار و بدبخت
بدکار لہٰذا عرب و عجم سیاہ و سفید آنکس باعزت و آبرو دار
پیش خدا است کہ از خالق تعالیٰ خانہ می ترسد و پرہیزگار است
ہرگاہیکہ در تقوٰی مساوی شدند بدرجات تساوی ہم پیدا شد
مگر در شریعت فقر را تہیدستی از مال تعبیر کردہ اند و ہم محتاج
بسوئے خالق گفتہ اند اللہ تعالیٰ فرمودہ است اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ صدقہ ہائے برائے فقیراں و مسکینان
است و یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ اے
آدمیاں بسوئے خدا محتاج ہستید ۔ در قرآن مجید فقرا
دو اقسام است :- اہل صدقات ۔ اہل فے ۔ صنف اول
را فرمودہ است لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ
يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ
بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا صدقات برائے
فقرا است کہ در راہ خدا باز داشتہ اند کہ در ملک سیر و
سیاحت نمی توانند کرد (از حال انہاں) ناواقف اند کہ
بسبب بے طمعی آسودہ حال خیال کردہ اند (لیکن ای محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ہوں پس کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتا
رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں عزت والا وہی ہے
جو پرہیزگار ہو اور سنن میں وارد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہے اور نہ عجمی کو عربی
پر اور نہ سیاہ کو سفید پر اور سفید کو سیاہ پر مگر تقوے کیوجہ
سے ہے اور وہ ہر غیر متقی پر فضیلت و درجہ عالیہ رکھتا ہے
اسلئے کہ ہر شخص آدم علیہ السلام کی اولاد ہے انکی پیدائش مٹی
سے ہے ۔ اور یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ اللہ جلشانہ نے تم سے
(فخر و ناز بر آباؤ اجداد کے) تم سے اٹھالیا ہے پس انسان دو ہی
طرح پر منقسم ہے ۔ اول مومنین پرہیزگار دوم بدبخت بدکار
لہٰذا عرب و عجم سیاہ و سفید شکل کا کیوں نہ ہو لیکن جو خدا سے ڈرتا
ہے اور وہ جو پرہیزگار ہے اور تقوی میں برابر ہیں اور درجات
میں بھی برابر ہیں مگر شریعت میں تہیدستی کا نام فقیر ہے ۔ اور
اس کے معنی محتاج بسوئے خالق بھی ہیں ۔ ارشاد باری تعالیٰ
صدقات و خیرات کے مستحق فقیر اور مسکین حضرات ہیں ۔ اور
اے لوگو تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو ۔ قرآن مجید میں فقرا کے دو
اقسام ہیں اہل صدقات و اہل فے ۔ قسم اول کیلئے ارشاد ہے ۔
صدقات ان فقیروں کا حق ہے جنہوں نے اللہ کے راستہ میں
اپنے آپکو وقف کیا ہے اور وہ ملک کی سیر و سیاحت
نہیں کر سکتے اور لوگوں کے حال سے وہ ناواقف ہوتے ہیں
کہ جو بسبب لالچی نہ ہونے کے دولتمند سمجھے جاتے ہیں لیکن اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً آپ ان کو آثار پیشانی سے پہچان
لیں گے کہ وہ لوگوں کو مجبور اور حیرکر کے اُن سے نہیں مانگتے
اور دوسری قسم کو ہر دو اقسام سے افضل فرمایا ہے ارشاد ہوتا
ہے کہ یہ مال غنیمت ان کا حق ہے جو گھر بار و احوال سے بیگانہ

شما از پیشانی آناں خواہد شناخت کہ از دیگراں (گرویدہ و پیچیدہ) پرخدشہ چیزہا نمی خواہد صفت ثانی را فرمودہ است کہ ہر دو اقسام افضل اند لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ فقرائیکہ خانماں راگذاشتہ واز دیار و مال خارج شدند و خواہشمند و جویاں فضل خدا ہستند و اعانت و مدد اللہ و رسول دے میکنند در حقیقت اینہم راست گویا جانباز صادق اند و این صنف مہاجرین است از گناہاں تائب شدند و خان ماں و اہل خانماں راگذاشتہ ظاہراً و باطناً باعداء خدا جنگیدند پس ہر کہ خالصاً للہ تعالیٰ اعمال حسنہ نماید جنت از ہر دیست صوف (بالضم بمعنی پشم بعض حیوانات و نوعے از جامہ گندہ پشمیں و مرے و نیہ و میش) پوشیدن انیز مابین فقر مساکین و اُمرا کردہ اند یکہ برائے تعظیم خود جہال صوفیہ می پوشند کہ ہر یکے مائل شود و (شاہ صاحب بگوید) دیدہ باشند کہ برجبہ یا قمیص طویل الذیل از قمشہ نفیسہ رقعہ بر رقعہ دوختہ در خیاط عیوض دوخت وے (جرتے گراں بہا دادہ می پوشند و گویند کہ دلق گداہست حالانکہ تارکین دنیا کہ از امرا و اغنیاء متنفر بودند و از دیگرے چیزے نمی خواستند) اگرچہ قمیص کہنہ و بوسیدہ می یافتند رقعہ بر رقعہ خودی دوختند مگر سوال کردن گراں و ناگوار بود ایں ہمہ اصل خالص و صادق بود کہ نمودند اکنوں نقل شیوہ ارباب صفا ہر چہ میکنند از قلب و منعکس است و فاعلش مزور و مکار است کہ نفس از رہبانیت دچار مرض پوشیدن پیدا نمی شود از اعمال حسنہ و تقاضائے نفس سرکش باز می ماند بظاہر از دنیا قطع نمودن

اور وہ اللہ کی مرضی کے جویا ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرتے ہیں درحقیقت یہی لوگ سچے اور صادق ہیں اور یہی قسم مہاجرین کی ہے کہ گناہوں سے تائب ہوکر گھر بار اہل وعیال ظاہر و باطناً چھوڑ کر خدا کے دشمنوں سے وہ جنگ کرتے ہیں پس جو شخص خلوص نیت سے اچھے اعمال کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ جنت میں ضرور جائیگا۔ صوف (بالضم بمعنی پشم یا حیوانات کی کھال اور ایک قسم کا کپڑا بھی ہے پشمینہ نام اور دنبے اور بھیڑ کے بالوں کو بھی صوف کہتے ہیں اسکے پہننے سے فقیر اور مساکین اور امرا کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے یا کسر نفس کے واسطے روئے اور غفت کپڑے پہنتے ہیں اس زمانہ میں اس قسم کے کپڑے بنے نہیں جاتے جاہل صوفی اپنی تعظیم کے واسطے کوئی کہیں کہیں سے ایسے کپڑے پہنتے ہیں۔ دیکھا ہوگا کہ جبے یا بڑے دامن والے کرتے پر عمدہ قسموں کے کپڑوں کے پیوند پر پیوند لگواتے ہیں۔ اور درزی کو اسکی منہگی سلائی دیکر سلواتے ہیں اور وہ پہنے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ فقیری کی گدڑی ہے حالانکہ تارکین دنیا جو امرا و اغنیاء سے نفرت رکھتے ہیں اور دوسرے سے کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتے اگرچہ یا قمیص پرانی پاتے تو نہیں پیوند پر پیوند لگاتے ہیں مگر دست سوال دراز کرنا ان پر شاق گزرتا ہے یہ سب اہل خالص اور صادق ہیں اور شیوہ ارباب صفا کے خلاف قلب منقوش ہے اور اسکا کرنے والا مزور و مکار ہے اور کسر نفس رہبانیت اختیار کرنے اور غفت دموٹے کپڑے پہننے سے نہیں ہوتا۔ اعمال حسنہ اور تقوی نفس سرکش کو دنیا سے علیحدگی پر مجبور کردیتا ہے اور ردا دھوکہ کا لباس پہننا یہ صوفیہ کبار کا شیوہ نہیں ہے۔ ۵

ولباس مُزوّر پوشیدن شیوہ صوفیاء کبار رحمہم اللہ نبود ۵

ترک دنیا چیست اے مرد فقیر ✣ لاطمع بودن ز سلطان و امیر

الا ایں نخواہند کرد بلکہ نزد نوّاباں و امراء و اغنیاء رحتی کہ ڈپٹی کلکٹر و صدر اعلیٰ و منصف و تحصیلدار و تعلقہ دار و وکلا و تاجرین وغیرہم تقرب جستہ دولت میرباننداز شعبدہ ہائے گوناگوں مردماں ابلہ رای فریبند اگر کسے ریش و بروت سترده آید مرید میکنند مگر ارشاد نمیکنند کہ حلق ریش ناجائز است از مرتشے بیعت گیرند مگر نافرمایند کہ رشوۃ حرام است سود خوار مخلصانہ حاضر است واز نذر و نیاز دریغ نکردہ بلکہ پیشکشہا آوردہ از و ہرگز نخواہند گفت کہ اکل ربوا از نص شرعی حرام است بپرہیزید۔ زنان آوارہ بجز اگاہ حاضر اند جناب پیر صاحب تلقین نکاح دہد ایت اجتناب از کسب ناجائز نمی فرمایند۔ دیدہ باشند کہ در مجلس حال چہ بدعت و امور ناجائز و ناستودہ جاری ست کہ امرداں راز محبت با غوش میگیرند و می گویند کہ ایں وجد و حال است از آمد و رفت مغنیہ و مطربہ فوجہاں و زناں آوارہ و امارد بیہودہ خانہ خویش و مشہور بخانقاہ است ، منع کردن نمی توانند بلکہ از آناں سجدہ میگیرند ہیں بفرمایند کہ ازیں صوف پوشاں چہ برمے خیزند (معاذ اللہ) بندہ فقیر از صوفیاء کبار رحمہم اللہ بدگمان نیست واز بیعت و ارشاد و تلقین کارہ نیستم بلکہ بیعت تو یہ می گیرم واز مناکر و مناہی شرعیہ ہر یکے را میگریزانم در در فقیر خانہ ملاہے ولاعب راگزرے نیست ، ہر کہ قال اللہ و قال الرسول شنیدن آرزو دارد بشوق تمام حاضر است تشریف بیاورده بنوازد تفسیر و صحاح زیر درس است کتب تصوف کہ از احادیث رقاق پر ست ، ہموارہ دیدہ ام دمی نیم پس ہر چہ باید از قرآن

ترک دنیا چیست اے مرد فقیر

لاطمع بودن ز سلطان و امیر

مگر یہ لوگ جب نوابوں اور امیروں اور دولتمندوں کے پاس جاتے ہیں اور ان کا تقرب حاصل کرکے دولت حاصل کرتے ہیں اور رنگ برنگ کے شعبدے دکھاکر ان کو فریب میں لاتے ہیں اور کوئی ڈاڑھی مونچھ صفاچٹ کرا کر آتا ہے تو اس کو بھی مرید کرلیتے ہیں مگر اس کو ہدایت نہیں کرتے ہیں کہ میاں ڈاڑھی منڈانا ناجائز ہے۔ اور رشوت خور کو بھی بیعت کرلیتے ہیں اور ارتکاب حرام سے اسکو باز نہیں رکھتے اور سود خوار کی نذر و نیاز و تحائف قبول کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرتے ہیں اور اس کو مسئلہ سود خواری کا ہرگز نہیں سناتے بلکہ وہ اُن سے پرہیز کرے۔ رنڈیوں کسبیوں کا مجرا کرائیں گے مگر جناب پیر صاحب موصوف نکاح کی تلقین اور کسب حرام سے باز رہنے کی ہدایت کبھی نہیں کریں گے۔ دیکھا جاتا ہے کہ مجلسوں میں تو کسقدر بدعتیں اور امور ناجائز کا ارتکاب ہوتا ہے اور لڑکوں کو محبت کیلئے اپنی گودیوں میں بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی وجد و حال ہے اور اپنی خانقاہوں میں گانے اور ناچنے والی عورتوں اور بیہودہ نوجوانوں کو آنے جانے سے منع نہیں کرتے۔ بلکہ اُن سے سجدے کرتے ہیں اور کہتے ہیں معاذ اللہ بندہ فقیر صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہرگز ہرگز بدگمان نہیں ہے۔ اور بیعت لینے اور ارشاد و تلقین سے ان میں منع نہیں ہے بلکہ بیعت تو میں بھی لیتا ہوں اور منکرات و منہیات شرعیہ سے میں دور بھاگتا ہوں میرے فقیر خانہ میں کھیل کود و لہو و لعب کی تعلیم نہیں ہے جو شخص خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکام سننے کا شائق ہوتا ہے وہ بشوق آتا ہے اور وہ اپنی تشریف آوری سے مجھ کو ممنون فرماتا ہے تفسیر قرآن مجید اور صحاح ستہ شریف کے احکام زیر تدریس سناتا ہے اور کتب تصوف چونکہ احادیث ضعیفہ سے بھری ہوئی ہیں ان احادیث

مکتوب ۱۳۰ یکصد و سی ام

رسید زر امدادیہ شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح باد کہ مبلغ بست و پنجروپیہ کہ از کمال محبت و اخلاص فرستادہ بودند بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بکار ضروری در آمد جزاکم اللہ سجزاءً موفورًا ولقاکم نضرۃً وسرورًا وکان سعیکم مشکورًا زیادہ خانہ برکت و عافیت مستدام آباد باد والسلام خیر الختام ۔ ۸ رمضان المبارک مقام دہلی ۲۴ جنوری ۱۸۹۵ء مہر دا کخانہ تاجپور در بھنگہ

مکتوب ۱۳۱ یکصد و سی و یکم

رسید اجزائے کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی درجت مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد اجزاء کتاب رسید محظوظ گردانید جستہ جستہ دیدہ ام بسیار خوب عنوان است انشاء اللہ تعالیٰ با معان نظر دیدہ واپس خواہم کرد ۔ ایں رقعہ بطور رسید می فرستم ۔ و السلام خیر الختام ۔

مکتوب ۱۳۲ یکصد و سی و دوم

شکریہ امداد زر

ایکسو تیسواں خط ۱۳۰

روپیہ پہونچا ۔ شکریہ قبول کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپے جو انتہائی محبت و اخلاص سے اپنے بھیجے تھے وہ بذریعہ منی آرڈر وصول ہو کر ضروری امور میں خرچ ہوئے ۔ خدا تم کو جزائے خیر دے اور اللہ تعالیٰ تم کو مسرور و خوش رکھے ۔ اور تمہاری سعی مشکور ہو ۔ اور تمہارا گھر ہمیشہ بابرکت و با عافیت رہے ۔ والسلام خیر الختام

مورخہ ۸ رمضان المبارک از دہلی

ایکسو اکتیسواں خط ۱۳۱

اجزاء کتاب پہونچے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی درجت مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ اجزاء کتاب پہنچے مسرت ہوئی اور تھوڑے تھوڑے مقامات سے اسکو دیکھا اسکا بہت ہی بہتر طرز ہے انشاء اللہ تعالیٰ بغور دیکھ کر واپس کروں گا ۔ یہ خط بطور رسید لکھ رہا ہوں ۔ والسلام خیر الختام

ایکسو بتیسواں خط ۱۳۲

روپیہ پہنچنے کا شکریہ

وحدیث بجوئید ذکر و شغل ازیں چہ بہتر خواہد بود از مشائخ خود ہر چہ یافتم بے تامل بل را دادہ ام البتہ نا اہلاں و ناکساں را در مدرسہ ام جائے نیست خوب سید انید کہ از جبہ قدد کتاب و سنت نمی افزاید نہ از صوف خدا شناسی می آید ع درویش صفت باش کلاہ تتری دار ہاں انداز متکبرانہ و شیوہ مغرورانہ براہ دروینی راہ می زند حضرۃ قدسی سیرۃ شیخنا و سیدنا محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ را لباس نفیس و طعام لطیف بود ہر کسے را میفرمودند کہ عمدہ جامہ بپوشید و مال حلال بخورید تا کہ قوت ذکر الٰہی بیفزاید حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ را تاکید عجب بود کہ ہر کسے بطور ریا جامہ کشف پوشیدہ بخانہ ما نیاید اورا بدر کردہ نمیدہ لباس عمدہ بپوشند و پاک و صاف بودہ ذکر و شغل نمایند کہ انوار رحمانی جلوہ گر شود اخلاص باطنی بکار می آید زور و ریا ہمہ تمام بندگی را برآتش می نہد انہمہ کہ گفتہ ام برائے تسکین شما گفتہ ام پذیرفتنی است شما را باید کہ لباس نفیس بپوشند تا نفس بطلب وے شما را در غدغہ نیاندازد مگر از خدمت کتاب و سنت و احقاق حق و ابطال باطل در یغے نہ نمایند بسیار افراد انسان کہ از شما تعلق دارند بناء آناں بعدل و داد پیش آمدن آخرت است و عکس وے نکال است ما حصل تحریر ہم اینست کہ اگر لباس ریائی نیست با کے نداره و اگر برائے حصول زر و ابروئے دنیوی غدارانہ جامہ خشن و پشمیں ناقص پوشد ۔ پس ازاں در زمرہ درزی صوفیہ نمی تواں شمرد اکنوں ضیق فرصت را استیلا کامل و رتبہ بشرح وبسط تمام میتوانم نگاشت ۔ آیندہ سامع باقی و متکلم باقی والسلام خیر الختام

ع تنگی وقت مجھکو مجبور کر رہی ہے ورنہ مفصل حالات تحریر کرتا ۔ والسلام خیر الختام

کوئی نے بار ہا دیکھا ہے اور دیکھتا ہوں پس جو کچھ ضرورت ہو ہر شخص کو قرآن شریف و حدیث شریف سے لے لے اس سے بہتر ذکر و شغل کیا ہو سکتا ہے اور جو کچھ مجھے اس سے ملتا ہے وہ حضرات اہل ذوق کو دیدیتا ہوں اہل کو اہل[1] کہئے میرے مدرسہ میں جگہ نہیں ہے خوب جان لو کہ وہ قرآن شریف اور حدیث نبوی کے قدردان نہیں ہیں تو انہیں خدا شناسی و معرفت الٰہی کیونکر آسکتی ہے ۔ ع درویش صفت باش کلاہ تتری دار ۔ ہاں متکبرانہ انداز و مغرورانہ طریقہ راہ سلوک فقیر کا دشمن ہے ۔ شیخنا و سیدنا حضرت محی الدین بن عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے اور عمدہ کھانا نوشجان فرماتے تھے اور وہ شخص سے فرماتے تھے کہ اچھا کپڑا پہنو اور حلال کھانا کھاؤ تاکہ ذکر الٰہی کی قوت بڑھائے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا اصرار تھا کہ جو کوئی دکھاوے کے طور پر میلا کچیلا کپڑا پہن کر ہمارے گھر آئے اسکو نکال دو ۔ لباس عمدہ پاک و صاف پہن کر ذکر و شغل کرے تاکہ انوار الٰہی اسے جلوہ آرا ہو اور اخلاص باطنی سے وہ منور ہو اور دھوکا اور ریا تمام عبادات کو آگ لگا دیتی ہے یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ تمہاری تسکین خاطر کیلئے لکھا ہے جو قابل قبول ہو تم کو چاہئے کہ عمدہ لباس پہنو تاکہ نفس اسکی خواہش میں تم کو پریشان نہ کرے مگر قرآن پاک اور حدیث نبوی کی خدمت اور اثبات حق اور ابطال باطل میں کوتاہی نہ کرنا ۔ اور بہتیرے آدمی ایسے ہیں جو تم سے تعلق رکھتے ہیں اُن کے ساتھ عدل و انصاف سے سلوک کرنا ذخیرہ آخرت ہے ۔ اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر دکھاوے کا لباس نہیں ہے تو کوئی خوف نہیں ہے اور اگر روپیہ کمانیکا ارادہ ہے یا عزت درکار ہے تو دکھاوے کا لباس جو نہایت بُرا ہی پہنیں تو اسکا زمرہ صوفیہ کرام میں شمار نہیں ہو سکتا ہے ۔ الخ

[1] وجد و حال والے لوگ مراد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی صاحب والامناقب عالی مراتب مولوی عبدالرحیم صاحب۔ بعد السلام علیکم واضح باد کہ مبلغ بست و پنجروپیہ مرسلہ گرامی بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقبض درآمد جَزَاکُمُ اللّٰہُ جَزَاءً مَّوْفُوْرًا وَّ کَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ۝

ع ۔ ما از تو برخوردیم و تو از عمر برخوری ؛

ع ۔ دعا ازمن اجابت از خدا باد ؛ دریغا لاکمال ضعف بر تمام اعضاء مستولی گردیدہ کہ نشست و برخاست دشوار است۔ زیادہ والسلام خیر الختام بصاحبزادگان میاں عبدالوہاب صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب سلام قبول باد برب العباد۔

مکتوب یکصد و سی و سوم ۱۳۳

تشکریہ امداد زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حسب معلوم و معہود بست روپیہ مرسلہ انصاحب بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقبض درآمد جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی جَزَاءً مَّوْفُوْرًا وَّ کَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا زیادہ والسلام از سید عبدالسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول باد در ہم ذی الحجہ مقام دہلی مہر ڈاکخانہ ضلع در بھنگہ

مکتوب یکصد و سی و چہارم ۱۳۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عالی مراتب والامناقب مولوی عبدالرحیم صاحب۔ بعد السلام علیکم مسنونہ واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے۔ خداوند قدوس تم کو بہت کچھ جزائے خیر دے اور تمہاری کوشش بارور کرے ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؛

ع ۔ دعا ازمن اجابت از خدا باد ؛ کمزوری و نقاہت حد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ اُٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

صاحبزادوں میں سے میاں عبدالوہاب صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب کو میرا سلام پہنچے۔

ایکسو تینتیسواں خط ۱۳۳

شکریہ روپیہ پہونچنے کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو حسب الاطلاع مبلغ بیس عدد روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی جَزَاءً مَّوْفُوْرًا وَّ کَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا زیادہ والسلام اور سید عبدالسلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو

۱۰ ذی الحجہ از دہلی

ایکسو چونتیسواں خط ۱۳۴

رسید ہدیہ انبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ہدیہ انبہ ۷۹ دانہ رسیدہ بہ جیب۔ جیب شد جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ؛ بہر حال زیر بار احسان توام ؎

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد
نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

و حال خود چہ نویسم کہ چشم و گوش و تمام اعضاء از کار بیکار شدہ در مسجد بسواری ڈولی می روم و بول و براز نشستہ بدشوار تمام میکنم و نوشتن چار سطر دشوار میشود۔ ترصد کہ گاہ از خیریت مزاج مبارک متعلقان و وابستگان خود مسرور نمودہ باشند زیادہ والسلام خیر الختام ۲۷ جمادی الثانی مہر ڈاک خانہ تاج پور در بھنگہ ۳ مئی سنہ ۱۸۹۹ء

مکتوب یکصد و سی و پنجم ۱۳۵

باطلاع بیماری و ضعف کثیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد۔ پیش ازیں نوشتہ ام افسوس کہ سعد آباد قریب است در انجا رسیدن و شوازیت نمایدہ کہ رقیمہ ام رسید ضعف

رسید آم پہونچنے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ آموں کا ہدیہ پہونچا۔ حبیب کا تحفہ بھی حبیب ہوتا ہے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ؛ بہر حال تمہارے احسان سے زیر بار ہوں ؎

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد
نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

میں اپنا حال کیا لکھوں میری آنکھیں اور کان اور تمام اعضاء اب جواب دے چکے۔ ڈولی میں بیٹھ کر مسجد جاتا ہوں اور بمشکل بیٹھ کر پیشاب و پاخانہ کرتا ہوں۔ چار سطریں لکھنی دشوار ہیں امیدوار ہوں کہ اپنی مع متعلقین خیر و عافیت کی خبر کبھی کبھی رسید بارکریں تو نہایت خوشی ہوگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام ۲۷ جمادی الثانی از دہلی

ایکسو پینتیسواں خط ۱۳۵

بیماری ہی ضعف بہت ہے آنا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ قبل ازیں میں اپنی صحت کے متعلق لکھ چکا ہوں افسوس کہ سعد آباد قریب ہے اور وہاں پہنچنا مشکل نہیں ہے

بسیار است در مسجد رفتن نمی توانم الا بسواری به مسجد برائے پنجگانہ میروم اگر فرصت باشد از دیدار خود مسرت بخشند چرا کہ سفر حقیقی پیش دارم بکمال تکالیف این چند سطور بطلب ایشان نوشتہ اند فقط دیدن ایشان آرزو داریم والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۳۵ یکصد سی و ششم

استحسان نسبت تحقیق سنت عقیقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ در ینجا بفضل الٰہی خیریت است و خیر و عافیت آں جامع حسنات مطلوب رسالہ در باب تحقیق سنت عقیقہ کہ نوشتہ اند بنظر گزشتہ موضح مرام شد الحمد للہ کہ انصاف بکمال تحقیق حقیق از کتب علماء ثقات محققین مسئلہ مبحوث عنہا بر نگاشتند و امرے در تصریح و تنقیح آں فروگذاشتند و علم ظفر پیکر بنام نامی خود برداشتند و غبار جہالت بر چہرہ مقابل الدعا خصام نیا اشتند جزاکم اللہ خیرا فی

حضرت مولانا محمد شمس الحق ابو طیب سلمہ اللہ تعالیٰ رئیس ڈانوان ضلع پٹنہ۔ آپ حضرت میاں صاحب رح کے شاگرد رشید تھے اور آپکی تصانیف عون المعبود شرح صغیر ابو داؤد وغایۃ المقصود شرح کبیر ابو داؤد اور رسالہ اور کتابیں عربی و فارسی میں آپکی یادگار ہیں اور آپ کے برادر خورد مولوی محمد اشرف الحق صاحب رئیس ڈانوان بھی حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے۔

محمد عبد الرؤف عفی عنہ

مگر شاید میرا خط نہ پہنچ کے ضعف حد سے زیادہ ہے۔ مسجد میں بھی پنجگانہ ادا کرنے کیواسطے پالکی میں جاتا ہوں اگر فرصت ہو تو مجھ سے مل جاؤ۔ مجھ کو سفر آخرت درپیش ہونیوالا ہے ہزار مشکل یہ چند سطور آپکے بلانیکی لکھی ہیں۔ صرف تم کو دیکھنے کی آرزو ہے۔ والسلام خیر الختام۔

ایکسو چھتیسواں خط

بہت اچھی تحقیق کی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے اور خیریت وعافیت آنجناب کی مطلوب۔ جناب کا رسالہ عقیقہ میری نظر سے گزرا۔ الحمد للہ کہ جناب نے مسئلہ مبحوث عنہا کے بارے میں علماء ثقات محققین کی تحقیق کو خوب قلمبند کیا ہے اور ادبی تحقیق و تنقیح بھی آپ نے کماحقہ کی ہے۔ کامیابی کا جھنڈا آپ نے اپنے نام پر لہرایا ہے اور جہالت کا غبار سخت ترین دشمن کے چہرے پر ملا ہے جزاکم اللہ فی الدارین کہ سنت سنیہ اور رسم آئین پسندیدہ کا

الدارین کہ مدد سنت سنیہ دادند در رسم و آئین طریقہ مرضیہ

زہے معجز نمائے سحر کردار ✧ کلیم معنی از گلشن عصا دار
ازو فرعونیاں را اول و دیم است ✧ بے مصر معانی را کلیم است
ندانم وصف طبع آں گہر سنج ✧ کہ گنجور است با گنجینہ با گنج

زاد ک اللہ علما نافعا وفہما کاملا والسلام ۱۲۹۳ھ

مکتوب ۱۳۷ یکصد سی و ہفتم

بعیادت مرض۔ رسید زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از استماع لحوق عارضہ ضیق النفس میاں عبد الوہاب صاحب رکہ انصاحب نوشتہ اند موجب تاسف و تلہیف شد خداوند کریم بفضل عمیم خود مشارٌ الیہ شفائے کلی بخشد و دست و پنجر و پیہ مبذولہ شامی بدیہ منی آرڈر وصول گردید جزاکم اللہ فی الدارین دایں عاجز بچند امراض مبتلی است کہ نشست و برخاست دشوار است لیکن طوعا و کرہا سبق طلبہ حدیث بدستور جاری است زیادہ والسلام خیر الختام مولوی محمود صاحب و دیگر احباب ہدیہ سلام من قبول باد ۲۰ صفر مقام دہلی ہر انگریزی ڈاکخانہ در بھنگہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۰ء

کا حق ادا کر دیا ہے۔ ؎

زہے معجز نمائے سحر کردار ✧ کلیم معنی از گلشن عصا دار
ازو فرعونیاں را اول و دیم است ✧ بے مصر معانی را کلیم است
ندانم وصف طبع آں گہر سنج ✧ کہ گنجور است با گنجینہ با گنج

اللہ تعالیٰ آپکو نافع علم اور کامل فہم زیادہ عطا فرمائے والسلام ۱۲۹۳ھ

ایکسو سینتیسواں ۱۳۸ خط

مریض کی عیادت۔ روپیہ پہونچا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ میاں عبد الوہاب صاحب کو دمہ کا عارضہ ہو گیا ہے۔ سنکر سخت افسوس ہوا۔ خداوند کریم اپنے فضل سے صاحب موصوف کو شفائے کلی بخشے آمین عطیہ جناب مبلغ پچیس ۲۵ روپے بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے جزاکم اللہ فی الدارین یہ عاجز کئی مرضوں میں مبتلا ہے۔ نشست و برخاست تنگ و دشوار ہے۔ لیکن طلبہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبق الحمد للہ بدستور جاری ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ مولوی محمود صاحب و دیگر رفقاء کو ہدیہ سلام

۲۷ صفر المظفر ۱۲۹۸ھ

از دہلی

۱۳۵ جناب مولوی محمود صاحب جناب مولوی عبد العزیز صاحب جناب مولوی عبد الرحیم صاحب جناب مولوی محمد حسین صاحب جناب شیخ احمد اللہ صاحب رئیس رحیم آباد ضلع مظفر پور کے صاحبزادگان ہیں۔ اور جملہ صاحبزادگان حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ہیں۔

مکتوب یکصد وسی وہشتم

با طلاع علالت خود التوائے سفر جنوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد پوست کارڈ از حالات ایشاں آگاہی داد بندہ فقیر از استیلاء علالت چند در چند تاب وطاقت حرکت ندارد لہذا سفر جنوب زیر التوا است اگرچہ اعیان برار متواتر مراد عوت داده اند الا جملہ امور وابستہ مرضی اوتعالیٰ شانہ است۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد وسی ونہم

شکریہ رسید انبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ✤ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز والا مراتب عزیزی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ الواہب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتبہ العزیز چہرہ وصول افروختہ مسرور ومنبسط گردانید انچہ درباب انبہ مرسلہ مستفسر شده اند کہ کدام جنس از انواع انبہ مرغوب گردانیدہ نزدم انواع اربعہ (مرسلہ، فائقہ بخش است ولائق مرغوب طبع ہر کہیں وہمیں اما فقیر را انبہ مالدہ (یعنی) زیادہ تر مرغوب است الحمد للہ کہ جمیع انبہ فرستادہ عزیز صحیح وسالم رسید ہم ازاں خراب نبود

ایکسو اڑتیسواں خط

ابھی بیماری کے باعث سفر وکن ملتوی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ۔ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ پوسٹ کارڈ ملا کاشف حال ہوا بندہ فقیر علالت کیوجہ سے اس قابل نہیں کہ کہیں حرکت کرسکے لہذا سفر وکن میرا سر دست ملتوی ہے۔ اگرچہ برار کے شرفاء ومعززین برابر مجھ کو بلا رہے ہیں مگر تمام امور اللہ جلشانہ کی مرضی کے تابع ہیں۔ والسلام خیر الختام

ایکسو انتالیسواں خط

آموں کے پہنچنے کا شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ✤ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

عاجز محمد نذیر حسین ——— عزیزی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ الواہب مطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارے نورانی خط نے اپنے چہرہ زیبا کو دکھا کر میرے دل کو تسکین دی آپ نے جو آموں کے متعلق دریافت کیا ہے کہ کونسی قسم آم کی آپکو مرغوب ہے تو انکی نکجو تو چار دل قسمیں آم کی خوش ذائقہ ہیں ہر شخص کو مرغوب طبع ہیں مگر فقیر کو تو مالدہ آم زیادہ پسند ہے۔ الحمد للہ جتنے آم آپ نے بھیجے ایک بھی ان میں خراب نہیں ہوا۔ اور سب مجھکو خوش ذائقہ معلوم ہوئے۔

بگردیدہ بود وجمیع اقسام بذائقہ ام خوشگوار شد جزاک اللہ فی الدارین خیرا ع ما از تو برخوردیم وتو از عمر برخوری ✤ میرا عمال وہ ہی ہے

وکیفیت مزاحم بدستور چیزے در درد فرق وافاقہ نیست (دل روبا فزایش) ہنوز خانصاحب رسید انبہ نفرستادند اکنوں معلوم شد کہ نوشتہ حوالہ کسے اطفال خویش نمودہ بودند بدیں وجہ تراخی روداده اینک مشمول رقیمہ ہذا می فرستم۔ والسلام خیر الختام۔ مورخہ بست وہیم ربیع الاول۔

جزاک اللہ فی الدارین خیرا ع ما از تو برخوریم وتو از عمر برخوری ✤ میرا عمال وہ ہی ہے

درد میں ذرہ برابر کمی نہیں بلکہ کچھ اور زیادتی ہی ہے۔ فی الواقع خانصاحب نے ابتک آموں کی رسید نہیں بھیجی اب معلوم ہوا کہ بچوں میں سے ایک کو خط دیدیا تھا تو اس وجہ سے جواب میں تاخیر ہوئی۔ میں اسکو بھی اس خط کے ہمراہ بھیج رہا ہوں۔ فقط والسلام خیر الختام۔ مورخہ ۱۸ ربیع الاول

ایکسو چالیسواں خط

رسید انبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ از عاجز نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز القدر والا مرتبت عزیزم مولوی عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتبہ عزیز مع بلٹی انبہ وصول ہو کر مسرور الوقت کیا تو کرہ مرسلہ طلب کر لیا گیا کل آم ۳۸۰ تھے ۲۰ آم دیل والوں نے غلباً نکال لئے۔ حسب تحریر آپ کے موازی ۲۵ آم خانصاحب اور ۱۵ آم مولوی تلطف حسین صاحب کو بھیج دیے گئے۔ چنانچہ مولوی صاحب کی رسید جاتی ہے۔ خانصاحب موصوف نے علحدہ رسید بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ آپکو بدیں یاد آوری صحیح وسالم رکھے۔ میں بھی بدستور علیل ہوں۔ پیر کا درد جاتا نہیں کوئی دوا سود مند ہوتی نہیں نشست برخاست سے بھی مجبور ہوں دعا کیجئے کہ بقیہ زندگی کو تکالیف گوناگوں سے مامون رکھے اور خاتمہ طریقہ محمدیہ پر کرے آمین۔ امید کہ گاہ گاہ خیر وعافیت اپنی سے آگاہ کرتے رہیں زیادہ والسلام خیر الختام از کاتب الحروف محمد عبد الحفیظ سورج گڈھی سلام مسنون مستجاب باد از تلطف حسین بخدمت مولوی عبد الرحیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۵ عدد انبہ بواسطہ جناب میاں صاحب مدظلہ کے وصول ہوئے۔ ممنون کرم ہوا۔ زیادہ والسلام۔ ۱۹ رجون سنہ ۱۹۰۰ء

---

۱۳۹ مکتوب ۱۳۹ یہ والا نامہ حضور امام مجدد کا قلمی یادستخطی نہیں ہے کیونکہ طرز تحریر بدربط وبد محاورہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ حضور نے ملاحظہ فرما کر سنا بھی نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ

۱۴۰ مکتوب ۱۴۰ یہ خط حضرت امام مجدد رضؓ کا لکھا ہوا یا بتایا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ حضور کی غیابت بآنکھ ہوتی تھی ۱۲ حضرت میاں صاحب کے بائیں گھٹنے میں درد تھا جو کہ آخر وقت تک نہیں گیا اور اسی دوران مرض میں مابین عصر ومغرب مورخہ ۱۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۱ھ لغایتہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء بعمر ۱۱۰ سال میں وصال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مزار مبارک عقب عیدگاہ شاہی قبرستان قوم پنجابیان احاطۂ نذیریہ اپنے پس ماندگان کے ساتھ مدفون ہیں۔ سید محمد عبد الرؤف غفی عنہ

مکتوب ۱۴۱ یکصد و چہل و یکم

مشعر بر غیب اشاعۃ سنت ابذال خیر دولت گرانمایہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت معین المجاہدین شیخ احمد اللہ صاحب دام اقبالہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد کہ دنیا نزد موحدین بجوی ہمی ارزد چہ کہ او فضلہ ریا کاران است یا کہ بیت الخلا است کہ دروے برائے رفع حاجت رفتن ضروری است بس بطور یکہ دراں میروند در دنیا نیز معاشرت کردنی دوم راست نمودنی اگر بدوران حیوٰۃ خویش انسان محاسبہ نفس نماید از مکارہ دنیا محفوظ باشد از تکاثر مال وتزاید درجات کسے را محترز ندیدہ ام ؎

ع ہر کسے در بند دنیا ماندہ است ❊ مر اکہ گدائے بوریا نشین و کرپاس بوس ہستم از اذخار ذخائر چہ نسبت ہر چہ کہ روزی رساں از بامداد تا بشام می بخشند بصرف می آید بروز دیگر چاہ کندن و آب خوردن پیش نظرم باشد از تونگراں باید پرسید کہ بخلاپہ گیتی مزور سراپا معمور اند و بانصرام اند وختن وزیر زمیں کردن مجبور پس لازم است کہ خدا تعالیٰ ہر چہ بخشند بصد سپاس گزاری بگیرد و از ہوس تکاثر پرہیزد چہ کہ ہر چہ زیر زمیں خواہد ماند خسف خواہد شد۔ یا نصیب دیگرے باشد آنجناب ہزار ہا اخیر فہا کہ نصرت دین محمدیہ سیما باشاعت سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نمودہ اند ذخائر برائے ثواب بحصہ انصاحب محفوظ است من نقیر ہمواره سگال دولت و مواخواہ شام والسلام علیکم خیر الختام

ایکسو اکتالیسواں خط ۱۴۱

سنت بڑی دولت ہے نیکی کے بھی بڑے درجات ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجر محمد نذیر حسین معین المجاہدین شیخ احمد اللہ صاحب دام اقبالہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ دنیا مجاہدین کے نزدیک ایک جو کی قیمت نہیں رکھتی کیونکہ وہ ریا کاروں کا فضلہ ہے۔ اور یا بیت الخلا کے مانند ہے کہ رفع حاجت کیواسطے جسطرح وہاں جانا ضروری ہے اور جسطرح وہاں جاتے ہیں اسی طرح وہ دنیا میں رہتے ہیں۔ دوسرے اگر زندگی میں انسان اپنے نفس سے حساب لیتا رہے تو مکروہات دنیا سے وہ محفوظ رہیگا۔ میں نے کسی کو مال کی فراوانی و ترقی مدارج کی خواہش سے کنارہ کش نہیں پایا ع

ہر کسے در بند دنیا ماندہ است ❊ کہ میں تو بورے پر بیٹھنے والا اور ٹاٹ پہننے والا ایک فقیر ہوں مجھے مال و دولت جمع کرنے سے کیا واسطہ اللہ تعالیٰ جو کچھ صبح سے شام تک بخشتا ہے وہ خرچ میں آتا ہے۔ دوسرے دن وہی کنواں کھودنا اور وہی پانی پینا میرے مدنظر رہتا ہے۔ دولتمندوں سے پوچھنا چاہیئے کہ وہ مکار زمانہ کی کیچڑ میں لت پت سرتاپا لتھڑے ہوئے ہیں اور مال جمع کرنے کے لئے زمین میں دفن کرنے کے لئے مجبور ہے لہذا ضروری ہے کہ جو خدا دے بندہ اُس پر شکر کرے اور فراوانی سے پرہیز کرے چونکہ مال زمین رہیگا دھنس جائیگا یا دوسرے کے ہاتھ لگیگا جناب نے ہزاروں اخر فیاں دیں جو دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت میں صرف کی ہیں جناب کیلئے ثوابوں کے ذخیرے جمع اور محفوظ ہیں نقیر کو بھی خواہ دولت نصرت ناچاہیئے۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۴۲ یکصد و چہل و دوم

باظہار پسندیدگی رسید کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت العزیزی سید عزیز العلما عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ کتابہائے عزیزی الاخلاق وعزیزی الآفاق وعزیز العارفین رسید جستہ جستہ دیدم۔ بسیار محظوظ شدم ہرگاہ کہ بالاستیعاب خواہم دید تنقید من خواہم پرداخت تالیف شما چہ گویم ہمہ راز خودی شمارم۔ جودت خداداد و تحقیق کامل و فصاحت تقریر و بلاغت تحریر کہ در ہمہ خود یافتہ اند۔ دیگرے را نخندہ اند سپاسگزاری خدا تعالیٰ ہستم چہ کہ ایشاں طالعمرہ بمقاصد و مطالب ہمہ خانہ برداشتہ می نگارند دیگرے بغور و تعمق نمی تواند نوشت ایزد متعال۔ ایشاں را و آل ایشاں را از حوادث زمانہ مصئون دارد بحرمۃ النون والصاد۔

والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۴۳ یکصد و چہل و سوم

متضمن تہدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت مولوی محمد خاں صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ طریقہ و رویہ ایشاں شنیدہ دلم کباب شد کہ شما از کتب و سنت تعلق انباذ نمائند

ایکسو بیالیسواں خط ۱۴۲

کتابیں پہونچیں۔ نہایت پسند ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عزیزی سید عزیز العلما عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ کی خدمت میں بعد السلام علیکم واضح ہو کہ عزیز الاخلاق وعزیز الآفاق وعزیز العارفین پہنچیں تھوڑے تھوڑے مقامات سے دیکھا جو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی جب پوری طرح دیکھ لوں گا تنقید لکھوں گا۔ تمہاری تالیفات کو کیا بتاؤں جس کو اپنی تصنیف سمجھ رہا ہوں خداداد تیزی دماغ و کامل تحقیق اور تقریر کی فصاحت تحریر کی بلاغت جو آپ کے ہاں ہے دوسرے کو نصیب نہیں۔ میں خداوند عالم کا شکر گزار ہوں کہ یہ صاحب طالعمرہ اپنے مقاصد و مطالب کو قلم برداشتہ اسطرح لکھتے ہیں کہ دوسرا غور و تامل بھی ایسا نہیں لکھ سکتا۔ خداوند تعالیٰ تمکو اور تمہاری اولادوں کو زمانہ کی سختیوں سے محفوظ رکھے بحرمۃ النون و الصاد۔ والسلام خیر الختام

ایکسو تینتالیسواں خط ۱۴۳

چشم نمائی کی گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین۔ مولوی محمد خاں صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ آپکا رویہ اور طریقہ سنا جس سے دل کباب ہو گیا کہ تم کو کتاب اللہ و سنت نبوی ﷺ

دولت مندوں سے پوچھنا چاہیئے کہ وہ مکار زمانہ میں دنیا کی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے ہیں اور مال جمع کرنے زمین میں دفنانے پر مجبور ہیں۔

نرمی در افت قلبی باید نمود۔ دویم۔ علوم دین (سیما کتاب و سنت) را اشاعتے در دنیا باید داد کہ سرمایہ حسنات و مبرات است ایں ہمہ کہ آموختہ اند با صراف کثیر و جانکاہی یافتہ اند ضائع نباید۔ ساخت در درس تدریس دگر فرصت یابند الوقات خود صرف نمودن۔ کار بہتر و سود مند ازیں نمیت۔

سویم۔ کتب بینی۔ وفتوا نوشتن از بسیار نافع است۔

چہارم۔ از دیانت و امانت کہ شعار خود نمودہ اند بسیار مسرور ہستند بارک اللہ فی حیاتک۔

پنجم۔ ہرگز ہرگز نماز تہجد و ذکر و شغل را از من آموختہ اند فراموش و ناغہ نمایند۔ ہرگاہ کہ دشواری یا انقباض پیش آید فقیر را باید نگاشت تدارک اش خواہم ساخت انشاء اللہ تعالیٰ۔

ششم:۔ از حکام دنیا بقدر ضرورت دنیا آمیزش باید نہ کہ تبسیع انہاں خواند تقرب انہا مار گزیدہ است کہ زہر دے ہلاہل است

ہفتم۔ از اقربا حاسد باید گریخت کہ کالعقارب آید۔

امید کہ از دیدار خود مسحور خود امسرور نمایند چہ کہ شیخ خود را مطاع و مکرم متصور اند والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و چہل و ششم

بسفارش مولوی سخاوت حسین صاحب بہاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین ؎

ایں نامہ کہ خامہ کرد بنیاد ؎ توقع قبول روزش باد

بخدمت شریف نواب صاحب مجمع سنحات ذوقیہ منبع رشحات شوقیہ شریعت شعار۔ طریقت و تار تابع سنت قامع بدعت

بھی وہ دولت و مال خرچ کرنے سے پورے نہیں ہوتے لہذا رفق و نرمی اختیار کرنی چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ علوم دین (خصوصاً کتاب اللہ و سنت نبوی) کی اشاعت و تبلیغ کرنی چاہیئے کہ نیکیوں اور اچھائیوں کا سرمایہ ہے جو کچھ روپیہ کثیر صرف کرکے اور خون و پسینہ ایک کرکے علم دین تم نے سیکھا ہے اسکو برباد نہ کرنا چاہیئے اور درس و تدریس میں (اگر فرصت تمکو ملتو) دیگر امور خدمات صرف کرنے سے زیادہ کوئی کام بہتر و نفع بخش نہیں ہے۔ تیسرے کتب بینی اور فتاوے نویسی ہی بہت مفید ہے۔ چوتھے آپکی دیانت و امانت سے جو کہ آپنے اپنا شعار بنا رکھا ہے میں بہت خوش ہوں۔ خدا عمر دراز کرے۔ پانچویں۔ تہجد کی نماز اور ذکر و شغل جو تم نے مجھ سے سیکھے ہیں اسکو بھلانا نہیں اور ہرگز ہرگز وہ ناغہ نہ کرنا۔ جب کوئی مشکل یا دشواری پیش آئے تو فقیر کو لکھو۔ اسکا تدارک ضرور کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ چھٹے۔ دنیا میں ضرورت کے مطابق پھنسو۔ ایسا نہ ہو کہ اسی کی دھن لگی رہے کہ اسکی قربت زہریلے سانپ کی طرح ہے۔ ساتویں حسد و بغض رکھنے والے رشتہ داروں سے بچتے رہو کیونکہ وہ بچھو کی مانند ہیں۔ امید کہ چند روز میں اپنی ملاقات سے خوش کروگے کیونکہ تم اپنے شیخ کو قابل اطاعت و احترام سمجھتے ہو۔ والسلام خیر الختام

ایکسو چھیالیسواں خط

مولوی سخاوت حسین صاحب کی سفارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین کی طرف سے ؎

قلم نے اس خط کی بنیاد قائم کی ؎ قبولیت کی نشانی اللہ نصیب کرے

بخدمت شریف۔ نواب صاحب شائق دادہش۔ محرر شریعت و طریقت۔ مبعد از سنت۔ مثانیوا لے بدعت۔ زہد تقوی

جلوہ بردار خلوت خانہ زہد و ترانہ ساز آستانہ عباد مایہ دار سخاو علم و فضل۔ علم بردار دین اللہ عزوجل۔ جلا کم بالعلم الراجح و نور کم بالعلم الناصح بادا ہدائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عرض پر غرض قبول باد کہ مولوی سخاوت حسین بہاری بمقتضائے گردش دوراں بدرگاہ آن ملاذ آزادگان و معاذ افتادگان ایند واز لیل و نہار رو بدعائے سرکار دولت مدار سرشار ایں روچشم و رکہ برحمت دریا دلی آن تشنہ کام را با نجاح زلال مرام سیراب نمایند و بسلک ملازمان حسب لیاقت، شاں کامیاب و شاداب نمایند ؎

؎ چہ باشد گر غریبے مستمندے

بیا سایہ دے در سایہ تو ؎

؎ بعز و جاہ تو فردوس نازد

گر طوبے بود ہمسائے تو ؎

زیادہ سلکم اللہ الرزاق۔ فی دولت ممدودۃ الرواق وصونہ مشدودۃ النطاق۔

مکتوب یکصد و چہل و ہفتم

بسفارش مولوی سید عبد العزیز خاں صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت نواب صاحب عالی مرتبت مرجع دلدادگان مجمع افتادگان سلمہ اللہ الخلاق بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ مکشوف رائے فیض پیرائے باد کہ ہرچند از جناب ملاقات ندارم الا شہرہ اوصاف حمیدہ شنیدہ شنائم۔ خدا روزی کناد دریں دالا مولوی عبد العزیز خانصاحب کے گھر کو زینت دینے والے۔ علم و فضل و سخاوت کی کان۔ محافظ دین الٰہی کے۔ اللہ تعالیٰ علم نافع سے منور و فرین کرے۔ ہدیہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ پیش کرکے اظہار دعا کرتا ہے مولوی سخاوت حسین بہاری بوجہ گردش زمانہ کے خادم والا کے دربار میں دن رات امید واری کرتے ہیں اور دعا ازدیاد دولت میں آپ کے ہمیشہ مصروف رہتے ہیں اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ موصوف کی لیاقت کے بموجب کوئی ملازمت مرحمت فرماویں گے۔ ؎

چہ باشد گر غریبے مستمندے

بیا سایہ دے در سایہ تو

بعز و جاہ تو فردوس نازد

گر طوبے بود ہمسائے تو

اللہ تعالیٰ ساتھ دولت و حکومت مضبوط و مستحکم کے سلامت رکھے۔

ایکسو سینتالیسواں خط

مولوی سید عبد العزیز خانصاحب کی سفارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ نواب صاحب عالی مراتب مرجع افتادگاں سلمہ اللہ الخلاق السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح رائے عالی ہو کہ میری گو آپ سے ملاقات نہیں ہے لیکن آپکے اوصاف حمیدہ کی دھوم ضرور سنی ہے۔ اسلئے آپ کی ملاقات کا مشتاق ہوں سردست مولوی سید عبد العزیز خانصاحب جیسے عالم معقول منقول

صمدنی که جامع علوم معقول و منقول اند و کتب حدیث
ازیں فقیر فراگرفته اند بتوقع حصول مرام بسوئے خدام
عالی مقام می روند و بیشتر اعیان حیدرآباد خدمت ایشاں
میکردند مگر بسبب بعض موانع وظیفه ایشاں موقوف شد
اکنوں موصوف بسیار مقروض اند و بهمه کرم بخشی عوام
و خواص آں صاحب عالی مناقب است بذریعه مراعت نامه تذر
بحضور عالی خواهد رسید بموجب حدیث اَشْفَعُوْا
تُؤْجَرُوْا۔ وَاللّٰہُ یَقْضِی عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَا شَاءَ
وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَقْضِیَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَا شَاءَ که
هرچه سالک باحال صدق الله باشد من ربی منت خواهم
شد۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و چهل و ششم

باطلاع روانگی حرمین شریفین

بسم الله الرحمن الرحیم

از عابز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید
یوسف صاحب سلمه بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته هویدا
باد که نامه نامی باستدراک عزیمت سفر حرمین شریفین رسید
احسانمند گردانید اگر خواسته خدا است که از تعالی مرا مساعی
باماکن متبرکه رساند خواهد برد۔ شما را اطلاع خواهم نمود اگر معیت
و رفاقت فقیر منظور افتاد دریں جا تشریف آرند تا بهمی
رجعه ملاقی شوند چه اگر ازیں جا قافله بسفر خیر روانه خواهد شد
بیک جائے لطف خواهد یافت و جمعیت فقرا حق باعث
افزونی اطمینان خواهد بود و هم یک جائے توقیر مصارف است
کے فارغ التحصیل ہیں اور کتب حدیث نبوی انہوں نے مجھ فقیر
سے پڑھی اور وہ اپنے حصول مقصد کیواسطے خدمت والا میں حاضر
ہوتے ہیں اور فرخندہ باد حیدرآباد دکن کے شرفاء و معززین انکی عزت
کرتے تھے مگر بعض وجوہ کی بناء پر اُن کا وظیفہ واں سے بند ہوگیا ہے
اور صاحب موصوف حد سے زیادہ مقروض ہوگئے ہیں اور ہر طرح
سے عوام و خواص کی کرم گستری صاحب موصوف کے ہمراہ ہے۔
عریضہ ہذا کے ساتھ حضور عالی میں آتے ہیں بموجب حدیث۔
اَشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَاللّٰہُ یَقْضِیْ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَا شَاءَ
وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَقْضِیَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَا شَاءَ
گذارش ہے کہ جو کچھ سلوک ممدوح کیساتھ فرمائیں گے وہ بندہ شرمندہ
احسان ہوگا۔ والسلام خیر الختام

ایکسو اڑتالیسواں خط

حضرت میانصاحب رحمہ اللہ کا سفر حج

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین۔ مولوی سید یوسف صاحب
سلمہ بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته کے واضح ہو کہ آپکا عنایت نامہ
جس میں حرمین شریفین جانے کا استفسار ہے آیا۔ احسان مند کیا
اگر خدا نے چاہا تو وہی مجھ کو اس سال انشاء اللہ تعالیٰ وہ اماکن مقدسہ
بھی لے جائیگا۔ اطلاع دوں گا۔ اگر جناب میرے ہمراہ چلنا چاہتے
ہیں تو یہاں تشریف لے آئیں یا بمبئی و جدہ میں مجھ سے ملاقات
کرلیں۔ چونکہ اس مبارک سفر کا قافلہ یہاں سے روانہ ہوگا اور
سب کے ہمراہ ہونے میں ایک کیفیت خاص آئیگی اور اللہ والے
فقیروں کی جماعت حد سے زیادہ اطمینان کا باعث ہوگی اور

الّا ماشاء اللہ دریں قافلہ اُمراء شرزمہ و جماعت بوریہ نشیناں
بسیار خواہد بود کہ معیت ناپسند بود مضائقہ نیست کہ اندر
دوماہ آگاہی دہند کہ درجہ ہائے ریلوے بکفایت بدست آید
والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و چهل و هفتم

ارادہ سفر بیت اللہ

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید یوسف
السلام علیکم واضح باد کہ نامہ نامی بعد انتظار گراں رسید خوش گردانید
فقیر طیار و مستعد است زود تشریف آرند احوال انتقال بسفر
خیر فرماید کرد۔ روزی بقدر صدر رزق خداوند کریم خواہد گشت
صرف کتب ضروری و چند قطعات پارچہ پوشیدنی خود گر ممکن
باشد ہمراہ بیارید ورنہ ضرورت دریں جا ہیا خواہم کرد۔ ہاں
ارزاد راہ ضرور دراہمیان باید پیچید اگر ناممکن باشد خدا تعالےٰ
انتظامش باید ساخت۔ بہرحال در روانگی خود گفتگو نباید
ورزید ورنہ معیت فقیر و صلحاء قافلہ غیر ممکن است دریں قافلہ
مولوی سید امداد علیخاں و منشی برکت علی و منشی محمد وزیر خاں و
نواب اسد اللہ خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی ہمراہ من خواہد
بود بسیار از بسیار لطف سفر خدا تعالیٰ خواہد کشید۔
والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہم

دریں باید فرمود

ہمراہی میں اخراجات بھی کم ہونگے۔ قافلہ میں چند دولتمند ہونگے
باقی تمام بوریہ نشینوں کی جماعت ہوگی اگر ساتھ چلنا پسند نہ ہو تو کوئی
مضائقہ نہیں۔ امید ہے کہ دو مہینے کے اندر اندر جواب دیدیں گے تاکہ
ریلوے ٹو بے بکفایت رزرو کرائے جائیں۔ والسلام خیر الختام

ایکسو اونچاسواں خط

سفر بیت اللہ کا ارادہ

بسم الله الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی سید یوسف صاحب
بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ تمہارا خط نہایت انتظار کے بعد پہنچا
مجھ کو بہت خوشی ہوئی فقیر تیار ہے جلد تشریف لائیں اسی مبارک
سفر میں بڑے بڑے بوجھ لادنے کی ضرورت نہیں ہے گذارے
کے لائق آب و طعام خداوند تعالیٰ ضرور پہنچائیگا صرف چند کتب
ضروری اور چند اپنے پہننے کے کپڑے اگر ممکن ہو تو ساتھ لیتے آؤ
ورنہ اسکی بھی ضرورت نہیں ہیں یہاں ان کا بھی بندوبست کردونگا
البتہ سفر کا خرچہ ضرور ایک اپنی تھیلی میں باندھتے لانا اگر یہ نا
ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ اسکا بھی کفیل ہے بہرحال اپنے پہنچنے میں
تاخیر نکریں ورنہ ہمراہی میں ایسے فقیر اور صلحاء کا قافلہ نہ مل سکیگا۔ اس
قافلہ میں مولوی سید امداد علیخاں و منشی محمد وزیر خاں و منشی برکت علی و نواب اسد
خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی بھی میرے ہمراہ ہونگے۔ خدا تعالیٰ مدت
زیادہ لطف اس سفر میں ہمگوں عطا فرمائیگا۔ والسلام خیر الختام

ایکسو پچاسواں خط

توقف نہ کنید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی خواجہ یحیی صاحب دہلی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح باد کہ دو تا رنیاز نامہ فرستادہ
ام پاسخش نداد ندو بہ توقف چیست مہربانا اگر عزیمت سفر منظور
است و معیت فقیری خواہند دیر نباید فرسود زود تر دریں بیار سند
کہ در قافلہ فقرا شامل شوند ورنہ برائے جنوب در بمبئی رسیدہ علیحدہ
راگھاٹ ملا قیام فقرا خواہند شد کہ پیش دروازہ باید دید و نام
فقیر و قافلہ دہلی باید جست چہ کہ چند نفوس ہمراہ من خواہند بود
عجب لطف رفاقت دست خواہد بخشید ہم سبق شما مولوی عبد العزیز
صمدنی تا بمبئی شاید مرا خواہند رساند۔ بالفعل بسفر خیر شرکت
فقیر تخواہند نمود۔ امید است کہ مع وابستگان بخیریت خواہند
بود بسیار مسرور م کہ در تجارت پنبہ بسیار نفع گرفتند شکر خدا باید نمود
ورائے پسماندگان نذر ما یحتاج باید گزاشت کہ در غربت شماست نگر
دیگرے نشوند۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہ و یکم

زود باید آمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی خواجہ یحیی صاحب دہلی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ دو خط بھیج چکا
ہوں جواب ندارد آخر کیوں توقف ہے مہربان اگر جانیکا ارادہ ہے۔
اور مجھ فقیر کیساتھ چلنا چاہیں تو دیر نہ لگائیں جلد از جلد یہاں پہنچ جائیں
تاکہ فقیروں کے قافلہ میں آپ شامل ہو سکیں۔ ورنہ جنوبی راستہ سے آپ
بمبئی پہنچیے وہاں تا راگھاٹ ملا میں فقیروں کا قیام ہوگا دروازے کے
باہر سے مجھ کو دیکھ لیجئے گا اور فقیروں کے قافلہ کا نام دہلی والا کر کے
پوچھ لیجئے چونکہ چند دہلی والے بھی میرے ہمراہ ہونگے۔ رفاقت میں عجیب
لطف حاصل ہوگا تمہارے ہم سبق مولوی عبد العزیز صمدنی شاید بمبئی تک
پہنچانے جائیں سردست اس مبارک سفر میں وہ فقیر کے ہمراہ نہیں
جائینگے امید ہے کہ آپ مع متعلقین بعافیت ہونگے یہ سنکر بڑی مسرت ہوئی کہ روئی
کی تجارت میں آپکو بہت کچھ نفع ہوا ہے خدا کا شکر کرنا چاہیے اور پسماندگان کو ضرورت
کیمطابق خرچ دیدینا تاکہ بعد میں دوسرے کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔ والسلام خیر الختام

ایکسو اکیاونواں[151] خط

جلد آیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

---

[151] دہلی والوں میں سے حضرت میاں صاحبؒ کے زیارت حرمین شریفین کے ہم سفر مخلص رفقاء کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ فضیلۃ العلامہ شیخ عبد الحق امام جامع مسجد دہلی۔ حاجی محمد صاحب مرحوم خلف حاجی عبد العزیز یعنی پوتے حاجی علیجان صاحب مرحوم رئیس دہلی جناب مولوی لطف حسین صاحب شاگرد حضرت میاں صاحبؒ۔ حاجی شیخ حفیظ اللہ داماد حاجی قطب الدین مرحوم جن کا کٹڑہ تاجر پارچہ چاندنی چوک میں مشہور ہے۔ ۱۳۰۰ھ ہجری میں حضرت میاں صاحب مع رفقاء کو تشریف لے گئے تھے۔

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی سید یا علی صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ مع الخیر ہستم
دو ہفتہ آئندہ روانہ حرمین شریفین خواہم شد انشاء اللہ تعالیٰ مرا
بسیار انتظار است زود برسید توقف ہرگز نباید نمود در بنجا ہمہ سامان
سفر موجود خواہم کرد مردم ہمراہی ضرور نیست چرا کہ چند کس
بایں قافلہ دہلی خواہند شد و از ہر کسے برادرانہ امید است کہ
کیے بادیگرے نوازش خواہد نمود ہاں زاد سفر بحفاظت و ہوشیاری
باید گرفت۔ ماشاء اللہ متمول ہستند بقدر ضرورت خواہیند آورد
دریں معاملہ نگارش بے سود است بوالدین خود سلام بندہ فقیر
باید رسانید و برخورداراں را دعاء۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و دوم

باستحسان جواب بتدعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد احتشام الدین
شرح اللہ رب العالمین صدرہ بنور الیقین و افاض برہ علی
العالمین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی
باد کہ بحمد اللہ و توفیقہ جواب باصواب بردش اولوالالباب بکمال
صداقت وحذاقت نوشتند و بنایت در اظہار حق کوشیدند و
داد حق کما حقہ داد ند و بدعات دیرینہ را سراپا دور کردند جزاکم
اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین ؎

از دست گدائے بینوائے ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

واجر بے پایان از ایزد متعال بجناب حسنات مآب سید امداد علی

عاجز محمد نذیر حسین جناب سید یا علی صاحب السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ طرح ہفتہ آئندہ
ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ حرمین شریفین روانہ ہو جاؤنگا تمہارا
انتظار ہے آپ جلدی پہنچیں ہرگز ہرگز دیر نہ کریں یہاں پر ہم نے سارا
سامان سفر تیار کر لیا ہے۔ ساتھ چلنے میں زیادہ آدمیوں کی ضرورت
نہیں اسلئے کہ چند دہلی والے ساتھ ہیں اور ہر شخص بھائی کی طرح ہے
اور ہر ایک دوسرے کا ہمدرد ہے ہاں زاد سفر حفاظت اور
ہوشیاری کے ساتھ ہمراہ لے لینا ماشاء اللہ دولتمند ہو ضرورت کے
مطابق خود ہی لاؤ گے اسکے متعلق تمکو لکھنا بیکار ہے۔ اور اپنے والدین
کی خدمت میں فقیر کا سلام پہنچا دینا۔ اور بچوں کو دعاء۔ والسلام خیر الختام

ایکسو باونواں خط

نہایت عمدہ جواب کتاب متدعین کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی محمد احتشام الدین شرح
اللہ رب العالمین صدرہ بنور الیقین و افاض۔ برہ علی
العالمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی ہو کہ
بحمد اللہ و توفیقہ جواب باصواب صاحبان فضل و کمال کی طرح
سچائی اور عقلمندی سے آپنے دیا اظہار حق میں کمی کوتاہی نہیں کی اور حق
کی امداد پورے طور پر کی اور پرانی بدعات کا تم نے خوب قلع قمع کیا
ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین ؎

از دست گدائے بینوائے ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

دعا ہو کہ خداوند پاک کی جانب سے جناب حسنات مآب سید امداد علی

ڈپٹی امداد علی صاحب اکبر آباد کے مشہور عالم اور مہتمم کتب خانہ تھے ؎ اور مرحوم کا بہترین کتب خانہ تھا جو نواب مرحوم الملک نے خریدا تھا ۱۲

حصنہ اللہ الولی بلطفہ الخفی والجلی بروز جزا۔

موفورہ باد کہ در طبع کتابیدن ان اشاعت سنت وحقائق حق از شرق تا غرب نمودند کہ حق حقیق شائع وذائع شد وہمہ عالم مستفید بداں گردد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و سوم

استفتاء بر آمین بالجہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی وفقہ اللہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ انصاحب درحق معتقدین مولانا محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کہ در رفع الیدین وجہر بالتامین میکنند، حکم فاسق وحکم تکفیر برایشاں می نمایند وی گویند کہ نماز جنازہ برایشاں نباید خواندایں سخن حق است یا دروغ ہذا دوم طالبعلم مستور جامع علوم را روا نہ میکنم لازم کہ حسب دلخواہ ودعوے خود فرستادگاں را از قرآن وحدیث واجماع امت وقول ائمہ اربعہ تفہیم خواہد داشت وطریق مولانا مرحوم ومولانا محمد اسحٰق علیہ الرحمۃ ہمیں بود چنانکہ انصاحب درحق رفع یدین وآمین بالجہر کنندگان ولعن وطعن وتفسیق وتکفیری کنند لازم کہ مطابق آیت کریمہ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ واعدلو اھو اقرب للتقوٰے الآیۃ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا فقط

تمام زنہائیکم فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم

حصنہ اللہ الولی بلطفہ الخفی والجلی کہ قیامت کے دن اسکا بے انتہا ثواب رحمت ہوگا اسلئے کہ موصوف نے اس کتابچے کے چھپنے اور احیاء سنت نبوی واثبات حق میں خوب کوشش کی اور مشرق سے مغرب تک حقانیت کو ظاہر کردیا اور خدا کرے تمام دنیا اس سے مستفید ہو والسلام خیر الختام

ایکسو ترپنواں خط

آمین بالجہر پر استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی وفقہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ جناب والا حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین کو فاسق بلکہ کافر تک کہتے ہیں (صرف ان کا قصور یہ ہے کہ وہ رفع الیدین وآمین بالجہر کہتے ہیں) جواباً اطلاع دیں کہ یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں دو تین فارغ التحصیل صاحبان ذی استعداد طالب علموں کو آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ان حضرات کو قرآن وحدیث واجماع امت واقوال ائمہ کی روشنی میں بخوبی سمجھا دیں حالانکہ طریق مولانا مرحوم وحضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہی تھا لیکن آپ پر تعجب ہے آپ جیسے شخص رفع یدین آمین بالجہر کرنیوالوں پر لعن طعن کرنے اور ان کو فاسق وکافر کہنا چہ کہاں تک واجب ہے تاکہ وہ اس آیات فیصل پر کاربند رہتے اس لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ الخ اور تعصب وعناد اور غیظ وغضب کو دور کر کے چاروں دلائل سے ان نیوں

ملہ جناب قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے ۱۲

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الآیہ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔

کاربند شوند وتعصب وعناد دور کنند وغیظ وغضب برطرف کردہ بدلائل اربعہ ہر سہ کس را رشاد وہدایت فرمایند کہ شان علماء راسخین منفعین ہمین است واگر فرستادگان من بدلائل اربعہ غالب آیند قبول نمایند غیظ وغضب برایشان را لئیم ننمایند والا مصداق ایں بیت خواہند بود ؎

دہن خویش بدشنام

وینز لازم کہ بمقتضا کلام عزیز العلام اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ گفتگو در ہر علم کہ خواہند بکنند وآداب ومناظرہ را نگاہ دارند دلائل بکار ست نہ شور وشغب ورکار کہ آئین جہلا بد اطوار است

مکتوب ۱۵۲ یکصد و پنجاہ و چہارم

حالا خیریت است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی صاحب مجمع منحات ذوقیہ ومنبع رشحات شوقیہ جامع حسنات وکمالات مصدر خیرات ومبرات مولوی محمد نجم الدین سلمہ اللہ رب العلمین عن آفات الدنیا والدین وشرح صدرہ بنور الیقین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں پر خیر وعافیت ہے آپ جیسے مخزن فیض وکمال۔ بارگاہ ذوالجلال والاکرام کا خداوند کریم کی درگاہ میں طالب ؎

وقت ہر کار نگاہ دار کہ نافع نبود
نوشدارو کہ پس از مرگ بہ سہراب دہی

طالبعلموں کو سمجھا دیں کہ کیا علماء محققین کی یہی شان ہے اور اگر میرے طالبعلم چاروں دلائل سے وہ آپ پر غالب آجائیں اور آپ ان دلائل کو قبول نہ کریں لیکن آپا بر وہ غضب غلبہ ان پر نہ کریں ورنہ اس شعر کے مصداق ہونگے ؎

دہن خویش بدشنام

اور نیز لازم ہے کہ آیت کریمہ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کے مطابق جس علم میں آپ کا جی چاہے گفتگو کریں۔ اور آداب مناظرہ کا خیال رکھیں۔ اور دلیل پیش کریں نہ کہ شور وغل۔ یہ جہلاء کا طریقہ ہے۔

ایکسو چوونواں خط ۱۵۴

یہاں خیریت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین

مولوی صاحب مجمع منحات ذوقیہ ومنبع رشحات شوقیہ جامع حسنات وکمالات مصدر خیرات ومبرات مولوی محمد نجم الدین سلمہ رب العلمین عن آفات الدنیا والدین وشرح صدرہ بنور الیقین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں پر خیر وعافیت ہے آپ جیسے مخزن فیض وکمال۔ بارگاہ ذوالجلال والاکرام کا خداوند کریم کی درگاہ میں طالب ؎

وقت ہر کار نگاہ دار کہ نافع نبود
نوشدارو کہ پس از مرگ بہ سہراب دہی

دریں دلا گذارش اینست کہ سید محمود فرزند ارشد میر محمد امام جامع مسجد متوقع حصول مرام (نوکری) بذریعہ آں مرجع آزادگان مجمع افتادگان بخدمت عالی میرونڈ ترصد کہ حسب ارشاد آنسرور خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما کان العبد فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ وما کان العبد فی عونہ کان اللہ فی عونہ بوجہ اللہ خدا کیلئے مخلوق پر رحم کی نظر کرتے ہوئے موصوف کی کار برآری (یعنی جو نوکری وملازمت) انکی شان کے لائق ہو اس سے دریغ نہ فرمائیں اور مہربانی مربیانہ اور اخلاق کریمانہ سے اپنے اُن کی غور و پرداخت کریں آپ عنداللہ ماجور ہونگے۔ ع ؎

؎ برمن ستمگر ہر کرم خویش نگر ؎

زیادہ یہ کہ کبھی کبھی بحسب قدیمی کے درخت کو آپ تروتازہ کرتے رہا کریں کیونکہ خطوط سے یاد آوری نصف ملاقات کے معنے رکھتی ہے۔

والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و پنجم

فتوائے تقسیم وراثت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شاہ صاحب شریعت دستگاہ وطریقت آگاہ شاہ آل احمد سلمہ الصمد وخصہ بلطفہ المؤید بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود

سروست گذارش ہے کہ سید محمود فرزند ارشد امام جامع مسجد شاہی دہلی جناب سید محمد صاحب بتلاش روزگار آپکی خدمت میں آتا ہے امیدوار ہوں کہ حسب ارشاد آنسرور خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما کان العبد فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ وما کان العبد فی عونہ کان اللہ فی عونہ بوجہ اللہ خدا کیلئے مخلوق پر رحم کی نظر کرتے ہوئے موصوف کی کار برآری (یعنی جو نوکری وملازمت) انکی شان کے لائق ہو اس سے دریغ نہ فرمائیں اور مہربانی مربیانہ اور اخلاق کریمانہ سے اپنے اُن کی غور و پرداخت کریں آپ عنداللہ ماجور ہونگے۔ ع ؎

؎ برمن ستمگر ہر کرم خویش نگر ؎

زیادہ یہ کہ کبھی کبھی بحسب قدیمی کے درخت کو آپ تروتازہ کرتے رہا کریں کیونکہ خطوط سے یاد آوری نصف ملاقات کے معنے رکھتی ہے۔

والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و پنجم

فتوائے تقسیم وراثت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شاہ صاحب شریعت دستگاہ وطریقت آگاہ شاہ آل احمد سلمہ الصمد وخصہ بلطفہ المؤید بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود

رائے سامی باد کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی در حالت عارضہ تپ بخار رسید کاشف مدعا گردید چنانچہ جواب ہر دو قطعہ استفتاء حسب تحریر سوال جلا گانہ رو نمودہ مبنود بنظر والا گذاشتہ موضح مرام خواہد شد و نبیرہ یعنی ابن الابن بہ نسب برادر عموی عصبہ قریبہ است و عصبہ بعیدہ باوجود عصبہ قریبہ بالاتفاق محروم الارث میشود شرعاً و خواہران عموی حقیقی از جملہ عصبات نیستند بلکہ در زمرہ ذوی الارحام داخل اند بطریق اولی محروم خواہند کذا فی کتب الفقہ والفرائض کما لا یخفی علی العالم الماہر بالشرع الفرائض ترصد کہ گاہ گاہے از خیریت مزاج مبارک خود مسرور می فرمودہ باشند کہ من وجہ طمانیت بودہ باشد و ایں عاجز گرفتار چند در چند امور عوارض می ماند۔ کہ اظہارش متعذر است انشاء اللہ فقیر در حین بجا آوری امیر انصاب حتی الوسع دریغ نخواہد نمود ہر آنکہ خواہند نوشت جوابم کرد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و ششم

بسفارش جناب نواب لطف الرحمن خانصاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو الغنی ذو العرش المجید فعال لما یرید

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد شمس الدین صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حامل رقیمہ ہذا نواب سید لطیف الرحمن خانصاحب کہ اباؤ اجداد

رائے عالی ہو کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی عین بخار کی حالت میں پہونچا۔ کاشف حال ہوا۔ چنانچہ دونوں استفتاء کے جوابات الگ روانہ کئے جاتے ہیں۔ وہ نظر سے گزر کر تسکین کا باعث ہونگے نسب کے اعتبار سے پوتا چچازاد بھائی کی نسبت سے عصبہ قریبہ ہے اور دور کا عصبہ قریب کے عصبہ کی موجودگی کے وقت محروم رہتا ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور چچازاد بہنیں عصبہ ہوتی ہی نہیں وہ ذوی الارحام میں ہیں لہذا بطریق اولے محروم ہونگی کذا فی کتب الفقہ والفرائض جیسا کہ علماء امت پر ظاہر ہے امیدوار ہوں کہ کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے مسرور کرتے رہا کریں کہ اس سے ایک قسم کی امید بندھی رہتی ہے اور یہ عاجز بہت سارے امور میں گھرا ہوا ہے جن کا اظہار مناسب نہیں ہے انشاء اللہ فقیر جناب کے حکم کی تعمیل میں حتی الوسع دریغ نہیں کریگا۔ اور جو کچھ آپ لکھیں گے جواب ضرور دوں گا۔ والسلام خیر الختام

ایک سو پچپنواں خط

نواب لطف الرحمن خانصاحب کے نام سفارش

ھو الغنی ذو العرش المجید فعال لما یرید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد شمس الدین صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ حامل عریضہ ہذا نواب لطیف الرحمن خاں صاحب کہ

لہ جناب سید محمود صاحب خلف جناب سید محمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی کے بڑے فرزند تھے۔ اور حکیم میر شاہجہاں مرحوم کے داماد تھے اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ سید محمود صاحب مرحوم سے میر شاہجہاں مرحوم کی بڑی صاحبزادی منسوب تھیں۔ جن کی اولاد میں حافظ محمد سعید اور ایک صاحبزادی جو جناب فدا الرحمن صاحب سے منسوب ہیں

لہ نواب سید لطیف الرحمن خانصاحب کا مکان مسجد تھور خاں میں ہے جناب مولوی حافظ سید محمد عبد السلام صاحب مرحوم و مغفور کے خسر تھے۔

محدث دہلوی اور اہل حدیث کی علمی و دینی خدمات کا ایک گوشہ

اور جناب سید محمود صاحب مرحوم مغفور شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب امام جامع مسجد رامپور کے بڑے بھائی تھے۔ جو کہ حضرت میاں صاحب کے نانا ہوتے ہیں

ایشاں بخطاب عمدہ از بادشاہان دہلی ممتاز و سرفراز بودہ اند و رئیس الاحسب اتفاق زمانہ بذریعہ خط نواب علاؤالدین خاں صاحب والیٔ الہارو بخدمت نواب صاحب عالیمراتب بہرہ مند لازم کہ بمقتضائے ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما کان العبد فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ بحضور نواب صاحب گزرانیدہ ملاقات کنانندہ خواہند داد عین لطف کرم برین خواہد بود مشارالیہ از عزیزان من عاجز ہم است۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

مکتوب ۱۵۳ یکصد و پنجاہ و ہفتم

عفو قصور احمد مکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صبا بخضرۂ گل عرضہ گیاہ ببر ✤ پیام شام بدرگاہ صبحگاہ ببر

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی نواب صاحب امیر الملک والاجاہ جامع الحسنات والکمالات مجمع آزادگان مرجع انتادگان سلکم اللہ وابقاکم وعلی مدارج الکمال فی الدارین رقاکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی فیض پیرائے باد کہ انچہ از احمد مکی سرزد شدہ باشد بمقتضائے منشور لامع النور انکاظمین الغیظ و العافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ۵ کے بموجب معاف فرمایند ؎

✤ گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ✤

✤ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد ✤

و ابواب فتوح روح حسبۃً للہ و شفقۃً علی خلق اللہ بروے کشایند

✤ چہ باشد کہ غریبے بمنزے ✤ بیاساید دے در سایہ تو ✤

جنکے بزرگ خانان دہلی کے دربار میں عمدہ عمدہ خطاب اور اچھے اچھے عہدے پر سرفراز تھے۔ افسوس گردش لیل و نہار کیوجہ سے نواب علاؤالدین خانصاحب دام اقبالہ والیٔ ریاست لہارو کے خط کے ذریعہ نواب صاحب عالی مراتب کی خدمت میں وہ حاضر ہونگے لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کیموافق ماکان العبد فی حاجۃ کان اللہ فی حاجتہ نواب صاحب ممدوح کی خدمت میں پیش فرما کر ملاقات اُنکی کرادیں تاکہ مجھ پر کرم اور مہربانی ہوگی اس لئے کہ حال ہذا میرے عزیز ہیں زیادہ والسلام خیر الختام۔

ایکسو ستاونواں خط

احمد مکی کا قصور معاف کیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صبا بخضرۂ گل عرضہ گیاہ ببر ✤ پیام شام بدرگاہ صبحگاہ ببر

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی نواب صدیق حسن خاں صاحب امیر الملک والاجاہ جامع الحسنات والکمالات مجمع آزادگان مرجع انتادگان سلکم اللہ وابقاکم وعلی مدارج الکمال فی الدارین رقاکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی فیض پیرائے ہو کہ احمد مکی سے جو خطا سرزد ہوئی ہے وہ خدا تعالیٰ عالم کے حسب فرمان الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ۵ کے بموجب معاف فرمائیں ؎

✤ گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ✤

✤ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد ✤

اور لوجہ اللہ و شفقۃً علی خلق اللہ خوشی و مسرت کے دروازے اُس کے لئے کھولدیں ؎

✤ بعز و جاہ تو فردوس تازد ✤ اگر طوبے بود ہمسایہ تو ✤

بہر کیف زیر سایہ عاطفت خود مشارالیہ را بناز و نعمت دور از ناکامی و درشت روزگار محرومی سرگردان نسازند ؎

زیادہ ایام کامرانی و جہان مسعود و مبارک باد

مکتوب ۱۵۴ یکصد و پنجاہ و ہشتم

استعفا از نیابت خود در بھوپال عند المیعاد و سفر حجاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت نواب صاحب عالی مراتب امیر الملک والاجاہ مجمع مآثر جلیۃ منبع مفاخر علیۃ سلکم اللہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود خاطر خدام والا کہ بفضل خدا تعالیٰ و آدی در ظلمات بحر و دادی از سفر حج فیض اثر باز گشتہ بساحل امن و امان در بمبئی مع الخیر رسیدم خواستم کہ از ملاقات مسرت آیات آں مصدر خیرات و برکات فائز بودہ بغریب خانہ بروم کہ ناگاہ تار طلبی مولوی محمد بشیر صاحب ہم رسید برایں طبق وعدہ آمدن بھوپال بذریعہ تار اطلاع دادم لیکن بسبب لحوق عارضہ حمی بمحمد احمد پسر حاجی عبد العزیز نبیرہ علی جان صاحب کہ ہمراہ من ہمسفر بود معذور خدم چہ مشارالیہ بحمی نہایت بیقرار و بیچین و حرکت گردید دوسر طبیب بمبئی گفتند کہ دریں حالت مباد اسلام شود اریں عذر سوئی اللہ را بسواری ریل بدر جہ دوم اُفتان و خیزاں سوار کنانیدہ بدہلی داخل خدم و دریں اثنا رمناسب ہذا نستم کہ رفیق راہنما گذاشتہ اور دونوں جہان کی فتحمندی آپ کو مبارک ہو ؎

ایکسو اٹھاونواں خط

بھوپال نہ پہونچنے کی معذرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی نواب صدیق حسن خاں صاحب عالی مراتب امیر الملک والاجاہ مجمع تاثیر جلیہ منبع مفاخر علیہ سلکم اللہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ و دیں و آدی کے فضل و کرم سے حج کے سفر فیض اثر سے واپس ہو کر امن و امان کے ساتھ بمبئی پہونچا۔ خیال تھا کہ آنجناب مصدر خیرات و برکات کی ملاقات مسرت آیات سے مشرف ہو کر غریب خانہ جاؤنگا اتنے میں مولوی محمد بشیر صاحب کی دعوت بذریعہ تار موصول ہوئی میں نے فوراً بھوپال پہنچنے کا تار دیدیا لیکن اچانک حاجی علی جان صاحب کے پوتے جناب محمد احمد صاحب ولد حاجی عبد العزیز صاحب جو میرے ہمراہ تھے بخار میں مبتلا ہوگئے لہذا میں ان کی وجہ سے معذور ہوگیا۔ اور انکے صاحبزادے موصوف بھی بخار میں اسطرح تپ گئے کہ بمبئی کے دو تین طبیبوں نے کہدیا کہ ان کو سرسام ہونیکا اندیشہ ہے اسوجہ سے سیکنڈ کلاس میں بیٹھ کر بلد از بلد دہلی

۱؎ یہ تحریر حضرت میاں صاحب مرحوم کے قلم کی نہیں ہے۔ بلکہ ایک نقل غیر کے قلم کی ہے منہ

تصدا لصواب کنم باین عذر از لقار خدام والا مستقر ماندم انشار اللہ الرحمن الرحیم بعد انقضائے موسم برشگال بزیارت آں عالی منزلت قصد خواہم کرد و سرگذشت واقعی بے کم وکاست بالمشافہ گزارش کنم و آنچہ مبتدعین مرجفین دریں دیار اخبار کاذبہ بہ نسبت من مشتہر کردند ہمہ خلاف واقع است بالفعل نقل پروانہ پا خبار مکہ مکرمہ بزبان ترکی است طبع کنندہ و در اطراف و اکناف فرستادہ شد یک فرد بلاحظہ ملازمان سامی ارسال داشتہ میشود کہ از عنوان آں حال اخبار کاذبہ مرجفین من وجہ ہویدا رائے عالی خواہد بود۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہ و نہم ۱۵۹

قرض حسنہ داونی است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب محمود علیخاں صاحب سلمہ اللہ الواہب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ دریں جا خیریت است و خیر و عافیت آں مرجع فقرا و مساکین مطلوب دریں باعث گزارش آنیت حامل رقیمہ نیاز ہذا قاضی بن یامین کہ در تجارت بسبب نا وہندگی خریداراں ہزار ہا روپیہ ضائع و نقصان پذیر شد بارے بفضلہ تعالیٰ بسیار قرض را ادا ساختہ و کمتر باقی ماندہ منجملہ ازاں بدلہ یک ہزار روپیہ سبکدوش میشود ہذا عرض رسانست کہ بموجب حدیث شریف ماکان العبد فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ یکہزار

پہونچا اور ایسی حالت میں دل نے گوارا نہ کیا کہ آنجنابؐ کو آکیلا چھوڑ کر بھوپال پہنچوں بدیں وجہ خدام والا کی ملاقات سے محروم رہا۔ الحمد اللہ تعالیٰ برسات گزر جانے کے بعد آنجناب کی زیارت کا ارادہ ہے اس وقت تمام سرگذشت اپنی عرض کروں گا۔

اوپر سے بعد جو بدعتی حضرات نے میرے متعلق افواہیں شائع کردی ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ بمرو دست سلطان کہ مکرمہ کے فرمان کی ایک نقل جو ترکی زبان میں ہے پھوا کر چاروں طرف بھیجدی ہے اسکا ایک نسخہ ملازمان عالی کے ملاحظہ کے لئے بھی ارسال خدمت ہے۔ اس کو پڑھنے سے انکی جھوٹی خبروں کی بھی قلعی کھل جائیگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام

ایکوانسٹھواں خط ۱۵۹

قرض بغیر سود دینا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب محمود علیخاں صاحب سلمہ اللہ الواہب دائی چھتاری[1] السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آنجناب مرجع فقیر و مساکین مطلوب بمرو دست عریضہ نگاری کا یہ سبب ہے کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا قاضی بن یامین صاحب جو کہ تجارت میں خریداروں کی ناوہندگی کے باعث ہزاروں روپے کا نقصان اٹھا چکے ہیں۔ پھر بھی خدا کے تفضل و کرم سے انہوں نے بہت کچھ قرضہ ادا کردیا ہے اور تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے ان میں سے بائیس ہزار ایسے ہیں کہ اگر ایک ہزار ادا کردیا جائے تو کل رقم سے دو سبکدوش ہو سکتے ہیں لہذا عرض پرداز ہوں کہ حدیث

[1] نواب محمود علی خاں صاحب رئیس چھتاری ضلع بلند شہر کے بہت بڑے فیاض اور متقی پرہیزگار تھے اور مدرسہ کی تبلیغی خدمات ماننے کی امداد گراں قدر عطیہ سے صرف جناب مولوی محمد نعمان مدرس اول مدرسہ مذکور خطیب مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب مسجد نواب صاحب مرحوم کے بیان سے ۱۲۰۰

بطور قرض مشارالیہ بدہند و اگر خواہند اسباب ہزار روپیہ نزد خود دارد بعد ادائے مبالغ آنصاحب او را واپس خواہند فرمود بموجب اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد بود امداد و اعانت او از بس ثواب بسیار میدارد و ذات سامی در خیرات و حسنات بغایت مصروف است حاجت روائی او را از دیگر کار بسیار تصور نمودہ اجرا کردہ خواہند داد عین احسان بر من ناتوان خواہد بود ع

برکریماں کارہا دشوار نیست۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و شصتم ۱۶۰

رہن جائز است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی سید محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط مسرت نمط شما رسید کاشف مدعا گردیدہ۔

مشفقا! رہن داشتن مکان شما را بہر حال درست و رواست اگرچہ مرتہن از مکان نفع گیرد در ینصورت بر آنصاحب وزر اصلا نیست لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى چنانکہ کتب فقہ و حدیث مستفاد میشود آیندہ اختیار شما است و برائے نوکری شما در امرتسر بطرف مولوی احمد[1] صاحب

شریف کے بموجب ماکان العبد فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ صاحب موصوف کو ایکہزار روپیہ بطور قرض آپ دیدیں۔ اور اگر چاہیں تو ایکہزار روپے کی کوئی چیز اپنے ہاں رکھ لیں جب آپکا روپیہ وہ ادا کردیں تو آپ انکی چیز کو واپس کردیں اللہ کے ہاں آپکو امکا بہت بڑا ثواب ملیگا ان کی امداد و اعانت بہت زیادہ ثواب کی باعث ہے اور جناب کی ذات گرامی ایسے کار خیر میں بہت کچھ حصہ لیتی رہتی ہے انکی کار برآری کو ضروری خیال فرما کر جلد از جلد پورا کردیں۔ مجھ ضعیف پر آپکا احسان عظیم ہوگا ع برکریماں کارہا دشوار نیست زیادہ والسلام خیر الختام

ایکوساٹھواں خط ۱۶۰

گرو جائز ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی سید محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ خط مسرت نمط پہنچا کاشف حال ہوا۔

میرے شفیق دوست! مکان کو رہن رکھدینا بہر صورت جائز ہے۔ اگرچہ مرتہن مکان سے نفع حاصل کرے اور اس صورت میں آپ پر کوئی گناہ نہیں لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى۔ کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ آگے تمہاری مرضی ہے۔ تمہاری ملازمت کے لئے امرتسر میں مولوی احمد صاحب کو لکھدیا ہے۔ مگر حکم خداوندی کے آگے دم

[1] جناب مولوی احمد صاحب امرتسر میں رئیس الموحدین اور عالم تھے۔ ۱۲

تحریک کردہ شد مگر از شیت ایزدی چارہ نیست گاہ گاہے
از خیریت مزاج خود خوش وقت می کردہ باشند۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و شصت و یکم ۱۶۱

باطلاع ارادہ سفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین۔ بمطالعہ گرامی عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد کہ بندہ بسفر مشرق بتاریخ نہم ربیع الآخر روانہ خواہد شد باید کہ بشرط فرصت در الہ آباد یا اسٹیشن کہ چناں من مہجور از دیدار خود مسرور و خوش دل نمایند۔ والسلام۔ از دہلی روز جمعہ وقت عصر۔

مارنے کی جگہ نہیں ہے کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے مسرور کیا کریں۔ زیادہ

والسلام خیر الختام۔

ایکسواکسٹھواں خط

سفر کے ارادہ کی اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح ہو کہ بتاریخ ۹ ربیع الآخر فقیر پورب کو روانہ ہو جائیگا تم کو چاہئے کہ بشرط صحت الہ آباد کے اسٹیشن پر جسطرح ممکن ہو مجھ مہجور کو اپنی ملاقات سے مسرور کرو۔ والسلام۔ از دہلی روز جمعہ وقت عصر۔

مکتوب یکصد و شصت و دوم (الف) ۱۶۲

بشکریہ تقرر یکصد روپیہ ماہوار علیہ حضرت نوابہ شاہجہاں بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم عاجز محمد نذیر حسین بہ جنابہ فیضمابہ عالیہ متعالیہ نوابہ شاہجہاں بیگم صاحبہ دام اقبالہا و افضالہا۔ بعد ہدیہ مسنون سلام کے عرض پرداز ہے کہ اس عاجز کمترین خلائق کیلئے جنابہ عالیہ نے ایک سو روپے اپنی سرکار عالیجاہ سے مقرر فرمائے اور میری سفارش مدرسہ کیلئے قبول ہوئی۔ شکریہ جنابہ کی اس عنایت عظمیٰ کا مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا اگر سو زبان سے بلکہ ہزار زبان سے بھی کروں ؎

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری ✧ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

اللہ رب العالمین عوض میں اس عنایت عظمیٰ کے جنابہ موصوفہ کو دنیا میں دنیا کی آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کو واسطے تکمیل و پورا کرنے تفسیر جناب نواب صاحب مغفور و مرحوم کے حکم سرکار دولت مدار سے صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو مولوی صاحب موصوف تمام کریں کیونکہ مولوی صاحب ممدوح مزاج داں اور طرز تحریر نواب صاحب مرحوم و مغفور سے خوب واقف ہیں یہ خدمت دوسرے شخص سے بخوبی نہ ہوگی

---

* یہ محرر حضرت میاں صاحب کی قلمی یادداشتوں میں نہیں لکھی گئی ہے بلکہ مہری ہے۔

اور جو دوسرا شخص کرے گا تو اس کی مثل ایسی ہے کہ کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند لگایا اور دلچسپ کماحقہ نہ ہوگی حضور پرنور جلدی سے مولوی صاحب موصوف کو حکم نافذ فرمادیں کہ وہ تفسیر لکھنا شروع کردیں۔ آیندہ حضور والا مختار۔ آفتاب دولت و اقبال درخشانی رہے۔

مکتوب یکصد و شصت و دوم (ب) ۱۶۲

درخواست مدرسہ نذیریہ دار العلوم دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم عاجز محمد نذیر حسین۔ بجنابہ فیضمابہ عالیہ متعالیہ حضرت علیا نوابہ شاہجہاں بیگم صاحبہ فرمانروائے ریاست بھوپال دام اقبالہا و افضالہا۔ بعد ہدیہ سلام مسنون کے عرض پرداز ہے۔ کہ اس عاجز کمترین خلائق و طلبا کی علمی ضروریات کو پیش نظر فرما کر بمراحم خسروانہ و الطاف شاہانہ سرکار عالیجاہ نے فقیر کی درخواست پر مبلغ ایکسو روپیہ خزانہ شاہجہانی وصیغہ مناصب سے منظور فرما کر مدرسہ ــــ کو خسرو بخشا اس عنایت عظمیٰ کا مجھ فقیر سے تا حیات شکر ادا نہیں ہو سکتا جس کے اظہار کے لئے زبان اور قلم قاصر ہے۔

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری ✧ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

اللہ رب العالمین۔ اس گراں قدر عطیہ کی سرپرستی و عنایات و احسانات عظیم کے معاوضہ میں سرکار عالیہ دام اقبالہا کو دنیا میں ہر آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس عطا فرمائے آمین دوسری عرض یہ ہے کہ جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی ممدوح کو تکمیل تفسیر کے لئے جناب علامہ نواب صدیق حسن خاں صاحب فاضل مرحوم و مغفور کے لئے حکم سرکار دولت مدار سے صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو جناب مولوی صاحب موصوف پورا کریں کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح مزاج داں اور طرز تحریر نواب صاحب امیر الاجاہ مرحوم و مغفور سے خوب واقف ہیں۔ یہ خدمت دوسرے شخص سے ادا نہ ہو سکیگی اور جو دوسرا شخص اس خدمت کو انجام دیگا تو اسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کہ کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند لگا دیا گیا خدمت دلچسپ اسکی کماحقہ نہ ہوگی حضور پرنور سرکار عالیہ دام اقبالہا جلد از جلد جناب مولوی محمد بشیر صاحب کے لئے حکم نافذ فرمایا جائے۔ تاکہ اس تفسیر کو مرتب کرنی شروع کردیں۔ اور آیندہ سرکار والا مختار ہیں۔ ؎

✧ آفتاب دولت و اقبال تابان و درخشان باد ✧

---

۴۴ جو کہ لائبریری نذیریہ عالیہ چھاتہ مسجد خاں دہلی میں موجود ہے و ھو ھذا:۔ کتبہ محمد بشیر السہسوانی غفرلہ المولی القوی۔ فی الثامن العشر الرجب ۱۳۲۴ھ

۱؎ جناب مولوی محمد بشیر صاحب بہت بڑے محدث اور بہت منکسر المزاج عالم تبحر تھے احاطہ نذیریہ قبرستان قوم پنجابیان باغ شیدی پورہ دہلی میں مدفن ہیں۔

تغیر کو بھی سند بقا حاصل ہے ۱۲ منہ

نقل رجسٹر نقشہ انتظامیہ صدارت جناب عالیہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی دام اقبالہا سلطانہ جہان بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۴۱ھ

نمبر شمار	نام	ولدیت	قوم	سکونت	عمر	لیاقت	مشاہرہ	تعداد دگر	کیفیت سروسہ مناصب	محکمہ کا ضرورت اعمار
۱۲۲	مولوی سید محمد صاحب دہلوی	جناب علی صاحب	سید	اچھے خوشحال	۱۰۵	شیخ	کچھ			

نقل مراسلہ سکریٹری صاحب متعلقات موسومہ منعم صاحب ونظائف

مضمون نقل نمبر ۴۲ سنہ ۱۹ عبدہ مناصب سنہ مراسلہ مکتوبہ

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۴ء

مضمون۔ منظوری تقرر شدہ بدرجہ ۱۰۰ روپیہ ماہانہ ازعہدہ مناصب بنام مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب دہلی

بلا حافظہ عرضہ عالیجناب نواب زادہ افتخار کرنل افتخار الملک چیف سکریٹری صاحب بہادر بالقابہ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۲۱ء دربارہ تقرر نگاہ وجود ظفر بنام مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب بدرجہ زیادہ

الحدیث قدوۃ ارباب نقد والنقیر مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی حضور کا عالیہ امت سلطانیہ بمبلغ پچاہ روپیہ بعہدہ مناصب بنام مولانا سید محمد

عبدالرؤف صاحب مقرر کیا جاتا ہے لہذا بموجب منظوری فرمایا ہے لہذا بموجب منظور شدہ بنام موصوف الیہ خدمت مالی میں بتصدیق ہے نفاذ ورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۴ء

مصدقہ ۱۔ محمد ۲۔ منعم ونظائف وغیرہ۔ بمنافض حاجی الحرمین جناب منشی سید محمد منعم صاحب بعون فضل سکریٹری دام اقبالہم کی وظیفہ اجرا ہوا۔

خادم

بھوپال کے بزرگوں میں جناب حکیم محمود خاں صاحب بہت بڑے طبیب اور عالم و فاضل تھے

سکریٹیوٹ گورنمنٹ بھوپال

سنہ ۱۹۲۳ء

مثل نمبر ۱۱ مد نمبر ۲۰ صیغہ بجٹ

منجریہ نمبر ۷۱۶ مضمون مسدودی مناصب وظائف

مورخہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۲۳ء

بخدمت مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب ولد مولوی سید محمد حامد علی صاحب مرحوم ومغفور بھاٹک جبش خاں دہلی۔

چونکہ گذشتہ چند سال سے ریاست بھوپال بھی ان عالمگیر مالی اور اقتصادی مشکلات سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ جن میں اسوقت تقریباً ہر حصہ ملک مبتلا ہے اسلئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ حتی المقدور ہر صیغہ میں پوری کفایت شعاری سے کام کیا جائے۔ تاکہ اس عام کساد بازاری اور ارزانی اجناس کیوجہ سے جو دقتیں بالعموم طبقہ کاشتکاران کو پیش آرہی ہیں۔ اُن کو کم کیا جا سکے۔ ان وجوہ سے مجبور ہوکر باظہار افسوس اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہم نے آپ کا منصب مقررہ صلہ ۱۰۰ روپیہ ماہانہ یکم جولائی سنہ ۱۹۲۳ء سے مسدود کیا جانا منظور فرمایا ہے۔ لہذا حسبہ آپکو اطلاع دی جاتی ہے۔ فقط۔

دستخط سیکرٹری صیغہ فنانشل

عالی مرتبت جناب ضیاء العلوم مولوی مفتی انوار الحق صاحب فنانشل سکریٹری یہ حضرت مولانا مولوی عبداللہ صاحب

تونکی جو بہت بڑے فاضل اور حضرت میاں صاحبؒ کے شاگرد تھے جناب مفتی صاحب انکے صاحبزادے ہیں اجرائے وظیفہ کے لئے

جن جن مخلص ومحترم حضرات نے اپنی اپنی سفارشات سے مجھ ناچیز کو مشکور فرمایا اُنکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

حضرت مولانا عبدالباری صاحبؒ فرنگی محلی لکھنو۔ جناب حافظ محمد الیاس خاں صاحب حیدرآباد۔ مہتمم وظائف سرکار عالی ریاست بھوپال جناب حافظ عبدالغفار صاحب مرحوم ومغفور

کوٹھی حاجی علی جان۔ جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری مرحوم ومغفور۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب۔ جناب شمس الحکماء حکیم غلام کبریا

خاں صاحب مرحوم ومغفور۔ جناب شمس العلماء ہند حضرت مولانا سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی۔ جناب نواب کرنیل کنور اللہ خاں صاحب بہادر رئیس اعظم کے سی بی آئی

بھیکن پور ضلع علی گڈھ۔ سید محمد جعفری ایڈیٹر ملت دہلی جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ۔ کے۔ سی۔ ای۔ آئی۔ جناب سید سجاد حسین صاحب انصاری

خلف شمس العلماء مولانا الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی مرحوم ومغفور۔ جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب قدوائی فرنگی محلی لکھنو

جناب نواب حبیب الرحمن خاں صاحب حبیب الحی بہادر جنگ بہادر رئیس اعظم حبیب گنج ضلع علی گڈھ

باوجود ان سفارشات کے حضرت مفتی صاحب موصوف نے کوئی توجہ نہ فرمائی جس سے نذیریہ پبلک لائبریری[1] اور خصوصاً نذیریہ مسلم گرلز اسکول

جہاں مخدرات شہر کی بچیاں دینی ودنیوی تعلیم حاصل کر رہی ہیں بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے اگر صیغہ مناصب سے یہ وظیفہ جاری رہتا تو اس صدقہ

جاریہ کا ثواب موجودہ فرمانروائے خَلَّدَ اللّٰہُ مُلْکَہٗ کو نیز مرحومہ حضرت علیا حضرت سلطان بیگم صاحبہ خلد آشیان کو بھی تاقیامت ملتا رہتا۔

[1] جس میں دس ہزار سے زائد کتب بیگرانبہا رسائل سے حضرات شائقین بکثرت استفادہ فرما رہے تھے

rekhta

مکتوب یکصد و شصت و سوم

باطلاع استصلاح فروگذاشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ بزبانی بعض شخص معلوم شد کہ آنصاحب نقل خط مولوی محمد بشیر صاحب کہ من - اوشاں نگاشتہ بودم واز راہ سہو آں چنیں تحریر ارادہ بود کہ مولوی محمد سعید صاحب باجازت من رفتند وانصاحب جملہ آخر مشتہر مے نمایند حال ایں است کہ لفظ باجازت بجائے عدم اجازت از من سہواً نوشتہ شد شما خوب میدانید حلفاً باللہ بگوید کہ شما باتفاق باجازت من روانہ شدہ بودند یا بغیر ملاقات وبے اجازت من از مکان حاجی عبد العزیز صاحب بریل سوار شدند و من برسہو خود معترف ام باسطباع کنانیدن آں خط یہ فائدہ خواہد داد شما را خدا تعالیٰ سہو وخطا کہ در تحریر واقع شد معاف فرماید چہ امر واقعی ہمین است کہ بدون اجازت من رفتند بہر حال آں خط را بطبع نیاوردن آینده اختیار شماست -

مکتوب یکصد و شصت و چہارم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہستند و بعد وے نبی نخواہد شد و استفسار جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ بدلائل ورجح وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صدیق حسن خاں صاحب والا مناقب عالی مراتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی پرتو ورود افگندہ وکاشف مدعا گردید چنانچہ جوابش نگاشتہ روانہ می سازم بنظر عالی خواہد گزشت وکیست کہ آنصاحب را برا ستفسار ایں مسئلہ باعث ومحرک شدہ حالانکہ ہمہ اہل اسلام از سلف تا خلف بدلیل اخبار آحاد اتفاقی دارند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہستند و بعدہ نبی نخواہد شد وسے را دریں - اختلاف نیست ترصد کہ ازاں اطلاع بخشند و نیز جواب جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ بلا کراہیت بدلائل شرعیہ خصوصاً مطابق قواعد وضوابط مذہب امام ابو حنیفہ رح از علماء بخارا کہ حنفی المذہب اند از کتب معتبرہ حنفیہ مدلل کنانیدہ عیاں خواہد ساخت کہ موجب ہدایت گردد -

زیادہ - والسلام خیر الختام

ایکسو پینسٹھواں خط

ایک سہو کی ترمیم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ ایک آدمی کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کے نام کا خط جو میں نے ان کو لکھا تھا جس میں غلطی سے یہ لکھدیا گیا تھا کہ مولوی محمد سعید صاحب میری اجازت سے گئے ہیں اور جناب والا نے اخیری میرے جملہ کو خوب شہرت دی حالانکہ عدم اجازت کے بجائے لفظ اجازت بھول میں مجھ سے لکھ گیا ہے اور تمہیں تو علم ہے کیا خدا کی قسم کھا کر کہوں کہ تم ملاقات کے واسطے میری اجازت سے روانہ ہوئے تھے یا بغیر ملاقات کے اور بلا اجازت تم میاں حاجی عبد العزیز صاحب کے مکان سے ریل پر روانہ ہو گئے تھے اور میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں پھر خط چھپوانے سے کیا فائدہ ہے جو غلطی یا سہو تحریر میں مجھ سے واقع ہو گئی ہے - وہ خدائے تعالیٰ اُسے معاف فرمائیگا کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ وہ میری اجازت کے بغیر گئے ہیں بہر حال اس خط کو آپ طبع نہ کرائیں آئندہ آپکو اختیار ہے -

ایکسو چونسٹھواں خط

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ مطابق قواعد حنفیہ ہے یا نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صدیق حسن

خاں صاحب والا مناقب عالی مراتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی صحیفہ گرامی شرف صدور لایا - کاشف حال ہوا جواب ارسال خدمت ہے - جو نظر عالی سے گزریگا کون صاحب ہیں کہ جن کی وجہ سے آپ نے یہ مسئلہ مجھ سے پوچھا ہے حالانکہ تمام اہل اسلام اور سلف سے خلف تک خدائے تعالیٰ کے احکام وفرمان پر سب متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا - اور ایک فرد بشر کو بھی اس میں اختلاف نہیں امید ہو کہ اتنا لکھنا اصلاح عقیدہ کے لئے کافی ہوگا - نیز ختم خواجگان اعداد معینہ کے ساتھ شرعاً بلا کراہیت جائز ہے - علماء بخارا کہ جو سب کے سب حنفی المذہب تھے انہوں نے دلائل شرعیہ اور بالخصوص مذہب حنفی کے قواعد وضوابط کے مطابق کتب معتبرہ حنفیہ سے اس مسئلہ پر ان حضرت نے پوری پوری روشنی ڈالی ہے اور وہ ہدایت کے لئے بہت کافی ہے والسلام خیر الختام -

مکتوب یکصد و شصت و پنجم

ترغیب اعانت مولوی محمد جونا گڑھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بجناب نواب فیضمآب نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ عالیہ ادام اللہ تعالیٰ اقضالہا واقبالہا - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا رائے عالی ہو کہ حامل عریضہ ہذا مولوی محمد جونا گڑھی جو درس وتدریس قرآن مجید وحدیث شریف کا مدرسہ ان کے ہاں جاری ہے مگر قوت لایموت سے وہ نہایت پریشان ولاچار ہیں سرکار دام اقبالہا سے وظیفہ قوت لایموت کا اگر مقرر

فرمایا جائے تو وہ فارغ البال ہو کر انشاء اللہ تعالےٰ درس وتدریس کی خدمت کرتے رہیں گے۔
جو موجب ثواب عظیم ہوگا۔ ؎

ع ٭ برکریماں کار ہا دشوار نیست ٭

والسلام خیر الختام۔ ماہ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ

مکتوب یکصد و شصت ششم

بطور تقریظ مثنوی حمید الکلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عالی جناب منشی اعتماد علی خاں صاحب بعد السلام علیکم واضح باد کہ ازیں پیش فرستادۂ بودند رسید ہمواره از مستر شیین و مسلمین گفتہ ام کہ مومنین و مومنات را زائد البسہ کفار مشرکین پرہیز باید نمود و در لباس اسلامیہ چہ مضرت و زشتی دیدہ کہ بشوق تمام در پوشاک کافرین دارند ہر کہ از دین محمدیہ و اعمال محمدیہ اعراض دارد دوسوئے غیر مسلم شگفتے دارد حتی کہ خوراک و پوشاک و رفتار و گفتار را۔ می خیر باد گفتہ اونہ در زمرہ مسلماں و نہ غیر مسلمان است بلکہ مذبذب است ہر گز ہر گز بریں حرکات سخیفہ مسلم را میلے نباید فرمود چہ کہ حضرۃ حتمی پناہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند ہر کہ از اسلامیاں منحرف است از من منحرف است و از آنکہ از من انحراف کرد از خدا تعالیٰ و تبارک اعراض کرد و اعراض از خدا تعالیٰ سوئے سقر خواہد برد۔ والسلام

مکتوب یکصد و شصت ہفتم

باطلاع و سفارش

ایکسو چھیاسٹھواں خط

حمید الکلام پندرھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین جناب منشی اعتماد علی خاں صاحب السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ اس قسم کی ایک تحریر اس سے پہلے آئی تھی جو میں نے ہمیشہ ان دین دار مسلمانوں کی خدمت میں عرض کی ہے کہ مومنین و مومنات کفار مشرکین کا لباس ہرگز نہ پہنیں اسلامی لباس میں کیا خرابی دیکھی جو کافروں کی پوشاک پہننے میں فخر کرنے لگے اور دین محمدی اور اعمال محمدی سے منہ پھیر کر کفار کا طریقہ اختیار کرنے لگے حتیٰ کہ اسلامی خوراک و پوشاک و رفتار و گفتار کو بالکل ترک کر دیا وہ نہ تو مسلمان ہی رہے اور نہ کافر بلکہ ڈھلمل یقین کہلائے جانے لگے۔ ہرگز ہرگز ان بری چیزوں کی طرف مسلمان کو رغبت نہ کرنی چاہئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو احکام خداوندی سے منحرف ہوا وہ مجھ سے منحرف ہوا اور جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا اور خدا کو چھوڑنے کا ٹھکانا جہنم ہے۔ والسلام۔

ایکسو اکسٹھواں خط

اپنے بھتیجے کی سفارش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حامل نامہ ہذا مولوی ضیاء الدین صاحب کہ مرد شریف و از خاندان معزز چشتائی است، خاطر خدمت می شود پاس و لحاظش فرمودنیست خوب میدانید کہ ایں خاندان عادی ملازمت نیست فلہذا خود و دیگراں تحریک کردہ برفاہ مشار الیہ کوشند۔

دیگر نگارند کہ دریں والا چہ مشاغل دارند دعا بکے کلبۂ فقیر را از قدوم خود نوری خواہند داد۔ والسلام خیر الختام

دیگرے آنکہ چوں ان عزیز سیادات و ہاشمیت رفاہ حاجتمند را در یعہ سعادت می فہمند پس امید سے دارم کہ مغری الیہ بے نیل مرام واپس نخواہند آمد چہ کہ اہالیان دہلی ہمواره در انجاح مآرب غربار و معززی کوشیدہ باشند و بطفلان خود دعا از جانیم رسانید و عفیفہ جلیلہ خویش را بگویند کہ شام و پگاہ برائے دے نیک سگالید و نیک خواہا می خواہیم۔

مکتوب یکصد و شصت ہفتم

نصیحت و پند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شفیق مسلمین جناب مولوی معین الدین صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ حامل رقیمہ ہذا مولوی ضیاء الدین صاحب کہ جو نہایت شریف اور خاندانی چشتائی کے ایک رکن ہیں، جناب والا کی خدمت میں آرہے ہیں اور کوئی لحاظ کی بات نہیں ابتداً آپ خوب جان لیں کہ یہ خاندان ملازمت کا عادی نہیں ہے لہذا تم خود موصوف کی کارآوری کی کوشش میں اوروں سے پاس سفارش و تحریک کردگے۔

اور دیکھیں کہ آجکل وہ کیا کر رہے ہیں اور کب تک غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر مجھکو منور کریں گے۔ والسلام خیر الختام

دیگر آنکہ جناب والا خاندان سادات ہاشمیت سے تعلق رکھتے ہیں جو حاجتمند کی حاجت روائی کو نجات کا ذریعہ سمجھتے رہتے تو امید ہے کہ موصوف ناکام واپس نہ ہونگے اہل دہلی مہینہ سے باعزت و غربا کی مقاصد برآری میں ضرور کوشاں رہتے ہیں۔ بچوں کو دعا اور اپنے گھر میں کہدیں کہ میں صبح و شام ان کیلئے دعا گو رہتا ہوں۔ فقط والسلام۔

ایکسو اڑسٹھواں خط

نصیحت و پند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین شفیق مسلمین جناب مولوی معین الدین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ ؎

برآوردن کار امیدوار ❊ به قید بندی شکستن ہزار

چہ دلپسند مقولہ است کہ بر مضمون راستی منحوش پے پروردمندانہ اخلاص را افزایش میشود و غرق ہمدردی بجوش مے آید کسیکہ باوجود وسعت بدستگیری حاجتمند افسردہ آمادہ نشود - دے از ہیمہ سوختنی بدتر است ہیزم پوختن می آید ہمچنیں بخیل بکارے نیاید در صحیح بخاری شریف از ابن اوس رضؓ منقول است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمودہ است ہر کسیکہ بر حاجتمند رحمے نیارد خدا تعالیٰ براو توجہ نخواہد فرمود و ہم مروی است کہ بخیل آنست کہ بقلمے وقدمے درمے مدد طالب نکند و طعام بکسے نرساند پس از دست و پا و زبان امداد مستمنداں لازم است۔ شنیدہ ام کہ ایشاں بر فقراء مساکین عند السوال استہزا و خندہ می رہند (نعوذ باللہ) از ہمچنیں حرکات سخیفہ و افعال ذمیمہ توبہ باید نمود و با مداد مستمنداں تا وسع خود دریغ ہمت کردن کار بزدلان بخیل است۔

والسلام از دہلی

مکتوب ۱۶۹ یکصد و ہفتم

باطلاع بیماری و نصائح آخری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ۔ بخدمت سراپا درویشاں و دیندار مولوی عبد الجبار بدایونی سلمکم ربکم واضح باد شنیدہ ام کہ مثل عطاراں یا دوا فروشاں دوکان پیری و مریدی چیدہ اند آہ کہ طریقہ محمدیہ را مثل سائر ساں روزگار شمردہ اند

برآوردن کار امیدوار ❊ به قید بندی شکستن ہزار

کتنا عجیب مقولہ ہے کہ جو سارا سچائی سے بھرا ہوا ہے وہ دردمندوں کی امداد و اخلاص کو زیادہ کر دیتی ہے اور اسکی رگ حمیت و ہمدردی جوش میں آجاتی ہے کہ جو شخص باوجود دست رکھنے کے حاجتمند کی طرف توجہ نہ کرے وہ جلا بیکی لکڑی سے بھی بدتر ہے لکڑی کم از کم جلانے کے کام تو آتی ہے اور بخیل تو کسی کے بھی کام نہیں آتا صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن اوس رضؓ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو غریب محتاج پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسپر روز محشر توجہ نہیں کریگا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بخیل وہ ہے جو قلمے۔ قدمے۔ درمے سائل کی کبھی مدد نہ کرے اور نہ کبھی کھانا کھلائے لہذا ہاتھ پاؤں اور مال سے غریبوں کی ہر طرح امداد کرنی ضروری ہے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ فقیروں اور مسکینوں پر ہنسی اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں نعوذ باللہ اس قسم کی نازیبا حرکات اور ذلیل افعال سے توبہ کرو اور حتی المقدور کبھی غریبوں کی امداد نہ کرنی بزدل اور بخیلوں کا خاصہ ہے والسلام۔ از دہلی

۱۶۹ ایکسو انہتر واں خط

ہم بیمار ہیں خدا کو تم کو سونپا اچھے کام کرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت سراپا درویشان و دیندار مولوی عبد الجبار بدایونی سلمکم ربکم واضح باد کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے عطاروں اور دوا فروشاں کی طرح پیری و مریدی کی بھی دوکان کھول رکھی ہے افسوس

سید انید کہ بیعت و توبہ و انابت مسنون است نہ کہ مبلغ دو روپیہ ہر کہ آورد دست بر دست ایشاں گذاشتہ نقشبندیہ مجددیہ سلک نمودند و ہر کہ چیزے پیش نکردہ بجا نبش توجہ نمی کنند معلوم نیست کہ این طریقہ و اطوار از کہ آموختہ اند اگرچہ ہر انسان را از ایں زخارف گریزے نیست فاما طریقہ را فروختن سنت از کسے یافتہ اند بدعلی بارہا دیدہ اند کہ من از ہمچو طرز کار بودہ ام ورنہ مرا از پیری مریدی فرصتے نشمے باید کہ طریق مسنون را بکار برند و از ہر خرفات دامن بر کشند۔ والسلام

مکتوب ۱۶۸ یکصد و ہشتم

بطور تقریظ حمید الکلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ مثنوی حمید الکلام بامعان نظر دیدم سبحان اللہ کہ رنگے دیگر پذیرفتند (عمرت دراز باد) در شریعت و طریقت انساں را تندہی فرمودن انسانیت است کوراست ہر کہ در شرع و فقر حد فاصل داند ہاں چشمے باید الحمد للہ کہ بصرۃ یافتہ اند بزمرہ من بوریا نشین ہر کہ در ریا راہ دشوار گا مہازد و بمنزل مقصود رسید عبد العزیز ہست (دام فیضہ) تصوف بازیچہ کودکاں نیست کہ بلہو و لعب گزرانیدہ اید اگرچہ از مسترشدین من مولانا محمد اعظم

کہ طریقہ محمدیہ کو زمانے کے دنیا سازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے جاننا چاہئے کہ بیعت توبہ و انابت ضرور مسنون ہے نہ کہ مبلغ عمر و دو روپیہ جو شخص نذرانہ لایا اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر خاندان نقشبندیہ و مجددیہ میں اسکو داخل کر لیا اور جس نے نہ دیا اسکی طرف توجہ نہ کی خبر نہیں کہ یہ طریقہ کس سے تم نے سیکھا ہے اگرچہ

دین فروشی کہاں سے سیکھی ہے۔ اور دہلی میں تم نے دیکھا ہوگا کہ میں اس سے کتنا بچتا ہوں ورنہ مجھے پیری مریدی سے فرصت بھی نہ ملتی لہذا تمہیں لازم ہے کہ سنت نبویؐ پر عمل کرو اور اپنے دامن کو اس بدنامی اور بیہودگی سے بچاؤ۔ والسلام

۱۶۸ ایکسو ستر واں خط

حمید الکلام پسند ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ جامع الحسنات و الکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کے بعد واضح ہو کہ مثنوی حمید الکلام میں نے غور سے دیکھی سبحان اللہ اور تمہاری عمر بڑی ہو طریقت و شریعت میں کوشش کرنا انسانیت ہے جو شخص طریقت و شریعت میں فرق کرتا ہے وہ اندھا ہے۔ ہاں آنکھ درکار ہے۔ الحمد للہ آپ تو بصیرۃ رکھتے ہیں فقیر بوریا نشین کے زمرے میں جو شخص اس دشوار گزار گھاٹی کو طے کر کے منزل مقصود کو پہونچا وہ عبد العزیز (دام فیضہ) ہے ورنہ تصوف بچوں کا کھیل نہیں ہے کہ یونہی ہنستے کھیلتے آجائے اگرچہ میرے

(الشہیر مولوی عبد اللہ الغزنوی ثم امرتسری، رحمۃ اللہ علیہ ہمیں مسلک داشتند الا بغربت نشستہ بودند۔

دوست بکار را مصداق شدند اگر در
دُو میں توجہ نمایند رکاکہ سپردہ ام
باید نمود اگرچہ گفتن
آئین سلوک نیست ؎
خوب میدانید کہ نعمت را خواندہ اند
و ہمین است تحریر مستانہ ایشاں

قلب ایں پیر ضعیف روئے دمیدہ است بیگمان تصنع را از جوش حقیقی نسبت نیست می نازم کہ گل گلستانم بمشام خدا جویاں رسانم جانفزا امیر ساند از گل مراد عبد العزیز دلآویز نگہت جانفزا طرز عمل دے عبارت است

والسلام۔

بندۂ فقیر مدقن بجواب مفاوضہ مذا التماس کردہ

اے خوشا طالع کہ شیخ مرشدم — مقتدایم پیشوایم سیدم
بندۂ خود را بہ نزدیکی خود شمرد — گنجہائے مستتر باو سپرد
اے خوشا بختم کہ شیخ از کرم — کرد مستغنی ز دینار و درم
شد عنایت کنز اسرار ولا — آنکہ اعلیٰ ہست از سیم و طلا
اے خوشا وقتے درخشاں کرم — بحرہا از خوان مرشدی برم
شد شام عطر آگیں و نظیف — از گل بستان اسرار لطیف
مرشد من تلنوپم را ستود — باب بر دو اتنان بر من کشود
رتبہ ام بر روئے علیار سید — روح تازہ در تن بیجاں دمید

کفش دزدان۔ خادم ابو حمید عزیز۔ کان اللہ لہٗ

مریدین میں مولانا سید محمد اعظم (ملقب بہ مولوی عبد اللہ غزنوی ثم امرتسری) ایسے مسلک کے مسالک تھے مگر انہوں نے اب گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔ میں

اگرچہ صاف بیان کردنا اہل سلوک کا طریقہ نہیں ہے ؎

در پردہ خوب غور کریں اور خوب جان لیں کہ خیر خواہی کو دین بتایا گیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے تمہاری مستانہ تحریر نے

اس پیر ضعیف کے جسم میں ایک روح پھونکدی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ بناوٹ اور اصلیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے مجھے فخر ہے کہ میرے باغ کے ایک پھول نے عبد العزیز کے گل مراد سے عاباں حق کو ایک جانفزا مہک بنگھادی بنگہت جانفزا سے مراد میاں عبد العزیز کا طرز

بندۂ فقیر جامع مکاتیب نے جواب میں اُس کے عرض کیا

کیا خوش نصیب ہوں کہ میرے شیخ میرے مرشد — میرے مقتدا میرے پیشوا میرے سردار
اپنے غلام کو اپنے لباس میں پسند فرمایا — وافر خزانہ مخفی اسے عطا فرمایا
کیا اچھا میرا بخت ہے کہ میرے شیخ نے کمال لطف سے — کر دیا غنی دینار و درم سے
اسرار محبت کا خزانہ مرحمت کر دیا — جو کہ اعلیٰ و ارفع ہے چاندی و سونے سے
کیا پر لطف نثار کرم کا وہ وقت ہے — حصہ وافر خوانچہ مرشد سے لیجا پڑا
میرا دماغ پاکیزہ و معطر ہو گیا — باغ اسرار لطیف کے پھول سے
میرے مرشد نے میری تمنا کو سنا — دروازہ نیکی و احسان کا مجھ پر کھولا
میرا مرتبہ انتہا بلندی پر پہونچا — ناری روح تن بیجان میں پھونکی

خادم کفش بردار ابو حمید عزیز کان اللہ لہٗ

۱۷۱ مکتوب یکصد و ہفتاد و یکم

تشریف باید آورد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہویدا باد کہ از دو اسبوع انتظار می کشم کتاب مطبوعہ بمن رسانیدند و نہ خود تشریف فرما شدند شاید کہ مانع و مزاحم خدمت لاحق شد تاہم باید نگاشت کہ چرا دریں جا رسیدن ممکن نشد از حال جناب نواب صاحب غفران مکان۔ و بیگم صاحب عالیہ خلد مکان ہم چیزے تحریر باید فرمود و فیتکہ بجانب وطن تشریف برند مرا ہم از خیریت خود مع وابستگان بیاگاہ ہند و اگر ممکن باشد از ایں راہ برائے یکشب بگذارند مگر طوالت راہ و کثرت زر محصول ریل ضرور است خیر اگر خواستہ خدا است بضرور گاہے یک جائی نصیب طرفین خواہد شد۔ والسلام خیر الختام

۱۷۲ مکتوب یکصد و ہفتاد و دوم

سفارش مولوی عبد الحفیظ صاحب برادر زادۂ خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا برخوردار

۱۷۱ ایکسو اکھترواں خط

تشریف لائیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عالی مناقب مولوی محمد بشیر صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ دو ہفتے انتظار کرتے کرتے گذر گئے لیکن کتابیں ابتک نہیں پہونچیں اور نہ خود ہی تشریف لائے کوئی امر مانع ہو گیا ہوگا۔ تاہم نہ آنیکی وجہ سے خبر کرنی تھی۔ نواب صاحب غفران مکان۔ و بیگم صاحبہ عالیہ خلد مکان کا حال بھی تحریر فرمائیں جب آپ وطن تشریف لے جائیں تو اپنی اور بال بچوں کی خیریت سے مطلع فرمائیں اگر ہو سکے تو ایک رات کیلئے اس راہ سے ہوتے ہوئے تشریف لیجائیں گو اس میں کسی قدر سفر میں ہو جائیگا اور محصول وغیرہ میں بھی اضافہ ہو جائیگا۔ خیر انشاء اللہ تعالیٰ ایک نہ ایک دن ضرور ملاقات ہوگی

والسلام خیر الختام

۱۷۲ ایکسو بہترواں خط

اپنے بھتیجے کی سفارش میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا برخوردار سید محمد عبد الحفیظ

سید محمد عبد الحفیظ (برادرزادہ بندہ) بعد فارغ شدن از کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح وقایہ جلد اول و ہدایہ از کتاب البیوع تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین تمام و بیضاوی از سورہ فاتحہ تا تمام سورہ نصر و شرح نخبۃ الفکر قدرے قدرے، مقصد حاصل کردن از کتب درسیہ مروج بشوق تمام بخدمت ساعی رود لازم کہ حسبۃً للہ و شفقۃً علی خلق اللہ اندازہ بقدر ضروری در حق او مفید مطلب باشد زود تر زود تعلیم خواہد ساخت عین لطف و کرم خواہد بود و برائے تحت طعام او نوکری با سلیقہ مقرر کنانیدہ خواہید داد کہ اُجرت آنرا برخوردار مذکور خواہد داد ؎

ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

زیادہ والسلام۔ و حال من اینست کہ با ستیلائے ضعف پیری و لحوق چند امراض مزمنہ نشست و برخاست از مسجد تا بخانہ خود و از خانہ تا مسجد آمدن دشوار میشود بلکہ چشم و گوش چیزے کار نمی دہد آمد و رفت بسیار دشوار بلکہ حرکت مذبوحی دارد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ دیگرے آں کہ بخوبی جائے اقامت تجویز کردہ خواہند داد و در انجاح مرام اودر فن دانشمندی حتی الوسع دریغ نخواہند نمود و عین لطف و کرم باشد۔ ۱۲۷۳ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتاد و سوم

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نصیحت ہذا خصوصاً بہ برادر مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

(میرا بھتیجا ہے) اور کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح وقایہ جلد اول و ہدایہ از کتاب البیوع تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین و بیضاوی سورۂ فاتحہ سے سورۂ نصر اور تھوڑا سا شرح نخبۃ الفکر پڑھنے کے بعد کتب مروجہ کی تحصیل کے شوق میں آپکی خدمت مبارک میں حاضر ہو رہا ہے۔

جلد از جلد پڑھا دیں۔ جتنی تعلیم ان کے حق میں مفید ہو اسکو جلد از جلد پڑھا دیں مجھ پر عین احسان ہوگا۔ کھانا پکانے کے واسطے ایک سلیقہ مند ملازم مقرر فرما دیں تاکہ اسکا مشاہرہ صاحبزادہ موصوف خود دیدیں گے ؎

ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

میری حالت یہ ہے کہ بڑھاپے کے ضعف کی وجہ سے چند امراض لاحق ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے اُٹھنا بیٹھنا اور مسجد تک آنا دشوار ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ آنکھ، کان خود جواب دے چکے ہیں چلنا پھرنا بہت دشوار ہے۔ بلکہ حرکات نیجاں کی طرح ہیں، الحمد للہ علی کل حال۔ دوسری بات یہ ہے کہ برخوردار کے واسطے ایک معقول جگہ رہائش کی تجویز فرمائیں اور اُسکی ضروریات کو حتی المقدور پورا فرماتے رہیں گے جو عین لطف و کرم ہوگا۔

والسلام خیر الختام

ایکسو ہفتواں خط

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذیل کی نصیحتیں خصوصاً بھائی مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

وعموماً بہ برادران دینی واضح باد کہ حسب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ در تلاوت قرآن مجید و حدیث شریف بتدبر و تفکر حسب مقدور شب و روز سرگرم باشید و بکلام زید و بکر گرفتار نشوند چہ بتدبر قرآن از تو دل قلب منور و متخشع و متصدع شود۔ چنانچہ آیہ کریمہ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ شاہد عدل است

تیغ بگرفت بخن گفت کہ نازم اینست
سر فرو بردم و گفتم کہ نیازم اینست

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ آیہ ہمیں تفکر سرمایۂ ذخیرۂ عقبیٰ ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن
دل بدست دگراں دادن و حیراں بودن

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ نعم ما قیل

تصور آرا جب اُس صنم کا ❊ لگا ٹپکا ٹپکنے چشم نم کا
نہ کہہ آلودہ دامن عاصی گریاں کو اے واعظ
ٹپکنا آنسوؤں کا داغ عصیاں تر پڑا ہے

اول و آخر قرآن کریم را ورد آمیس ۔ رہ دیں رہ بردیں ہر نوقراں بس و باقی ہوس و سنت نبوی براں پیش نظر ملحوظ باشد کہ رہنمائے دین است۔ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ (کما رواہ الترمذی) ؎

محال ست سعدیؔ کہ راہ صفا
تواں یافت جز در پے مصطفیٰ

کیوا سطے اور عموماً ان کے بھائیوں کے لئے میں واضح ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت و حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے اور اس پر غور و فکر کرنے میں رات دن مصروف رہو اور زید و بکر کے نقصوں میں نہ پڑو۔ اس لئے کہ قرآن پر غور کرنے سے قلب میں نور اور سرور پیدا ہوتا ہے چنانچہ آیہ کریمہ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ اسکی گواہ ہے ؎

تیغ بگرفت بخن گفت کہ نازم اینست
سر فرو بردم و گفتم کہ نیازم اینست

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ آیہ یہی فکر تدبر آخرت کا ذخیرہ اور توشہ ہوگا ؎

عاشقی کیا ہے؟ معشوق حقیقی یعنی خدا کا غلام ہو جانا اور اسکو دیکھ کر حیران ہو جانا۔ اور ایمان والے اللہ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں آیہ اور کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎ کہ معشوق حقیقی یعنی خدا کا خیال آیا اور نرا آنکھ ٹپکنے لگی۔ ؎ جناب واعظ صاحب! روتے ہوئے گنہگار کو گنہگار نہ کہئے کیونکہ اسکے آنسوؤں سے ہی اُسکے گناہوں کا دامن دھلجائیگا

اور ترمذی کی روایت میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جس نے میری سنت کو محبوب رکھا اسنے مجھکو محبوب رکھا اور وہ میرے ساتھ جنت میں جائیگا ؎ اے سعدیؔ مشکل ہے بغیر اتباع نبوی راہ صفا کا پانا

ل متوطن بادون ضلع اودھ۔ ہیڈ مولوی مڈل اسکول ضلع بہرائچ ۱۲ منہ

مکتوب یکصد و ہفتاد و چہارم

باطلاع بیماری و نصائح آخری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ازعاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہٗ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مسرت نامہ آیا۔ آپ کے چلے جانے کے بعد رات ہی میں میری طبیعت خراب ہو گئی کچھ مفرح کھانے سے میری طبیعت ٹھیری اور اس ٹھہر جانے سے اب تو چلا جانا ہی اچھا ہے بخوب پڑھا لیا۔ اور کتاب اللہ و سنت نبوی کی خدمت کر لی اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی بخوبی تبلیغ کی اور اب کوئی تمنا اس دنیائے فانی میں باقی نہیں رہی ہے ہاں البتہ اللہ جلشانہٗ کے دربار حق جانے کے لئے فقیر تیار ہے۔ اور وہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ میری آرزو پوری کرے گا۔ تم سب لوگ ہمیشہ زندہ و کامراں رہو اور میرا ضعف و مرض اور میرا موجودہ حال مجھ سے کہہ رہا ہے کہ آپ لوگ آئندہ شاید مجھے نہ دیکھ سکیں گے۔ خیر خوش رہو بڑی عمر پاؤ تاکہ اشاعت کلمۃ الحق میں مصروف رہو اور اب خدا کے سپرد تم کو کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ تم سب کا حافظ و ناصر ہے۔ اور میرے لئے ہر وقت و ہمیشہ میری مغفرت کے لئے اپنی اپنی دعاؤں سے یاد کرتے رہنا۔ اب تو نے جواب دے چکے۔ آئندہ شاید تمکو کسی خط کا جواب ہی مجھ سے نہ ملسکے گا۔ فقط والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و ہفتاد و پنجم

در باب ورود دہلی سید محمد عبد الحفیظ صاحب و انفاذ درس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ السلام علیکم واضح باد کہ برخوردار عبد الحفیظ در بجا آمدہ شرح ملا جامی از آخر آغاز کرد و در تحصیل علم بدل مصروف شد تردد و تفکر ننمایند و از والدہ او خاطر جمعی کردہ دہند باقی خیریت است زیادہ والسلام خیر الختام بہمہ خورد و کلاں سلام

ایکسو پچھترواں خط

سید محمد عبد الحفیظ صاحب کے دہلی پہنچنے کا حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ برخوردار سید محمد عبد الحفیظ یہاں آگئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے شرح ملا جامی کو اخیر سے شروع کر دیا ہے اور وہ خوب جی لگا کر انشاء اللہ پڑھ رہے ہیں۔ اور تم مطلق فکر و اندیشہ انکی طرف سے نہ کرنا اور انکی

۱؎ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر حقیقی خورد تھے حضرت میاں صاحب کے دیگر برادر اعتقادی حافظ سید گل حسین صاحب و حضرت میاں صاحب شاہ ۲؎ حضرت میاں صاحب کے حقیقی بھائی انکے تین صاحبزادے میر سید محمد عبد الرزاق مرحوم و سید محمد عبد الحفیظ صاحب اور جناب سید محمد عبد الحکیم مرحوم مقیم ساکن موضع مولانگر ضلع مونگیر (بہار)

۱؎ یہ حضور علی میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا آخری فرمان ہے جو اس کمش بردار مدن مغالطات کے تمام مرض الموت میں مولانا حافظ سید محمد عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے جانشین اور شاگرد رشید سے

والدہ صاحبہ کو بھی اطمینان دلاتے رہنا۔ باقی خیریت ہے زیادہ والسلام خیر الختام اور چھوٹے بڑوں کو میرا سلام پہنچے ۱۴ ربیع الاول

ایکسو چھہترواں خط

حضرت میاں نصار رحمہ اللہ کی رحیم آباد کو روانگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ میر توسل حسین صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ بتاریخ ۱۰ شعبان ان شاء اللہ تعالیٰ العظیم یہاں سے رحیم آباد چلا جاؤں گا۔ اطلاعاً تحریر ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ ۳ شعبان سنہ

ایکسو ستتر واں خط

رسید منی آرڈر کے وصول ہونیکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاکسار محمد نذیر حسین۔ بمطالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد ہدیہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو کہ مبلغ انچاس ۴۹ روپے ہدیہ ملازمان عالی معرفت جناب مولوی عبد الحق صاحب قادری بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے جزاکم اللہ جزاءً موفوراً ولقاکم نضرۃً وسروراً وکان سعیکم مشکوراً ۱۲ ۵

مکتوب یکصد و ہفتاد و ششم

باطلاع روانگی رحیم آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بتاریخ دہم شعبان از اینجا روانہ رحیم آباد خواہم شد اطلاعاً گذارش نمودہ شد۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

۳ شعبان سنہ

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہفتم

در باب وصولی زر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از خاکسار محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن سلمہ اللہ تعالیٰ بعد ہدیۂ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود رائے بفیضیائے باد کہ مبلغ چہل و نہ ۴۹ روپیہ مرسلہ ملازمان عالی معرفت مولوی عبد الحق قادری صاحب بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقبض در آمد جزاکم اللہ جزاءً موفوراً ولقاکم نضرۃً وسروراً وکان سعیکم مشکوراً ۱۲ ۵

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری
ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری
زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام
از دہلی

مکتوب یکصد و ہفتادوم

در باب تعزیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح باد کہ از خط سید محمد ایوب وہم از خط شما خبر وحشت اثر حادثہ جانکاہ ہوشربا انتقال برخورداری مغفورہ مرحومہ موجب رنج وغم اتم گردید کہ از تقریر و تحریر افزوں است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ بس کافی است بنظر ثواب آخرت چہ رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ مختتم بازل شد کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ دریں صورت بندہ سر افگندہ را از تقدیر گزار جائے ستیز و نہ پائے گریز اے عزیز بہ توسیع وقیع وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ۝ غور بدل باید جزع و فزع نشاید ابواب رحمت الٰہی چوں مفتوح گردد مرحوماں را نعمت

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری
ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری
زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام
از دہلی

ایکسواٹھترواں خط

عذر خواہی کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بمطالعہ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ محمد ایوب کے خط اور تمہارے خط سے خبر وحشت اثر دل ہلا دینے والے واقعہ انتقال پر ملال برخورداری مغفورہ مرحومہ کا خط پڑھ کر اتنا صدمہ ہوا کہ تقریر و تحریر سے باہر ہے (بیشک ہم اللہ ہی کیواسطے ہیں اور اللہ ہی کیطرف پھرنے والے ہیں) الآیہ بہت کچھ ثواب آخرت کیلئے کافی ہے اسلئے کہ رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ ہر موجود کو ذائقہ موت کا چکھنا ہے، الآیہ کی مہر ازل میں لگ چکی ہے اس صورت میں بندہ ناچیز حکم قضا وقدر سے نہ ٹل سکتا ہے اور نہ کہیں بھاگ کر جا سکتا ہے اے عزیز خداوند قدوس کے فرمان واجبۃ ہم آزمائیں گے تم کو کسی نہ کسی کے ساتھ خوف سے، بھوک سے، مال اور جان اور پھل یعنی اولاد غیرہ کے گھٹانے سے بھی: اور اے حبیبؐ! خوشخبری دیدیجئے ایسے صابروں کو کہ جس وقت اُن پر کوئی مصیبت پہونچتی تو وہ یہ کہدیتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کیواسطے ہیں۔ اور اللہ ہی کیطرف ہم کو پھر جانا ہے، الآیہ یہی لوگ ہیں جنپر اُن کے رب کا صلوٰۃ وسلام

ابتلا بلباس بلا پوشانند و اسباب آفت برزمانی و عنایت سبحانی جو متعاضد فود جرعہ زہر حوادث از مشرب دار و بلا چشانند ؎

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند ولے
دولت آں برود کہ شریف بلا یافتہ است۔

بہر کیف ہمہ خورد و کلاں را تسلی و تسکین بدہند و بدعائے مغفرت او مشغول باشند ؎

گشت آں دستۂ گل رونق بازار دگر
بوئے گل رفت ہمیں روز بگلزار دگر

وانچہ صدمہ دریں حادثہ جانگزار رسید چہ کنم ؎

اگر نہ قضا بود کہ ماہم رویم ؛
میر سد آں روز کہ باہم رویم ؛

مکتوب یکصد و ہفتادونہم

در باب تعزیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین و برخوردار نور چشم بعد ہدیہ سلام واضح باد کہ از چارہ بیچارہ بندہ بحوادث پاینده تقدیر ازلی فرسنگہا دور است ہرچہ تقدیر خدا بود ہرآں قانع ام نہ چنیں راہ فنا را بکجے مانع ام بشارۃ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ بدعائے مغفرت آن نور چشمی ہموارہ مشغول باشند وسئلہ توریث می رسد برآں عمل نمایند چنانکہ خدا تعالیٰ می فرماید فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ حق بمقدار شرعی

اور رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت پانیوالے ہیں) آلایہ پر خوب غور و فکر کرنا چاہئے واویلا کرنے سے کچھ فائدہ نہیں (قاعدہ ہے) کہ جب رحمت الٰہی کے دروازے کسی پر کھلتے ہیں تو پہلے کسی بلا میں مبتلا کر کے امتحان لیا جاتا ہے اور جب کرم خداوندی و توجہ باری کسی کی معاون ہوتی ہے تو پہلے حوادث کے زہر کا گھونٹ پلایا جاتا ہے ؎ (ترجمہ)

خلعت و نعمت خدا سے سب مانگتے ہیں مگر دولت ملتی ہے اسکو جسکو خدا بڑی بلا میں مبتلا کرے ؛ بہر حال سب چھوٹوں بڑوں کو مطمئن کریں اور مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کرائیں ؎ (ترجمہ) وہ گلدستہ دوسرے بازار کی رونق ہو گیا۔ اس پھول کی خوشبو نے آج دوسرے باغ کو مہکا دیا ؛ اس واقعہ پر جو کچھ رنج و قلق ہوا اسکا کوئی علاج نہیں ؎

حکم خدا تھا کہ ہم جاتے ؛ وہ دن عنقریب آنیوالا ہے کہ ہم بھی جائینگے

ایکسوانا سیواں خط

عذر خواہی کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین صاحب و برخوردار نور چشم بعد ہدیہ سلام کے واضح ہو کہ بندہ عاجز حادثات میں گھرا ہوا ہے۔ حکم و قدر کوسوں دور ہے جو کچھ خدا نے قسمت میں لکھ دیا ہے میں اس پر خاکر ہوں اور نہ اس راہ فنا سے کسی کو روک سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الآیہ (میں صابروں کیساتھ ہوں) گی خوشخبری دی ہے۔ نور چشمی مرحومہ کیواسطے دعائے مغفرت کیا کریں۔ وراثت کا مسئلہ بھیج رہا ہوں۔ اسپر عمل کریں خدا تعالیٰ نے

برسد برایں کا ربند شوند ۔ زیادہ والسلام
مع الاکرام خیر اختتام

مکتوب ۱۸۰ یکصد و ہشتادم

در بارۂ سفارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط شما در سفارش آمدہ کاشف مدعا شد چنانچہ خط بنام مولوی ابراہیم صاحب روانہ کردہ شد دریں جا ہمہ خوردو کلاں بخیریت ہستند دمن بعارضہ دوران دردسر وضعف بصر مبتلا ام باقی خیریت زیادہ والسلام خیر اختتام بخدمت شریف شاہ آل احمد صاحب سلام ونیاز من برسانند وہمہ کساں نیز موصول باد

مکتوب یکصد و ہشتاد و یکم

بابت تقسیم ترکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً مسلماً ۔ ازعاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود باد کہ بفضلہ تعالیٰ مع صغار وکبار مقرون خیریت بودہ خیر وعافیت آں صاحبان مستدعی ای باشند دریں ولا نامہ نامی شما فرمانا ہو فریضۃ من اللہ لہذا حقدار کو حق پہنچ جائے اسپر عمل در آمد کرو ۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر اختتام ۔

ایکواسی ۱۸۱ واں خط

سفارش کرنیکی اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ تمہارا سفارشی خط ملا کاشف مدعا ہوا چنانچہ ایک خط مولوی ابراہیم صاحب کے نام بھیج دیا گیا ۔ اس جگہ سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں میں درد سر اور ضعف بصر میں مبتلا ہوں ۔ باقی خیریت ہے ۔ زیادہ والسلام خیر اختتام ۔ شاہ آل احمد صاحب کی خدمت میں میرا سلام پہونچا دیں اور جملہ پرسان حال کو بھی ۔

ایکواکیاسی واں خط

تقسیم میراث کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً مسلماً ۔ عاجز محمد نذیر حسین ۔ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ مطالعہ گرامی ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ بفضلہ تعالےٰ مع چھوٹے بڑے متعلقین کے اچھی طرح ہوں اور آپ صاحبان کی خیر وعافیت کا طلبگار ۔ حال میں ایک والا نامہ مع استفتا

مع بند استفتا رسیدہ موجب فرحت تازہ ومسرت بے اندازہ گردید برادر روز بروز ضعف غالب وہوش وحواس باختہ باوجود ایں ہجوم طلبہ حدیث ازیں مرا مضطر گردانیدہ بہر حال فکر ایزد منان شامل حال من شکستہ بال است وفتوئی مطلوبہ تحریر کنانیدہ فرستادہ می شود و پر ظاہر است نزد علماء دین کہ مستحق نصف ترکہ مسماۃ امیرن دختر اوست و نصفے آں برادر شقاعت حسین است دہر دو برادر زادگان محروم اند چہ ایں ہر دو عصبہ بعید و برادر عصبہ قریب است کہ مقدم میشود بر عصبہ بعید چنانکہ در کتب فقہ وفرائض مذکور است ترصد کہ از خیریت مزاج خود مع خیریت وابستگاں نمودہ باشند وبسید قاضی محمد اکبر غازی صاحب بعد سلام مع خواہند گفت کہ خط مرسلہ رسید وحال بوضوح پیوست ۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر اختتام ۔

مکتوب ۱۸۲ یکصد و ہشتاد و دوم

سلام ودعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی قاضی فدا حسین صاحب ومظہر حسین صاحب ومیر عنایت حسین صاحب ومیر اصغر حسین صاحب وشاہ صاحب مولانگر ومیر حاجی محمد حسن صاحب ومیر مظہر الحق صاحب ومیر معونت حسین صاحب ومیر عشرت حسین صاحب ومیر دلاور حسین صاحب وبرخورداران میر محمد ہارون صاحب ومیر محمد ایوب صاحب ومیر عبد الرزاق صاحب پہنچکر موجب فرحت تازہ ومسرت بے اندازہ ہوا ۔ بھائی دن بدن کمزوری کا غلبہ ہے ۔ ہوش وحواس اڑے جاتے ہیں اسکے باوجود طالبان حدیث کی کثرت مجھ کو حد سے زیادہ پریشان کرتی ہے بہر حال خدا کا فضل مجھ ناچیز کے شامل حال ہے ۔ فتوے کا جواب لکھ کر بھیجا جاتا ہے ۔ علماء دین کے نزدیک آدھے مال کی وارث اسکی بیٹی امیرن اور آدھے مال کا وارث اس کا بیٹا شفاعت حسین ہے اور دونوں بھتیجے محروم ہیں چونکہ یہ دونوں عصبہ بعید ہیں اور بھائی عصبہ قریب ہے جو عصبہ بعید پر مقدم ہے کتب فرائض فقہ میں اسی طرح موجود ہے ۔ امید ہے کہ اپنی اور جملہ متعلقین کی خیر وعافیت مزاج سے اطلاع دیں گے ۔ اور سید قاضی محمد اکبر صاحب کو سلام فرمادیں گے کہ تمہارا خط پہنچ گیا ہے ۔ کما حقہ حال معلوم ہوا ۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر اختتام ۔

ایکسو بیاسی ۱۸۲ واں خط

سلام ودعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاضی فدا حسین صاحب ومیر مظہر حسین صاحب ومیر عنایت حسین صاحب ومیر اصغر حسین صاحب وشاہ صاحب مولانگر ومیر حاجی محمد حسین صاحب ومیر مظہر الحق صاحب ومیر معونت حسین صاحب ومیر عشرت حسین صاحب ومیر دلاور حسین صاحب وبرخورداران میر محمد ہارون صاحب ومیر محمد ایوب صاحب ومیر عبد الرزاق صاحب

وغیرہم من الاحباب تحفہ سلام و دعا رمن برسانند و نیز از برخوردار شریف و طفلان او آداب تسلیم و نیاز واصل باد۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و سوم ۱۵۳

دربارہ سفر پورب و مراجعت از کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً و مسلماً۔ برادر مہربرور سیادت سیر سعادت اختر مقبول کونین میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از عاجز محمد نذیر حسین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود خاطر رافت پذیر باد۔ الحمد للہ کہ عالم و تبعہ بخیریت است و مژدہ خیر و عافیت مزاج مبارک آں والا گہر مدام مستدعی می باشد مشفقانہ ایں خاکسار بتاریخ بست و ششم ماہ صفر از ایں جا روانہ آں سمت شدہ بود و در ہر منزل دو دو سہ سہ مقام افتادہ تا کہ قریب کانپور رسیدم کہ از چند اہلکاران انگریزی ملاقات شدہ عند التذکرہ گفتند کہ جناب گورنر بہادر عنقریب در دہلی نزاہت افزا خواہند بود و نیم از شہر مذکور مسمار برائے اقامت دبود و باش افواج کردہ شود پس ایں عاجز بریں معنی ازاں مقام بازگشتہ مراجعت دہلی نمود چہ اتصال شہر بکشمیر دروازہ کہ نزدیک آن بود و باش ما است اغلب کہ متہدم شود کہ در کشمیری دروازہ و حوالیٔ آں اقامت افواج الحال ہم است شاید زیادہ تر میدان وسیع و فراخ ہماں جا قرار یابد

وغیرہ احباب کی خدمت میں تحفہ سلام و دعا پہنچے نیز برخوردار شریف حسین اور اسکے بچوں کی طرف سے آداب تسلیم و نیاز قبول ہو۔

ایکسو تراسی واں خط ۱۵۴

حال روانہ ہونیمیں پورب کے اور راستہ واپسی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً و مسلماً برادر مہربرور سیادت سیر سعادت اختر مقبول کونین میر سجاد حسین صاحب سلمہ ربہ اللہ تعالیٰ۔ عاجز محمد نذیر حسین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی ہو۔ الحمد للہ متعلقین میں اچھی طرح ہوں اور آں والا گہر کی خیر و عافیت مزاج مبارک کی خوشخبری کا ہمیشہ امیدوار مشفق! یہ خاکسار بتاریخ ۲۹ صفر یہاں سے اسطرف روانہ ہوگیا تھا اور ہر منزل میں دو دو تین تین جگہ ٹھیرنا پڑا یہانتک کہ کانپور کے قریب پہنچ گیا کہ چند انگریزی اہلکاروں سے ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ جناب گورنر بہادر عنقریب ہی رونق افروز ہونگے اور چھاونی کے واسطے آدمی دہلی کے مسمار کرنے کا حکم دیں گے پس یہ عاجز اس بات کو سن کر وہاں سے واپس دہلی کو آگیا۔ آدھا شہر کشمیر دروازے کے متصل ہے اور وہیں میں رہتا ہوں غالباً یہی حصہ گرایا جائے اس لئے کشمیر دروازے اور اسکے ارد گرد فوجیں ٹھیری ہوئی ہیں شاید کہ اس جگہ کو وسیع و فراخ کرنے کا حکم ہوجائے تو اس میں محلہ سارا کا سارا مسمار

دریں محلہ پنجابی کٹڑہ در انہدام خواہد آمد لہذا قصد کردہ رجوع و معاودت نمودم کہ اگر ایں چنیں اتفاق افتادہ از سر نو ویرانی و پریشانی اہل و عیال خواہد بود باید دید کہ بعد آمدن حاکم کلاں کہ تابستم خبرورود ایں جا مشہور است حال مسمار شدن کدام مقرر و متعین میشود و نیز سبب بازگشتن تا حادثہ عظیم جانکاہ شد یعنی دختر کلاں مسماۃ ام الکرام کہ نہ دہ سالہ است بتاریخ نہم دہم ماہ ربیع الاول از بلائے بام زیر افتاد کہ تمام سر کوفتہ شد کہ سہ چہار خار خون از مغز رود ماغش رفت و استخوان سر دست شکستہ شد و تا دہ روز ہوش و حواس نبود و یاس زیست کسے را نبود و در روز متواتر بر سرش آب چکانیدہ شد بعد ہفتہ عشرہ من وجہ ہوش آمد و ہوشیار شد بعدہ بتدبیر بندش استخواں شکستہ کردہ شد امروز کہ تاریخ ہفتم ماہ جمادی الاول است یک پنجا روز بروبگذشت و ڈاکٹر سرکاری در ہر ہفتہ می آید و معالجہ آں میکند می گوید کہ انشاء اللہ تعالیٰ استخوان صحیح مندمج خواہد بود خاطر جمع دارند لیکن تا وقتیکہ ایستادہ نہ شود و نہتی نکند عائش معلوم نگردد و پس مادریں حادثہ شب و روز سرگردان و پریشان می مانیم و زخم سر ہم دو باندمال نیاوردہ ازاں زخم ریم و خون می برآید باید دید تا کے ازیں بلائے ناگہانی نجات می یابم انشاء اللہ تعالیٰ بعد فراغت و صحت برخورداری در عرصہ یک دو ماہ تا پھاگن از انجا روانہ آں سمت خواہم شد دعا فرمایند کہ زود تر او را شفا حاصل شود کہ دل را طمانیت گردد و باقی احوال پر اختلال بروقت ملاقات بتقریر آید و از حیطہ تحریر

ہوجائیگا۔ اس بنا پر میں نے وہاں سے واپسی کا ارادہ کیا کہ اگر ایسا ہوا تو نئے سرے سے اہل و عیال کی پریشانی لاحق ہوجائیگی۔ دیکھنا چاہیئے بڑے صاحب کے آنے کے بعد کہ ۲۰ تک آنیکی خبر ہے شہر کا کونسا رخ مسمار کرنیکا حکم ہوتا ہے اور نیز واپسی کا دوسرا سبب ایک زبردست حادثہ جانکاہ ہوا یعنی بڑی لڑکی ام الکرام جو نو دس برس کی ہے ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کوٹھے سے گر پڑی سر پاش پاش ہوگیا اس سے تین چار سیر خون نکلا سر کی اور ہاتھوں کی کھال ہڈیاں پارہ پارہ ہوگئیں۔ دس روز تک بیہوش رہی۔ زندگی کی آس ٹوٹ گئی تھی۔ دو روز تو متواتر اسکے سر پر پانی ٹپکایا ہفتہ عشرہ کے بعد ذرا سا ہوش آیا اور ہوشیار ہوئی تب مرہم پٹی کی گئی۔ آج ۷ جمادی الاول کو پورے اکیاون دن ہوگئے ہیں سرکاری ڈاکٹر ہر ہفتہ آتا ہے اور علاج کررہا ہے اسکا قول ہے کہ انشاء اللہ ہڈیاں جڑ جائیں گی خاطر جمع رکھیں لیکن جب تک کھڑی نہ ہوجائے چلنے پھرنے نہ لگے اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

پس میں اس ہولناک واقعہ کی وجہ سے رات دن چکر میں ہوں سر کے زخم ابھی تک مندمل ہونے شروع نہیں ہوئے ان سے پیپ و خون جاری ہے۔ دیکھئے کب تک ہم لوگ اس بلائے ناگہانی سے نجات پاتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ برخورداری کی صحت و فراغت کے بعد ایک دو مہینے میں پھاگن تک اُدھر روانہ ہوں گا۔ دعا کریں خدا تعالیٰ جلد از جلد اس کو شفاء عطا فرمائے تاکہ اطمینان حاصل ہو باقی احوال پر اختلال ملاقات کے وقت کہوں گا۔ تحریر میں نہیں آ سکتے۔

خارج است وعقد نکاح برخوردار کامگار مبارک و میمون باد و از ہمہ خوردو کلاں درجہ بدرجہ تسلیم و سلام برسانند۔ از برخوردار خسرف حسین و ام الکرام و سیدۃ النساء و والدہ ایشاں بآں صاحبان تسلیم و سلام مستجاب باد زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و چہارم ۱۸۴

در باب ادراک خیریت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر ترسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح باد کہ از خیر و عافیت آں برادرم مع متعلقان بوضوح نہ پیوستہ۔ ازیں جہت تردد و تفکر لاحق حال پر ملال است لازم کہ خوشنودی مزاج خود از مژدہ خیر خیر دیگر وابستگان مسرور می نمودہ باشند کہ من وجہ طمانیت حاصل شود حال خود چہ نویسم کہ ضعف و ناتوانی و دوران سر از بس غالب است تاہم ہمہ امور مرجوعہ حتی الوسع سرانجام می دہم عافیت ما و شما بخیر باد بر ب العباد و ہمہ خوردو کلاں دریں جا بخیریت اند و ہدیہ تسلیم و سلام می رسانند مقبول باد و از ما و از دیگر خوردکلاں انجا رادعا و سلام برسانند زیادہ السلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہشتاد و پنجم ۱۸۵

در باب ادائے فدیہ عوض قضائے نماز ثابت نشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برخوردار کامگار کا عقد نکاح مبارک ہو۔ سب چھوٹے بڑوں کیطرف سے درجہ بدرجہ تسلیم و سلام پہونچے برخوردار شریف حسین و ام الکرام و سیدۃ النساء اور ان کی والدہ کی طرف سے آپ صاحبان کی خدمت میں سلام قبول ہو۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

ایکسو چوراسی واں خط ۱۸۴

دریافت خیر و عافیت کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین میرے بھائی میر ترسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے واضح ہو کہ عرصہ سے آپکی مع متعلقین خیریت معلوم نہیں ہوئی اور خیر خبر کی خوشخبری سے مسرور نہیں ہوا کہ کسیقدر اطمینان ہوتا۔ اپنا حال کیا لکھوں کمزوری و نقاہت اور درد سر کا غلبہ ہے۔ تاہم جن امور کے متعلق لکھا ہے ان کو پورا کردوں گا۔ خدا ہمارا تمہارا انجام بخیر کرے۔ تمام خوردو کلاں یہاں اچھی طرح ہیں ہدیہ تسلیم و سلام عرض کرتے ہیں قبول ہو۔

ہماری طرف سے خوردو کلاں کو دعا و سلام پہنچے۔

والسلام خیر الختام۔

ایکسو پچاسی واں خط ۱۸۵

قضا نمازوں کے بارے میں گندم دینا ثابت نہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر ترسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کا شف مدعا گردید برادر اعوض نماز قضائی نماز دو سیر گندم دادن از قرآن و حدیث ثابت نمی شود۔ ایں از اجتہاد فقہائے حنفیہ است بفہم قاصر من موجب ثواب دائمی ایں است کہ سہ چہار قرآن مجید ترجمہ خرید کردہ بہر شخص لائق کہ قرآن مجید خوب خواندہ باشد وقف کردہ دہند کہ در تلاوت او مدام باشد کہ بدیں ذریعہ تا بقائے آں ثواب بمرحومہ برسد یا یک نسخہ صحیح بخاری شریف خریدہ وقف کردہ دہند کہ مدت مدید ثواب باو جاری ماند و ایں امر احسن و اولیٰ است مطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منجملہ خیرات جاری ثمرہ شود آئندہ ہر چہ مناسب و انند بعمل آرند و در ینجا ہمہ خوردو کلاں بخیریت اند و خیر و عافیت شما مع وابستگان خواستہ می باشد و ہمہ کس سلام و دعا رمن برسانند از برخوردار خسرف حسین و میر شاہجہاں و دیگر طفلان تسلیم و سلام موصول باد۔ توقع کہ از خیریت نامجات مسرور الوقت می نمودہ باشند زیادہ السلام

مرقومہ ۲۸ شہر صفر سنہ ۱۳۰۲ھ

مکتوب یکصد و ہشتاد و ششم ۱۸۶

در باب ادراک خیریت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر ترسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح

عاجز محمد نذیر حسین۔ میرے بھائی میر ترسل حسین صاحب سلمہ ربہٗ بالخیر کے مطالعہ گرامی السلام علیکم کے واضح ہو کہ والا نامہ موصول ہو کر کاشف مدعا ہوا۔ بھائی قضا نماز کے واسطے فی نماز دو سیر گیہوں خیرات کرنے قرآن و حدیث سے ثابت نہیں یہ صرف فقہائے حنفیہؒ کا اجتہاد ہے میری عقل ناقص میں ہمیشہ ثواب کی صورت یہ ہے کہ تین چار قرآن شریف مترجم خرید کر ہر اُس شخص کو جو قرآن مجید بخوبی پڑھ سکتا ہو عطا کر دیں تاکہ وہ اسی میں تلاوت کیا کرے اس ذریعہ سے جبتک قرآن شریف موجود رہیگا مرحومہ کو ثواب ملتا رہیگا۔ یا ایک نسخہ بخاری شریف کا خرید کر وقف کر دیں تاکہ عرصہ دراز تک ثواب ملتا رہے اور یہ امر احسن و اولیٰ ہے اور فرمان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب یہ صدقہ جاریہ ہو جائیگا۔ آگے جو مناسب جانیں کریں یہاں سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں اور تمہاری مع متعلقین خیر و عافیت کے خواستگار ہیں میری طرف سے تمام آدمیوں کو سلام پہنچا دیں۔ برخوردار خسرف حسین و میر شاہجہاں اور بچوں کی طرف سے تسلیم و سلام پہونچے امید ہے کہ خیریت کے خطوط آپ بھیجتے رہا کریں گے زیادہ والسلام مرقومہ ۲۸ ماہ صفر سنہ ۱۳۰۲ھ

ایکسو چھیاسی واں خط ۱۸۶

دریافت خیریت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بھائی میر ترسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے

حضرت میاں صاحبؒ کی حقیقی صاحبزادی تھیں جو نہایت عابدہ اور پابند دیندار تھیں اور آپکا مکان بتنگ مقبرہ کنجاہ نزد مطب موجود ہے اور آپکی صاحبزادی بی بی والدہ اختر کے نقش قدم پر ہیں اور نہایت شرافت اور مہمان نوازی۔ اور جناب مولوی حکیم سید محمد عبد الحفیظ صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ اور ان کا نام صاحبزادی ام الکرام ہے۔ جناب حکیم میر شاہجہاں مرحوم کی اہلیہ محترمہ تھیں

باد کہ عرصہ دراز گذشت کہ از خیر و عافیت مزاج خود یاد شاد نکردہ لہذا خاطر فاتر متردد و متفکر می ماند لازم کہ از صحت و تندرستی مزاج مع متعلقان مسرور و کامگار سازند کہ طمانیت حاصل شود و اکثر در اعضا شکنی و دردسر مبتلا می ماند طوعاً و کرہاً سبق طلبہ و اجرا فتوی نویسی حسب مقدور کردہ می شود حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی بتقریب شادی پسر محمد یاسین چہار قطعہ بہزار منت و سماجت نوشتند لاچار تکلیف بر خود گوارا کردہ آمدن اینجا قبول کردم ہرگاہ تاریخ شادی خواہ در ماہ رجب یا شعبان مقرر خواہد شد اطلاع دہند خیراں خواہم آمد اطلاعاً گذارش کردہ شد و چگونگی مزاج برخوردار عبد الرزاق ہم اطلاع دہند کہ بہ نسبت سابق تخفیف تندرستی است یا نہ و دریں جا ہمہ بخیریت ہستند از خورد و کلاں ہدیہ سلام قبول باد زیادہ السلام خیر الختام و بشاہ صاحب نیز سلام من خواہند گفت

مکتوب یکصد و ہشتاد و ہفتم

در بارہ علالت خویش و رحلت مولوی عبد الرب صاحب و غیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کاشف مدعا گردید از ماہ ذی الحجہ کثرت تپ و لرزہ از بس است کہ در خانہ تندرست باشد باشد و ہیضہ نیز دامن چنانچہ دیروز کہ روز جمعہ بود مولوی عبد الرب انتقال کردند واضح موکہ مدت دراز ہوئی آپ نے اپنی خیر و عافیت سے مطلع کر کے شاد نہیں کیا بدیں وجہ دل کو بیکلی ہے تم کو چاہئے کہ صحت و تندرستی اپنی مع متعلقین کے لکھو۔ تا کہ تسکین ہو۔

اکثر اعضا شکنی اور دردان سر رہنے لگا ہے۔ مجبور ہو کر طلبا کا سبق اور فتوی نویسی جتنی طاقت ہے کرتا رہتا ہوں حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی نے اپنے صاحبزادے محمد یٰسین کی شادی میں شرکت کیواسطے مجھ کو مجبور کر دیا ہے ہزار طرح کی منت و عاجزی کے چار خط بھیجے آخر میں نے دعوت قبول کر لی رجب یا شعبان جب بھی تاریخ مقرر ہوگی جس طرح بنے گا پہونچوں گا۔ اطلاعاً لکھدیا ہے برخوردار عبد الرزاق کا مزاج کس طرح ہے۔ لکھیں پہلے کی نسبت اب طبیعت کیسی ہے اچھی طرح ہیں یا نہیں یہاں سب طرح خیریت ہے خورد و کلاں کی طرف سے ہدیہ سلام قبول ہو زیادہ والسلام خیر الختام۔ شاہ صاحب کو سلام کہدیں۔

ایکوستاسی واں خط

اپنی علالت کا حال و مولوی عبد الرب و مولوی عبد القادر صاحب کے انتقال کی خبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ میرے بھائی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ نامہ نامی پہنچا کاشف مدعا ہوا بقرعید کے مہینے سے تپ و لرزہ پھیلا ہوا ہے۔ کسی گھر میں کوئی ایک تندرست ہو تو ہو۔ ہیضے کی بھی یہی کیفیت ہے کل بروز جمعہ مولوی عبد الرب کا انتقال ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دو عرصہ پنج و شش ماہ گذشتہ کہ مولوی عبد القادر رحلت گزیں دار البقا شدند ارباب مصمم بود کہ در آخر سفر عقد نکاح ہر دو برخوردار کردہ دہم و بروقت قریب شمار اطلب کنم لیکن ملتوی ماند و ہرگاہ صورت نقش پذیر خواہد بود اطلاع خواہم داد حالا از بخار فرصت نیست شادی کجا و مراد دران سر پامال کردہ است و ہجوم طلبا زیادہ تر گراں بار و برخوردار عبد السلام ازدہ روز در تپ مبتلی و دیگر طفلان ہم دریں بلا گرفتار و عبد الحکیم راہر چند مانع شدم مگر نماند و عرصہ پانزدہ روز میگذرد کہ مولوی محمد حسین بٹالوی برائے ملاقات من آمدہ بودند وقت صباح رسیدند و بوقت شام بعد مغرب واپس رفتند و محمد حسین دیگر است کہ ارادہ اجرائے مدرسہ می دارد باقی خیریت و خیر و عافیت شما مطلوب زیادہ السلام خیر الختام و بہمہ خورد و کلاں سلام و دعا موصول باد

مکتوب یکصد و ہشتاد و ہشتم

در بارہ ادراک حال سید محمد عبد الحفیظ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی در استفسار حال برخوردار عبد الحفیظ رسیدہ کاشف مدعا گردید برادر برخوردار مذکور در بنجا نیامدہ شاید بطرف ترہٹ رفتہ باشد و ما بہمہ متعلقان بخیریت ایم و بہمہ صاحبان انجا سلام و دعا برسانند دگاہ گاہے از خیریت مزاج خود مع وابستگان مسرور می نمودہ باشند

پانچ چھ مہینے ہوئے کہ مولوی عبد القادر کا انتقال ہو چکا ہے پختہ ارادہ تھا کہ صفر کے اخیری ایام میں دونوں لڑکوں کا نکاح کر دوں گا اور عین وقت پر تم کو بلا لوں گا مگر وہ ملتوی ہو گیا اب جب تاریخ مقرر ہوگی اطلاع دوں گا اس وقت تو بخار ہی سے فرصت نہیں شادی کہاں؟ سر کے چکروں نے مجھ کو بدحواس کر رکھا ہے۔ اور ہجوم طلبا، مزید براں برخوردار دس روز سے بخار میں مبتلا ہے اور بچے بھی اس مرض میں گرفتار ہیں اور عبد الحکیم کو بہتیرا سمجھایا نہ مانا

پندرہ روز ہوئے مولوی محمد حسین بٹالوی مجھ سے ملنے آئے تھے صبح کو تشریف لائے شام کو واپس تشریف لے گئے۔ جس محمد حسین نے دوسرا مدرسہ کھولنے کا ارادہ کیا ہے وہ کوئی اور شخص ہے۔ باقی خیریت اور تمہاری خیر و عافیت مطلوب زیادہ السلام خیر الختام۔ سب چھوٹے بڑوں کو سلام دعا پہنچے۔

ایکواسیواں خط

سید محمد عبد الحفیظ کے حال سے استفسار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی برخوردار عبد الحفیظ کے دریافت حال کا پہونچا۔ کاشف مدعا ہو۔ - - -

کہ موجب طمانیت گردد زیادہ السلام خیر الختام

مکتوب یکصد و شانزدہم

بابت نوکری محمد انیس الحق صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط والدہ انیس الحق در بارہ نوکری برخوردار مذکور آمدہ بود کہ دراں اظہار تکلیف خرچ روز و شب ہم بود لیکن نوکری بر لیاقت موقوف است و لیاقت ندارد پس چگونہ نوکر شود چنانچہ پرچہ ملفوف ہذا است و نوٹ ۵۰ روپیہ دریں خط فرستادہ می شود آں را بوالدہ انیس الحق خواہند داد و شما ہم چیزے بچیزے سلوک می کردہ باشند کہ بجز شما۔

مکتوب یکصد و نوزدہم

در بارہ فروخت زیور و خرید کتب دینی جہت وقف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی آں عزیز رسیدہ کیفیت مدعا گردیدنی الواقع بدیں نقرہ ہمدست ظہور الدین کہ فرستادہ بودند بمن رسانید جمیع صاحبان کی خدمت میں سلام و دعا پہنچے کبھی کبھی چٹھی بھیجتے رہا کریں اور جملہ متعلقین کی خیریت سے خبر دیکر خوش کردیا کریں مزید اطمینان کا باعث ہوگا زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو نواسی ۱۸۹ واں خط

میاں انیس الحق کی نوکری کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی ... میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالیٰ ..... بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ انیس الحق کی والدہ کا خط انیس الحق کی نوکری کیلئے آیا تھا اور اس میں کھانے پینے کی تنگی کا حال بھی لکھا تھا لیکن نوکری لیاقت پر موقوف ہے اور صاحبزادہ لیاقت رکھتے نہیں لہذا وہ نوکر کس طرح ہو سکتے ہیں چنانچہ اسی مطلب کا ایک پرچہ ملفوف ہے نیز دس روپے کا نوٹ بھیج رہا ہوں وہ انیس کی والدہ کو دیدو اور تم بھی تھوڑی بہت امداد کرتے رہا کرو۔

ایکسو نوے ۱۹۰ واں خط

زیور فروخت کر کے کتابیں دینیات خرید کے وقف کیگئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز نذیر حسین ... بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ تمہارا خط پہونچا کیفیت مدعا ہوا۔ چاندی بدھی جو آپ نے ظہور الدین کے ہاتھ بھیجی تھی مجھ کو مل گئی بھائی! بڑی مشکل سے

برادر ابہزار خرا نے بمقابلہ مبلغ سی ۳۰۰ و چار روپیہ ہشت آنہ فروخت شد و چند صرافان وزر گران سی روپیہ می دادند کہ دریں آمیزش بسیار است بعد گداختن ارادہ خریدے داشتند آخر الامر یک صراف گفت کہ اگر بقیمت سی و چہار روپیہ منظور باشد بغیر گداختن می گیریم لہذا بدست او سپرد قیمت مذکور دادہ شد ازیں مبالغ دو کتاب یکے صحیح بخاری دوم نسائی و یکے سہ ترجمہ قرآن مجید گرفتہ شد بہ نیت وقف او خداوند کریم قبول فرماید و ثوابش بآں برخوردار ی مرحومہ مدام تا بقائے آں برسد باقی خیریت است و ضعف غالب و طاقت مسلوب و کثرت طلبہ ہر روز ارسال خط عزم میدانم اتفاق نمی شد امروز روز جمعہ توفیق الٰہی رفیق شد کہ جواب خط شما بسبت ارسال گردید بہمہ خورد و کلاں سلام و دعا برسانند خصوصاً بشاہ صاحب و از برخوردار شریف حسین و دیگر طفلان بآں صاحبان تسلیم و سلام موصول باد زیادہ السلام خیر الختام۔ ۱۵ ماہ شعبان المعظم ۱۳۰۲ھ

مکتوب یکصد و نودویکم

در بارہ وصولی نوٹ و التوا بعقد نور چشمیان مع دیگر حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود رائے سامی باد کہ ایں نواحی بفضل الٰہی خیریت است و خیر و عافیت

ایکسو اکیانوے ۱۹۱ واں خط

وصولی نوٹ کے بارے میں اور حال تراخی عقدین نور چشموں کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ ان اطراف میں خدا کے فضل سے خیریت ہے اور آنجناب کی خیر و عافیت مطلوب

چونتیس روپے آٹھ آنے کی وہ بکی ہے چند صرافوں اور سناروں نے تیس روپے لگائے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں کھوٹ زیادہ ہے لہذا پگھلانے کے بعد خریدیں گے اخیر میں ایک صراف نے کہا کہ اگر چونتیس ۳۴ روپے منظور ہوں تو بغیر پگھلائے میں لے سکتا ہوں۔ لہذا اسکے ہاتھ بیچ دی اور اس رقم سے ایک صحیح بخاری ایک مسلم اور تین قرآن شریف مترجم خرید کر وقف کر دئے ہیں خدا قبول کرے اور اُن کا ثواب مرحومہ کو عطا فرمائے باقی خیریت ہے۔ ضعف کا غلبہ ہے ناطاقتی حد سے زیادہ ہے طلبا بڑھتے جاتے ہیں۔ برادر خط لکھنے کا ارادہ روز کرتا تھا ممکن نہ ہو سکا آج جمعہ تھا فضل الٰہی شامل حال ہوا جواب خط تم کو ہفتہ کو لکھ بھیجا تھا سب چھوٹوں بڑوں کو دعا و سلام پہنچا دیں۔ خصوصاً شاہ صاحب کی خدمت میں۔

برخوردار شریف حسین و دیگر بچوں کی طرف سے جملہ صاحبان کی خدمت میں تسلیم و سلام پہونچے

زیادہ السلام خیر الختام

۱؎ حضرت میاں صاحبؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ۱۲

آن صاحب مطلوب نامہ نامی صحیفہ گرامی مع قطعہ نوٹ پنجاہ[۵۰] روپیہ میر توسل حسین صاحب بتاریخ بست و ہشتم ماہ ذیقعدہ رسیدہ کاشف مدعا گردید و معرض وصول در آمد جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین برادرا پیشتر قطعہ نوٹ پنجاہ روپیہ آنصاحب فرستادہ بودند کافی بود دراین مرتبہ فرستادن ایشاں مناسب نبود چرا کہ تکلیف مالا یطاق قابل تحمل نمی شود و خرچ و اخراجات آنجا ہم از اہم المہمات است خیر ہر چہ ساقی مارینخت عین الطاف است والا دہ جازمہ میداشتم کہ بتاریخ چہاردہم یا نزدہم ذی الحجہ عقد ہر دو برخورداری کردہ دہم ولیکن در حادثہ چیچک دختر ام الکرام دسلمی[۵] دختر خورد برخوردار شریف حسین از بس بتلا شدند ہنوز روبہ تنزل نیاوردہ است و بے نہایت نمودار گشتہ کہ صورت مجروح گردیدہ است او شافی مطلق زود تر شفا بخشد و ازایں بلا نجات دہد بشرط خیریت تا بستم[۲۵] یا بست و پنجم ماہ ذی الحجہ انصرام پذیرد آئندہ ارادۃ اللہ غالب است معلوم نیست کہ کے سرانجام یابد دعا فرمایند کہ بخیریت تمام ازیں بارگران سبکدوش شوم و حال مرض اہلیہ چہ بیان سازم الآن کما کان است الغرض چند در چند گرفتار ام و غم والم از فرقت برخورداری سیدۃ النساء مرحومہ مارا پامال کردہ است و ایں شہر آمد کار برآید ما اضطرار یست نہ اختیاری دیدن از قبلہ گبک خرامان حافظ کہ از سر پنجہ شاہین قضا غافل بود الرحیم الرحمن صبر عطا فرماید کہ کار ہر دو جہاں برآید ترصد کہ بر آئندہ از خیریت نامجات خود طمانیت بخشند زیادہ السلام مع الاکرام خیر الختام۔

بمطالعہ گرامی مولوی جانعلی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درین جا خیریت و خیر و عافیت آں

عنایت نامہ پہنچا حال کھلا اور میر توسل حسین صاحب کے مبلغ پچاس[۵۰] روپے ۲۸ ذیقعدہ کو وصول ہوئے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین اے بھائی اس سے پہلے بھی انہوں نے پچاس روپے بھیجے جو کافی تھے اب بھیجنے مناسب نہ تھے اسلئے کہ حد سے زیادہ تکلیف طاقت سے باہر ہوا کرتی ہے اور خود اُن کے اخراجات بھی بہت کچھ ہم ہیں خیر ہم کو ہمارا محسن جو کچھ دے سر آنکھوں پر بقرہ عید کی چودھویں[۱۴] پندرھویں[۱۵] تاریخ دونوں بچیوں کے نکاح کا پختہ ارادہ تھا مگر ام الکرام اور برخوردار شریف حسین کی چھوٹی لڑکی سلمی بیگم مرض چیچک میں بری طرح مبتلا ہوئی ہیں ابھی دینا تو کہاں وہ تو اتنی بڑھی ہے کہ زخم ہو گئے ہیں۔ شافی مطلق جلد تر شفا بخشے اور اس بلا سے نجات دے۔ بشرط صحت انشاء اللہ تعالیٰ ذی الحجہ کی بیسویں[۲۰] یا پچیسویں[۲۵] کو یہ مبارک کام انجام پائے گا۔ پھر بھی مشیت الٰہی غالب ہے۔ معلوم نہیں کہ کب پورا ہو دعا کریں کہ میں بخیریت اس بدگراں سے سبکدوش ہو جاؤں گھر کی بیماری کا حال کیا لکھوں بس جو پہلے تھا وہی اب بھی ہے۔

الغرض چند در چند مصائب کا شکار ہوں اور برخورداری سیدۃ[۵] النساء مرحومہ کی جدائی کے صدمے نے تو میرا کچلا کر دیا ہے ؎ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی[۵] صاحبزادی تھیں جنہوں نے کمسنی میں وصال فرمایا۔

اُمید ہے کہ آئندہ اپنی خیر و عافیت کے خطوط سے محظوظ کرتے رہا کریں گے زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی جانعلی صاحب! سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ یہاں پر خیریت ہے اور خیر و عافیت آں

[۵] صاحبزادی سیدہ سلمی بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ جو نہایت فہمیدہ تھیں روزہ محترمہ جناب شاہ احمد عمر صاحب مرحوم مغفور برادر حقیقی شاہ عبد اللہ صاحب چشتی قادری رامپوری کو چہ پنڈت

آنصاحب مسئول دارند ہمہ طفلاں و شریف حسین تسلیم و سلام موصول باد

مکتوب یکصد و نود و دوم[۱۹۲]

حالت علالت خویش و انتشار بخار وبائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین۔ بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ در ینجا خیریت است و خیر و عافیت آنصاحب مع متعلقان مطلوب دو قطعہ خط آنصاحب متواتر رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ بود لیکن از دو ماہ بلکہ آخر شعبان بیماری و باری بخار بحدے منتشر و واقع شد کہ ہزارہا مردم مردند و کفار اکثر و مسلمان کمتر و ہیچکس ازیں حادثہ باقی نہ ماندہ در ہر خانہ مردماں در تپ و لرزہ بودند و تا ہنوز باقی است و ما ہم دریں حادثہ گرفتار بودیم بفضل تعالیٰ شفا یافتیم و بخیریت ایم در کشاکش ایں مرض پریشان بودیم و ہوش و حواس بر جا نبود حالا ہمہ را افاقہ است حالا جواب مسئلہ فرستادہ میشود خواہد رسید وزر گریکہ ساخت زیورات از و متعلق است از دو ماہ بہ بخار از بس بیمار است ہرج زر نگاشتہ شد الغرض ہر حرفہ معطل و بیکار چوں چیزے کار برآری میشود ترصد کہ از خیریت مزاج ہمہ خورد و کلاں و خواہند نوشت کہ من وجہ طمانیت بودہ باشد فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

کی مطلوب۔ تمام بچوں اور شریف حسین کی جانب سے تسلیم و سلام قبول ہو۔

ایکسو بانوے[۱۹۲] واں خط

حال اپنی علالت کا اور وبائی بخار شہر میں پھیلنے کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ خدا کے فضل و کرم سے یہاں پر خیریت ہے اور آں جناب کی مع متعلقین خیر و عافیت مطلوب آنجناب کے دو خط آگے پیچھے مے کاشف مدعا ہوئے لیکن دو مہینے سے بلکہ اخیر شعبان سے ہیضہ اور ملیریا کا بخار اس قدر زور پر ہے کہ ہزاروں آدمی مر چکے ہیں جن میں کفار زیادہ تعداد میں مرے مسلمان تھوڑے سے اور اس حادثہ سے شاید ہی کوئی بچا ہو۔ گھر گھر آدمی تپ و لرزہ میں مبتلا ہیں اور اسکا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ہم بھی اس میں مبتلا ہو گئے تھے اللہ کے فضل سے تندرست ہو گئے اور اب اچھی طرح ہیں اس مرض کی کشمکش میں سخت پریشان تھے ہوش و حواس پراں تھے اب ہر جگہ افاقہ ہے سر دست مسئلہ کا جواب بھیجا جاتا ہے پہونچ جائیگا اور جس سنار کو زیورات بنانے کے واسطے دے رکھے ہیں وہ بھی دو ماہ سے سخت بیمار ہے۔ اس لئے بھی ہرج واقع ہوا غرض یہ ہے کہ ہر حرفہ والا بیکار ہے پھر بھلا کام کس طرح انجام پائے امید ہے کہ بال بچے خیریت سے ہونگے۔ جاڑوں کی فصل کیسی رہی لکھیں تاکہ اطمینان ہو فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۹۳ یکصد و نود و سوم

در تعزیت مولوی جان علی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہٗ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ دریں جا خیریت است وخیر وعافیت شما متعلقان خواستہ می باشم مشفقا! از حادثہ جانکاہ انتقال مولوی جان علی مرحوم خاطر افسردہ روح مردہ شد انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ٭ میرسد آن روز کہ ما ہم رویم

او خلاق برحق آں برادر والا گہر را از آفات زمانہ محفوظ داشتہ سلامات باکرامت بعمر طبعی رساناد کہ خبر گیری وغمگساری وصلہ رحمی اقربائی نمایند کہ حصول ایں نعمت عظمی وسعادت ہر کسے را میسر نیست در دیوان غم او بصحرا رفت ودر کوچہار سوئے شدم دیگر امر اہم از روئے شرع اینست کہ تدبیر نکاح نور چشمی ضرور کردہ شود کہ رفاہیت دنیا ودین دریں متصورات ونکاح پسر میر ولایت حسین صاحب شدیا ہنوز ملتوی است کہ در انجا شود کہ بہمہ وجوہ خوشنودی خدا ورسول در نکاح دوم از قرآن وحدیث ثابت است لازم کہ ایں امر را بسرانجام برسانند کہ ثواب عظیم دریں حاصل است ودلجوئی وخاطرداری انیس الحق ومادرش بہر کیف خواہند کرد کہ موجب زیادت وفراغت روزی دریں منوط است عند اللہ تعالیٰ ومتواترات ورود فتوا! وہجوم طلبا حدیث مارا بدحواس کردہ ومولوی شمس الحق واشرف الحق موضع ڈیانوں

ایکسو تراونوے واں خط

عذر خواہی میں مولوی جان علی صاحب کے انتقال کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہٗ بالخیر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں پر خیر وعافیت ہے اور آپ کی مع جملہ متعلقین کے خیریت نیک چاہتا ہوں۔ عزیز من! مولوی جان علی مرحوم کے انتقال سے دل پژمردہ اور روح مردہ ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

حکم نہیں ہوا کہ ہم جاتے ٭ وہ دن آنیوالا ہے کہ ہم بھی جائیں گے

خداوند برحق نے آں برادر والا گہر کو حوادث وآفات زمانہ سے محفوظ اور سلامت باکرامت رکھ کر عمر طبعی عطا فرمائی چونکہ وہ صلہ رحمی اقربا اور غریبوں کی دیکھ بھال اور ہمدردی کرتے رہتے تھے اور یہ ایسی بڑی نعمت ہے اور اس سے سرفراز ہونا ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا مرحوم کے غم ورنج سے دیوانہ ہو کر جنگل جنگل مارا مارا پھرا اور گلی کوچوں میں رسوا ہو گیا عند الشرع دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ بیوہ کا نکاح کر دیا جائے دین ودنیا کی فلاح وبہبودی کا باعث ہوگا صاحبزادے میر ولایت حسین کا نکاح ہو گیا یا ابھی ملتوی ہے جو ہاں ہو جائے تو بہتر ہے چونکہ اس میں ہر طرح خدا ورسول کی خوشنودی ہے دوسرے قرآن وحدیث سے ثابت ہے لہذا اس کام کو پورا کرنا ضروری ہے بیش از بیش ثواب ہوگا انیس الحق اور اسکی ماں کی دلجوئی وخاطر داری بہر صورت کرنی چاہیئے اس سے اللہ تعالیٰ روزی میں

از قریب یکسال دریں جا حدیث می خواندہ از صبح تا شام طلبہ می ماند ترصد کہ از حالات فرحت آیات انجا خوشوقت می نمودہ باشند زیادہ السلام خیر الختام۔

بخدمت شاہ صاحب ودیگر خوردان وعزیزاں وہدیہ سلام ونیاز موصول باد از طرف من عاجز بوالدہ انیس الحق سلام ودعا برسانند صبر باید ونماز قضا کنند از تقدیر الٰہی چارہ نیست بحضرت حق مشغول شوند کل نفس ذائقۃ الموت خواہ چشید باقی خیریت شما می خواہم زیادہ السلام

از شریف حسین ودیگر خوردو کلاں تسلیم وسلام برسد

مکتوب ۱۹۴ یکصد و نود و چہارم

نامہ گرامی شمس العلماء حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بنام خواجہ سلیمان قادری چشتی چلہ اوی مدرسہ احمدیہ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۳ء اخبار اہلحدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے عزیز از محاسبہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ۔ اندیشہ کن وہمچو اولئک کالانعام بحفوظ نفسانی مباش وسرور مراقبہ فاذکرونی اذکرکم فرو برید دل در مشاہدہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ بجثائے وتفکر وکن وسکہ طلب استقامت خود در بوتہ فاستقم کما امرت۔ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا وباش یحذرکم اللہ نفسہ بگداز وخالص کن تا شایان مہر انہدیہم سبلنا گردد ودر بازار ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ اورا ثمنے باشد وبداں سرمایہ توانی کہ

برکت دیتا ہے مسلسل فتوی نویسی اور ہجوم طلبا حدیث نے ناک میں دم کر دیا ہے تقریباً ایک سال سے مولوی شمس الحق اور اشرف الحق ڈیانوی یہاں ایک سال سے درس حدیث شریف میں شریک ہیں۔ امید وار ہوں کہ آپکے حالات خوشگوار ہوں گے۔ زیادہ والسلام خیر الختام

شاہ صاحب ودیگر چھوٹے اور غریبوں کو سلام ودعا پہنچادیں صبر کرنا چاہیے اور نماز قضا نہ کرنی چاہیے وہ حکم قضا وقدر سے چارہ نہیں ہے حق کی طرف متوجہ رہو تو ہمہ ۔ ہر جاندار موت کا مزہ چکھیگا باقی تمہاری خیریت درکار ہے۔ زیادہ السلام۔ شریف حسین کی جانب سے اور دیگر چھوٹے بڑوں کی جانب سے تسلیم وسلام پہنچے۔

ایکسو چوراونوے واں خط ۱۹۴

ترجمہ مکتوب مقدس حضرت میاں صاحب از اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۳ جنوری ۱۹۳۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہی مولا صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنیوالا ہے اے عزیز فرمان الٰہی کے اس محاسبہ سے ڈرتا رہ وان تبدوا الخ اور اگر تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو اللہ اسکا محاسبہ کرنیوالا ہے اور مانند اولئک کالانعام (اور وہی میں مانند چوپایوں کے) اپنے نفس کی خواہش میں بتلا نہ رہ یاد فاذکرونی اذکرکم ہمیں یاد کرو ہم تمہیں یاد کریں گے کے مراقبہ میں غور کر اور دل کی آنکھ بصداق وجوہ یومئذ الخ مشاہدہ آہی کے نظارہ میں مگن ہو کر اور اسکا نظارہ کر اور فاستقم کما امرت الخ موافق حکم الٰہی مستقیم رہ اور وہ جو جہاد کرنے کے بعد ہمیں استقامت وطلب صادق کے زور وعا ہر کہ کھڑا ہے گا ہم اسکو اپنی راہوں کی طرف ہدایت کریں گے، ہر جائے تاکید وہ ان اللہ اشتری الخ اور اسنے مومنین کی جانیں اور انکے اموال جنت کے عوض خرید لئے ہیں اس کے بازار میں کسی قیمت کے قابل ٹھیرے اور اس سرمایہ سے تو دین خالص کی پونجی بصداق الا للہ الدین الخالص (ہو خبردار کہ خدا ہی کے لئے دین خالص ہے) حاصل کر سکے۔ خبردار اس طرح کی کوشش سے کوئی بھید اسرار الٰہیات سے تجھ پر کھل جائے

بضاعت دین خالص اِلَّا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِص
حاصل کنی۔ شاید رمزے از اسرار وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰی
خَطَرٍ عَظِیْمٍ بر تو کشایند و از لوامع انوار قَمَنْ
شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ
ضعاے بر تو تابند۔ از حضیض قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ
پاے ہمت نہی۔ دیر اوج وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی عبور
کنی و بمنشر اقبال ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ
یَّشَآءُ و بشارت چنیں دہ رساند اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ و
رِضْوَانٍ جَنّٰتٍ تَرْضَی اللّٰہُ عَنْھُمْ ندا در دہد کُلُوْا
وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓئًا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ زیادہ السلام
خیر الختام الراقم العاجز محمد نذیر حسین

مکتوب یکصد و نود و پنجم

دربارہ اطلاع خیریت مولوی عبد الرزاق و محمد ایوب صاحبان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مشہود رائے سامی باد کہ دریں جا ہمہ خورد و کلاں بخیریت ہستند نوعے اندیشہ و تردد نخواہند نمود خصوصًا ہر دو برخورداران عبد الرزاق و محمد ایوب بخیر و عافیت می خوانند و روزہ رمضان می دارند و ایں عاجز یازدہم ماہ مذکور مع الخیر در بخار رسید و از رنج سفر آسودہ شد و خطے بنام شاہ صاحب روانہ می کنم اگر ملاحظہ نمودہ بمشارالیہ رسانیدہ خواہند و از لفظم قاصر ہر چہ ناصب

کیونکہ والمخلصون علی خطر عظیم مخلص بڑے خطروں میں ہیں اور افمن شرح الخ کیا ایسا نہیں کہ جس کا سینہ اللہ کی جانب سے اسلام کیلئے کھل چکا ہے پس وہ اپنے رب کیطرف سے نور پر ہے کہ انوار میں سے کوئی شعاع میرے اوپر چمکنے لگے تاکہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ کو فرما دے کہ دنیا کی پونجی (جو ہے) کی پستی سے عمل کر تو اپنی ہمت کا پیر باہر رکھ کے اور وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی (اللہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے) کی بلندی پر توجہ جائے اور ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ الخ یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہے) کی بشارت دینے والا اقبال مندی کی یوں بشارت دے کہ لَا تَخَافُوْا الخ خبردار نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوش ہو اس جنت سے تم کو وعدہ دیا گیا ہے) اور جنت النعیم کے دربان اللہ ان سے راضی ہو) ندا کریں کہ کُلُوْا الخ (کہ جی بھر کر کھاؤ اور پیو بدلے اس کے جو تم کرتے تھے)۔

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

ایکسو پچانوے واں خط

لڑکوں کی خیریت کے بارے میں اطلاع دی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح رائے عالی ہو کہ یہاں سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں کسی قسم کا فکر نہ کریں خصوصًا دونوں صاحبزادے عبد الرزاق و محمد ایوب اچھی طرح ہیں اور پڑھ رہے ہیں رمضان کے روزے بھی رکھ رہے ہیں۔ اور یہ عاجز ماہ رمضان کی گیارہ تاریخ بخیر و عافیت دہلی پہونچا راہ کی تکان سے آرام پایا۔ ایک خط شاہ صاحب کے نام روانہ کرتا ہوں اسکو پڑھ کر انہیں پہونچا دیں میری عقل

دانستم نگاشتم آئندہ آنصاحب مختار اند بہر حال استدعائے ظاہری کردہ قبول خواہند نمود انشاء اللہ الرحمن موافق شرع شریف انجامے شود خاطر جمع دارند و جواب ان از شاہ صاحب طلبیدہ ارسال دارند و بہر یک از خورد و کلاں نام بنام دعا و سلام بصد آرزو برسانند تفصیلش دریں وقت متعذر است برادر گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب از حال من اطلاع خواہند داد کہ بنا بر ضرورت شدید از ملاقات ایشاں محروم ماند۔ او جامع المتفرقین سبیے سازد کہ باز چشم دو چار شود آمین رب العالمین۔ زیادہ سلام خیر الختام

از محمد حسین السلام علیکم و باقی کیفیت حال از خطیکہ عنقریب فرستادہ شود بوضوح خواہد پیوست۔

مکتوب یکصد و نود و ششم ۱۹۶

در تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح باد کہ نا گاہ رقیمہ سامی رسیدہ دربارہ رحلت برخوردار مرحوم غم و الم و کوفت جاں سوزاندم انداخت و ہر گونہ افسوس صد افسوس بر دل شکستہ منزل پرداخت لیکن از مشیت ایزد تعالیٰ بجز صبر و شکیبائی دم زدنی نیست و محل شکوہ و شکایت ندارد مالک الملک است ہر چہ خواہد کند در ممالک محروسہ خود دریں حال از طرف من عاجز والدین مغفور و مرحوم را تسلی و تشفی بدہند کہ صبر و استقامت و استرجاع بحضرت او خالق کائنات بخوشی تمام اختیار نمایند کہ بندہ را چون و چرا زیب نہیں

ناقص میں جو کچھ آیا لکھ دیا آئندہ وہ مختار ہیں بہر صورت ظاہری طور پر استدعا کر دی ہے قبول فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ موافق شرع انجام ہو جائیگا خاطر جمع رکھیں اور شاہ صاحب سے اس کا جواب لیکر مجھ کو لکھیں اور ہر چھوٹے بڑے کو نام بنام سلام شوق پہنچا دیں زیادہ تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ برادر گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب نے میرے حال کی خبر کی ہوگی کہ ایک زبردست ضرورت کی وجہ سے اُن سے ملاقات نہ کر سکا محروم رہا جامع المتفرقین کوئی سبب ایسا پیدا کر دے کہ پھر ملاقات ہو آمین رب العالمین زیادہ السلام خیر الختام

محمد حسین کی طرف سے السلام علیکم باقی کیفیت بعد کے خط سے جو عنقریب بھیجا جائیگا ظاہر ہوگی۔

ایکسو چھیانوے واں خط ۱۹۶

تعزیت یعنی عذر خواہی کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین کی جانب سے برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح ہو کہ اچانک رقیمہ گرامی برخوردار مرحوم کی رحلت کا پہونچا۔ گویا غم و الم کا پہاڑ آپڑا بیحد افسوس دل شکستہ منزل کو ہوا لیکن حکم خدا کے آگے دم مارنیکی مجال نہیں اور شکوہ شکایت کا موقعہ محل نہیں وہ مالک الملک ہے اپنی حکومت میں جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسی صورت میں میری طرف سے مرحوم و مغفور کے والدین کو تسکین خاطر کر دیں کہ صبر و استقامت اختیار کریں اور خالق کائنات کی درگاہ میں بخلوص دل توجہ کریں کہ بندہ کو چون و چرا زیب نہیں

نمی رسید و ہم چنیں، بخدمت شریف شاہ صاحب خواہند گفت قطعۂ خط بنام شاہ صاحب ہم می رود ہزار تشفی و تعزیت خواہند فرمود چہ عالم مجبوری است مخلوق را سوائے صبر و سکوت چارہ نیست ذائقۃ الموت جز ہمہ لاحق و انصاحب نیز بصبر و شکر گرایند و دعائے مغفرت برائے او فرمایند در بیخا ہمہ خورد و کلاں بخیریت اند و از من بہمہ خورد و کلاں دلا سا و تسکین خواہند داد

زیادہ السلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد نود و ہفتم

در باب تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم عزیز القدر میر توسل حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ بالخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح یاد کہ نامہ نامی مشعر بجز وحشت اثر انتقال برخوردار بشیر الحق مرحوم رسیدہ کاشف مدعا گردید و انچہ رنج و الم بر دل حزین پر غم ازین مستولی گشت خداوند کریم علیم است لیکن از قضا و قدر ایزد مقتدر چارہ نیست و بجز وظیفہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ دم زدنی نہ ہ

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ✣ میر سد آں روز کہ ما ہم رویم

برخوردار عبد الرزاق مدعمرہ کو دل سے صبر و شکر کرنا لازم ہے خداوند قدوس نعم البدل عطا فرمائیگا ہ

در ریاض آفرینش خاطرے آسودہ نیست

برگ عیش ایں چمن جز دست بر ہم سودہ نیست

خندۂ گل می دہد یادے ز آغوش وداع

دیتی اور اسی طرح شاہ صاحب کی خدمت شریف میں کہیئے گا۔

ایک خط شاہ صاحب کے نام جارہا ہے ہر ممکن طریقہ سے انکی تعزیت تشفی کر دیجئے گا کیونکہ بے بسی کا عالم ہے مخلوق کو صبر و سکون کے سوا چارہ نہیں ہے، موت کا مزہ سب کو چکھنا ہوگا۔ آپ بھی صبر و فکر سے کام لیں اور اسکے واسطے مغفرت کی دعا کریں۔ یہاں پر سب طرح خیر و عافیت ہے بال بچے اچھی طرح ہیں میری طرف سے سب کو دلاسا و تسکین دید بجئے گا۔ زیادہ السلام خیر الختام۔

ایکسو ستانوے واں خط ۱۹۷

عذر خواہی کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مطالعہ گرامی برادرم عزیز القدر میر توسل حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ بالخیر و العافیت فی الدارین کے مطالعہ گرامی ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے بعد واضح ہو کہ آپ کا خط خبر وحشت اثر لایا۔ انتقال پر ملال برخوردار بشیر الحق کا معلوم ہوا اس کا صدمہ جو کچھ میرے دل پر گزرا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے لیکن حکم الٰہی کے آگے سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ کہنے کے دم مارنے کی جگہ نہیں ہ

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ✣ میر سد آں روز کہ ما ہم رویم

برخوردار عبد الرزاق مدعمرہ کو دل سے صبر و شکر کرنا لازم ہے خداوند قدوس نعم البدل عطا فرمائیگا ہ

در ریاض آفرینش خاطرے آسودہ نیست

برگ عیش ایں چمن جز دست بر ہم سودہ نیست

خندۂ گل می دہد یادے ز آغوش وداع

✣ در بہاراں نالۂ مرغ چمن بیہودہ نیست ✣

دریں جا ہمہ بخیریت اند و خیر و عافیت شمامی خواہند و ہمہ خورد و کلاں دعا و سلام ما بر سانند ہ دعا از من اجابت از خدا باد ✣

ترصد کہ گاہ گاہ از خیر خیر از بار کا مگاری نمودہ باشند

زیادہ السلام خیر الختام۔

✣ در بہاراں نالۂ مرغ چمن بیہودہ نیست ✣

اس جگہ سب طرح خیریت ہے اور آپکی خیر و عافیت چاہتے ہیں سب چھوٹے بڑوں کو میرا سلام و دعا پہونچا دینا۔ دعا کرنا میرا کام ہے قبول کرنا خدا کا امید ہے کبھی کبھی اپنی خیر خیر سے کامگار کرتے رہا کریں گے فقط زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو اٹھانوے واں خط ۱۹۸

مولوی میر شاہجہاں کیطرف سے حضرت مجددؒ کی عالیت سخت کا ذکر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✣ برادر گرامی و الاقدر مولوی شیخ محمد عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از عاجز میر شاہجہاں بعد السلام علیکم علی من لدیکم واضح رائے محبت پیرائے ہو کہ آپ کا خط جناب میاں صاحب قبلہ مدظلہا کی خدمت میں آیا جناب ممدوح نے مجھے حکم دیا کہ جواب لکھ دو (عرض کرتا ہوں) ہمارا تو دل آپ کے واسطے بہت بیقرار ہو گیا ہے اور کئی بار دل میں بھی جوش آیا اور اٹھا کہ چلے چلیں پھر ہم نے اپنی حالت کو دیکھا تو یہ امر محال معلوم ہوا کیونکہ پیشاب کی ہمکو بار بار تکلیف ہوتی ہے اور ہر جگہ آنا نہیں ہو سکتا اور اٹھتے بیٹھتے میں بھی تکلیف ہوتی ہے اعضائی قوت سلب ہو گئی ہے یہاں تک قدرت کمی ہو گئی کہ کبھی سالم اور کبھی غیر سالم ہوتے ہیں ایک آنکھ سے روشنی بالکل جاتی رہی ہے دوسری میں نقصان کے ساتھ ہے سماعت بالکل بند ہے ہم کو اب حضر میں اور ہی گھر ہے صدا تکلیفیں ہیں پھر اتنا لمبا سفر ہم سے کیونکر ہو سکے۔ تم نے اپنی سعادت مندی سے سب آسانیاں کر دیں اور اعلیٰ درجہ کی گاڑی کے واسطے بھی لکھدیا مگر ہم کیا کر سکتے ہیں اور ہم کیا کریں کہ ہم کو کسی طرح یہ کام چلتا ہوا معلوم نہوا ناچار انکار کیا۔ اللہ تم کو شادی مبارک کرے اور خرمی و خرسندی دے اور انجام بھی بخیر کرے ہم تمہارے معاملہ کیلئے یہیں بیٹھے دعا کرتے ہیں تم اور ہم کو دل خیال و شوق سے دیں سمجھو اور مجبوری کے سبب معذور رکھو۔

میاں صاحب قبلہ مدظلہا کی بہت سے بیان کا تھوڑا خلاصہ ہے جو میں نے لکھا برادر محبت گستر میں کیا بیان کروں کہ میاں صاحب نے کس شوق اور حسرت سے یہ بیان کیا ہے کہ بھائی ہم کیا کریں ہمارا تو اب یہ حال ہے اور ہمارا تو دل آپکی محبت میں تڑپ رہا ہے۔ مگر اب ہم گھر سے مسجد تک بھی ڈولی میں اور کبھی پیدل آتے ہیں تو تھک جاتے ہیں کیا کریں۔

مجھے کبھی کے اپنے لکھے ہوئے شعر یاد آئے کہ ایک خط ہی کے جواب میں میں نے لکھ دئے تھے ہ

بلبل ما راست چمن آرزو ✣ ہائے مگر طاقت پرواز کو ✣ چند پداشت بہ بندش گیخت ✣ کشمکش دام پر و بال ریخت

بسلے وا ماندہ ام اندر قفس ✣ نالہ ام اینست کہ اللہ بس ✣ اور نوٹ کی رسید کی بابت فرمایا کہ خاطر جمع رکھو پہونچ گئی ہم کو یاد پڑتا ہے۔ کہ غالباً ہم نے بعد دیں دستخط کر دئے تھے اب لکھا نہیں جاتا اکثر خطوط اور دل لکھوا کے پڑتے ہیں۔

برادر ! ہم تو میاں صاحب مدظلہٗ کی نہایت ضعف و ناتوانی سے ہر وقت اندیشہ اور خطرہ میں رہتے ہیں اور ایک ایک سانس ان کا نسیم جنت کا جھونکا اپنے حق میں جانتے ہیں اور ایک ایک اُن کے دم کو تخت سلطنت سمجھتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی عمر میں برکت اور زیادہ دے اور اعضاء کی قوت کا عود کرنا تو نا ممکن اور محال نہیں اللہ اپنے فضل سے ان میں قوت بخشے ۔ ہے یہ ہی کہ اب ضعف پیری غایت النہایات کو پہنچ گیا ہے میری طرف سے آپ کو اور آپکے عزیزوں کو سلام علیک اور مبارکباد پہنچے کبھی برس دو برس میں مجھے بھی خط خیریت لکھدیا کریں تو محبت قدیمانہ سے بعید نہیں ۔

از طرف عاجز کا سن ہدیہ سلام برسد ۔ راقم ۔ محمد نذیر حسین

ایکو ننانوے واں خط

وصولی منی آرڈر کا حال و شکریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ از سید محمد نذیر حسین بگرامی خدمت فیض درجت جناب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ واضح باد کہ مبلغ پچیس ۲۵ روپے بذریعہ منی آرڈر مرسلہ آنجناب وصول پاکر کاشف مرام ہوا ۔ جزاکم اللہ مجزاء موفورا ۔ اِنْ کَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ۔ ہم بسبب ناتوانی وضعف بصر کے نوشت خواں سے معذور ہیں ۔ زیادہ السلام خیر الختام

از عاجز سید عبد السلام بعالی خدمت فیض درجت جناب مولوی صاحب مدجدہٗ ۔ بعد السلام علیکم وشوق ملاقات مسرت کے واضح ہو کہ جناب میاں صاحب مظلہٗ العالی بہت ضعیف ہو گئے ہیں ایک آنکھ نے تو بالکل جواب دیدیا ہے ایک میں کچھ روشنی باقی رہ گئی ہے ہر دم غنیمت ہے اللہ تعالیٰ انکی عمر میں ترقی عطا فرمائے آمین آمین ۔ زیادہ والسلام ۔ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ

مکتوب دو صدم دوسوواں خط

حضور مجدوحہٗ کی علالت کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ فقیر سید عبد السلام بعالی خدمت مولانا مکرمنا معظمنا حضرت مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدانی زاد مجدہٗ ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہٗ کو میں نے جناب کا والا نامہ سنادیا جو ارشاد ہوا بجنسہٖ وبعینہٖ الفاظ میں لکھتا ہوں اور ان کو سنا بھی دیا گیا " تم نے میری خبر لی خدا خوش رکھے تمہارے بال بچے بندہ رہیں تمہاری عمر بڑی ہو تمہارے احباب بھی خوش رہیں تمہاری خیریت سنکر خوش ہوجاتا ہوں میں بارکاب ہوں سفر عقبےٰ درپیش ہے میرے چلے جانے کی خبر سن کر دعائے مغفرت کرنا تم میری نظر اور تجربہ میں جوان صالح اور باخیر لڑکے ہو ۔ تمہاری یاد جب مجھے آتی ہے تو دعا دیتا ہوں تمہاری عاقبت بخیر ہو درجہ دنیا و دین میں بڑھے ۔ اطمینان رکھو جیسا اسی نے تمہارے میرے ہاتھ میں کرنسی نوٹ

پچاس روپے کا دیا میری دوا میں کیا ایسا خرچ ہوگا ۔ میری دوا دارو کی کیا ضرورت ہے میری رہائی کے بعد ہرگز نہ رونا اسکے بدلہ میں بخشش کی دعا کرتے رہنا اور یاد رکھنا کہ شرک و بدعت نہ کرنا مجھ سے تم کو جو ملا ہے اسکو ضائع نہ کرنا

تمہاری ذانت و جودت کو میں نے پایا ہے جو درجات عنایت ہوئے ہیں انکو ہاتھ سے نہ دینا ہرگز نہ دینا ۔ اب مجھے نہ دوا درکار ہے اور نہ غذا جو میری غذا ہے اور تھی وہ اب بھی قائم ہے یعنی اذکار و اشغال مسنونہ بھولا نہیں ہوں اگرچہ قبر میں پیر سٹکائے ہوئے ہوں ۔ والسلام ۔

جناب مولانا صاحب ! یہ عبارت جو ارشاد ہوتا گیا تیزی سے میں لکھتا گیا ہوں آپکو حضرت بہت یاد کیا کرتے ہیں ۔ کیا آپ کو مولوی تلطف حسین صاحب نے آگاہ نہیں کیا ہے ۔ اب خدا اس دم کو قائم رکھے جس سے آپکی اور میری عزت ہے ورنہ آگے اللہ اللہ خیر صلاح ۔

مکتوب دو صدیکم ۲۰۱

در باب ادراک کوائف غدر وغیرہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مبدء کہ سبعہ معلقہ ذَاتُ الْبُرُوْجِ بِخَیْرٍ عَمِّ تَرَوْنَهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۔ انموذج از ابداع انشاء و لطائف ابداع اوست وسبعہ مسطحہ بقلموں وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ ۔ نقطہ امتحان خامہ اختراع او ؎

ازل تا ابد مدے از دفترش
زمیں تا زماں گوشۂ کشورش

از خرد بیخرد کہ خبر از انشا ندارد انشا حدش حسب منشور لا مع الندرو لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ آہ منشا سیاہی است ؎

گر خرد در رقم حمد و ثنا آں آید
خوں بدل آہ بلب اشک بمژگاں آید

و اعضا شکر نعمائش اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا و

دوسو ایکواں خط ۲۰۱

جواب میں کسی ناظم و ناثر کے جو مدرک حال غدر وغیرہ ہوئے تھے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایسا موجد کہ سات طبق آسمان نہ بتہ بدون ستون کے (کہ تم دیکھتے ہو اور نہیں ہے اُن میں کوئی سوراخ) نمونۂ نادر آفرینش و پاکیزگی ایجاد سے اسکے ہے اور سات فرش ہموار رنگ برنگ (اور زمین کو بڑی خوبی کا فرش بنایا ہم نے) اسکے اختراع کا نقطہ ہے ۔ نظم ازل سے ابد تک ایک مدہ ہے اسکے دفتر کا ۔ زمین اور زمانہ اسکے ملک کا کونہ ہے ۔ عقل بیوقوف کہ علم انشا پر دلالی کی نہیں رکھتی ہے ۔ اسکی تعریف کی انشا بموجب فرمان تاباں کے (اور اگر روئے زمین کے درختوں کی قلمیں بنائی جائیں اور دریا سیاہی ہو بعد ازاں سات دریا اضافہ کئے جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات صفت تمام نہیں ہونگے) منشا عدم ستائش کا ہے نظم اگر اسکی حمد و ثنا کرنے پر عقل آمادہ ہو ۔ خون دل سے آہ لب سے آنسو پک سے خارج ہو ۔ بجالانا اسکی نعمتوں کا شکر اگر شما

الملک ستایش آلائس وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً حق ناشناسی ہے

اے حیرت صفات تو بند و زبان ما
انگشت حیرت است زبان در دہان ما

چہ حمد جہاں آرائے چار چمن گیتی راکہ نے شکر فشان دخوطی شیریں زباں قلم راکہ نخستیں نبات بوستان قدم است برکنار جوبار چشمہ سار عقل اول کہ منبع زلال فطرۃ است نشو و نما داد و بوساطت آں خامہ بدائع نگار مصحف آثار باصابع تقدیر و انامل تدبیر و لپذیر رقوم عموم انام ایام و نقوش و نفوس خواص و عوام بروح تکوین و صفحہ ایجاد طرفہ رقم نہاد و قلم چابک رقم شیش نقش و نگار موجودات لاسیما صور زیبا منظر انساں راکہ مظہر قدرت برتر رحمان ماشہ جلک فیض سلک بِاَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ درکارگاہ صور خوبتر وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ حسن پرداز بالا نہاد کہ صد آفریں فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ درمعرض تحسین افتاد ہے

سبحان خالقے کہ بیارامت اردو حرف
زیں ہفت قبہ راکہ بشش روز برکشید
حکمش فگند بر سر شام اطلس شفق
واکسوں نیل راز سر صبح درکشید

بکاندازہ ہر کام موزوں و چہ بالائے ہر خلق و بیاں ہے

گرچہ الفاظ ہمہ پاک و معانی صاف است
ہر کہ اندیشہ کند وصف ادبی انصاف است

چہ ہر گاہ ایں گل ثنا راز شاخسار گلبن زباں معجز بیان کَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ کہ سیراب نم جوبار اوست شگفتن گیر دپس سزاست کہ حواس کوتہ اساس من دریں بیدائے ناپیدا دست تحیر گزیدہ تشنہ لب بمیرد ہے

من کجا و صلہ در خور حمدش زکجا

کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تو نہیں احاطہ کر سکتے، اور اسکی نعمت کے وصف لکھنے والے اپنی نعمتیں ظاہر و باطن سے تمکو بھرپور کر دیا نفس الامر میں جہالت ہے ہے نظم حیرت ہے کہ تیری توصیف میری زبان کو بند کر دیتی ہے۔ افسوس کہ باوجود منہ میں زبان ہونیکے قدرت بیان کی نہیں کیا عمدہ تعریف جہاں آرا ستکر نیوالے کی ہے کہ شکر بنا یا لا وطی شیریں زباں یعنی قلم کو کہ اولیں گھاس باغ ازل کا ہے کنارہ پر ندی عقل اول کے کہ کان پانی شیریں فطرت کا ہے سرسبز کیا اور بذریعہ اس قلم نادرات لکھنے والے معجزہ ظاہر کرنیوالے کی مدد سے انگلی تقدیر انگشت تدبیر موزوں کے خط تقدیر کو تمامی خلق اضہ کے اوپر تختہ ایجاد و پیدائش کے لکھدیا اور اپنی مشیت کے قلم زود رقم سے موجودات کے نقش و نگار کو خاص کر صورت خوش منظر انسان کو کہ اسکی صورت بلند کا مظہر ہے قلم فیض سے ساتھ اچھی صورت اور بہترین سانچے صورت کے (اللہ نے تمہاری صورت بنائی اور اچھی صورت عطا کی) ڈھالا اور بنایا۔ کہ لائق صد آفریں ہے۔ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ محل تعریف میں اسکے واقع ہوا ہے نظم۔ پاکی ہے ایسے خالق کی کہ دو حرف سے آراستہ کیا (اس سات طبق آسمان کو چھ روز میں درست فرمایا) اپنا حکم جاری کیا شفق پر (اور رات کی چادر کو صبح کے سر سے اتارا) ہر تالو اور زبان میں کہاں قدرت ہر گویائی و بیان میں کہاں قوت ہے نظم۔ اگرچہ سارے الفاظ پاکیزہ اور معانی واضح نہیں لیکن جو کوئی اسکے وصف میں شک کرے وہ بے انصاف ہے۔ کیونکہ جو قت یہ پھول تعریف شاخ گلاب زبان عاجز بیاں کَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ سے کہ سیراب نمی ندی سے اسکے ہے کھلنے لگے تو لائق ہے کہ عواس کوتاہ میرے اس میدان بے انتہا میں (حیرت سے کاٹ کر بیاں سے مرے ہے نظم۔ مجھ حقیر میں اس کی ثنا کی کہاں طاقت ہو سکتی ہے) یہاں پر فہم

دانش اینجا متحیر خرد اینجا لال است

لاجرم در ینمقام راز نفسی تمام بوا لہوسی لیکن جہما امکن

جاں سپاری در حق ثنا گزاری او باید تا بسایہ ثنایان عنایت باری سکان شکرتم لازیدنکم در آید زیرا کہ مفتاح فوز و کامگاری حمد بارگاہش تواند بود قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ ساحت فلکش از سمت زوال مصون است و سریر درگاہش از وصمہ انتقال مامون است تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ نعمت جلال احدیت اوست وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وصف کمال صمدیت او ہے

آن جہاندار یکہ ہر کہ ز طاعتش سر برکشید
روزگارش خط خذلان تا ابد بر سر کشید

وتحفہ صلوٰۃ و سلام کہ صدر صحیفہ آں بطراز اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ مرشح و محل تنافس باہم نشینان سبع ایاک و مورد نجاذب کروبیان و ملائک بود ہے

نوازش از مشعلہ پرتو قدس ملکوت
فیضش از قائمہ عرش جلال جبروت

نثار ذات بابرکات مجموعہ کائنات فہرست خرید و مکنونات وسیلہ خلوت آدم واسطہ ایجاد عالم اکمل نوع بشر ممدوح خلق اکبر شمہ ایوان جلالت ماہ آسمان رسالت فاتحہ مصحف وجود خاتمہ کتاب جود مطلع قصیدۂ سروری مقطع غزل پیغمبری قدوۂ مصطفین اختیار قدوہ مقربین ذوی الاخطار کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ درشانش آنکار و بخطاب افتخار وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ مختار و مختار لیل و نہار باد کہ از میامن کمالات ذاتش توقیع وقیع اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ برخوردین

حیران اور عقل گونگی ہے فی الحقیقت اس مقام میں زبان دراز ی بالکل فضول ہے ہاں حسب مقدور کوشش کرنی اسکے حق مدح کی ادائی میں چاہیے تاکہ بہترین سایہ باری میں (اگر شکرگزاری کروگے تم البتہ زیادہ دیں گے تم کو) داخل ہو کیونکہ حصول مراد کی کنجی اس کے درگاہ کی تعریف ہو سکتی ہے کہ اے مالک الملک تیرا فرخ فلک نشانی زوال سے مامون ہے اور تیری درگاہ کا تخت دائع انتقال سے محفوظ ہے (تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ) تعریف بزرگ وحدانیت کی اسکی ہے (تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ) صفت کمال استغنائے کلی اسکی ہے نظم:۔ اس بادشاہ کی بندگی سے جس نے روز ازلی کی ہمیشہ کے لئے رسوائی کا داغ پیشانی پر اسکے ثابت رہا۔ اور ہدیہ درود و سلام اس ذات پاک پر خط طغرا شروع صحیفہ کا انکے (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ) زیور فضائل سے آراستہ و مقام رغبت ساکنان ساتوں آسمان و محل نزول کافر شتگان کے ہوا ہے نظم:۔ سرفرازی روحانی مشعل سے مالک الملک کے و بخشش پایہ عرش بزرگ خداوندی سے۔ تصدق برکت والی ذات پر ہو جو باعث مجمع موجودات کے بیان کرنے والے موتی مخفی کے سبب پیدائش آدم علیہ السلام کے ذریعہ وجود دنیا کے کامل ترین نوع انسان کی تعریف کئے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بلندی محل بزرگی کے چاند آسمان نبوت کے شروع رسالہ وجود کے خاتمہ کتاب بخشش کے مطلع قصیدہ سروری کے مقطع غزل پیغمبری کے پیشوا، برگزیدہ لوگوں کے پیشوا بندگان مقرب صاحب عظمت کے۔ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ آپکی شان میں واضح اور ساتھ معزز خطاب وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ پسندیدہ حق سبحانہ و مقبول رات دن کے کہ مبارک کمالات ذاتی کے آپکے فرمان بلند مرتبہ والا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

که خلاف رائے معنی پرستان حقیقت گزیں و تقلید تیرہ دوران صورت بین است روئے نہ نہد بل از استیلائے گریبان سینہ محبت گنجینہ چوں آتش ہوا زدہ مشتعل گردد و از زیادہ شوق دیدار زہد سہ

ہفت دریا گر بہ شبنم تا بہ شم سیر نیز
شربت دیدار باید تشنۂ دیدار را

اگر بر مضمون دلپذیر اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ لطیف خیال روحانی آں مخزن فیضان ربانی بزانوے خاموشی دل خستہ نشستہ بودو تا گل بطلب گاری او لب نکشاید تن سودہ دل فرسودہ پروا دست بستہ

نشستہ بر سر راہ است گریہ و آہم
بیا کہ گوش بر آواز و چشم بر راہم

کہ ناگاہ مروح روح مرہم دل مجروح یعنی رشحات نامہ روح پرور نفحات شمامہ مرہم گستر ورایام نجستہ فرجام نگارندہ خامہ بدائع ارقام و رقم زدہ کلک مشکیں فام خدام کرام آں فائز شمائم الحکم وجائز المکارم بالزم والعلم صاحب القریحۃ الوفادۃ والطبیعۃ النقادہ ذو الخلہ و البلہ وسلالہ جلہ واجلہ سحبان منابر کمال محصوح دقائق وعضال حادس بنیان محبت وصداقت فارس میدان حدیقہ وحذاقت کہ بود در اطیب اوقات و رویۃ النفحات رسیدہ شربت سلام زلال پیام آں مستقیمان بستر ہجران و برشتہ دلاں زاویہ حرماں را سیراب گردانید و بر مشارب حلاوت زندگانی۔ ہم آغوش کامرانی و ہمدوش شادمانی رسانید از ریاض تحریرش روائح اخلاص رائح و از حدائق تقریرش فوائح اختصاص فائح سہ

مکتوب دلنواز تو آمد بسوئے من
گفتم مگر نسیم صبا از چمن رسید
یا آسماں مجمر خورشید عود ساخت
یا کاروان مشک ز راہ ختن رسید

ناقابل برداشت اس درجہ غالب ہوا ہے کہ خط و کتابت کے ذریعہ کہ یہ سب اسباب ظاہری ہے کسی طرح کم نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ غلبہ گرمی سے اسکے سینہ محبت کا دفینہ مثل آگ ہوا لگی ہوئی کے مشتعل ہوتا ہے اور لپک دیدار تک رسائی نپاتا ہے نظم:۔ سات دریا اگر پی جاؤں جب بھی آسودہ نہوں۔ شربت دیدار چاہئے دیدار کے پیاسے کو وہ مجبوراً بموجب مضمون پسندیدہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کے تصور میں آپکی مودب خاموشی سے مجروح دل بیٹھا ہوا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ جب تک پھول اسکی طلبگاری میں لب نہ کھولے اس عاجز فرسودہ دل کا حال مصداق شعر کے ہے سہ نظم:۔ گریہ و آہ کیساتھ سراپا بر بیٹھا ہوا ہے ؎ آکہ کان آواز پر اور آنکھ میری راستہ پر لگی ہوئی ہے ؎ کہ اچانک راحت رساں روح و مرہم دل مجروح کا یعنی خط قوت بخش روح خوشبو سے معطر پھاہہ مرہم کا مبارک زمانہ میں۔ لکھا ہوا قلم اعجاز رقم اور تحریر کیا ہوا قلم شکیں فام ملازمان بزرگ کا اُس بامراد سورج حکمت کے جامع کمالات بزرگی کے ماہر کھرے کھوٹے کے صاحب دوستی اور محبت کے خلاصہ بزرگان زمانہ کے منبر کمال کے سحبان ماہر مضامین مشکلہ و دقیق کے نگہبان بنیاد دوستی اور محبت کے سوار میدان تجربہ و دانائی کے ؎ تہا بہترین وقت و تازہ خوشبوؤں کے ساتھ پہونچکر نسرت سلام و آب شیریں پیام آپ کا اس مریض بستر جدائی و بھنا دل گوشہ نصیبی کو سیراب کیا۔ اور شیریں زندگانی کے گھاٹ پر پہونچکر بامراد و شادان کیا۔ باغ تحریر سے آپ کی اخلاص کی خوشبو ظاہر اور گلستان تقریر سے آپکی خصوصیت کی بو واضح نظم:۔ خط راحت بخش دل آپ کا وصول ہوا ؎ میں کہا شاید نسیم صبا چمن سے آئی۔ یا آسمان نے خور شید کی انگیٹھی عود کی بنائی ؎ یا سوداگراں مشک کا قافلہ ختن سے آیا ؎ اُس کی سطروں نے خوشی اور نور تاریکی ہجراں دیکھے ہوے کو دیا۔ اور سفیدی بین السطور کی اسکے کافوری

قویم کشیدند واز ماسعی مشکورش رقم فیض مشیم وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا در صفحہ ملت سمحہ زہرا نہادند سہ

مقصود آفرینش ایں طاق نیلگوں
فرہمائے دولت بے انتہائے اوست

گل تازہ بوستان رسالت کہ جبرئیل ہنگام وحی بلبل دلبستان سرائے اوست صلی اللہ علیہ و آلہ الامجاد و اصحابہ ذوی الارشاد۔

اما بعد سہ

صبا بحضرت گل عرضہ گیاہ ببر
پیام شام بدرگاہ صبحگاہ ببر

ایں پلس پلاس انداختہ نشان شورا بہ تیب و نشیب زہر آسیب چساں ازواب معاصی عرق فشاں در وقت واہیہ خروشاں شیفتہ آزد ہوا ہمچوں بلبل خوش الحان صبیح و مسا بمصاحبت گل زیبا در انتعاش و اہتزاز دلطوطی شیریں زبان ہر نخام و پگاہ ہمنشینی سرور عنا سرگرم و تیز پرواز و صدف سربستہ قلزم محبت بمطرت قطرات نیسان در انتظار دلولوئے ناسفتہ ابحار مودت بہ جستجوئے راس ثنایاں در اضطرار اگرچہ عرفاً و مجازاً در ہر دی زوجے آفتاب عالمتاب محبت پرتو انداختہ لاسیما علی معاشر انسانات کہ اشرف مخلوقات حضرت ودود و منعام جلشانہ بفحوائے آیہ کریمہ فَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا است لمعہ افروز گردیدہ کہ طالب بہ محبت غالب و مطلوب مغلوب لیکن از چشم بصیر و قلب منیر خیال فرمایند کہ در استیلائے محبت مطلوب غالب و طالب مغلوب و چوں تشریح ایں امر دقیق و فکر عمیق کار یست کہ اگر اشجار ابہار لیل و نہار زہر گی زبانی نمایدیکے از ہزار مودی نساز و نباید اشہب خند خرام اقلام ازیں جولاں گاہ مقام ببروی نتازد کہ اشتباق مالایطاق جسمانی بحدے مستولی گردیدہ کہ از وسائل رسل و رسائل پایہ دین مستقیم کا مستحکم ہوا اور سعی مقبول سے آپ کے فرمان فیض بھرا ہوا وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ دین سہل روشن طریق پر قیام پایا۔ نظم:۔ غرض اس دنیا کے پیدا کرنیکی ؎ انتہا روبہ دولت بے انتہا اسکی ہے۔ جبرئیل علیہ السلام باغ رسالت کے دربار وقت وحی کے بلبل احکام یاں تھے رحمت اللہ تعالیٰ کی نازل ہوان پر اور اولاد بزرگ و اصحاب رہنمائے خلائق پر اما بعد نظم اے صبا دربار میں پھول کے عرضی گھاس کی لیجا ؎ شام کا پیغام صبح کے دربار میں لیجا ؎ یہ مضطر گدڑی پوش مانند پانی شور کے پریشان زہر دکھ کا چکھنے والا عادت بدگناہ سے شرمندہ مصیبت کے وقت واویلا کرنیوالا فریفتہ حرص و ہوس کا بلبل خوش آواز کے مانند صبح و شام مصاحبت میں بہترین پھول یعنی معشوق کے مسرت کرنیوالا و مثل طوطی شیریں زبان کے ہر خام و صبح ہمنشینی میں سرور زیبا کے سرگرم و تیز چلنے والا و مثل سیپی منہ بند دریائے محبت کی واسطے بوند پڑنے ابر نیسان کے انتظار میں و مثل موتی غیر مند دریائے دوستی کی تلاش میں صاحب اہلیت کے بیقرار اگرچہ آفتاب دنیا کا روشن کرنیوالا اثر محبت کا ہر ذی روح پر ڈالتا ہے خاص کر جماعت انسان پر کیونکہ افضل ترین مخلوقات حق تعالیٰ کی ہے بموجب آیہ کریمہ کے فَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا هُمْ یہ بات محقق ہے کہ طالب کا مرتبہ محبت میں غالب ہوتا ہے اور مطلوب کا مغلوب لیکن اہل بصیرت و روشن ضمیر پر واضح ہے کہ غلبہ محبت میں مطلوب غالب رہتا ہے اور طالب عاجز۔ چونکہ بیان کرنا اس امر باریک فکر غائر کا ایک ایسا کام مشکل کا ہے کہ اگر ہر پھول و پتہ درختان موسم بہار کا زبان بن جائے اور شب و روز ثنا خواں رہے جب بھی ایک وصف اسکے ہزاروں اوصاف سے بیان نہ کر سکے اسلئے گھوڑ اقلم تیز رفتار اس میدان سے رخ باہر کرتا ہے کیونکہ شوق مواصلت

سطور فائض السرورش کہ نور بسواد بیجراں دیدہ داد و بیاض بیان اسود
کہ مرہم کافوری بر جراحت دلہائے غم رسیدہ نہاد کتابے مشتمل
بر عنایت موفور و خطاب محتوی بر مرحمت غیر محصور کہ بیاض آں از روے
صورت معارض عارض حور و مشاکل لمعہ نور و سواد مسطورش من حیث
اللفظ والمعنی مصداق آیۃ کریمہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ کہ کلبہ اخلاص
دردیشان دعاگو و زاویہ اختصاص مخلصان رضاجو از پرتو آں
نورۂ نُوْرُہٗ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ منور گردیدہ زہے مجموعہ
نگارین و خجے سفینہ دلنشیں کہ ہر صفحہ اش عروسی است زیباو
شاہدے عناد وشیرگان الفاظش مرہم آسا بعیسے نفساں
معانی آبستن و مخدرات معانیش در انجمن صفحہ مانند جواہر منظوم ہمہ
دست در گردن شاہدان عبارات رنگیں تمام سایہ پرور و نازنین
پیراہن حریر کاغذ در برکردہ و مروحہ صفحہ بکف گرفتہ از لب جوئبار
مسطر قد مے برنمیدارند و سایہ شمساد خامہ دمے نمی گذارند ایں
مجمع معانی مجموعۂ نکات مجموعہ نیست بل مخزن یاقوت و گوہر است
بزم است گلشن است و ندیم است و بذلہ سیخ شمع است و شاہد
است و شراب است و ساغر است زہے گلستانے است کہ پرورش
یافتہ زلال معانی کہ راستہ خیابان مسطر کشیدہ اش از نار طرۂ حور
طناب زدہ اند و چار چمن حاشیہ اش را از طلعت گلرخاں
گشادہ و پیشانی نسخہ بر استہ کاغذ حریر اوراق حد حجلہ نشینان
مقامات حریری سیمای آئینہ کردار صفحہ منظر نظر بازیہا ے
نظیری سے

بروے صفحہ مانند کافور
زہر فقرہ ہویدا طرۂ حور

ہر صفحہ اش بوبانے پر از گل صفیر خامہ در وے صوت بلبل
جذبہ اگر آنیۂ بطاقہ جلیل الرشاقہ کہ اگر بالفرض رشاقت اسلوب

مرہم دل غم زدہ پر رکھا - کیا خوب خط کہ مہربانی وافر پر شامل اور
کیا ہی عمدہ خطاب کہ شفقت بے انتہا پر محیط سفیدی اسکی ظاہر میں
مقابلہ کرنیوالی رخسارہ حور کی اور ہمشکل درخشاں نور کے اور سیاہی اسکی
سطروں کی باعتبار ظاہر و باطن کے مصداق آیہ کریمہ
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؛ کہ گھر اس مخلص دعاگو کا روشن اس محب
رضاخواہ کا اسکے عکس سے مثل (نُوْرٌ مَّثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ
روشن ہوا - کیا خوب مجموعہ منقش اور کیا بہتر بیاض پسندیدہ کہ
ہر صفحہ اس کا ایک دولہن حسین و معشوق زیباقد ہے کہ ریاں
اسکے الفاظ مثل حضرت مریمؑ کے عیسی معانی سے حاملہ اور
پردہ نشینان اسکی معانی محفل صفحہ پر مثل جواہرات
ترتیب دادہ کے باہم ہاتھ گردن میں معشوقان عبارت رنگین
کے ڈالے ہوئے و حریر کاغذ کا باریک پیراہن گلے میں پہنے ہوئے
اور شنگرفہ صفحہ کو ہتیلی سے پکڑ کر قدم باہر کنارہ حوض سطر سے
نہیں نکالتی ہے اور سایہ صنوبر قلم سے نہیں تجاوز کرتی ہے
یہ مجموعہ معانی نکتوں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ کھان یاقوت و جواہر
کی ہے محفل باغ پر بہار ہے عمدہ ہمنشین ہے لطیفہ گو ہے معشوق
ہے - شراب ہے - جام جم ہے کیا خوب باغ ہے کہ سیرابی
اس کی آب شیریں معانی سے کی گئی ہے کیونکہ راہ کیاری
رول کنیدہ کی اسکے ڈوری طرۂ حور کی تار سے بناکر ہموار کئے
ہیں اور چار باغ حاشیہ گلرخاں وسیع پیشانی کے دیدار سے نقل کے
ہیں اسکے اوراق ریشمی کاغذ لباس پردہ نشینان مقامات حریری ہے
پیشانی مانند آئینہ روشن کے بلفریب نظیری ہوے نظارہ صفحہ
کا سطح مثل کافور طرۂ حور کا اسکے ہر فقرے سے ظاہر ہے اسکا ہر صفحہ ایک
باغ پھولوں کا بھرا تھا ؛ اس میں قلم کی آواز مانند آواز بلبل کے
کیا خوب بلند پایہ کا رقعہ نادر غریب الوجود کہ اگر بالفرض نیک میرزا

امرأ القیس دو ثاقت طرز متنبی و فصاحت سحبان و بلاغت
حسان و مراسلات عبد الحمید و مکاتبات عبد الحمید و بذلہائے
ابی دلامہ و صنائع تاریخ وصاف و ہر چہ بریں نمط و طرز باشد
مجسم گردد و صورت ہیولانی و رزد و ہیکل جسمانی پذیرد کہ بمشابہ
ہمیں وسیلہ لطائف بر آید و بصورت ادراک مصور
گراید در نصورت قلم انداختن و دوات شکستن بصواب
اقرب و بعقل دور اندیش انسب کہ کہ کشش از دریافت بیروں
و شناختش از اندیشہ فکر پیشہ افزوں سخنوران رواں اگر در
تعریفش عاجز آیند حق شاں بطرف و عذر ایشاں مقبول
چہ بلیغاں حاظہ منشاں و اصمعی دوراں را یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ
وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا شرح خوبی و وصف
مرغوبی آں بزماں راست نیامد و عندلیب بیان را چہ یارا کہ
بر شاخسار رشش سراید دریں حال اگر مہر بر دہان دوات
نہم قصورے نے و اگر بند بر زبان خامہ گذارم دورے نے ہر چہ
نویسم بیش ازاں و ہر چہ گویم زیادہ براں است اِذَا لَمْ
تَسْتَطِعْ اَمْرًا فَدَعْہُ وَجَاوِزْہُ اِلٰی مَا تَسْتَطِیْعُ پس
ازیں رہ گذر عنان قلم شاد گام را منعطف ساختہ می آرم و مرام
بے سرانجام خود سے نگارم سے

تا کے از سخن سخن رایم
ہم بسر مطلب خود آیم

کہ وقوع حادثہ خونبار ایں اقطار فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ وَ
اَحْصَدُوْا مَا وَجَدُوْا وَحَتّٰی الثِّمَارَ وَالشَّعَارَ وَدَقُّوْا
کُلَّ دِمَامٍ وَدَیَّارٍ وَجَمًّا غَفِیْرًا قَتَلُوْا فِی الدِّیَارِ وَ
کَثِیْرًا صَلَبُوْا فِی الْمَصَارِ وَجَعَلُوْا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَا
اَذِلَّۃً وَ تَرَکُوْھُمْ فِیْ ھَوَانٍ وَصَغَارٍ نہ ازاں مقولہ

امرأ القیس دو ثاقت طرز متنبی و فصاحت سحبان و بلاغت
حسان و مکتوبات عبد الحمید و خطوط عبد الحمید و لطیفے ابو دلامہ
و تاریخ وصاف کی اور جو کچھ اس طرز پر ہو مجسم ہو و شکل مادی اختیار
کرے و صورت جسمانی قبول کرے اور مانند اس خط پاکیزہ
کے ظاہر ہو اور صورت معہودہ اختیار کرے ایسے حال
میں قلم دُال دینی اور دوات توڑ دینی مقرون صواب اور
عقل دور اندیش کے مناسب کیونکہ معرفت اسکی باریکی کا عقلا کے
غور و فکر سے باہر ہے زمانہ کے صاحب سخن اگر مدح سے اسکے عاجز
ہوں تو فی الحقیقت صحیح و عذر قابل قبول ہے کیونکہ بلیغان حاظہ
روش و اصمعی زمانہ اسکے مثل نہیں لا سکتے اگرچہ باہم ایک دوسرے
کے مددگار بھی ہوں) بیان خوبی و تعریف قبولیت کی اس کی زبان
سے ادا نہیں ہو سکتا و بلیل بیان کو کیا طاقت کہ شاخ مدح پر اس
کے بیٹھ کر مدح سرائی کرے اس حال میں اگر مونہ دوات کے مہر
لگا دوں تو کوئی قصور نہیں اور اگر زبان قلم کو مقفل کر دوں تو کوئی
بعید نہیں - جو کچھ تحریر کروں اس سے زیادہ ہے اور جو کچھ کہوں
اس سے بالاتر ہے (چونکہ کسی کام پر قادر نہو تو اسکو چھوڑ دو اور
مائل بہا سکی طرف جو تمہاری قدرت میں ہے) پس اس راہ سے
باگ قلم خوش رفتار کی موڑ کر معذور بے سروسامانی کا اپنی لکھتا ہوں سے
نظم :- کب تک فضول باتوں میں تضییع اوقات کروں لازم
ہے کہ اصل مقصد پر اپنے آؤں - واقعہ خونبار اس اطراف کا
بیان کے قابل نہیں باغی لوگ شہر میں گھس آئے اور جو کچھ مال متاع
پایا سب لوٹ لیا یہاں تک کہ کپڑا بوسی بھی نہ چھوڑا اور سارے
شہر و قریہ کو تہس نہس کر دیا بے شمار لوگوں کو گھر کے اندر قتل کیا
اور ایک بڑی تعداد کو سولی پر چڑھایا اور معززین لوگوں کو ذلیل
و رسوا کیا اور حالت ذلت و رسوائی میں چھوڑا اس حادثہ کے بیان

کہ بیاری خامہ دوزبان بقالب بیان آید اگرچہ دبیر دوراں در انشاء آں گراید۔ چنانکہ برہمگناں ناوک نشان است پس ازیں سبب دیدہ ایست پرقطرات حیرت وسینہ ایست پرشعلات حسرت کہ نوبت رنداشت حال وقلت مال وکسر جاہ وانہماک شعائر صدور یں نواح رسید واموال ودیار مستقطاع ومستباح گردید الحمد للہ حالتے دارم کہ شومی اعمال من اساس طربے کہ نہادہ بود بدست آمدہ ونامرادی برانداختہ وسخت ناسازگار مشرب مسرت و اطمینان را بشوائب شتات واختلال ناکامی مکدر ساختہ کہ از وصول بمقصد ومطلوب محروم است واز ادراک امانی دمرغوب نومیدی ہموم ہمدمں دریں عہد شوریدہ وزبوں گردوں بارہ نہیں دوں وزنان ناہنجار مدگار ہر سخرہ ومجنون فی الحقیقت راحت وفراغ بانی ایام ولیالی از اہل اسلام ایں حوالی درخیز عالم چوں خط سیروں عالم وحصول امانی ہر اعالی وادانی مانند جزء لایتجزی بالفعل غیر موجود ؎

جرعۂ زہر حوادث چو شکر می نوشم
از کف ساقی گردون فلک مینائی

فی الواقع ازیں زہر آشامی وچشیدن دردناکامی چارہ تدبیر کہ بحکم فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ۔ اگر عطائے بندہ واصل شود از خزائن ارادت الٰہی است واگر بفوائے وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ بلائے نازل گردد از کارخانہ مشیت بادشاہی دریں مرحلہ جاں فرسا جز بمدد توفیق رفیق راہ بمنزل مقصود نتواں برد و سوائے اعانت وکیل تسلیم بفوز مراد و سود نمی تواں شمرد ؎

چوں چنیں واقعہ گشتہ است ز تاثیر قضا
چارۂ کار رَضِیْنَا بِقَضَاءِ اللّٰہِ است

لیکن از ہب نسیم عنایت حضرت باری وَلَا تَیْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ

کے واسطے کوئی الفاظ نہیں ہیں کہ مدد سے قلم دوزبان کے احاطہ تحریر میں آئے اگرچہ سارے زمانہ کے منشی اسکے انشاء میں مصروف ہوں چنانچہ سب فرد وبشر پر تیر کے نشان ہیں اسلئے آنکھیں سب کی حیرت کے قطرہ سے پر ہیں اور جملہ سینے حسرت کے شعلے سے مشتعل ہیں کیونکہ نوبت تباہ حالی ونقصان مال وآبروریزی وبے حرمتی اللہ کے دین کی اس گردونواح میں پہنچ ہوئی اور تمامی مال وجان ضائع وتباہ ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ نادر حالت رکھتا ہوں درخت خوشی لگائے ہوئے کو بداعمالیوں نے میرے غم ونامرادی کے ہاتھ سے برباد کردیا کہ حصول مقصود سے محروم ودرک امید مرغوب سے کوسوں دور ایسا ہی وقت ہے وخراب میں زمانہ موافقت کرنیوالا ہر ذلیل وکمینہ کا لور عورتیں آوارہ جاں نثار ہر مسخرے ودیوانہ کی حق بات یہ ہے کہ آرام وفارغ البالی اس اطراف وجوانب کے مسلمانوں سے مانند براز کے خارج ہوگی و حصول مراد ہر اعلیٰ وادنیٰ کا مثل جزء لایتجزی کے مفقود ہوا ؎

نظم:۔ فکر کی طرح گھونٹ زہر حوادث کا پی رہا ہوں حوادث ایام ساقی فلک مینائی کے ہاتھ سے۔ واقع میں زہر نوشی دبادہ ناکامی چکھنے سے کوئی مفر نہیں ہے بحکم نہیں روکنے والا کوئی اللہ تعالیٰ کے فضل کو اگر بندہ بخشش پروردگار سے سرفراز ہو تو یہ عطیہ خزانہ عامرہ آلہی سے ہے اور اگر بموجب آیۃ کے وہی اللہ تعالیٰ بندہ پر قہر کرنیوالا ہے کوئی بلا نازل ہوا سکے انتظام سلطنت سے ہے اس منزل جاں فرسا میں سوائے توفیق آلہی کے راہ منزل مقصود کی طے کرنی مشکل اور بجز اعانت اللہ تعالیٰ کے وصول مراد بردشوار ؎ نظم:۔ جبکہ اس قسم کا حادثہ مشیت آلہی سے ظہور پذیر ہوا ؎ تو رضائے مولیٰ پر راضی ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں ؎ لیکن نسیم مہربانی ایزدی کے جھونکے سے بموجب مقولہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو ابھر وسہ حصول امید کا رکھنا چاہئے اور

استشاق روائح امیدواری باید کرد از ریاض رحمت پروردگاری کَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ استشمام کامگاری باید جست ؎

خوش باش گرچہ روز تو شب شد
بنا خوشی آخر نہ روز را سحرے ہست

درعقب وپیش ازیں اطاق نطق برمیان ناطقہ تنگ است وراہ گیر درفضائے حیراں پر تنگ۔ وآنچہ در اجرار مطابع استفسار واستشارہ شدہ بود پس نزد ایں بیچارہ دریں روزگار صورت منافع دراں نیست چہ دریں زماں ناقدردانی زہرہ جبیناں مقاصد در زیر سیہ گلیم مفاسد ہفتہ بنابران لیلائے سود وسلمائے بہبود وعذرائے منافع عشقبازی درکساد بازاری ندارند کہ خریداران مجنوں وشاں درکوہ ناداری متواری ہستند ونازنینان نگاریں طبع موزونان بعدم دل دادگاں مشتریاں خستہ دلاں درکوہسار زیرباری بجاں سپاری نشستند زیرا کہ لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید ؎

کجا است مجنوں تا عرض دادہ دریابد
نگار خانہ حسن وجمال لیلےٰ را

دریں صورت بفہم قاصر من درپے ساز بنیاد مطبع نشوند ودرپس اجرار آں ہرگز نروند کہ آخر کار دریں گلزار بجز خلیدن خار حسران امید بہاری نیست ؎ نہ گل نے لالہ نے سرو چمان است
بہار گلشنش آخر زمان است

پس انچنیں بمقتضائے المستشار مؤتمن بعرض عرض آمد آینده اختیار بدست مختار ہر کسے مصلحتے خویش نکو میداند۔ ترصد کہ گاہ گاہ از نسیم ریاض محبت نسیم گلستان مودت بلبل نغمہ سرائے گلبن یگانگی واتحاد وطوطی خوش نوائے گلزار یکرنگی دوداد یعنی از نامہ تودود خامہ مشام آرزوئے نقیر را بنفوح نصوح مراد وکامگاری معطر ومطراق فرمودہ باشند زیادہ ظلال فصاحت وبلاغت بر مفارق مرتقبان ارادت ہبوط وصعود باد باغ رحمت پروردگار سے اور نہیں ناامید ہو رحمت پروردگار سے خواستگار مراد رہنا چاہئے ؎ نظم:۔ خوش رہ اگرچہ تیرا دن رات سے بدل گیا ؎ کیا رات کے واسطے سحر نہیں ہے گویائی کا کمر بند کمر گویائی پر آگے پیچھے سے تنگ ہے اور اسپ سخن کجرنوالا میدان تحریر میں لنگڑا۔ افتتاح مطبع کے بارے میں جو کچھ استفسار ومشورہ طلب فرمایا تھا اس عاجز کے نزدیک فی زمانہ صورت فائدہ کی نہیں ہے کیونکہ ناقدردانی کی زمانہ میں حسینان مقاصد کسل سیاہ مفاسد میں مخفی نہیں اسلئے کہ منفعت کی لیلا اور بہبود کی سلمیٰ اور منافع کی گوایاں قابل عشق بازی کے نہیں ہیں کیونکہ خریدار لوگ مثل مجنوں کے بہاڑ نداری میں پوشیدہ ہیں اور نازنینان خوش وضع موزوں طبع خریداراں خستہ دلاں کی عدم توجہی سے پہاڑ زیر باری کے نیچے قریب المرگ ہیں کجا کہ لیلیٰ کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھنا چاہئے ؎ نظم:۔ کہاں ہے مجنوں تا کہ حسن خداداد کو دیکھے ؎ تصویر خانہ حسن وجمال لیلےٰ کو ؎ ایسے حال میں میری فہم ناقص کی اجرار مطبع کے خیال میں نہیں ہے کیونکہ انجام کار اس گلزار میں سوائے کانٹا خسارہ چبھنے کے امید بہار کی نہیں ہے ؎ نظم:۔ نہ گل ہے نہ لالہ ہے نہ سرو چمن ہے ؎ زمانہ بہار کا باغ کی آخر ہے ؎ پس یہ باتیں موافق مضمون المستشار مؤتمن محل بیان میں آئیں آئندہ اختیار بالکل صاحب اختیار کے ہے ہر آدمی اپنی مصلحت کو بہتر جانتا ہے۔ امید کہ وقتاً فوقتاً نسیم باغ محبت کی خوش بو گلستان مودت کی تراوت بلبل نغمہ سرائے گلبن دوستی واتحاد کی چہک وطوطی خوش نوائے گلزار یکرنگی ووداد کی خوش آوازی سے یعنی نامہ سرتاسر مہر ودوستی سے دماغ تازہ فیض بخش کرنے خالص مراد ومقصد کے معطر وتر وتازہ فرماتے رہیں گے زیادہ سایہ فصاحت وبلاغت کا سر امیدواراں فیض کے پھیلا ہو اور دراز ہو سے اللہ تعالیٰ کے

ترجمہ مولوی سید محمد عبد الحفیظ صاحب برادر زادہ حضرت میاں صاحبؒ اس خط میں غدر کے واقعات قلمبند ہیں۔ ۱۲

طرزِ تحریر القاب و آداب

خط کا سرنامہ اکثر اس طرح شروع کرتے کہ پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" لکھ کر دوسری سطر میں لکھتے "از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی" بخدمت شریف جامع حسنات و کمالات عزیزی فلاں، بخدمت بابرکت مولوی فلاں، بخدمت شریف مرجع آزادگاں مجمع افتادگاں وغیرہ وغیرہ القاب فواخر حال و مناسب شان مکتوب الیہ۔

پھر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون واضح بادٍ کے نفس مضمون شروع کرتے۔ اور کبھی سرنامہ یوں بھی شروع کرتے۔ "برادر دینی وفقکم اللہ بالخیر والطاعۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خاتمہ پر الراقم العاجز طالب الحسنین سید محمد نذیر حسین۔ جس خط میں اپنا نام سرنامہ پر نہیں لکھتے تو خاتمہ پر ضرور لکھتے کبھی از دہلی، روانہ از مقام فلاں، اور تاریخ بھی لکھ دیتے کبھی تاریخ نہ لکھتے۔ زیادہ تر خطوط فارسی میں تحریر فرماتے اور گاہ گاہ اردو میں بھی اکثر خاتمہ پر خطوط کے لکھ دیتے۔ "زیادہ السلام خیر الختام"۔

کام کرنے کی ہدایت

مولوی علیم الدین حسین صاحب مرحوم نگر مہنوی کو لکھتے ہیں: "الحمد للہ کہ بہ تحریر ایں عاجز نظر کردہ کار بند شدند اللہ جلشانہ اسعی عزیز را شکور گرداند آئندہ ہم ہمیں خواہم کہ بموجب مصرعہ ؎ آغاز کردہ برسانش بانتہا ؛ چیں مراتب طے کردہ خود را ایں عاجز را ماجور و مشکور تم گردانند۔ مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں: "او موفق حقیقی توفیق انیق عطا فرماید کہ شرح ابوداؤد کہ بطرز سہل و حل مطلب آغاز شد اتمامش نیز بہ احسن وجوہ مبارک باد ؎ دعا از من اجابت از خدا باد ؛ ایک اور خط میں مولوی شمس الحق صاحب کو ان کے بھائی مولوی شرف الحق صاحب کی نسبت لکھتے ہیں۔

مزاج مولوی اشرف الحق صاحب باعتدال اصلی بحال شد یا نہ و بچہ شغل مصروف مے باشند و فوق واکردہ باختتام خواہند رسانید یا معطل گزرانید ؎ وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود ؛ نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی ؛ آئندہ توفیق آنہی انیق باد۔

مولوی سید عبد العزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں:۔

علوم دین را کہ بمنفعت حاصل نمودند ضائع نباید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر ممکن باشد ورنہ درس بہ طالبان دادن بسیار مناسب است ایں ہم نہ باشد کتب بینی و شغل تالیف بسا مستحسن و پر خیر است۔

شکریہ

مولوی شمس الحق صاحب کو ایک خط میں لکھتے ہیں:۔ "انچہ ہدایا بوفور رافت فرستادہ بودند پس ہدیہ حبیب حبیب شدہ موجب نصیب پر حضیب گشت جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرَ الْجَزَاءِ فِی الدَّارَیْنِ وَکَانَ سَعْیُکُمْ مَشْکُوْرًا"۔

مولوی سید عبد العزیز فرخ آبادی کو ایک خط میں لکھتے ہیں:۔ "میں نہایت خوش ہوا کہ مبلغ اعانت مدرسہ کے لئے بھیجے۔ خدا برکت تمہاری کمائی میں دے سب لڑکوں نے خوش ہو کر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی اور سب کچھ حساب بھی بننے کا طے کر دیا؛ اللہ تم کو اور تمہارے بچے حمید کو زندہ اور تابع شریعت کا رکھے"۔

طلبہ کے حال سے اُن کے مربّیوں کو خبر دینا

مولوی شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں:۔ "مولوی محمد ادریس صحیح بخاری و ھدایہ شروع کردند الحمد للہ طبیعت شان سلیم است بارک اللہ فی علمہ"۔ ترجمہ مولوی محمد ادریس نے صحیح بخاری و ہدایہ شروع کی ہے طبیعت ذہین اور فہیم ہے اللہ انکے علم میں برکت عطا فرمائے۔

طلبائے عازمین کیلئے مشورہ

مولوی سید عبد العزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں:۔ "پیش فقیر آمدن سودے ندارد چندے از مولوی امیر احمد سلمہ صحبت درس گرم باید داشت بعدہٗ در بخارا رسیدن مضائقہ ندارد در مدرسہ قریب پنجاہ و ہفت طالبان علم درس می گیرند۔ در بخارا زیادت تپ و لرزہ است وقتیکہ سرمائے خفیف شروع شود در بخارا روند۔ بالفعل قیام ملتوی نمایند بلکہ بعد فراغ سنت نکاح آمدن مناسب است نمی دانم کہ انکار از نکاح مستفاد از کدام حدیث کردند۔ تجرد در رہبانیت خلاف اسلام است ما ورائے ایں از نکاح شغل درس و تدریس باز نمی ماند انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضوان اللہ علیہم و ائمہ سنت این سنت سنیہ را بجا آوردند از نکاح تزاید و ترقی نسل است اگر اولاد سعید بوجود آمدند ثواب از خدا خواہد رسید جناب قاضی صاحب و والد ایشان را شوق مناکحت شما بسیار است و ماشاء اللہ نقص شرافت و سقم نسب در میان نیست محض بحیلۂ طلب علم انکار خلاف عقل است بندہ فقیر برائے فراغ کتب شما ہمیشہ مستعد و موجود است پدر بزرگوار شما استفتا کہ بندیہ ڈپٹی شیخ کریم بخش رسانیدند جوابش دادم برائے استفادۂ ایشاں نقلش فرستادہ میشود اگر در صحت روایات کلامے باشد بے تامل نویسند چرا کہ نگاہے غائر و ذہن بلیغ بفضلہ دارند من کہ فرسودہ زمانہ شدم مباحث جوانانہ از کجا آرم ہر گاہ کہ از طالبان حل خواہش نتواں شد تجربہ پیراں نود سالہ در کار است قاضی صاحب مہماں نواز مزاج دارند ہنگام سفر بندہ از اللہ آباد و دہلی ہنگام قیام فقیر نواز شہا کہ نمودند ہمہ یاد دارم خوش قسمتی ایشان است کہ ایں چنیں کریم النفس شفیق یافتند از شامم جانانہ مرگ دختر مرحومہ خویش غلطی نمایند"۔

سفارش

ایک خط میں مولوی نور احمد صاحب مرحوم حافظ علی اکبر صاحب مرحوم و حافظ علی اصغر صاحب مرحوم و مولوی شمس الحق صاحب سلمہٗ و مولوی محمد اشرف صاحب سلمہٗ کو لکھتے ہیں:۔ "بر وفق اظہار و بیان مولوی محمد عرفان صاحب کہ مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی

ے جناب مولوی حکیم محمد ادریس صاحب حضرت مولانا مولوی شمس الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سعید اور لائق طبیب اور ہونہار عالم ہیں۔ خدا انکی عمر میں

محمد اشرف صاحب از حالات برکت سمات شان خوب واقف اند اعانت و رفاقت در ادائے قرض مغری الیہ بوجہے کہ نوشتہ اند مظہور آید زہے اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد بود زیرا کہ ایں خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم و از عمدہ صفات حضرت نبوت است کہ بالمؤمنین رؤف رحیم ہذا در حدیث صحیح وارد شدہ کہ ارحموا ترحموا یرحمکم اللہ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء در مشکوٰۃ و طبرانی و غیرہ مروی است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند کہ مسلمانان را می باید کہ در شفقت و حسن سلوک باہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن درد مند شود تمام تن بر فاقت او بے خواب ماند از ینجا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ در گلستان افادہ فرمودہ ؎ بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ❊ در آں صاحبان عالیشان فضائل جزل قرض دادن مخفی نیست کہ تا وقتیکہ مستقرض ادائے قرض نہ کند مقرض را ہماں قدر ثواب قرض دادہ مثل ثواب صدقہ برائے او نوشتہ مے شود و ثواب صدقہ دہ گونہ و ثواب قرض دادن ہیجدہ گونہ می شود چنانچہ بر آں صاحبان پوشیدہ نے دریں صورت آں صاحبان حسبۃً للہ شفقۃً علی خلق اللہ عاجز نامبردہ مضطر را مدد فرمایند و اجر بے حساب نزد رب الارباب ذخیرۂ عاقبت بشمارند ع ؎

بر من منگر و بر کرم خویش نگر ❊ و نیز بشکر نعمت رب العزت وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کافر ماشوند از جواب باصواب زود تر کامیاب فرمایند و مضطر و بیکس را از بار گراں رہا نمایند ۔

تعزیت

تعزیت کے خطوط میں مکتوب الیہ کے مذاق کی رعایت کرتے ۔ مولانا عبد اللہ قدس سرہٗ غزنوی چونکہ متشرع صوفی تھے ان کی تعزیت میں جو خط ان کے بیٹوں کو لکھا وہ یہ ہے :- " از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد اللہ و مولوی عبد الجبار سلمہم اللہ تعالیٰ باخیر ۔ بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح باد کہ از خبر انتقال جامع خیر و برکات موجب تاسف والم کمال روداد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وارحمہ واد خلہ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ ؎

واہ عبد اللہ فنا فی اللہ شد ❊ از جناب باریش تسلیم باد
چشمۂ فیض کرامت شان او ❊ رونق افزا چشمہ تکریم باد

ارحم الراحمین آن صاحبان را بر جادۂ شریعت بمیراث پدری فائز گناد و ایں عاجز بدعا و عافیت دارین شما بدرگاہ کبریا مستدعی می باشد قبول فرمایند ۔ زیادہ سلام خیر الختام ۔"

مولوی شمس الحق صاحب جو کہ سادہ وضع اور سادہ طبیعت آدمی ہیں اُن کو لکھتے ہیں :- " از حادثہ جانکاہ انتقال اہلیہ مرحومہ شما نہایت تاسف روداد ما را بجز اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ چارہ نیست بہر حال بہ صبر و شکیبائی گرایند و بشکر رب العلمین در آیند ۔"

دوسرے خط میں اُنہی کو ان کے ماموں کے انتقال پر لکھتے ہیں :- " از استماع خبر جانکاہ ہوش ربا یعنی انتقال مولوی علی احمد صاحب مرحوم موجب تاسف و رنج و الم از حد گردیدہ کہ از احاطہ تقریر و تحریر بیرون است اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ برخواندم

ودعائے مغفرت و رحمت برائے آں محمود العاقبت کردم و ہر اہم کرد و نماز جنازہ او نمودم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَدْخِلْهُ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ فِيْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔"

مولوی محمد علیم الدین حسین مرحوم نگر ہنوی جو کہ نہایت رنگین مزاج آدمی تھے ان کو لکھتے ہیں :- ؎

لشکر غم کی چڑھائی ہے خبردار ابدل ❊ مورچہ ٹوٹنے پائے نہ شکیبائی کا

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت بابرکت مولوی سید علیم الدین حسین سلمہٗ عن الزین والثنین :- بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، شہود خاطر باد کہ قدر و منزلت نفس مطمئنہ ؎

آن کہ نفس کلام حق گویا است ❊ کہ جہاں را برائے او آراست
وان کہ تن جامۂ خلافت حق ❊ جز بہ بالائے او نیامد راست

ازاں برتر و بلند تر است کہ محل تصرف و ترفع و منزل آسایش و تمتع او ہمیں سرائے فانی و تنگنائے عالم جسمانی باشد ؎

بہ خاکدان جہاں دل منہ کہ جائے دگر ❊ برائے مسکن تو برگزیدہ اند قصور

کہ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا اند ازاں است وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا اند التمائے دوامی اشارت بدان است پس روئے التفات از جانب جسم و جسمانیات گردانیدہ پس روئے التفات از جانب جسم و جسمانیات گردانیدہ پس پشت اندازد و بخطاب الطاف مآب يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ سرفراز و بدیدہ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ بنظارہ عالم ملکوت وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ سرمایہ کامرانی پردازد و جاوداں فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ بلذت انس و نعم وصال محبوب بمضمہ شادمانی نازد و اناں کہ دریں کون و فساد ایں سواد بے بنیاد حادثۂ جانکاہ کہ موجب صد نالہ و آہ بر انتقال اہلیہ مرحومہ شما کہ از دار ناپائیدار بہ دار القرار بہ فردوس بریں جانشیں شد و بہ جنت المأوی اقامت گزیں ؎

گر قلم بر سر غم نامۂ دوراں آید ❊ خوں بدل آہ بلب اشک بمژگاں آید

و بہ توقیع وقع وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ صبر جمیل باید و بہ منطوق لازم الوثوق كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ سرعبرت برضائے مولا فرو برد و دل کشا اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۔ جزع فزع نشاید ؎

بر جہد آہ جگر دوز چہ امکاں دارد ❊ سر زند نالۂ جاں سوز چہ امکاں دارد

ابواب مرحمت الٰہی چو مفتوح گردد منظوران را خلعت ابتلا بلباس بلا پوشانند و اسباب قرب و عنایت سبحانی چوں متعاضد شود جرعہ زہر حوادث از مشرب وا دیلا چشانند ؎

طالب خلعت نعمت ہم باشند دلے ؛ دولت آں بردہ کہ تشریف بالا یافتہ است

پس ازیں رہگزر بہ صبر و شکیبائی بہ خوش ادائی و بشکر گذاری جناب باری مستبشر باشند کہ نعم البدل عطا فرماید و جزائے جزیل بہ سبحہ جمیل افزاید آمین رب العالمین نعم آمین ؎

اپنی ہستی کو سمجھتا رہے برباد انساں ؛ چاغ صرصر نہیں جھونکا ہے یہ چوپائی کا

زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام

شیخ سے طلبہ اپنے گھر پر خط لکھواتے

مولوی نور محمد بہاری نے ایک خط اپنے والد حکیم محمد عبد الرزاق صاحب کو اپنی طرف سے لکھوایا اور میاں صاحب نے خاکسار ہی کے ہاتھ میں دیا کہ اسکی نقل کر کے مولوی محمد نور کو دیدو۔ میں نے دو نقل اس خط کی کیں ایک ان کو دی ایک اپنے پاس رکھ لی اس خط سے میاں صاحب کی پرانی انشاء پردازی پر روشنی پڑتی ہے اور اس خط کو اسی موقعہ پر درج کرنا مناسب تھا مگر چونکہ اس سے آپ کے اخلاق جمیلہ کو بھی گہرا تعلق ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ طالب علم کے کہنے سے ایسا چھوٹا چھوٹا کام بھی کیا کرتے تھے اسلئے یہیں درج کرتا ہوں وَھُوَ ھٰذَا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صبا بہ حضرت گل عرضہ گیاہ ببر
اے صبا پھول کے دربار میں عرضی گھاس کی لیجا

پیام شام بہ درگاہ صبح گاہ ببر
شام کا پیغام صبح کے دربار میں لیجا

قبلۂ لمعات لطائف قدسیہ کعبۂ منجات طرائف انسیہ مجدد شرع متین مہد حق المبین مجمع مفاخر جلیہ منبع مآثر علیہ ادام اللہ دولتہ ممدودۃ الرواق وصولتہ مشدودۃ النطاق ؎

نورانی لطائف قدسیہ کے قبلہ پاکیزہ و بزرگ انسان کے کعبہ تجدید کرنیوالے شریعت مستحکم کے درست کرنیوالے صریح حق کے مجمع بزرگی اور عظمت کے کان بزرگی و عظمت کے ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ دبدبہ دولت کو آپ کے بقائے زمین و آسمان تک

سبقِ اشک رواں از ورقِ گل دارم
اشک رواں کا سبق ورق گل سے لیتا ہوں

نامہ پاک تر از دیدۂ بلبل دارم
نامہ صاف و پاکیزہ زیادہ آنکھ بلبل سے ارسال کرتا ہوں

مروح روح و مرہم دل مجروح یعنی رشحات نامہ روح پرور و نفحات مراسلہ مرہم گستر کہ دریں ایام خجستہ فرجام نگاشتہ خامہ بدائع رقم و رقم زدہ کلک مشکیں فام خدام کرام والا مقام حبیب جانہائے پاک۔ طبیب دلہائے غمناک در اطیب اوقات و رویۃ النفحات گذشتہ

راحت دینے والا روح کا مرہم دل زخمی کا یعنی خط روح افزا نامہ مرہم دل خستہ کا زمانہ مبارک میں لکھا ہوا قلم نادر رقم و تحریر کیا ہوا قلم مشکیں خادمان والا کا محبوب دل پاکان و طبیب دل غمزدگان کا بہترین زمانہ میں خوشبوئے گلاب کی مانند ورود پاکر شربت دعا و سلام و پانی شیریں پیام برکت بھرے

شربت تحیہ و سلام و زلال پیام برکت التیام آں مستسقیان بستر ہجران و خستہ دلان ردایہ حرماں را سیراب گردانید و اشتعال حرارت غریبۂ مہاجرت کہ خلاف مقتضائے طبیعت بشری و موث انواع اعراض و کدورت سپری بود تسکین پذیر گردید سطور فائز السرور ش کہ نور بسواد دیدہ ہجراں دیدہ داد و دیباض بین السطور ش کہ مرہم کافوری بر جراحت دلہائے غم رسیدہ نہاد ؎

ہزار شکر کہ فرخ رخے مسیح دمے
ہزار شکر کہ مبارک صورت مسیح دم

مصور از قلم صنع ضد نخجستہ رقم
مصور قلم صناعت سے اگرچہ تو تصویر بہتر

ہزار داغ بدل داشتم زدست غمش
غم کے ہاتھ سے ہزار داغ دل میں رکھتا تھا

بہ کنج ظلمت غم تنگ دل ہمے مردم
گوشہ تاریک غم میں تنگ دل ہو کر مرتا

الحمد للہ و المنۃ للہ ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
دوست نے میری گردن میں ڈوری ڈالی ہے

ناگاہ ایں مذنب اواہ در بزم گاہ درس صحاح ستہ کہ از کلمات طیبات مبارکات آں سرور مفخر موجودات کہ محل تنافس تخت نشینان سبع ابانک و مورد تجاذب کروبیان ملائک است کمر ہمت بستہ بہ تحصیل آں نشستہ ہزار رحمت جاں آفریں بر جان پاکش کہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

ہوئے سے اس مستسقی بستر جدائی و زخمی دل گوشہ بدنصیبی کو سیراب کیا اور شعلہ دل حرارت غریبہ جدائی کو کہ مخالف طبع انسانی کے ہے اور پیدا کرنے والا اقسام عوارض و کدورت کے تھا تسکین و طمانیت بخش ہوا اسکی سطریں بھری سرور کی نور بخش دیدہ جدائی کی اس کی بین السطور کی سفیدی مرہم کافوری زخمی دل غمزدہ کی ہوئی ؎

حیات بخش دلم شد بر شحۂ قلمے
اپنی ترشح قلم سے حیات بخش میرے دل کا ہوا

کشد دلے نہ کشد زیں نخجستہ تر رقمے
کھینچے ولیکن نہ کھینچے اس تصویر سے اعلیٰ تصویر

کنوں نماند بجز داغ فرقتش الملے
اب کوئی نہ رہا سوائے داغ فرقت غم کے

اگر ز آب حیاتم نمے رسید نمے
اگر پانی حیات سے نمی نہیں پہونچتی مجھے

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے ؎

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست
لیجاتا ہے جہاں اس کی مرضی ہے

جنابا بندہ گنہگار مجلس درس صحاح ستہ ہیں کہ کلمات مبارک سرور موجودات کے ہیں جس کی رغبت و حرص ملائک ہر طبقہ آسمان کے کیا کرتے ہیں کمر ہمت کی باندھ کر حصول میں اس کے مشغول ہوا۔ ہزار رحمت اللہ تعالیٰ کی اس جان پاک پر ہو کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ہزار جاں نثار روضۂ منور و ضریح مقدس خواجہ کائنات خلاصۂ موجودات۔ باد ؎

محمدؐ کافرینش ہست خاکش

محمد رسول اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، کی پیدائش سے ہے

آں مبارک قدمے کہ بہ میامن انوار ہدایتش دیجور غوایت منقشع گشت وازدلالت رسالتش جادۂ عیار ضلالت بطریق مستقیم ہدایت مبدل شد وازیمن کمالات ذاتش طغراء اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ برمشور دین قویم کشیدند واز مآثر سعی مشکورش رقم وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا برصفحہ ملت بیضا نہادو سابقہ رحمت الٰہی کہ ہر معجزے را زمانے مقرر و ملتے را مدتے مقدر گردانید برچہرۂ ہر زمانے تابندہ وآثار ملت اورا بر روئے ہر مکانے پائندہ داشت ومعجزات باہرۂ اورا تادامن آخر الزماں بطراز بقا مطرز و شعار شریعت ظاہرش را تا نفخ صور بسمت ظہور موسوم گردانید وقرآن برہان قدیم بینہ صدق اورا تا ابد ندار فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ می زند وفحوائے دُرنطاش لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ قواعد ملت اورا تاقیامت استحکام می دہد ؎

مقصود ز آفرینش ایں طاق نیلگوں

غرض اس دنیا کے پیدا کرنے سے

طاؤس بوستانِ رسالت کہ جبرئیلؑ

باغ رسالت کے مور کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام

درپردہ مبارکہ لاجرم کلام مجید آسمانی وتنزیل حمید فرقانی کہ اعظم معجزات محمدی وواضح براہین احمدیؐ است وبصفت

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ہر وقت تصدق روضۂ منور و قبر اقدس پر سردار دو عالم

وخلاصہ موجودات کے ہو ؎

ہزاراں آفریں برجاں پاکش

ہزاروں تعریف و درود آپ کی جان پاک پر نازل ہو

ایسا قدم مبارک کہ برکت روشنی ہدایت سے آپ کے گمراہی کی تاریکی زائل ہوئی اور شمع رسالت سے آپ کی جگہ تیرہ و تاریک ساتھ طریق مستقیم ہدایت کے مبدل ہوئی اور برکت کمالات ذاتی سے آپ کے حکم اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

کا اوپر فرمان دین قویم کے لگایا گیا اور آپ کی سعی پسندیدہ سے وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا صفحہ ملت پر ثبت کیا گیا روز ازل میں اللہ جلشانہٗ نے ہر معجزہ کے واسطے مدت معین و ہر ملت کے واسطے مقدار مقرر کی تاکہ اسی مدت میں جلوہ گر ہو اور آثار ملت کو ہر خاص و عام کے واسطے ثابت و برقرار رکھا اور معجزات جلیہ کو آخر زمانہ تک قائم و دائم رکھا اور ظاہر شعائر اسلام کو نفخ صور تک حکم ہمیشگی کا عطا فرمایا و قرآن کریم و برہان قدیم کہ دلیل اس کی صدق پر فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ابدالآباد تک مقرر کیا اور اسکے مونی لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ احکام ملت کو قیام قیامت تک ثابت و مضبوط فرمایا ؎

فرہمائے دولت بے منتہائے اوست

شان وعظمت بے انتہا کا اللہ جل شانہ کے ہے

ہنگام وحی بلبل دستاں سرائے اوست

وقت لانے وحی کے بلبل ہزار داستان ہوتے تھے

یہ بات ضروری ہے کہ کلام مجید کتاب آسمانی و فرقان حمید تنزیل رحمانی اعظم معجزہ محمدی اور کھلی دلیل احمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) ہے وبنابر

او تیت جوامع الکلم متصف بسہ قسم منقسم می شود۔

اوّل توحید الٰہی احدی دوم احکام شریعت محمدی صلوات اللہ وسلامہ علیہ سوم اطاعت اولوالامر موافق توقیع رفیع خالق اکبر چہ اولی الامر اگر تابع معطوف می شود معطوف ساختہ ارشاد فرمود۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا بریں معنی حضرت سعدی شیرازیؒ نیز ارشاد فرمایند ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ازیں رہ گذر مزاولت سیر آں حضرت ﷺ در ہر کاروبار ضرور افتاد ناکردنی و ناگردنی بدریافت شود واتباع تام رود بہ وبر گفتۂ زید وعمرو کہ مخالف سیر آں سرور خیر البشر ﷺ گردد سر نتابد۔

دانش اینجا متحیر و خرد ایں جا لال ست زہے عالم خراسانی کہ نکو گفتہ و در معنی سفتہ ؎

اہل توحید چو تحقیق سخن در گیرند

صاحب توحید مسائل دینی کو تحقیق سے لیتے ہیں۔

رونق کار خود از حضرت قرآں جویند

درستی کام کی اپنی قرآن مجید سے تلاش کرتے ہیں

ہر بیانے کہ بود سادہ ز توقیع حدیث

جو بیان کہ خالی ہو قرآن و حدیث سے

در محاذات نصوص ایں ہمہ تکلیف قیاس

نص کے مقابلہ میں یہ ساری تکلیف قیاس کی

دیدہ از نقطہ منزل چو منور سازند

صفت اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ کے تین قسم پر منقسم ہوتا ہے۔

اوّل توحید باری تعالیٰ دوسرے احکام شریعت محمدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ علیہ تیسرے تابعداری اولوالامر کی بموجب فرمان والا شان خدائے تعالیٰ کے کیونکہ تابع معطوف ہے اور معطوف کرکے ارشاد فرمایا۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا اسی بات کو حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں ؎

خلاف پیمبر علیہ السلام کے جس نے راہ اختیار کی وہ ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہونچیگا

اسی واسطے برتنا و نگاہ رکھنا سیرت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ہر کاروبار میں ضروری ہوا تاکہ عمل کرنیکا طریقہ و عدم عمل کا طریقہ معلوم ہو اور اتباع شریعت حاصل ہو۔ اور زید و عمر کے قول پر کہ مخالف طریقہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کے ہے کاربند نہوں۔

فہم یہاں متحیر و عقل یہاں گونگی ہے۔ کیا خوب عالم خراسانی نے فرمایا اور موتی مقصود پرویا ؎

خس و خاشاک فک از عین یقیں برگیرند

چھوٹے بڑے مسائل کو جہان بین کر کے لیتے ہیں۔

شاہد دین خود از قول پیمبر گیرند

اپنے دین کا گواہ قول پیمبر علیہ السلام سے لاتے ہیں

در کف اہل ہوا نقش مزور گیرند

اس بیان کو بہ زور کے تصور کرتے ہیں۔

نادرست و عبث و واہی و منکر گیرند

بیجا و بے فائدہ اور مکروہ خیال کرتے ہیں

خاطر از نقطہ محرف ہمگی برگیرند

فقہ مستدل سے آنکھیں منور کرتے ہیں

مجتہد گاہ مصیب است و گہے خاطی لیک

مجتہد کبھی مصیب ہے کبھی خاطی

انچہ منحوت خیال ست و مخالف بہ نصوص

جو مبحث کہ خیالی ہو وہ مخالف نصوص کے

ہرچہ آں را نبود مستند از قول رسولؐ

جس مسئلہ کی سند قول رسول علیہ السلام سے نہ ہو

باگل سُرخ کہ اصلش عرق روئے نبیؐ ست

گلاب کے مقابلہ میں کہ اصل اسکی روئے نبیؐ ہے

اہل تحقیق کجا مائل رایند و قیاس

اہل تحقیق رائے و قیاس کی جانب کب مائل ہوتے ہیں

سنن مصطفویؐ درگہ صدق و صفا

درگاہ صدق و صفا کی سنت نبویؐ ہے

حبذا بارگہ علم کہ ارباب نظر

کیا خوب ہے درگاہ علم کی کہ صاحب علم

اے خوشا قوم کہ اندر رہ دیں گاہ سلوک

اچھی وہ قوم ہے کہ شریعت و طریقت کے معاملہ میں

در مقامے کہ سخن ہا رود از علم و عمل

جس مقام میں کہ صرف نقافلی ہے علم و عمل سے

کاربندان قضا ہر کہ شود خاک درش

درگاہ رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی خاکبوس

تن و مضمون احادیث بہ تبدیل روات

تن و مضمون احادیث کے مجدد تبدیل روات سے جانتے ہیں

علم دیں جملہ عزیز است ولے اہل صفا

کل علم دین محترم و معظم ہیں ولیکن اہل ذوق خالص

سنتے زندہ نمایند دریں عصر سپس

سنت مردہ کو زندہ کر کے درگاہ باری تعالے سے

ناگزیر آمدہ برحق طلبان علم حدیث

طالبان علم حدیث (نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پر ضروری ہے

ہر کجا حرف قیاس است چو صرصر بجہند

جس جگہ قیاسی مسئلہ آتا ہے مثل تند ہوا کے حرکت کرتے ہیں

بے شعوراں کہ برآراو قیاسات خوشند

بے شعور لوگ رائے اور قیاس سے خوش ہوتے ہیں

باغ فردوس برآں قوم مباح است کہ نوش

فردوس کا باغ اس قوم کے واسطے مباح ہے

از صحیحین و موطار امام مالکؒ

صحیح بخاریؒ صحیح مسلمؒ و موطا امام مالکؒ سے

ترمذیؒ گرچہ بود قافلہ سالار ہدے

گرچہ ترمذیؒ امام المحدثین ہیں فن حدیث میں

بعد ازاں شیخ نسائی و ابوداؤد است

بعد اس کے شیخ نسائی اور امام ابوداؤد ہیں۔

غیر ذلک زکتب انچہ در آثار رسولؐ

سوائے انکے جسقدر کتب احادیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں

زینت دوحۂ ایماں بود از طائفہ

زینت درخت ایمان کی اُن گروہ کے ہوتی ہے

سوئے توحید گرایند ز اخلاص و سپس

خلوص دل سے توحید کی طرف رغبت کرتے ہیں

اے علمدار نبیؐ روح قدس یار تو

اے علم بردار دین نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روح پاک تمہاری حامی

مرترا از درہ تعظیم معزز دانند

اجر صد خون شہید از در داور گیرند

ثواب سو شہید کا بدلے میں اُسکے حاصل کرتے ہیں

شب تار است بگو شمع منور گیرند

رات اندھیری ہے کہدو کہ روشن چراغ ساتھ رکھیں

ہر کجا قول رسولؐ آمدہ از سر گیرند

اور جہاں قول رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پاتا ہے بسر و چشم قبول کرتے ہیں

کودکانند کہ اوراق مصوّر گیرند

نادان بچے ہیں کہ تصویر سے خوش ہوتے ہیں

روشِ راستی از قول پیمبرؐ گیرند

کہ عمدہ طریقہ راہ مستقیم کا قول پیمبرؐ سے حاصل کرتے ہیں

سنن مصطفویؐ بہر عمل بر گیرند

سنت مصطفےٰ علیہ السلام کو عمل کیواسطے اختیار کرتے ہیں

در جزالت ز صحیحین مو خر گیرند

لیکن صحیحین سے رتبہ مؤخر رکھتے ہیں صحاح ستہ میں

ہر دو را در صف تقوےٰ سر و سر در گیرند

دونوں رتبے تقوی و ایقان میں برابر شمار کئے جاتے ہیں

آمدہ بر سرِ تسلیم چو افسر گیرند

بلاشک و شبہ اُن کو اہل عمل تصور کرتے ہیں۔

کہ قدم بر اثر شافع محشر گیرند

جو کہ قدم نقش قدم پر شافع محشر کے رکھتے ہیں

جنت قدس علیؓ از غم ابیؓ در گیرند

جنت الفردوس بموجب روایت حضرت ابوذر رضہ کے لیتے ہیں

باد کت اہل یقیں سید و یاور گیرند

کیونکہ اہل ایمان تمہیں سردار و حامی دین جانتے ہیں۔

مرترا در صف ابرار موقر گیرند

تم کو اہ تعظیم سے معزز و ممتاز خیال کرتے ہیں
ایں ہیچداں بل سراسر نادان انچہ کبرائے امت و علمائے ملت فرمودہ اند بہ ملازمان عالی معروض داشتہ و دراں از خود فرو نہ گذاشتہ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

زیادہ بریں مبادرت کردن نمی تواند و فدوی از تہ دل تابع فرمان پیشینیاں اہل یقینم ؎

اصل استعداد شرط صحبت است

صحبت سے استفادہ کیلئے شرط استعداد ہے

ترصد کہ از راہ مربیانہ جائے کہ خطا کردہ باشم ہدایت خواہند ساخت و باصلاح کریمانہ خواہند نواخت ؎

حمد نامحدود رب کردگار

حمد بے حد سزاوار مالک الملک کے واسطے ہے

اے پدر سرسبز باشی روز و شب

ہمیشہ سرسبز رہیں آپ اے پدر بزرگ!

زیادہ صلاوب فقط۔

۵ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ روز شنبہ مقام دہلی۔ زیادہ صلاوب فقط۔ ۵ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ مقام دہلی

۲۰۹

مکتوب دوصد و نہم

نسخہ تقویۃ الایمان زود روانہ کنند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بہ مطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ مشہود باد کہ ایں جا خیریت است و خیر و عافیت شما مطلوب۔ برادر بعض احباب ارادہ تقویۃ الایمان مولانا محمد اسمٰعیل نیکوکاروں کی جماعت میں رتبہ ابرار و اتقیا کا دیتے ہیں۔

بندہ علم سے عاری بلکہ سراسر بیوقوف جو کچھ بزرگان امت و علمار ملت نے ارشاد فرمایا ہے خادمان والا میں عرض پرداز ہوا اور بیان حال میں اپنی طرف سے فروگذاشت نہ کیا ہے ع

اگر قبول کرے تو تیری سرفرازی ہے

اس سے زیادہ جرأت نہیں کر سکتا یہ عاجز تہ دل سے تابع فرمان سلف صالحین کے ہے ؎

مرد گر کور است عینک لعبت است

آدمی اگر نابینا ہے تو عینک بے فائدہ ہے۔

اُمید کہ راہ کرم سے جس جگہ غلطی ہوئی ہو آگاہ فرمادیں گے اور اصلاح بزرگانہ سے سرفراز فرمادیں گے ؎

آنکہ کردہ ذات خود را آشکار

جس نے اپنی ذات کو جملہ خلائق پر آشکارا فرمایا

تا کہ باشد دشت خضرا سبزہ زار

تاکہ رہے جنگل سبزہ سے تر و تازہ

۲۰۹

دوسو نواں خط

تقویۃ الایمان جلد روانہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی بھائی میر توسل حسین صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی مطلوب بھائی بعض کرم فرمائے مہربان مولانا محمد اسمٰعیل صاحب

۱؎ مترجم حکیم مولوی سید عبد الحفیظ صاحب برادرزادہ حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

شہید مرحوم را طبع کنانیدن میدارند مگر نسخہ صحیحہ بہم نمی رسد لہٰذا باں برادر گزارش می کنم کہ در مرتبہ اول کہ در ماہ شوال بنجا در انجا رفتہ بودم تقویۃ الایمان قلمی خود را مزدشما گذاشتہ آمدہ بودم کہ شما آنرا مطالعہ کنند و چونکہ در طبع تصحیح آں بضرور است ترصد کہ وقتے آنرا از ہر دو کنارہ جدا کردہ بطور پلندہ ہر دو گوشہ کشادہ خواہ ٹکٹ چسپاں خواہ بیرنگ جلد روانہ سازند کہ بعد صحیح کردن واپس کردہ شود بہر حال در ارسال آں توقف نخواہند نمود و از جواب باصواب مع خرمی احوال آں محال مسرور نمایند زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔ بہمہ صاحبان خورد و کلاں درجہ بدرجہ سلام و نیاز برسانند۔

شہید مرحوم کی کتاب تقویۃ الایمان طبع کرانیکا قصد کر رہے ہیں لیکن نسخہ صحیح ملتا نہیں ہے اسلئے لکھتا ہوں کہ میں پہلی بار ماہ شوال میں دہلی[1] گیا تھا اور اپنا قلمی نسخہ تقویۃ الایمان آپ کو دے آیا تھا کہ مطالعہ میں اپنے رکھیں چونکہ تصحیح و چھپائی کے واسطے اس کتاب کی ضرورت ہے اُمید کہ اس جلد کتابکے دونوں پٹھے الگ کر کے بطور پارسل باندھ کر کے دونوں طرف کتاب کو کھلا رکھیں اور بیرنگ یا ٹکٹ لگا کر جلد روانہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ بعد مقابلہ و تصحیح کے آپکے پاس کتاب واپس کر دی جائیگی امید اسکی روانگی میں بالکل توقف نہ کریں اور جواب باصواب حالات سے وہاں کے مسرور کریں زیادہ والسلام مع الاکرام وخیر الختام سب صاحبان چھوٹوں بڑوں کو درجہ بدرجہ سلام کہدیں۔

هو الرؤف

مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف حضرت میانصاحب

حلیہ مبارکہ:۔ سانولا رنگ متوسط قد ڈاڑھی گنجان اور گول۔ لباس:۔ مین سکہ کا انگرکھا۔ دوپلڑی ٹوپی۔ جمعہ کے روز عمامہ یعنی پگڑی باندھ کر آپ نماز پڑھاتے تھے لٹھے کا ڈھیلا پائجامہ اور لٹھے کا سفید دہ مال کندھے پر رکھا کرتا تھا اور سردیوں میں دولائی اور روئی دار انگرکھا زیب تن رہتا تھا۔ شیخ الکل حضرت میاں صاحب مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ جن کی سن ولادت ۱۲۷۳ھ ہے۔

اور اپنے والد ہی کی زندگی میں اُنکی شمع حیات گل ہو گئی تھی انکے اساتذہ میں اخوند جی ولایتی ہیں جنسے انہوں نے ابتدائی کتابیں پڑھیں اُن کے سوا جناب مولوی عبد الرزاق صاحب اور اپنے نانا جناب مولوی سید محمد عبد الخالق صاحب اور جناب مولوی رحمۃ اللہ بیگ صاحب سے تحصیل علوم کی کی۔ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ حضرت میاں صاحبؒ سے پڑھی سند و اجازت حدیث شریف علامہ سید نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم مغفور رئیس بھوپال اور شیخ حسین صاحب یمنی حرسے بھی حاصل کی۔ ذکاوت اور ذہانت کا یہ عالم تھا کہ زمانہ طالبعلمی میں اپنی کتابوں پر اپنے حواشی آپ لکھتے رہتے تھے اور جب حضرت میانصاحبؒ کے اوقات تدریس کے ساتھ افتاء میں بھی صرف ہونے لگے اسوقت بھی فتاوے نویسی کا کام آپکے ہی ذمہ رہتا تھا۔ اور حضرت میانصاحبؒ ملاحظہ فرما کر دستخط یا مہر فرما دیتے تھے اور حضرت میانصاحب کے مہر بھی آپکی نگرانی میں رہتی تھی اور آپکا درس و تدریس کا بھی مشغلہ رہتا تھا اور حضرت میانصاحبؒ کی مسجد کی خدمت امامت بھی آپکے ہی سپرد تھی اور اس امامت پر حضرت شیخ الکل کو اتنا فخر تھا کہ کبھی کبھی ازراہ لطف فرماتے تھے کہ ان جیسا امام ہندوستان

[1] "وہاں سے مراد حضرت میاں صاحبؒ کا اپنا وطن مالوف ہے جہاں ممدوح کے اعزا اب تک موجود ہیں یعنی اسٹیشن کچھاڈا کھنڈ سورجگڈہ" موضع مولانگر ضلع مونگیر۔

ھُوَالرَّؤف

جناب مولوی سیّد محمد حامد علیصاحب داماد جناب مولوی سیّد محمد شریف حسین صاحب خلف شیخ الکل حضرت میانصاحب محدّث دہلوی

متوفی ۳ر صفر المظفر ۱۳۰۴ھ مطابق ۳۱ر اکتوبر ۱۸۸۶ء

آپکا مولد وطن آبائی کٹرہ ریدتیان محلہ سادات دہلی بازار چاندنی چوک جو اب حال میں اس محلہ میں ایک مسجد اور تجار کی دو کانیں اور گودام ہے آپکے والد محترم جناب سید محمد بشارت علی صاحب جو نہایت نیک صورت اور متقی خاندان سادات سے تھے جنہوں نے بعمر ۴۰ سال وصال فرمایا۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں جناب مولوی میر یار علی صاحب سے پڑھیں اور تفسیر جلالین اور مشکوٰۃ شریف حضرت مولوی حفیظ اللہ خان صاحب مشہور واعظ دہلوی یعنی اپنی اہلیہ محترمہ کے نانا سے پڑھیں جو حضرت شیخ الکل حضرت میانصاحبؒ کی منجھلی پوتی بھی تھیں اور ان کا مزار حضرت میانصاحبؒ کے دائیں بازو پر نشان مزار ابتک موجود ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھَا وَارْحَمْھَا وَ اَدْخِلْھَا الْجَنَّۃَ۔ بقیہ کتب حدیث نبویؐ اپنے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف شیخ کل حضرت میانصاحبؒ سے پڑھیں۔ مناظرہ کی سند جناب مولوی سید محمد منصور علی صاحب دہلوی مشہور و معروف مناظر سے حاصل کی جو اس فن میں سند الوقت تھے اور جنکا سکنی مکان فراشخانہ متصل مکان اخوندجیؒ اور مطبع مستنصر کے تھا اور جناب سید صاحب موصوف نہایت زاہد و پارسا اور کم گو تھے اور ہمیشہ اپنے قوت بازو سے کماکر اپنی اور اپنی اہل و عیال گذر اوقات فرماتے تھے۔ اور کسی دولتمند یا امراء کی دعوت میں تشریف نہیں لیجاتے تھے۔ بیحد محتاط تھے۔ اور اکل حلال و انہماک فی العبادۃ کی وجہ سے مرتبہ ولایت حاصل کر کے قربت الٰہی کو پہونچے ہر چند درس و تدریس و تعلیم کا کوئی خاص انتظام نہ تھا مگر اس پر بھی تشنگان علم آجاتے تھے تو اپنی خدمات علمی سے دریغ نہ فرماتے تھے اور آپ نے اپنی کوئی خاص تصنیف نہیں چھوڑی البتہ عیسائیوں کی طرف سے چند سوالات نامی جو تحریر ہوئے تھے اسکا جواب آپ نے ایسا جامع لکھا کہ آپ کے استاد امام المناظرین جناب سید محمد منصور علی صاحب نے پڑھ کر بیحد خوشی کا اظہار فرمایا اور اس جواب کو اپنے رسالہ کے ساتھ ملحق کر کے طبع فرمایا۔ آپ کثیر الاولاد تھے جن میں سے اب مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب و سید محمد عبد الغفور ہیں ناظر کتبخانہ تذیریہ ہیں۔ اور جناب مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب مہتمم کتبخانہ تذیریہ عامہ اپنے محترم بزرگ شیخ الکل حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی گرامی سے افتتاح کی گئی ہے جس میں ساڑھے دسہزار سے زاید کتب و دیگر اخبارات و رسائل سے دار المطالعہ تذیریہ عامہ میں بکثرت حضرات شائقین روزانہ صبح و شام علماء و طلباء بلا تفریق عقائد ہر قوم و ملت مستفید ہوتے رہتے ہیں اور تربیت گاہ بنات مدرسہ تذیریہ میں معززین شہر کی بچیاں دینی و دنیوی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک محدّث کے ہر دو درسگاہ علمی کو برقرار رکھے اور حضرات معاونین کو اجر دارین قیامت تک عطا فرمائے

سے مغرب تک نہوگا اور ارکان نماز نہایت خشوع اور خضوع مطابق سنت نبویؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا فرماتے تھے خط نستعلیق پر دسترس تھی اور اس فن میں خوشنویس زمانہ سید میر پنجہ کش دہلوی کے شاگرد تھے جنکا نام نامی گرامی سید محمد میر اور پنجہ کش لقب مشہور تھا سن اٹھارہ سو ستاون ۱۸۵۷ء ۱۲۷۴ھ ہجری میں شہید ہوئے۔ ضبط اوقات اس طرح تھے کہ صبح سے ظہر تک طلباء کو پڑھاتے تھے اور نماز عصر تک فتاوی نویسی کی خدمت انجام دیتے تھے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک نہر سعادت خاں پر بطور تفریح تشریف لیجاتے اور مسجد حضرت مولوی حفیظ اللہ خاں مرحوم جو دہلی کے مشہور و معروف واعظ تھے اور آپکے خسر بھی تھے آپکی مسجد کے حجرے کے باہر چبوترے پر قرآن مجید و حدیث نبویؐ کا درس دیتے تھے جبکہ موجودہ مدرسہ حضرت میانصاحبؒ جو پھاٹک حبش خاں متصل کتبخانہ تذیریہ عامہ تعمیر ہوگیا جہاں اسوقت بیرونی طلباء کا مکان ہے درس و تدریس کی خدمت انجام دینے لگے اور یہ آراضی جناب سعید الدین عطار مرحوم و مغفور نے جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحبؒ کے خدمت وعظ کے لئے وقف فرمائی تھی اور حضرت مولوی حفیظ اللہ خاں صاحبؒ نے اپنے داماد جناب مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کی خدمات دینی و استاد شیخ الکل حضرت میاں صاحبؒ کی علمی فیاضی اور طلباء کی علمی ضروریات کو مدّ نظر فرما کر مدرسہ حضرت میاں صاحبؒ کے نام گرامی کے نام وقف فرمائی جو متمول و مختبر حضرات اہلحدیث و معزز حضرات پنجابیاں اپنی اپنی خدمات سے مدرسہ کی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو اجر دارین عطا فرمائے آئین اس مدرسہ کی تعمیر سے پہلے اپنے مکان کے دروازے کے آگے مونڈھے بچھا بچھا کر حدیث شریف کا درس دیتے تھے چنانچہ اسی دوران میں جناب مولوی عبد الرب صاحب مشہور واعظ جنکا مدرسہ درس و تدریس دینی کا ابتک گندہ نالہ دہلی پر موجود و مشہور ہے اور جنہوں نے سہارنپور میں جامع مسجد مہتمم بالشان تعمیر کرائی اور جن کے اکلوتے صاحبزادے جناب مولوی محمد ادریس واعظ مرحوم کے ساتھ حضرت میانصاحبؒ کی حقیقی منجھلی نواسی اور جناب میر نثار احمد صاحب کی صاحبزادی منسوب تھیں حسن اتفاق سے تشریف لائے اور اپنے بھانجے جناب مولوی سید شریف حسین صاحب سے ہنس کر فرمایا کہ میاں گلی میں بیٹھ کر قرآن مجید و حدیث شریف پڑھا رہے ہو جناب بھانجے صاحب موصوف نے جواب میں فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح گلی گلی کوچے کوچے قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانان اہل توحید کو اتباع سنت نبویؐ کی توفیق عمل کی ہمیشہ عطا فرماتا رہے آمین

آپکے شاگردوں میں قابل ذکر جناب حافظ عبد الغفار صاحب نبیرہ حاجی علیجان جو اپنے خاندان کے چشم و چراغ اور روشن خیال ہوئے اور جنہوں نے بواپسی حج بیت اللہ اثنائے جہاز وصال فرمایا اللّٰھم اغفر لہٗ وارحمہ وادخلہ الجنۃ۔ مرحوم ۱۳۱۰ھ مورخہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ بروز شنبہ انتقال فرمود

دوسرے شاگرد مولوی سید محمد حامد علی صاحبؒ جو کہ آپکے داماد تھے اور جنہوں بعمر ۳۲ سال ۳ر صفر المظفر ۱۳۰۴ھ ہجری اس دار فانی سے رحلت فرمائی اللّٰھم اغفر لہٗ وارحمہ وادخلہ الجنۃ اور قبرستان حضرات قوم پنجابیاں کلکتہ میں مدفون ہوئے آپکے بڑے صاحبزادے جناب الکلید محمد عبد الرؤف صاحب مہتمم کتبخانہ تذیریہ عامہ و تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ تذیریہ دہلی اور سید محمد عبد الغفور صاحب ناظر کتبخانہ تذیریہ عامہ ہر دو صاحبزادے بقید حیات زندہ و سلامت ہیں۔ اور حضرت میاں صاحب رحمہ اور کا سکنی دو لنگڑہ یعنی مکان پھاٹک حبش خاں گلی سرس والی متصل مکان مشہور واعظ جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحبؒ جو آب مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحبؒ کے سکنی مکان کے متصل ابتک موجود ہے لیکن اسی مکان کے ہمسایہ ہندو نامی ایک ہندو نے خرید کر اپنی قوم کو کرایہ پر دیدیا ہے

آپ اپنے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کے اصرار سے ایک سفارشی خط حاصل فرما کے کلکتہ تشریف لیجانے کا ارادہ فرمایا اور کلکتہ میں ہی وصال فرمایا اور آپکے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور نے اپنے داماد کے غم میں ۷ ماہ کے بعد وصال فرمایا جنکا مزار قبرستان خانقاہ نذیریہ میں حضرت میانصاحب رحمہ اللہ علیہ کے پائنتی ہے اور آنکے مزار کے سرہانے ایک گوندنی کا درخت ہے۔

مکتوب (۱) بسفارش جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحب

بمطالعہ گرامی مولوی صاحب مجمع الحسنات والکمالات مولوی سید محمد حامد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ یہاں سب خیریت سے ہیں الا میمونہ بیگم کا انتقال ہوگیا اس بات کو عرصہ دس بارہ روز کا ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ سوائے صبر و شکر کے کچھ چارہ نہیں ہے اور ارادہ اللہ کا سچا ہے جو کرتا ہے وہ ہوتا ہے اس امر میں سب مجبور ہیں دعا کرتے رہو خدا انجام بخیر کرے الہ آباد سے خط نہیں لکھا وہاں دائرہ شاہ حجۃ اللہ میں مولوی محمد حسین صاحب پیرزادہ صاحب سجادہ ہیں نہایت بزرگ شخص ہیں اور انہوں نے جناب میانصاحب دام فیضہٗ سے علم حدیث کی اجازت حاصل کی ہے اُن سے ملاقات کرنی ضرور تھی اور وہ امداد سے پیش آتے خیر جو کچھ ہوا اچھا ہوا واپس آنے کے وقت ملاقات کرنا میں خط لکھ بھیجوں گا اب پٹنہ میں مولوی حکیم علیم الدین ہیں ان صاحب سے بھی ملاقات کرنا وہ نہایت بزرگ شخص ہیں اور یہاں کا نشان بتانا اور محلہ باقی پور کے قریب مولوی حکیم نصیر الحق صاحب دوکان عطاری کی کرتے ہیں اور وہیں ان کا مطب بھی ہے ان سے بھی ملاقات کرنا وہ محب و مخلص شخص ہیں انشاء اللہ تعالیٰ سعی سے پیش آویں گے یہ خط انکو دکھا دینا جہاں وہ بھیجیں وہاں جا کر ملنا اور اگر موقع ہو انکی معرفت سے مولوی شمس الحق صاحب کے مکان پر قریب ہے چلے جانا اگر وہ پٹنہ میں نہوں تو نگر نہسہ چلے جانا وہاں ملاقات ہو جاویگی بہر صورت فائدہ کی ہے آیندہ جیسا مناسب سمجھو ویسا کرنا سب بال بچے اچھی طرح ہیں سبکا دعا و سلام پہونچے فقط۔ شریف حسین عفی عنہ۔ میمونہ بیگم مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کی بڑی نواسی تھیں۔

اور مولوی محمد حسین صاحب پیرزادہ شاگرد حضرت جناب میانصاحب دام فیضہٗ وہ بزرگ ہیں کہ جنکا وصال اجمیر شریف کے عرس میں ہوا تھا اور شاہ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری مقطعے سے یعنی شعر: گفت قدوسی فقیر درفنا و در بقا ٭ خود بخود آزاد بود ے خود گرفتار آمدی ٭ اور تین بار آپ نے یہی فرمایا: خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی۔ اور وصال فرمایا۔ اور مقام سماع خانہ نواب سرور الملک مرحوم و مغفور وظیفہ یاب سرکار نظام حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کا تھا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ

مکتوب (۱)

در باب ارسال فتوی و حال مراجعت حضرت میانصاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت فیضدرجت جناب عموی صاحب قبلہ من مدظلہٗ بعد تسلیم گزارش اینکہ بفضلہ و کرمہ عالم بخیر و خیر و عافیت مزاج اقدس آنحضرت دائما مطلوب فتوی مطلوبہ آنجناب موجب مسرت بہر جناب والد صاحب قبلہ دام مجدہٗ ہمراہ عریضہ ہذا بخدمت آں والا جناب ترسیل کردہ ام و تاخیر در روانگی استفتا از جہت عدم فرصت واقع شد معاف فرمایند اطلاعاً عرض نمود و جناب والد صاحب بتاریخ دہم یازدہم از آنجا مراجعت فرمود مع الخیر تشریف آورد ند بعدم الفرصت در ارسال رسید حال خیریت توقف رود اد ترصد کہ آیندہ از راہ تلطف و اخلاق کریمانہ مدام از خیریت مزاج مبارک خود مع اہل بیت و نیز از کاروبار لائقہ بندہ را ممتاز و مسرور فرمودہ باشند بعید از عنایت بزرگانہ نخواہد شد زیادہ حد ادب فقط

از بندہ بخدمت جناب قاضی اکبر غازی صاحب و جناب قاضی فداحسین صاحب و جناب فداء صاحب و جناب سید عنایت حسین صاحب و جناب میر عشرت حسین صاحب و جناب میر معونت حسین صاحب و جناب میر مظہر حسین صاحب و جناب میر اصغر حسین صاحب و برادر مولوی عبد الرزاق و مولوی محمد ہارون و مولوی محمد ایوب و مولوی محمد رائت حسین ہدیہ تسلیم و سلام مسنون پذیرفتہ باد۔ بندہ شریف حسین عفی عنہ

مکتوب (۲)

بابت روانگی فتوی و حال مراجعت حضرت میانصاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب چچا صاحب قبلہ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ انکے سایہ مہربانی کو دراز فرماوے بعد سلام کے عرض حال ہو اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے قرین خیریت کے ہوں و خیر و عافیت مزاج اقدس کا ہمیشہ خواستگار ہو فتوی مطلوبہ حضور کا جناب والد صاحب قبلہ کی ٹھہرا کے شامل عریضہ ہذا کے ارسال کرتا ہے استفتا کی روانگی میں بوجہ عدیم الفرصتی کے تاخیر لاحق ہوئی امید کہ معاف فرماویں گے۔ جناب والد صاحب دس گیارہ تاریخ کو مع الخیر تشریف فرما ہوئے۔ بسبب عدیم الفرصتی کے حال تشریف آوری کا بھی عرض نہ کر سکا۔ امید کہ آیندہ مہربانی فرما کر خیریت مزاج مبارک سے اپنے و جملہ متعلقین کے آگاہ فرماتے رہیں گے و نیز کارلائقہ سے بندہ کو سرفراز و ممتاز فرماتے رہیں گے۔ زیادہ حد ادب۔

اس عاجز کی طرف سے جناب قاضی اکبر غازی صاحب و جناب قاضی فداحسین صاحب و جناب شاہ صاحب و جناب سید عنایت حسین صاحب و جناب میر عشرت حسین صاحب و جناب میر عشرت حسین صاحب و جناب میر معونت حسین صاحب و جناب میر مظہر حسین صاحب و جناب میر اصغر حسین صاحب و برادرم مولوی عبد الرزاق و مولوی محمد ہارون و مولوی محمد ایوب و مولوی محمد رائت حسین کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔

بندہ شریف حسین عفی عنہ (دستخط سید ہدایت محمد حفیظ الحسینی عفی عنہ)

بواقعہ غدر حضرت میانصاحب کا راولپنڈی تشریف لیجانا

مولوی محمد عبد الرزاق صاحب ونیز برخوردار شبیر الحق مدعمرہ کو جلد شفا عطا فرماوے بعد نماز فجر کے تین روز سورۂ بقر پڑھ کر قدرے پانی پر دم کر کے پلایئے انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی اور ایک ماہ پہلے ضرور اطلاع دون گا اطمینان فرمادیں اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب پرچہ پر لکھ دیا ہے بکری چھ سات مہینے کی ہرگز درست نہیں ہے البتہ دنبہ اس عمر کا جائز ہے بخدمت جناب چچی صاحبہ مدظلہا سبکا آداب فرمادیجئے گا زیادہ حد ادب مولوی سید محمد عبد الرزاق صاحب وعبد الحفیظ وعبد الحکیم ومحمد یوسف و بے بے وصلاً ومولوی محمد ایوب صاحب کو سلام ودعا پہونچے فقط

مکتوب (۴)

مکتوب بنام جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب برادر حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

علالت حضرت میانصاحب قبلہؒ

۷۸۷ بخدمت عموی صاحب قبلہ مخدوم مکرم سیدنا ومولانا متعنا اللہ بطول بقائہ - بعد تسلیم مع التکریم ملتمس خدمت والا ہون کہ بفضلہ تعالیٰ یہاں خیریت ہے اور خیر وعافیت جناب کی مدام خداوند کریم سے خواستگار ہون نامہ نامی صحیفۂ گرامی نے عین انتظار میں نزول فرمایا آپکی علالت طبیعت مبارک ونیز بیماری بے بے فضلاً مدعمرہا وسلمہا رہا کے باعث نہایت فکر لاحق ہوا خداوند تعالیٰ جلد شفا کلی عطا فرماوے دو نیولا چند روز سے جناب میانصاحب قبلہ کی طبیعت علیل ہے دو روز سے باہر تشریف نہیں لائے خداوند کریم جلد شفا عنایت فرماوین دو خط آپکے بنام جناب موصوف الصدر پہونچے چونکہ بنت الاخت کی شادی درپیش تھی اس سبب سے جواب کی روانگی میں تاخیر ہوئی اور میر شاہجہان کو اسی سبب سے فرصت نہ تھی اس سبب سے زیور مطلوبہ روانہ نہیں ہوا سو اب وہ روانہ کرنے کے لئے اطمینان خاطر مبارک فرماوین اور فتوے جناب قاضی صاحب کو روانہ کردیا ہے یقین ہے کہ پہونچا ہوگا استفسار فرمالیجئے گا زیادہ التسلیم بخدمت مولوی محمد عبد الرزاق صاحب ودیگر بزرگان وخوردان جوبی تسلیم وسلام مسنون پذیرا ہو -

مکتوب (۵)

تعزیت نامہ

۷۸۶ بخدمت شریف عموصاحب قبلہ من مدظلہ بعد تسلیم کے واضح ہو کہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خیر وعافیت حضور کی مدام مطلوب خط مرسلہ حضور کا شرف ورود ہوا حال من عن معلوم ہوا جناب دادی صاحبہ کے انتقال سے طبیعت کو نہایت رنج ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ خداوند کریم ان کو غریق رحمت کرے آپ نے تحریر فرمایا کہ حشمت علی نے منجن دیا مہر میاں ظہور الحق کے نام کی انکی معرفت بھیجی تھی اسکے پہونچنے کا حال معلوم نہیں ہوا اگر مہر اس نے دیدی ہے فہو المراد والا اسے طلب فرمادیں یہ احقر مہر روانہ کرچکا ہے اور گرانی غلہ کی یہاں بھی بدستور ہے جیسے وہاں اور مولوی سید جانعلی صاحب کے مدرس ہونے کی خوشی ہوئی اور مولوی سید غلام حسین صاحب کیا کرتے ہیں اور کس کام میں مشغول رہتے ہیں اور سلمہ بی بی اور خورشید جہاں بی بی کی نسبت ہنوز مقرر نہیں ہوئی انشاء اللہ عنقریب نسبت مقرر ہوجاویگی بالفعل سلمہ بی بی کی چھپاکلی طیار ہونے کو دی ہے

بی بی سلمہ حضرت مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم کی چھوٹی صاحبزادی ہیں - خورشید جہاں بی بی بڑی صاحبزادی جناب مولوی حکیم میر شاہجہان صاحب داماد حضرت میانصاحبؒ کی ہیں

بخدمت فیضدرجت عموی صاحب جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب برادر حقیقی حضرت میانصاحبؒ

بعد ادائے آداب تسلیمات کے واضح ولائح ہو جیو الطافنامہ مرسلہ حضور مرقومہ ۲۵ رماہ حال پہونچا نہایت اس نے سرفرازی بخشی حضرت احوال یہ ہو کہ عرصہ پانچ مہینے کا ہوا کہ چند مخبر دہلی میں آئے تھے اور انہوں نے ملاقات والد صاحب سے کی اور کچھ استفسار کیا والد صاحب نے فرمایا مجکو کسو کا حال معلوم نہیں اور نہ کسو سے میری ملاقات ہے میں کسو سے واقف نہیں پھر وہ دہلی سے پشاور روانہ ہوئے پشاور میں واسطے تحقیقات کے چمرلین صاحب مقرر تھے اب وہ مرگئے انہوں نے جناب والد صاحب کو مخبروں کے کہنے سے طلب کیا تھا جب والد صاحب پشاور پہونچے تب صاحب موصوف راولپنڈی آگئے پھر والد صاحب کو وہاں طلب کیا جب وہاں پہونچے تب صاحب موصوف کسو کام کو انبالہ آگئے وہاں آکر وہ مرگئے اور والد صاحب راولپنڈی میں رہے گفتگو نہ ہونے پائی جب قائم مقام انکے اور صاحب پنڈی میں پہونچے اور مخبران مذکورین بھی جمع ہوئے تب گفتگو آئی اور پوچھا کہ تم کسو کا نام بتاؤ اور جو حال تم کو معلوم ہو وہ کہو اس گفتگو میں کئی روز لگ گئے الغرض والد صاحب نے یہ فرمایا کہ میں کسو سے واقف نہیں اور نہ مجکو کوئی حال تازہ معلوم ہے اس کہنے پر صاحب بہت ناراض ہوئے اور کچھ کہا بھی پھر صاحب اور مخبر وہاں سے پشاور روانہ ہوگئے اور والد صاحب وہاں رہے چنانچہ ابتک وہیں ہے اسکے بعد پھر کچھ کہا سنا نہیں سو کھانا وغیرہ ہماری طرف سے ملتا ہے اور ایک شخص واسطے خدمت کے ہمراہ انکے رہتا ہے کسی نوع کی تکلیف نہیں خیر وعافیت آتی رہتی ہے اور جب خرچ کی حاجت ہوتی ہے یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے اور پانچ روپے ماہ بما شخص مذکور کے گھر دیتا ہوں غرض اب نہایت تکلیف خرچ کی ہے کہ آمدنی کہیں سے نہیں اور رفقاء کا حال یہ ہے کہ ملاقات ترک کردی ہے اور سلوک ہونا دوسری چیز ہے خدا پر نظر ہے وہ کارساز ہے اور بس ہے جو حال تھا عرض کیا گیا میاں ظہور الحق صاحب بہت روز سے آگرہ سے الہ آباد چلے گئے ہیں انکی خوبی قسمت کی ہے کہ یہاں کسو بات کی تکلیف نہیں کھانا اور پڑھنا دونوں چیزیں یہاں موجود مگر وہ اپنی عادت قدیمہ سے لاچار گاہے خط اپنا بنام وراثت حسین صاحب بھی روانہ کیا کرتے ہیں اُن سے حال معلوم ہوجاتا ہے یہ یقیناً معلوم ہے کہ وہ آگرہ میں ہیں اور مفصل حال معلوم نہیں کہ وہاں کیا کرتے ہیں انکو کسو کا خیال نہیں اور نہ اندیشہ ونہ افسوس جیسے چچا ویسے بھتیجا یعنی مولوی غلام حسین پر قیاس کرلینا چاہیئے گھر کا انکو بھی کچھ خیال نہیں اگر ہوتا تو کبھو گھر جاتے اور میاں وراثت حسین اچھی طرح سے ہیں اور ان کا ارادہ گھر جانے کا ہے زیادہ والتسلیم میری طرف سے میاں عبد الرزاق صاحب وغیرہ کو درجہ بدرجہ آداب ودعا کہدیجئے گا فقط

مکتوب (۳)

جواب فتوے قربانی ونبہ ودعائے سورۂ بقرہ برائے شفائے اطفال

۷۸۷ بخدمت فیضدرجت حضرت عموی صاحب مخدومی مکرمی دام مجدکم - بعد تسلیم مسنون وتحیہ مشحون مکشوف خاطر شریف ہو کہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خیر وعافیت والا کی مدام مطلوب ہے نوازشنامہ مرسلۂ حضور پہونچا کا شف مدعا ہوا الدعائے

سو سونا اٹھارہ روپے آٹھ در کا بازار سے خریدا گیا ہے بہت اچھا ہے اگر منظور خاطر مبارک ہو اطلاع بخشیں فوراً طیار کرادی جاویگی زیادہ حد ادب برادرم مولوی عبد الرزاق صاحب و عبد الحفیظ و عبد الحکیم دبی بی فضلاً و دصلاً و دیگر اقارب و احباب کو درجہ بدرجہ دعا و سلام پہونچے اور ادنی قیمت دو چمپاکلی کی ساٹھ روپے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد نہیں اور دانہ اسکے تیس بتیس ہوتے ہیں آیندہ جیسا ارشاد ہو ویسا عمل میں آوے گا — جناب میانصاحب قبلہ لودھیانہ تشریف لیگئے ہیں مکان پر نہیں ہیں —

ازجانب کترین خادمان - میر شاہجہان - بعد ادائے آداب عرض اینکہ ظاہراً تو سنارون کے وعدہ کا اعتبار نہیں تاہم یقین ہے کہ پندرہ یوم میں بنجاویگی اور سونا پیشتر ترازبس گران ہوگیا تھا یعنی فی تولہ تین روپے زیادہ ہوگئے اب بباعث قحط گرا نہیں کچھ کچھ تخفیف ہے جوقت ارشاد ہوگا تعمیل کیجاویگی سب کی طرف سے آداب تسلیم سب کی خدمت میں پہونچے

مکتوب (۶)

ادائے قرضہ و تعمیر مدرسہ حضرت میانصاحب رح

بحضور فیضگنجور حضرت عمری صاحب (جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب برادر حقیقی حضرت میانصاحب) قبلہ من سلامت بعد تسلیم گزارش خدمت عالی یہ ہے کہ نوازشنامہ مرسلہ حضور مورخہ بست و یکم شہر حال شرف ورود فرمایا مضمون مافیہ سے اطلاع پائی بفضلہ تعالی یہاں بہمہ وجوہ جملہ خورد و کلان مقرون بخیریت ہیں اور خیر و عافیت مزاج اقدس مدام مطلوب پہلے اسے ایک قطعہ عریضہ خدمت مبارک میں ترسیل کرچکا ہون یقین ہے کہ ملاحظہ انور سے گذرا ہوگا اب پھر التماس ہے کہ قرضہ حضور کا ادا کیا گیا اور حافظ نورالدین سے رقعہ واپس لیکر پہلے عریضہ کے ہمراہ روانہ کردیا ہے اب کسیکا ایک حبہ باقی نہیں رہا جناب میانصاحب قبلہ خیریت سے ہیں باقی سب اہل بیت خوش ہیں آپکے سلامتی ہمیشہ چاہتے ہیں اکثر مدرسہ کی تشویش مین رہتا ہون کل ضلع طیار ہوگئے اب گچ کا کام باقی ہے سب کی طرف سے حضرت کو آداب و تسلیم پذیرا ہو برادرم مولوی محمد عبد الرزاق صاحب کو معہ بال بچون کے سلام و دعا پہونچے - زیادہ حد ادب - مدرسہ میانصاحب ملحق دار المطالعہ نذیریہ عامہ ابتک موجود ہے

مکتوب (۷)

تعزیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف سید صاحب والا مراتب جناب میر عنایت حسین صاحب زاد لطفہٗ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ مکتوب خاطر عاطر ہوکہ نوازشنامہ آپ کا معہ دو قطعہ سوال پہونچا حال مرحومہ مغفورہ کی رحلت کا معلوم ہونے سے کمال رنج ہوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اغفر اللہ تعالی لمیتک و تجاوز عنها و رحمها و عافها و اعف عنها بالصبر علی مصیبتها و اجرنا علی موتها اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فلتصبر ولتحتسب اور مسئلہ مطلوبہ کو ہمراہ اسکے ترسیل خدمت والا کرتا ہوں اور نیز پہلے ایک استفتا روانہ کرچکا ہون امید ہے کہ وہ پہونچا ہوگا سب کو سلام علیکم فرما دیجئے گا والسلام خیر الختام

از شریف حسین و عبد السلام و ابو الحسن و تلطف حسین بخدمت فیضدرجت آداب و تسلیم مسنون قبول باد -

مکتوب (۸)

ختم بخاری شریف

بخدمت شریف جناب عمی صاحب مخدوم مکرم معظم دام مجدہ - بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ مکشوف خیر والا ہو کہ خط جناب باو ممتاز الحق صاحب مرسلہ گیری کا معہ تحریر حضور فیضگنجور کے پہونچا فقیر کو آپ کے حکم و نیز جناب باو صاحب کے حکم کی تعمیل میں ہرگز ہرگز عذر نہیں ہے اپنی ذات خاص سے دعا ہر وقت کرتا ہوں اور ختم بخاری شریف کا شروع کرادیا ہے اطمینان خاطر والا فرماوین مگر اس ختم کا دستور ہے کہ ختم کے وقت پڑھنے والوں کو خوش کیا کرتے ہیں اور عمدہ کھانا کھلاتے ہیں پھر توجہ سے دعا کرتے ہیں الغرض اپنے پاس سے بالفعل خرچ کروں گا اور ختم پورا کیا جاوے گا جناب مولوی جانعلی صاحب کی علالت سے سنکر طبیعت کو رنج ہوا خدا شفا دینے والا ہے فقیر کی اور سب کی طرف سے طبیعت کا حال دریافت فرماوین اور اطلاع بخشیں جناب میانصاحب قبلہ دام فیضہ اچھی طرح ہیں درس و تدریس میں مشغول و مصروف رہتے ہیں سب کا آداب و سلام بخدمت حضور فیضگنجور و جناب چچی صاحبہ مدظلہا و برادر مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و مولوی محمد ایوب صاحب و برخوردار ان محمد عبد الحکیم و عبد الحفیظ و غیرذالک قبول ہو —

مکتوب (۹)

علالت حضرت میانصاحب رح

اما بعد بخدمت فیضدرجت جناب عمو صاحب مخدوم مکرم دام مجدکم بعد تسلیم مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ مکشوف خاطر والا ہو کہ عرصہ دراز کے بعد نوازشنامہ فیض گنجور کا شرف ورود ہوا خیر و عافیت دارین کا معلوم ہوئی فَلِلّٰهِ الْحَمْد یہاں سب خیریت سے ہیں الا جناب والد صاحب دام فیضہٗ دو روز سے علیل بعارضہ درد پہلی ہیں انشاء اللہ العزیز بعد رفع قبض صحت حاصل ہوجاویگی آپ دعا فرماتے رہیں اور مدام سب لوگ آپ کے دیدار و زیارت کے مشتاق رہتے ہیں آپ نے سابق میں ارقام فرمایا تھا کہ چیت میں دہلی پہونچون گا مگر آپ تشریف نہ لائے - اور شادی برخوردار محمد عبد السلام کی عنقریب ہوگی آپ کو وقت پر ضرور اطلاع دون گا بلا اطلاع شادی برخوردار کی غیر ممکن ہے کیونکہ جب بغیر مشورہ میرے بزرگ ایک عقد نہوں تو اس شادی کا حظ کیا ہے آپکی دعا کا خواستگار ہون اللہ تعالی انجام بخیر کرے اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب یہ ہو کہ ترمذی میں یہ حدیث مرفوع آئی ہو کہ عن جابرؓ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الرحمٰن من اولها الی اخرها فسکتوا فقال لقد قرأتها علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن ردا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبای آلاء ربکما تکذبان قالوا لا بشیء من نعمک ربنا لک الحمد رواہ الترمذی اس سے صاف ظاہر ہے کہ جواب مذکور سامع پر ہے دعاری پر خواہ نماز کے اندر ہو یا باہر اور جواب کا دینا سنت ہے اور ثواب مین اسکے کسی طرح کا شک نہیں ہے اور عرب صاحب حدیث شریف سے اطلاع نہیں رکھتے ہیں سنے سنائے پر ان کا عمل ہے مولوی عبد الرزاق صاحب کو خدا تعالی صحت عنایت فرماوے آپکی دعا انکے حق میں اکسیر اعظم ہے انشاء اللہ صحت حاصل ہوگی

زیادہ التسلیم مع التکریم بخدمت جناب چچی صاحبہ مدظلہا آداب دبرادران محمد عبد الحفیظ و محمد عبد الحکیم و مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و مولوی محمد ایوب صاحب سلام علیکم والدعا موصول ہو۔ فقط۔

مکتوب ۱۰
تعزیت نامہ

بخدمت شریف حضرت عمدی صاحب مخدومی مکرمی مدظلہ۔ بعد تسلیم نیاز معروض خدمت والا یہ ہے کہ برادرم مولوی محمد ایوب صاحب کا خط آنیا حال معلوم ہوا الا ہمشیرہ عزیزہ مرحومہ مغفورہ کے انتقال کی خبر معلوم ہونے سے نہایت سب کو رنج والم لاحق ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْمَیِّتَۃِ وَتَجَاوَزَ عَنْہَا وَنَوَّرَ مَرْقَدَہَا بِرَحْمَتِہٖ وَرَزَقَ اَبَوَیْہَا عَلٰی مُصِیْبَتِہٖ وَاَجْرَکَ عَلٰی مَوْتِہٖ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ اور حویلی میں سب کی طرف سے بعد تسلیم کے تعزیت کہیگا اور سب تسلیم عرض کرتے ہیں اور آپ کے دیدار مبارک کے مشتاق ہیں یہاں سب خیریت سے ہیں زیادہ ماوجب العاجز شریف حسین الدہلوی عفی عنہ ردچہار شنبہ

مکتوب ۱۱
علالت حضرت میانصاحب رحمہ اللہ

بخدمت فیضدرجت حضرت عمدی صاحب مخدوم مکرم بندہ مدظلہ۔ بعد تسلیم مسنون گزارش خدمت والا یہ ہے کہ نوازشنامہ حضور کا شرف ورود ہوا مضامین سے اسکے اطلاع پائی خداوند کریم ہمشیرہ عزیزہ کو جلد صحت عطا فرماوے اور ہمیشہ یہ عاجز دعا کرتا ہے خدا تعالیٰ قبول فرماوے جسوقت خط آپ کا پہونچا اسیوقت جناب میانصاحب مدظلہ کو ملاحظہ کروادیا طبیعت جناب کی بسبب ضعف وتکلیف سفر کے اچھی نہیں فرصت کے وقت انشاء اللہ خط لکھیں گے۔ اطمینان فرماویں باقی خیریت ہے سب صاحبوں کو درجہ بدرجہ صحاب وسلام فرماد یجے گا اور حویلی میں تسلیم سب کی طرف سے زیادہ حد ادب۔ مکرر عرض یہ ہے کہ بعد صحت ہمشیرہ مدظلہا کے ضرور بالضرور تشریف فرماہوں دیدار کے سب مشتاق ہیں والد صاحب مدظلہ کا سلام ودعا فرماد یجے گا۔ باقی ماوجب

مکتوب ۱۲
بوا بی حج بیت اللہ شریف حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

تحریر خاص از قلم مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف علامہ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بجناب فیضمآب حضرت عمدی صاحب وللامراتب مخدوم مکرم زادمجدہ بعد تسلیم مسنون مشعر ہوں کہ یہاں بہمہ وجود خیریت ہے اور خیر وعافیت جناب کی مدام چاہتا ہوں گزارش خدمت والا یہ ہے کہ جناب والد صاحب مخدوم بندہ شنبہ کو بمبئی تشریف لائے اور داخل ہوئے اور آجتک وہیں مقیم ہیں اُمید ہے کہ بعد نماز جمعہ وہاں سے روانہ ہوں تار بمبئی سے آیا تھا چلنے کے وقت پھر انشاء اللہ آوے گا لہٰذا اطلاعاً گزارش کی گئی زیادہ ماوجب فقط

العاجز:-

فقیر شریف حسین الدہلوی

عفی عنہ

مکتوب ۱۳

درحال تشریف آوری جناب حضرت میانصاحب وشرکت بارات پسر بابو عشرت حسین صاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَامِدًا مُّصَلِّیًا

جناب داروغہ صاحب معدن الجود والکرم نوازش فرمائے اتم زاد عنایتہ بعد ہدیہ سلام مسنون وتمنائے ملاقات بہجت مشحون بخصلاصہ مضمون میگرایم۔ للہ الحمد کہ ایجانب الی الآن مقرون خیریت بودہ خامان عوانی مزاج گرامی بدرگیش میباشم آمدم بمطلب اینکہ بتقریب انجام شادی پسر بابو سید عشرت حسین صاحب ساکن عینگر کہ از قرابت داران ایجانب ہستند جناب حضرت مولانا بالفضل اولنا سید محمد نذیر حسین صاحب قبلہ دام ظلہٗ از دہلی رونق افروز خواہند شد و بتاریخ نہم شہر ہذا روز جمعہ روانگی بارات بموضع مرچا کہ از دختر راجہ نوسلم عبد الرحمن صاحب میشود خواہد شد و ایجانب ہمرکاب جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہ در بارات خواہم رفت لیکن بندوبست سواری در ینجا نمیگردد بنابر تکلیف دہ خدمت شریف ام کہ شانزدہ نفر کہاران دو پالکی بہر طور یکہ شدن تواند پیادہ تعینات کردہ بہم کنانیدہ بروز جمعہ اول وقت روانہ فرمایند وبصورت عدم بہم آوری کہاران شانزدہ نفر ہشت نفر ضرور یک پالکی ویک راس اسپ مادہ از زمینداران پرگنہ ابجے پور کہ اکثر ذی مقدور اند برائے سہ چہار روز کہ قدم روا از براہ کرم فرمائے خود عاریت گرفتہ عنایت فرمایند بظہور ایں معنی ممنون احسان بے پایاں جناب خواہم ماند وگاہے بجزای

جناب حضرت میانصاحب رحمہ اللہ کا بابو عشرت حسین صاحب کے بیٹے کی بارات میں تشریف لیجانا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَامِدًا مُّصَلِّیًا

جناب داروغہ صاحب سخاوت وبخشش کی کان بہترین مہربانی فرمانیوالے زیادہ ہوآپکی مہربانی بعد ہدیہ سلام مسنون وازروئے ملاقات بھری ہوئی خوشی کے خلاصہ مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں اللہ کا شکر ہے کہ میں ابتک شامل خیریت کے رہ کر مزاج گرامی کے خیریت کا خواستگار درگاہ باری سے رہتا ہوں تقریب شادی صاحبزادہ بابو سید عشرت حسین صاحب ساکن عینگر جوکہ میرے قرابت داروں سے ہیں جناب حضرت مولانا بالفضل اولنا سید محمد نذیر حسین صاحب قبلہ دام ظلہٗ دہلی سے رونق افروز ہونگے اور اس مہینے کی تاریخ نویں روز جمعہ کو بارات موضع مرچا جائیگی اور شادی راجہ عبد الرحمن نومسلم کی لڑکی سے ہوگی۔ میں ہمراہ جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہٗ کے بارات میں جاؤں گا لیکن سواری کا بندوبست یہاں نہیں ہوتا ہے اسلئے آپکو تکلیف دیتا ہوں کہ شولہ نفر کہار دو پنس کیواسطے جس طریق سے کہ ممکن ہو آدمی محصل کرکے دن جمعہ کو اول وقت روانہ فرماویں اور عدم دستیابی پر شولہ نفر کہاراں کے آٹھ نفر کہار ضرور بالضرور مع پنس وایک راس گھوڑی روانہ چلنے والی تین چار روز کے واسطے زمینداران ابجے پور سے عاریتاً لیکر عنایت فرماویں آپکے اس احسان کا بیحد ممنون ہوں گا میں نے اب تک کسی کا کام کیواسطے تکلیف نہیں دی ہے اور مبلغ پانچ روپے

امرتا اینو لا تکلیف دہ نشدہ ام و مبلغ پنجروپیہ برائے روغن زرد کہ دریں جا ہم نمی آید بخیال تشریف آوری مولانا صاحب دام ظلہٗ میفرستم مترصد کرم فرمائے ام کہ ازراہ دفور مہربانی از برگنہ خرید کنانیدہ لطف فرمایند آیندہ مترصد مہربانی ہستم والسلام محررہ دویم شہر شعبان المعظم روز جمعہ سنہ ۱۳۱۵ ہجری۔

رقیمہ توسل حسین عفا اللہ عنہ منقام سور جگدڑہ

روغن زرد کیوا سطے کہ آجکل یہاں دستیاب نہیں ہوتا ہے بخیال تشریف آوری مولانا صاحب دام ظلہ کے ارسال کرتا ہوں امید کمال مہربانی کا آپکے رکھتا ہوں کہ پرگنہ سے خرید کراکر مرحمت فرماویں گے آیندہ امیدوار مہربانی کا ہوں والسلام مورخہ ۲ر شعبان المعظم یوم جمعہ سنہ ۱۳۱۵ ہجری۔ رقیمہ توسل حسین عفا اللہ عنہ منقام سور جگدڑہ۔

بابو عشرت حسین صاحب جناب حضرت میانصاحبؒ کے بہنوئی تھے یعنے میری بہن ان سے بیاہی ہوئی تھیں۔

مکتوب (۱۴)

۲۲ر مارچ سنہ ۱۹۲۸ء روز شنبہ

ڈاکٹر سید محمد عبدالحکیم صاحب برادرزادہ حضرت میانصاحبؒ

از مولانگر قصبہ سورج گڈھ ضلع مونگیر

عزیز کونین سعید دارین عزیزی مولوی سید عبدالرؤف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیک کے واضح ہو۔ کہ نفافہ آپکا بعین حالت انتظار کے وصول ہوکر احوال مندرجہ سے اسکے آگاہی ہوئی۔ اور آپکی یادآوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں حسب طلب آپ کے جناب حضرت میانصاحب قبلہ مرحوم کے خطوط اور جناب بھائی مولوی سیّد شریف حسین صاحب مرحوم کے خطوط اور ایک شجرہ سلف کا روانہ کرتا ہوں امید کہ رسید سے مطلع کرکے ممنون و مشکور کریں گے میاں صاحب قبلہ مرحوم کے تیرہ ۱۳ خطوط ہیں دو لفافہ کے اندر ہیں لفافہ خود جناب میانصاحب کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے۔ اور بقیہ چھ لفافہ اور ایک پوسٹ کارڈ بھائی شریف حسین صاحب مرحوم کا ہے۔ یہ بہت پرانا خط ہے۔ میانصاحبؒ نے قصبہ سورجگڈھ و مولانگر کے کل لوگوں کو ایک خط میں نام بنام سلام لکھا ہے اور اسیطرح سے سب کو چھپوانا۔ اور ایک شجرہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بعد رمضان شریف کے کلکتہ روانہ ہوؤں گا۔ اگر میانصاحبؒ کے کوئی شاگرد کلکتہ میں ہوں تو ان کا نام لکھکر بھیجدیجئے۔ الحمدللہ یہاں خیریت ہے اور خیریت سے اپنی اور اپنے وابستگان کی خیریت سے مطلع کرکے رفع تعلق کریں گے زیادہ والسلام فقط الراقم عاجز محمد عبدالحکیم عفی عنہ ۱۹ر رمضان شریف روز پنجشنبہ

مکتوب (۱۵)

۲۸ر نومبر

جناب محمد شاہ صاحب بخاری ڈپٹی کنٹرولر آل انڈیا ریڈیو نمبر ۲ پرتھی راج روڈ نیو دہلی

سفارشنامہ گرامی عالیمرتبت چیف منسٹر بہاور رامپور

مائی ڈیر بشیر۔ سلام مسنون۔ مولانا سیّد عبدالرؤف صاحب سے تو آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ اور یہ بھی آپ خوب جانتے ہیں کہ باوجود گوناگوں مالی مشکلات کے وہ علم اور دین کی کس طرح خدمت کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں انہیں حضرت مولانا سیّد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا ایک نادر نسخہ دستیاب ہوا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ خلق خدا

شجرہ بیعت حضرت میانصاحبؒ جن کو حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب مہاجر مکی نواسے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز سے اجازت بیعت ہوئی اور

کے فائدے اور بھلے کے لئے اسے چھپوا کر نشر کریں مولانا سیّد نذیر حسین صاحب ہندوستان کے عالم اجل اور محدث ہیں اُن کا رتبہ بہت بلند ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مکاتیب بھی رموز علم و غوامض دینیات و مذہب سے مملو ہوں گے۔ اور یہ مسلمانوں کی بے انتہا بدقسمتی ہوگی۔ اگر قلمی نسخے کے حصول کے بعد بھی وہ ان کے فیضان سے محروم رہ جاویں۔ مولانا سیّد عبدالرؤف صاحب پہلے ہی مدرسۃ البنات اور دیگر نیک کاموں کی وجہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اس لئے آپ اور آپ کے آقائے نامدار یعنی تاجدار رامپور کے کرم سے یہ بعید نہیں کہ ان کی دستگیری کریں۔ اور اس کار ثواب میں حصہ لیں۔ طباعت کا تخمینہ یہ خود آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ جو میرے خیال میں بہت ہی قلیل ہے۔ اور آپ جیسے صاحب اقتدار و فراخ دل ہستیوں کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ ایسے کاموں کے لئے سفارش کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی میں نے یہ دو حرف لکھ دیئے۔ تاکہ مزید تاکید کا کام دیں۔ اور آپ کے ساتھ میں بھی ثواب کا مستحق قرار پاؤں۔ خاکسار

بخاری

مکتوب (۱۶)

سفارش نامہ گرامی عالیمرتبت چیف منسٹر بہاور رامپور دام ظلہٗ

مولوی سیّد محمد زیدی صاحب سابق پروفیسر عربک کالج دہلی

حضرت عمدۃ الکرام سیّد الفخام رئیس الوزراء دام معالیکم۔

تسلیم مسنون۔ مولوی سیّد محمد عبدالرؤف صاحب اس مرتبہ مکاتیب حضرت میاں صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ چھپوانا چاہتے ہیں۔ تاکہ ذکر خیر اور یادگار سلف باقی رہے۔ اور یہ کام بغیر روپیہ انجام پذیر ہونا مشکل ہے۔ سو بار رامپور ہمیشہ ایسے امور کا کفیل رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ ضرور اس سمت بھی توجہ فرما کر مخلوق منت بے پایا فرمائیں۔ یہ مفید اور ضروری چیز ہے۔ اگر یہ طبع ہوگئی تو مسلمانوں کی گردن پر ایک احسان رہیگا۔ اور دعائے خیر سے یاد کریں گے۔ احقر السیّد محمد

مکتوب (۱۷)

حضرت خواجہ حسن نظامی علوی مدیر اخبار منادی سفارش نامہ گرامی عالیمرتبت جناب سیّد بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر بہاور رامپور دام اقبالہٗ

مخلص نوازم زیدی صاحب۔ سلام علیکم۔ مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب بانی نذیریہ پبلک لائبریری اور نذیریہ مسلم گرلز اسکول کے حضرت مولانا مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور خلف الرشید شمس العلماء حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات نذیریہ شائع کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے وہ مکاتیب دیکھے ہیں اور وہ ہر اعتبار سے شائع ہونے کے قابل ہیں اگرچہ میں غیر مقلد نہیں ہوں مگر حضرت مولانا مرحوم و مغفور سے میں نے حدیث شریف کا ایک سبق پڑھا تھا اسلئے میں ان مکاتیب کی تائید میں یہ سفارشنامہ لکھتا ہوں سرکار سے عرض کیجئے کہ اس کار خیر میں جو کچھ مدد ہوگی تو عام

حسب سفارش مخلص (معزز حضرات موصوف عالی مرتبت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر بہاور رامپور نے طباعت مکاتیب نذیریہ کیلئے ایکسو روپے اپنے

حضرات اہلحدیث و تمام مسلمانان ممنون ہوں گے۔ مخلص حسن نظامی - درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ

(رقم ث) حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب موصوف نے شیخ الکل حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی فیاضی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی تصانیف کتبخانہ نذیریہ عامہ کی سرپرستی فرمائی اور فرماتے رہتے ہیں اور اخبار منادی حضرت شائقین دارالمطالعہ نذیریہ عامہ کی بھی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں

مکتوب (۱۸)

تحقیق مستدرک حاکم از حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب آنجہانی جناب سر سید احمد خانصاحب مرحوم و مغفور بانی محمدن کالج علیگڈھ

عزیزی خواجہ مصلح الدین

ایک حدیث مستدرک حاکم کی علیحدہ کاغذ پر نقل کرکے ملفوف ہے مستدرک حاکم ہمارے پاس نہیں ہے۔ تم مہربانی سے جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب کے پاس جاؤ اور میری طرف سے سلام علیک کہو۔ انکے پاس مستدرک کی ہوگی اسکو دیکھ کر اسی کاغذ ملفوف پر لکھدو کہ اسکے راوی کون کون ہیں۔ اور نیز جو عبارت کاغذ ملفوفہ میں ہے اسکا مقابلہ کرلو اس میں غلطی تو نہیں ہے اور جس قدر جلد ممکن ہو اس کاغذ کو میرے پاس واپس بھیجدو اور سیرنگ لفافہ میں بھیجنا تاکہ احتمال تلف ہونیکا نہو والسلام

۱۳ر اگست ۱۸۹۷ء

خاکسار
سید احمد
علی گڈھ

نوٹ:- جناب خواجہ مصلح الدین خانصاحب مرحوم و مغفور جو سر سید مرحوم کے عزیز تھے انہوں نے ایک قطعہ خط سر سید مرحوم کے قلم مبارک کا لکھا ہوا بغرض اشاعت مکاتیب نذیریہ تبرکاً مجھ ناچیز کو مرحمت فرمایا مشکور فرمایا اور فرماتے تھے کہ سرسید مرحوم کے خطوط تحقیق نظائر قرآن مجید و احادیث نبوی کے متعلق بکثرت خطوط حضرت میانصاحب فردوس مکاں کے ملاحظہ نور میں پیش کرنیکی سعادت میرے سپرد تھی اور پانچروپے کرایہ آمد و رفت علیگڈھ سے دہلی تک کا مجھے ملتا تھا کبھی تو بہت جلد جواب آجاتا تھا اور کبھی حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ جواب میں تاخیر فرماتے تو مجھے توقف کرنا پڑتا تھا ایک روز جناب خواجہ مصلح الدین خانصاحب نے سر سید رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مجھے آپ کی ایسی دینی خدمت کے لئے کسی طرح کا عذر نہیں بلکہ میرے لئے توعین سعادت دارین اور باعث فخر ہے لیکن آپ بھی حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لیجانیکی تکلیف کیوں نہیں گوارا فرماتے۔ سر سید مرحوم و مغفور نے فرمایا کہ میں تو اپنے موجودہ حضرات علماء کے نزدیک نیچری مشہور ہوں لیکن حضرت میاں صاحب میری وجہ سے کیوں بدنام و مطعون ہوں میں اور حضرت میاں صاحب دو قالب ایک جان ہیں انکے احسانات علمی کا ہمیشہ مشکور ہوں اور رہوں گا۔ خواجہ مصلح الدین خانصاحب ابھی اپنے زمانہ کے زندہ تاریخ تھے اور حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ اور ان کے خاندان کے ساتھ بیحد خلوص اور محبت رکھتے تھے اور علماء کی خدمت کرتے تھے جناب مولوی محمد اسحاق صاحب عالم متبحر ایڈیٹر اخبار آپ کے ہی مکان پر حیات رہے اور درس و تدریس کی خدمت فرماتے تھے اور مدرسہ میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طلباء کی ایک عرصہ تک علمی خدمت فرماتے رہے شاگرد تو بہت تھے لیکن قابل ذکر جناب مولوی محمد حامد علی صاحب مرحوم و مغفور اور مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب مرحوم و جناب مولوی سید ابوالحسن صاحب مرحوم و مغفور دہلوی نبیرہ حضرت میانصاحب رحمہ اللہ اور خواجہ مصلح الدین خانصاحب

اپنی پچھی کتابیں حضرات شائقین علماء و طلباء کے مطالعہ کیلئے وقف فرمائیں مورخہ ۵ ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۵ھ مورخہ تقریباً بعمر ۸۰ سال رحلت فرمائی اللہم اغفرلہ

خدا داند و ایمانم

کہ مرا از خودستائی و تفاخر گرانی خاطر و کراہت جانی کہ ہست اندازہ و توزینش از زبانم و از زبان خامہ ام نتواں شد چہ کہ مقدارش فراواں و غیر محدود است و نہ نشاں مرکوز است کہ در صدر نشینان سخنوراں بے ہمتا و جادو بیاناں یکتا شمارم آید زیرا چہ از من ایں بالا روی را نسزد نیست مرا اینہم منزلتے در تبتے نہ بخشیدہ اند کہ در صف نعال سخن آفرینان جایابم و از مذاکرۂ شعراء شیوا زبان مستمع خود را قوتے بخشم - پس در راہے کہ ایں چنیں خلائش باشد - و ہم خلائشان جان و ایمان سند داہ شدہ قطع الطریق نمایند فتن بے سود و نمود منحرف خواہد بود - چہ جائیکہ ہرزہ درائی و بادہ سرائی خویش را بتوقیع مہر گستری پیش کنم - الا دانائے نیک میداند ہر چہ از اخلاص و گرویدگی خاص گفتہ آید در قلب جامی یابد - فلہذا جند اشعار کہ بروز انابت و بیعت حریفہ بحضور فیض گنجور امیر المومنین فی الحدیث شیخنا و شیخ الکل فی الکل نور طریقۃ نور شریعۃ ادام اللہ دوامہم خواندم و حضرۃ مغفری الیہ بمنشاء قدردانی و کمترین پروری پسندیدہ بخشش فرمودند رجفہ و سرم بوسیدند و حضار حاشیہ نشینان مجلس ہمایوں ندائے آفریں و صد آفریں زدند ایں صلہ از ہزار صلات دنیوی بیش بہاست چرا کہ ہر چہ گفتم کہ دراں شائبہ تکلف و تصلف راہ نیافتہ و نہ استعارات شعرا را جادادہ ام

میرے ایمان کا حال خدا ہی جانتا ہے

فخر و خودستائی سے جسقدر نفرت و کراہت مجھے ہے اندازہ اسکا میری زبان و میرے قلم سے ہو نہیں سکتا کیونکہ اس کی اصناف و مقدار غیر محدود ہیں اور نہ مجھے خواہش و تمنا ہے کہ صاحبان سخن عالی مرتبہ بے مثل و جادو بیاناں یکتا میں شمار کیا جاؤں۔ مجھے اس بلند پروازی سے کوئی نسبت نہیں ہے نہ میرا ایسا رتبہ ہے کہ صف نعال میں سخنوران کے جگہ پاؤں اور مذاکرہ سے شعرا رتیز زبان کے اپنے کانوں کو بانوس کروں بس جس راستہ میں کہ اس قسم کا روڑا و لدل ہو دشمنان جان و ایمان بھی مانع راہ ہو کر دہ زنی کریں وہاں جانا بے فائدہ و بیہودہ ہوگا - کیونکہ جہاں بیہودہ گوئی و بادہ سرائی ہو وہاں اپنے کو بامید اتحاد و اخلاص پیش کرنا خلاف دانش ہے عقلمند بہتر جانتے ہیں کہ جو کچھ خلوص و ہمدردی خاص سے کہا جاتا ہے وہ قلب کے اندر جگہ پاتا ہے اسلئے چند اشعار توبہ و بیعت کے روز حضور فیض گنجور امیر المومنین فی الحدیث شیخنا و شیخ الکل فی الکل حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ نور طریقت و شریعت ادام اللہ دوامہم کی خدمت بابرکات میں پڑھے جن کو حضرت ممدوح الیہ نے بخیال قدردانی و بندہ نوازی کے پسند فرما کر تعریف و تحسین فرمائی اور پیشانی و سر کو میرے بوسہ دیا و حاضرین حاشیہ نشینان مجلس نے صدائے آفریں بلند کی یہ صلہ ہزار صلات دنیوی سے بیش قیمت ہے کیونکہ جو کچھ کہ میں نے کہا اس میں تکلف و لاف یعنی دعوے کی آمیزش نہیں ہے نہ استعارات شعرا کو دخل دیا۔

قصیدہ در باب بیعت از جانب مولوی سید محمد عبدالعزیز صاحب رضوی مدوّن مکاتیب نذیریہ

حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمود خدائے عالم آرا
خداوند جہاں آفریں نے فرمایا

باید کہ بقدر وسع امکاں
بقدر قوت و امکان کے ضرور ہے

گیرید بجزم و اخلاص
عزم و خلوص دلی سے لیلو

عزمِ کہ براہ مہر و رافت
راہ لطف و کرم سے احمد مجتبیٰ نے

بر سر بنہید و دور باشید
اسکو سر پر رکھو اور دور رہو

برعکسِ اوامر و نواہی
نصوص قطعی کے خلاف

ہر کس کہ رہ خلاف رفتہ
جس کسی نے خلاف راہ اختیار کی

تحقیق نمائید مجتہد
تحقیق کرو اور جستجو کرو

کن جہد کہ اجتہاد ہر گز
کوشش کرو کہ فن اجتہاد

ہر کس کہ نصوص دیں بداند
جو شخص کہ نصوص دین کو جانتا ہو

مفتی کہ بروئے نصِ شرعی
جو مفتی کہ نص شرعی کے رو سے

امرش ہمہ خلق در پذیرد
اسکا حکم سارے خلائق قبول کریں

شدۃ با مم نمی کنم گوارا
امت کی تکلیف میں نہیں گوارا کرتا ہوں

انجام دہید امر ما را
انجام دیدو امر ما را

کہ میرے حکم کو بجا لاؤ

دادیم ہر آنچہ مصطفےٰ را
جو کچھ کہ میں نے مصطفےٰ (صلعم) کو دیا

فرمود خطا بہا شمارا
تمکو ارشاد فرمایا و خطاب کیا

از زیغ قیاس و ظن آرا
قیاس و ظن و رائے کے کجی سے

گاہے نہ نمودید مجلس آرا
تم کبھی مجلس آراستہ نہ کرو

بنمود تباہ مدعا را
اپنے مدعا کو تباہ و برباد کیا

بردار تو پردۂ خفا را
پوشیدگی کے پردہ کو اٹھادو

دادند نہ صاحبِ قبا را
صرف حصہ مجتہدین کا نہیں تھا

زیبا شدہ منصبِ قضا را
وہ منصب قضی کیواسطے حق دار ہے

فتوی بدہد اگر خدا را
اگر فتوے دے خدا کیواسطے

دخلے نبود در آں روا را
ایسے آدمی پر یہ کاری کا گمان نہ کریں

گردید نہ اجتہاد مفقود
اجتہاد مفقود نہیں ہوا ہے

معدوم نشد حدیث احمد (صلعم)
نا پید نہوئی حدیث نبی (صلعم) کی

نعمانؒ کہ سر آمد زماں بد
حضرت نعمان رح کہ سردار زمانہ تھے

یا بید اگر حدیث احمد (صلعم)
اگر حدیث احمد (صلعم) کی پاؤ

مالکؒ کہ بفقہ بود مالک
امام مالک رح کہ فقہ کے مالک تھے

ہرگز مکنید ترک سنت
ہرگز ترک سنت نہ کرو

فرمود نذیر نیک بشنو
سیدنا محمد نذیر حسین رح نے فرمایا

بر صدق و صفا کمر ببندید
سچائی و صفائی پر کمر بستہ رہو

بر حکم رسول جاں سپارید
رسول (صلعم) کے حکم پر قربان جاؤ

بدعتہ کہ ہمی برد بدوزخ
بدعت اہل بدعت کو دوزخ میں لیجاتی ہے

وقتیکہ نصوص پیش آید
جسوقت تمکو نص قطعی مل جائے

بر باد کنید باغ بدعت
برباد کردیں باغ بدعت

بدعتہ کے باغ کو جڑ سے اکھاڑ دو

بینید طریق مرتضےٰ را
کیا طریقہ حضرت علی رضی کا نہ دیکھتے ہو

جوئید صحاح مجتبےٰ را
تلاش کرو صحاح مجتبیٰ (صلعم) کی

میگفت گروہ اتقیا را
دینداروں کی جماعت کو فرماگئے ہیں

برخاک زنید قولہا را
تمام اقوال کو میرے چھوڑ دو

فرمود خطاب آشکارا
کھلے لفظوں میں اظہار فرمایا

گرچہ بزنند چوب و خارا
اگرچہ کوئی تمکو لکڑی و پتھر سے مارے

اندرز کہ می کنم شمارا
تمکو جو پند و نصیحت کرتا ہوں خوب سنو

در قلب نہ جا بود دعا را
جھوٹ و دغا کو دل میں جگہ نہ دو

گیرید متاع اتقیا را
پرہیزگاروں کے سرمایہ کو لیلو

افتد نہ پسند ابریا را
اللہ والوں کو بدعت پسند نہیں ہے

پروا مکنید ما و را را
تو نص کے ہوتے ہوئے کسی کی پروا نہ کرو

ترسے مکنید ما سوا را
اس کام میں کسی سے خوف نہ کرو

خواہید اگر شریعت و طریقت
اگر شریعت و طریقت دونوں مجوب خاطر ہے

راہے کہ بود دراں نہ بدعت
جس راہ میں بدعت کا نام و نشان نہیں ہے

غالب بسلف نگشت بدعت
سنت پر بدعت غالب نہیں آسکتی

باشید جدا ز نہی و منکر
نہی و منکر سے ہمیشہ دور رہو

برہم بزنید بزم آرا
رای و قیاس کی محفل کو برہم کردو

ہرگز مروید راہ بدعت
بدعت کی راہ ہرگز نہ چلو

باہم مشوید زرم خرما
آپس میں جنگ و جدال مت کرو

گیرید طریق اصفیا را
تو طریقہ سلف صالحین کا اختیار کرو

بینید طریق اولیا را
وہ راہ اولیا و اولین کی پاؤ گے

ترجیح ہمہ نشد سہارا
ماہتاب کی موجودگی میں ستارہ کی چمک نہوتی

اگیرید نہ مال کم بہا را
ارزاں مال ہرگز نہ خرید کرو

گیرید شعار اصطفارا
سنت نبوی (صلعم) کو تھام پکڑو

گرچہ شکنند دست و پا را
اگرچہ تمپر کتنا ہی زور و ظلم ہو

ضائع مکنید زور و یارا
اپنے زور و قوت کو بیفائدہ ضائع کرو

اندرز عزیز را پذیرید
یار و عزیز کی نصیحت قبول کرلو

اللہ و رسول ہر چہ گفتہ
اللہ و رسول (صلعم) نے جو کچھ فرمایا ہے

گمرہ مشوید و نیک بنید
گمراہی نہ اختیار کرو غور سے دیکھو

آزرد قلوب اصفیا را
جس نے پیغمبر کے دل کو آزردہ کیا

بر طرز رسول و آل پاکش
رسول (صلعم) و آل پاک کے طریقہ پر

بخشید مرا نذیر نعمت
مجھے سید نذیر حسین صاحب نعمت عطا فرمائی ہے

دریوزہ گرم ولے بجا لم
فقیر ہوں دل لیکن میری حالت پر

فرمود نذیر بامدادم
صبحدم سید محمد نذیر حسین صاحب نے مجھ سے فرمایا

آتش بزنید ما عدا را
ماسوا اسکے اور سبکو چولھے میں ڈالو

فرض شدہ اتقیا دما را
مومنین پر اسکا بجالانا فرض ہے

را میکہ نمودہ شد شمارا
جو راستہ سنت کا تمکو دکھایا گیا ہے

جز راہ اہل تقوے کی پکڑلے

لہ وقتیکہ ایں اشعار بحضور فیض گنجور مرشد برحق امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مائۃ رابع عشر ناشر الوحیین سید محمد نذیر حسین تغمدہ اللہ بغفرانہ عرض کردم بکمال انبساط بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ عُمُرِكَ وَاٰلِكَ وَمَالِكَ وَجَاهِكَ فرمودہ سر و چہ ام را بوسیدند و حضار مجلس را فرط سرور بود کہ متوانر بخاطر داشت عامۂ جلسہ خوانم دعاء حضرت اعلیٰ و اقدس صد ہزاراں ہزار است کہ کسے را نصب نشد ۱۲ "عزیز"

ف جو قت یہ اشعار حضور فیض گنجور مرشد برحق امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر چودہ صدی کے مجدد قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشاعت کرنیوالے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رح کی خدمت میں پڑھا تھا کمال مسرت و انبساط سے بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ عُمُرِكَ وَاٰلِكَ وَمَالِكَ وَجَاهِكَ فرماکر سر و پیشانی کو میرے بوسہ دیا۔ حاضرین جلسہ کو بڑی خوشی ہوئی تھی چنانچہ مکرر فرمایش پر مکرر بھی کئی بار قصیدہ کو پڑھا اور سنایا حضرت اقدس اعلیٰ کی دعا بالمقابل ہزاراں ہزار شرفوں کے ہے جو کہ آجتک کسی کو نصب نہیں ہوئی۔ عزیز ۱۲

(منجانب جناب مولوی سید محمد عبد الحفیظ صاحب برادر زادہ حضرت میاں صاحب)

ترجمہ مدوّن صحائف

مستخرج از نفیع السادات ص ریاض الانوار ص گلشن فرخ آباد ص سلسلۃ النسب رضویہ صمدنیہ ہے تاج التواریخ ص و عزیز المآثر فی احماد الاخیار الاکابر

دولت جاوید یافت ہر کہ نیکو نام زیست　　کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

نام عزیز احمد مگر شہرۃ عبد العزیز کے نام سے پائی ہے تاریخی اسماء افضل الفضلا ص اختر دین ص مظہر احسان ص منظور حکاک اختیار احمد ص بخشش خاں

ابن منیع الشان سمو المکان مولنا الحکیم السید منظور احمد خاں خلف اصغر مسند اوقت زبدۃ الاطباء مولوی السید علی المتخلص والشہیر بقلندر صمدنی ولد اکبر تاج الفقہاء اکمل الکملاء مولوی السید حسین بن السید نور علی عطر اللہ مقابرہم و اطاب ثراہم جن کا سلسلہ نسب بوساطت عضید السلاطین امیر المجاہدین امام الحج شیخ الاسلام مولنا السید رفیع الملۃ و الدین، طیب اللہ ذمہ صف شکن ص رفیق سلطان ہمایوں تیموری کے حضرت رفیع الدرجات نفیع البرکات امام ثامن السید علی رضا علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ **پیدائش مدون**:- بمقام چھپرا متو مضاف فرخ آباد ہوئی تھی جس کے وقائع تاریخ عزیز میں ہیں **مسکن** اعقاب امام الحج رض کا **صمدن** و دیگر مضافات ہند ہے اگرچہ عبد العزیز کا مولد و منشاء صمدن نہیں ہے مگر موطن ہے۔ **تربیت**:- یوم ولادت سے کفالت تربیت جناب مستطاب ہمان نواز مسافر پرور قاضی محمد بدر الدین برد اللہ مضجعہ (جد فاسد) کے ذمہ رہی بعدہ خال اعظم قاضی **قمر الدین** احمد مرحوم کے کنف حمایت و ظل عاطفت میں ایام شباب تک بسر کیا کیونکہ مادر مہربان رحمہا اللہ تعالیٰ ایام طفولیت مدون میں داخل جنت ہو چکی تھیں۔

تعلیم۔ قرآن مجید ملا ہدایت خاں مغفور چھپرا متو سے پڑھا۔ بعدہ فارسی کی ابتدائی کتابیں و ترجمہ قرآن مجید و رسائل (اردو فقہ) کے مجاہدی سبیل السلمان و مہاجرانی دار الامان مولوی حافظ سید **وایم علی** صاحب مبرور گورکھپوری سے (کہ جو بالکل عامل کتاب و سنت و طارح التقلید و راد الآراء تھے) مع نحو پڑھا پھر افصح الفصحا مکرم منایر مظفر علی صاحب رضوی رح سے فارسی کی کتابیں

ص کسی مشہور شخص کا پورا اور سچا حال لکھنا یا ظاہر کرنا کچھ خوشامد نہیں ہے بلکہ دریافت حقیقت کرنا بہت مناسب ہے جس سے عبرت ہوتی ہے ذیل کی احادیث قابل ملاحظہ ہیں۔
عن یزید بن نعامۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دعی الرجل الرجل فیسألہ عن اسمہ واسم ابیہ وعمن ھو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی وفی اخر حدیث عن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا احب الرجل فلیخبرانہ یحبہ اخرجہ ابوداود والترمذی وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابوداود والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب وصحح

مناط زبان دانی پڑھی تھیں (ان جلسوں میں ہمدرس و شریک اشکساب علوم مخدومنا و مولنا ص السید ذبیح صاحب رضوی تھے)، **صرف** عربی حکیم سید عابد حسین بگدای نزیل گنج چھپرا متو سے پڑھی **نحو** مع فقہ و کلام و اصول اور چند اجزا حدیث و تفسیر حضرت عمدۃ الفضلا شمس العلماء ص مظفر الممالک مولنا السید امیر احمد خاں بہادر نقوی بہسوانی سے حاصل کی نحو کے دوران میں چند اسباق ہدایۃ النحو کے سرآمد اولیا مولنا شاہ فضل رحمن صاحب مبرور گنج مرادآبادی سے بطور برکت پڑھے تھے۔ اور تبرک کے طور پر شرح مسلم الثبوت کے ابتدائی مسائل حضرت قاضی القضاء مولنا **محمد بشیر الدین** صاحب قنوجی آنجہانی سے پڑھ کر مباحث غامضہ حل کئے پھر مکرر جملہ علوم و دانشمندی و دینی و طب و تصوف حضرت سید الفضلاء شمس العلماء مولنا شاہ سید عبد الحق طیب اللہ رمسہ ہنگامی کی خدمت میں حاضر ہو کر حاصل کی بعدہ حجۃ الکمل لجۃ العمل عروۃ الرحا۔ نور شریعۃ نور طریقۃ ناشر الموحدین محیی الحسنین امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر محدد مائۃ رابع عشر شمس العلماء حضرت مولنا السید محمد نذیر حسین غفر اللہ مرقدہٗ کے عتبہ عالیہ سے ادب و تفسیر و حدیث و تصوف حاصل کر کے دو مرتبہ بیعت طریقہ و ارشاد کی تھی جن کے فیض دعا سے فیوض دینی و فتوح دنیوی پر کامیابی ہوئی جن کے اشارہ افتفاق کا احاطہ غیر ممکن اور شکریہ مشکل ہے پھر حضرت عین الانسان و محسود الاقران مولنا و مخدومنا و منار اس المحدثین و نخبۃ المحققین جناب شیخ **حسین** صاحب خزرجی زبیدی الیمانی المشہور بہ **عرب صاحب** سے سند تفسیر و حدیث بسلسلہ امام شوکانی رح و جناب تاج الفقہاء مولنا سید محمد **اسمٰعیل** رح و علان مفتی شافعیہ مکہ محمیہ سے سند حدیث و تفسیر بسلسلہ امام دیاطی رحمہما اللہ سے حاصل کی۔

مشورۂ سخن حضرت تاج الادباء رئیس المتفقین مولنا شمس العلماء مفتی السید محمد عباس صاحب شوستری مجتہد مذہب اثنا عشری سے لیا اور مذہب شیعہ کی بھی کتابیں پڑھی تھیں جس کو زیادہ شرح تحصیل کا استدراک مقصود ہو **عزیز الاستاد** ملاحظہ کرے **اخلاف و اعقاب مدون**:- ۳ بیٹے اور ایک لڑکی ہے لکھی پڑھی تابع کتاب و سنت۔ زبدۃ المکارم فاضل علوم مشرقی و مغربی مخزن فضائل نبیہ و محامد سنیہ **افضل العلماء** مولنا السید **محمد** الشہیر بمولوی عبد الحمید جواد و بارع السید **حسن** المعروف بمولوی عبد الحکیم حافظ کتاب اللہ و السنۃ السید **رضا منظور علی** المدعو بہ آغا عبد الغفار (دوام دواہم) نبیرہ نہایت مسکین مزاج سعادتمند شجاع و دلیر اہل مصارعت مظفر الدین مولوی سید **مشتاق** احمد سلمہ اللہ الاحد ابن تابع الکتاب و السنۃ طارح التقلید و الآراء تابع انسان اہوا مولنا السید احمد حسین سلمہ ربہ رضوی ما شاء اللہ (ابناء اللہ اخفاد بھی ہیں رضاعف حیوتہم دورجاتہم) سید عزیز احمد۔ سید منظور احمد۔ آغا عبد الجبار۔ آغا عبد الوہاب

عظمت خاندانی بتوسل حضرت امام الحج و امام رضا علیہ السلام کے حضرۃ سلطان الشہداء و جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ

ص نبیرہ لفظ فارسی ست مگر بتصرف فارسیان آمدہ لہذا بنابر جمع نبیرہ تراشیدہ ۱۲

تک سلسلہ نسب ہے۔ سید امیر ابراہیم سید حامد و امیر حمید و امیر حکیم و سید ہاشم و مولنا السید امیر ابوالفرح[1] عبد الفتاح خواجہ پیر روشن ضمیر **احمد کبیر** انار اللہ برہانہم اسی خاندان میں تھے امیر میراں معدن خان بہادر[2] بھی بڑے مشہور و مستند علماء عظام میں تھے۔ مولانا سید غلام حسین و مولنا السید علی قلندر[3] و مولنا السید منظور احمد خاں اسی خاندان میں عالی شان میں سے گزرے ہیں ان اعضاء خاندان نے سلاطین اسلامیہ و دولت برطانیہ کے عہد میں اعزاز و اکرام پائے تھے کہا جاتا ہے کہ بموجب فرمان عالیشان شاہ جہاں صاحبقران ثانی رح کے اس خاندان میں خطاب خانی و افتا و قضا و احتساب وغیرہ وغیرہ مع ضیاع و عقار کے ہے۔ کیونکہ جب شاہ ہمایوں تیموریہ فترات نیر شاہیہ سے مغلوب ہوکر ایران و مشہد مقدس خاکی واپس ہندوستان ہوا تھا تو معیت ہمایونیہ میں حضرت شیخ الاسلام۔ امام الحجہ سید رفیع رح تھے جنہوں نے کفار سے جہاد فرما کے اعلاء کلمۃ الحق و اشاعت قرآن و حدیث فرمایا تھا چونکہ درویش روشن ضمیر تھے سیاحت کرتے رہے صمدن میں کچھ اعقاب رہے اور کچھ دیگر اقطار و اقطاع ہند میں جا بسے۔ دولت برطانیہ نے بلحاظ اعزاز خاندانی و خدمات ذاتی کے سید عبد العزیز کو خطاب خان بہادر و تمغہ طلائی مع فیتہ سرخ دیا اور عالیجناب شہر فامہ نواز فرزانہ فرلاد مسٹن[4] بہادر دام اقبالہ نے نہایت تپاک و خوشی سے بردربار خود پہنا کر ارشاد کیا تھا کہ مدت تک اس خطاب کو آپ اور آپ کے اخلاف استعمال کریں گے آپ کو اس کی ضرورت نہ تھی مگر میرا فرض تھا کہ آپ کی قابلیت و جامعیت و عزت کی قدردانی کروں اور آپ کا دوست مخلص بنا رہوں **تمت ارشادہ**

مشاہیر و الاتبار سلف میں اس خاندان کے اعضاد و ارکان صاحب علم و صوفیاء مشہور ہوئے تھے مگر آخر میں حضرت سرآمد سلکا شرف النبلا سلالۃ الاصفیاء ختم الاولیاء مولنا، السید محمد عبد اللہ محدث صوفی رحمہ اللہ نے بڑی شہرت پائی جن کے اعقاب مولوی عبد الکبیر و سید عبد الغیاث سلمہا اللہ ہیں اور با اولاد ہیں۔

برادران عالیشان۔ کوئی حقیقی نہیں ہیں مگر سب کے سب با اولاد ہیں

مزاجت مولف حضرت مولنا، الاعظم مولوی السید عبد اللہ صاحب کی بنت کبریٰ سے نکاح ہوا تھا۔ رضوی و رضویہ کا قران سعد تھا جسے تمام اولاد مؤلف کی ہوئی ہے اور بفضلہ تعالیٰ زندہ و کامراں ہے

اے ایران کے بھائیوں ؎

تا صبح قیامت اے خدائے عالم — روشن رہے شمع خاندان منظور

[1] امیر سید ابوالفرح رح عبد الفتاح شریک تدوین و تالیف فتاوے عالمگیریہ تھے [2] امیر میراں معدن خان بہادر بڑے باکرامت و حکومت بزرگوار تھے جن کو امیر میراں کا خطاب تھا۔ [3] تھا۔ [4] لارڈ مسٹن بہادر آف آگرہ

فہرست تالیفات کی ذرا لمبی ہے چند اسماء مندرجہ ذیل ہیں

تحفۃ العزیز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آل و اصحابؓ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

عزیز المحدثین رسالہ ہدیۃ الائمہ کی تخریج ہے۔ تقلید شخصی و اتباع تخصیصی کے حالات بحوالہ کتاب و سنت ہیں۔ اور نام تاریخی جام ارغوان ہے۔

عزیز الاوراد سہام الدعا لدفع البلا کی محدثانہ شرح ہے۔ در رفیض[1] جس کا تاریخی نام ۱۲۹۴ ہے۔

حزب العزیز سہام الدعا کا ترجمہ حال متن ہے جس کا تاریخی اسم جواہر المعظم ہے۔

عزیز التواریخ فرخ آباد اور اس کے نواح کے والیان و امراء و علماء و اطباء و فقراء و شعراء و مشاہیر شرفا کی تاریخ ہے جس کا نام نگین فرخ آباد ہے۔

عزیز الفلاسفہ فلسفہ کی کتاب ہمطرز جناب امام غزالی رح کے ہے جوہر خیالات[2] تاریخی نام ۱۲۸۷ ہے۔

عزیز الاسلام ہمطرز جناب امام ابن قیم و ابن تیمیہ رحمہا اللہ کے ہے تاریخی نام خیالات معقول ۱۲۸۸

عزیز الفتاوے فتاوے حمیدیہ بھی کہتے ہیں اس میں بہت فتوے ہیں جن میں فتوے تعظیم طاعون و منع استعمال زیور بالطفال۔ جواز ملازمت سلطان غیر مسلم و جواز رفع یدین و حرمت ربوا و طاعت سلطان و قت و مقاومت مجہول وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔ نام تاریخی اکسیر اعظم ہے۔ ۱۳۱۲

عزیز السوانح سوانحعمری سید عبد العزیز صاحب کی کتاب ہے۔ فیوضات جس کا تاریخی نام ہے

عزیز الاربعین اربعین شاہ محمد فخر زائر الہ آبادی رح کا ترجمہ ہے جس میں احادیث فضائل صحابہ رضؓ تحریر ہیں۔ تاریخی نام توشۂ عاقبت

زنبیل گدڑیہ عزیز دروشیں انتخاب کلام مولف و دیگر اساتذہ و مشاہیر شعراء کا ہے۔ باب افاضت تاریخی نام ہے۔

[1] در رفیض ۱۲۹۴ [2] جوہر خیالات ۱۲۸۷

مقامات عزیزی مثل مقامات حریری وہندی کے ہے کلام عزّا تاریخی نام ہے ۱۲۹۲

عزیز السنت منع تقلید میں موجز رسالہ ہے جواز کی بھی صورت دکھائی گئی ہے۔
گلشن فیض ۱۲۹۰ تاریخی نام ہے۔

عزیزیات مثل موضوعات ملاعلی قاری ہروی وامام شوکانی رح کے ہے۔

عزیز الاشفاق کتاب البدر حصہ ۳ میں شامل کیا گیا کہ جو جزء تاریخ عزیزیہ کا ہے

نثر عبد العزیز نثر فارسی میں بایام طلب علم وعبد حداثت سن نہایت جوش سے لکھا ہے۔
طلسمات یا زلیخا خورشید معنی یہ تاریخی نام ہیں

عزیز الانشاء اردو اور فارسی اور عربی میں رقعات ہیں۔ نثر رنگارنگ۔ روضۂ مکاتیب تاریخی نام ہیں۔

عزیز احمد نعت کے قصائد بہت آب وتاب کے ساتھ ہیں تاریخ الامم
باغ رسول ۱۲۹۹۔ ریاض رسول ۱۲۹۷ تاریخی نام ہے

عزیز التفاسیر

ایک نئے طرز کی تفسیر ہے امام مجدد رح نے عزیز البیان نام تجویز فرمایا تھا مؤلف کی تمام تالیفات کی یہی جان ہے مؤلف نے خطبہ میں لکھا ہے ؎

روز قیامت ہر کے در دست گیرد نامہ — من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآں در بغل

ایات احکامی کی بھی عمدہ تشریح کی گئی ہے

عزیز صمدی تو مخزن تفسیر قرآں ہے — نہیں سمجھا کسی نے اسکو جیسا تو نے سمجھا ہے

مثنوی عبد العزیز

(ریاض الافکار تحریر)

مثنت تحمید الکلام اسکے کئی حصص ہیں ۱ حمید الکلام ۲ ارشاد الرشید ۳ الحفیظ ۴ الحکیم تصوف میں لکھی گئی ہے بڑے بڑے علماء تصوف نے پسند فرمایا ہے خصوص شمس العلماء مولنا سید عبد الحق بنگامی ۔ مولوی سید عابد حسین رح ۔ حضرت امام مجدد رح نے اس جانکاہی ودماغ سوزی کا اعتراف فرمایا ہے تصوف کی کتاب مشہور ہے

عزیز الاخلاق ۔ عزیز الآفاق

یہ دو کتابیں اخلاق میں نہایت پیرایہ دلکش سے تصنیف ہوئی ہیں بڑے بڑے علماء ہند ویوروپ نے تقریظ مفید کی ہے اخبارات عربی وانگریزی ودناگری میں بہت کچھ ثنا وصفت لکھی گئی تھی مؤلف کے اساتذہ خصوصاً شمس العلماء مولنا سید عبد الحق بنگامی ۔ وشمس العلماء امام مجدد رح نے نہایت درجہ پسند فرما کے تقریظیں لکھی تھیں

لمعات اخلاق عزیز المصطلحات

عربی ادب جاننے والوں کے لئے مختصر رسالہ مگر جامع ومانع ونافع ہے ادبا ہند وعرب نے پسند کیا ہے۔

عزیز الموحدین

توحید میں عمدہ رسالہ ہے مبتدعین منکرین سے جواب نہو سکا تھا۔

عزیز الایمان

ایمان ومومن کی تعریف ہے جس کو بڑے بڑے صوفیا نے پسند فرمایا تھا۔

عزیز التہذیب

عربی میں اخلاق کی عمدہ وموجز کتاب شان عام وخاص ہے۔

عزیز السلام

ملقب بہ الحمید رحضرت امیر المومنین علی علیہ السلام وکرم اللہ وجہ کی لائف بطرز محدثین تحقیق تام ہے۔

تاریخ عزیزیہ

(عزیز المآثر لاحیاء الاخبار الاکبر)

حصہ اوّل عزیز العلماء اردو میں حصہ دوم المنظور حصہ سوم البدر جس میں عزیز الاشفاق شامل کر دیا گیا حصہ چہارم حمید الفضلاء عربی زبان میں نہایت شستگی و درستی الفاظ سے ہے بڑے بڑے علماء و فضلاء و کملا و صوفیاء و مشاہیر عرب و عجم کے سوانح و واقعات زندگی تحریر ہیں۔

خطبات العزیز:- مولف کے جس قدر وعظ ہیں وہ اس میں بطور خلاصہ نہایت عمدگی سے تحریر کئے ہیں

عزیز الاقتصاد مسائل و مباحث نہایت عمدگی سے بیان کئے گئے ہیں جسکا جواب نہیں ہو سکا۔

عزیز الاسلوب فی آداب الکتابۃ المکتوب ایک مختصر رسالہ ہے جس سے طرز انشاپردازی بطور کتاب و سنت ہر شخص سیکھ سکتا ہے۔

عزیز الانقیاد جسکا مشہور نام تحقیق الجید ہے مقاصد جہاد و اطاعت امیر وقت بحوالہ قرآن و حدیث لکھے گئے ہیں۔

۳۳ حضرۃ شیخنا و شیخ الکل فی الکل توفیقنا و برکتنا امیر المومنین فی الحدیث و التفسیر ناشر الوحیین مولنا سید محمد نذیر حسین صاحبؒ امام عصر و مجدد چاردہ صدی کے وہ صحائف و مکاتیب ہیں جو دربار تجدید سے متمشی و جاری ہوئے ہیں جن کو مولف نے کئی برس کی محنت و تلاش میں بہم پہونچا کے مدوّن و یکجا کئے ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حضرت شیخ نے بفحوائے "کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ" مخاطب و مکتوب الیہ سے خطاب فرمایا ہو یہ کتاب جامع بین الشریعۃ و الطریقۃ ہے جس سے ناظر و قاری کی بصیرۃ بڑھتی ہے للّٰہیت کی جانب زیادہ توجہ ہو جانے کے بعد مقام مناسب پر درود ہوتا ہے یہ معمولی مکتوب نہیں ہیں کہ جنکو رت لیا جائے ان میں قرآن و حدیث کا مغز بھرا ہے کوئی ادق مضمون نہیں ہے نہ اغلاق ہے ہاں مصطلحات تصوف ضرور ہیں مگر ان کی تشریح آمن بالسنہ فرمائی گئی ہو عامی و عالم کو فائدہ یکساں بخشا گیا ہے انشاپردازی خسروی ہو غلو و اغراق و تملقانہ تحریر سے بھی اجتناب فرمایا گیا تھا۔

مواہب الٰہیہ

مُدَوِّن اوراق ہذا اپنے منّانِ بلا امتنان کا بیحد شکر کرتا ہے کہ اسکو اپنے فضل عمیم سے نعمتیں بخشی ہیں جن کا اکثر تالیف میں ذکر ہے۔

۱ خدا تعالیٰ نے انتساب رضویہ بخشا۔

۲ توفیق خدمت کتاب و سنّت عنایت فرمائی گئی ۳ چیدہ چیدہ بزرگان دین سے فیض تعلیم و تربیت و تلقین و ارشاد مرحمت ہوا۔ ۴ بدعات و شرک سے اجتناب بخشا گیا۔ ۵ اولاد صالح ہوئی ۶ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا کی۔ ۷ از بلاد و مصائب پر صبر کرنا اور بحالت امکان دشمنوں سے انتقام نہ لینا چشم پوشی رہنا۔

هُوَ الرَّؤُف

مکتوبات نذیریہ

شیخ الکل علامہ حضرت مولنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ

اس ناچیز کی عرصہ سے تمنا تھی کہ جس طرح مکاتیب سید المرسلین رحمۃ للعالمین حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و دیگر حضرات امام المحدثین حضرت مولنا شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی ؒ و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ؒ و شیخ مجدد الف ثانی ؒ و حضرات صوفیائے کرام و محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین طبع ہو کر حضرات شائقین کے ملاحظہ انور میں پیش ہو چکے ہیں۔ اسی طرح شمس العلماء شیخ المحدثین حضرت مولنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ؒ جنہوں نے صدہا علماء و طلباء کو اپنے علمی فیوض و برکات سے منور فرما کر مورخہ ۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۰ھ بعمر ایک سو دس سال وصال فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ ایک ایسے محدث کے مکتوبات جمع کر کے کیوں نہ حضرات عقیدتمندان غفران مکان ؒ کے ملاحظہ اشرف میں مطبوعہ پیش کئے جائیں۔

اس کے قبل فقیر نے مختصر سوانح حیات حضرت میانصاحبؒ مسمّٰی "سیرۃ العالم بوفاۃ محدث العالم" باہتمام حضرت مولنا عبد اللہ صاحب چیرادی محدث کلکتہ طبع فرمائی تھی۔ جواب موجودہ زمانہ میں نایاب ہے۔ اور "الحیات بعد الممات" مفصل حالات مع فہرست شاگردان ؒ جناب مولوی فضل حسین صاحب مظفرپوری صوبہ بہار نے بامداد جناب حضرت مولنا ابو طیب شمس الحق صاحب رئیس و محدث ؒ ڈبانواں ضلع پٹنہ باہتمام جناب مولنا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدنی ؒ طبع ہو چکی ہے اور فتاوے نذیریہ جلد اول و دوم جناب مولوی حافظ سید محمد عبد السلام صاحب و جناب مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب قرۃ العین نبیرۂ حضرت میانصاحبؒ طبع فرما چکے ہیں۔

مکتوبات نذیریہ کی فراہمی کیلئے فقیر نے عرصہ دراز سے جدوجہد سعی و کوشش کر رہا تھا الحمد للہ میری کوشش بارآور ہوئی چنانچہ ڈاکٹر سید محمد عبد الحکیم صاحب مرحوم و مغفور برادرزادہ حضرت میانصاحب ؒ نے بکثرت مکتوبات نذیریہ مورخہ ۲۲ ماہ مارچ سنہ ۳۸ء کو اپنے وطن مالوف موضع مولانگر ڈاکخانہ سورجگڈھ ضلع مونگیر سے ارسال فرمائے تھے۔ اور اب جناب سید محمد عبد الحمید صاحب رضوی سپرنٹنڈنٹ رجسٹرار چیف کورٹ لکھنؤ خلف رشید جناب خان بہادر مولنا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدنی ؒ ضلع فرخ آباد نے اپنے والد محترم ؒ کے دست مبارک کے خوشخط مکتوبات نذیریہ کی بہت بڑی تعداد مرتب شدہ بذریعہ رجسٹری مورخہ

۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء بغرض طباعت ارسال فرما کر مشکور فرمایا جس کو فقیر نے عرصہ ۱۴ سال کی سعی و کوشش کے بعد حاصل کئے ہیں۔ اور کچھ ذخیرہ مکتوبات نذیریہ کا فقیر کے پاس پہلے سے بھی موجود تھا۔ یہ جملہ مکتوبات طبع کرا کر اس فقیر نے اپنے محترم و مخدوم بزرگ کی علمی فیاضی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے معزز حضرات شائقین کے لئے اپنی ناچیز خدمات۔ مکتوبات نذیریہ مطبوعہ پیش نذر کر کے دعا کا طالب ہے

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

نوٹ:۔ فقیر اپنے ان مخلص معزز حضرات کا کیوں نہ دل سے شکریہ ادا کرے۔ کہ جنہوں نے مجھ ناچیز کی مالی دشواری و حضرت میاں صاحبؒ کی علمی فیاضی کو پیش نظر فرما کر اپنے اپنے گراں قدر عطیہ سے **مکاتیب نذیریہ** کی طباعت و اشاعت میں سرپرستی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آن حضرات کو تا قیامت **بَاقِیَاتُ صَالِحَاتٌ** کا ثواب ملتا رہے۔

اسمائے گرامی معطیان

۱	جناب بابو شیخ عبدالوہاب صاحب مہتمم دارالحدیث مدرسہ رحمانیہ	۱۰ روپے
۲	" شیخ محمد احمد صاحب خلف جناب شیخ حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم ومغفور بانی دارالحدیث رحمانیہ دہلی	۱۰۰ روپے
۳	" ایس ایم عبدالغفار صاحب خلف رشید حاجی فضل الٰہی مرحوم مغفور	۱۰۰ روپے
۴	" ڈاکٹر قریشی رامپور شفاخانہ سرکار عالی	۵۰ روپے
۵	" جناب مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب فرنگی محل لکھنؤ	۲۵ روپے
۶	" مولوی الطاف الرحمن صاحب قدوائی " " "	۲۵ روپے
۷	" وقار الدین احمد خالصہ صاحب وظیفہ یافتہ سرکار نظام دریا گنج دہلی	۲۵ روپے
۱۴	" خان بہادر آدیبن جی ٹمبر عبدالقادر صاحب ممبر کونسل جناب وائسرائے بہادر ہند بالقابہ گنگ ایڈورڈ روڈ کوٹھی ۶ نیو دہلی	۵۰ روپے
۸	جناب مولوی عبدالحی صاحب طبابی۔ اے معتمد انجمن ترقی اردو	۵۰ روپے
۹	" سید محمد ہاشمی صاحب مددگار معتمد انجمن ترقی اردو	۲۵ روپے
۱۰	" مولوی ہدایت علیصاحب طبابی وظیفہ یاب لودھیانوی والد محترم مولوی محمود علی صاحب مہتمم نظام پریس نیو دہلی	۲۵ روپے
۱۱	" شیخ محمد تقی صاحب رئیس انارکلی لاہور	۱۰۰ روپے
۱۲	" مولوی سید اسمٰعیل صاحب غزنوی مدیر اخبار "خادم الحرمین" امرتسر	۱۰ روپے
۱۳	" عالیجناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر رامپور	۱۰۰ روپے

MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH

هُوَ الرَّؤُفُ

دہلی۔ دارالسلطنت ہی نہیں بلکہ دارالعلوم کہلانیکا بھی فخر حاصل ہے۔ جس جگہ علاوہ ہندوستان و دیگر ممالک کے طلبا بھی صدہا فیضیاب ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ اور مدارس دینیات بھی بکثرت ہیں۔ لیکن کوئی ایسا کتب خانہ عامہ موجود نہ تھا جس میں طلباً و علماً بلا تفریق عقائد یک جا جمع ہو کر اپنی اپنی معلومات میں اضافہ فرما سکتے۔ چنانچہ احقر نے اپنے محترم بزرگ شمس العلماء شیخ الکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ (جن کی تاریخ وصال ۱۳ رجب المرجب ۱۳۲۰ھ بعمر اکیسو (۱۰۱) سال) شاگرد رشید حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلویؒ مہاجر حرمین شریفین نبیرہ حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلویؒ کے نام نامی سے موسوم کرتے ہوئے کتب خانہ نذیریہ عامہ کی بنیاد ڈالی جس کی افتتاح رسم ۱۹۲۶ء میں ادا کی گئی۔ بحمد اللہ اس وقت کتب خانہ نذیریہ عامہ میں ساڑھے دس ہزار مختلف کتب موجود ہیں جو حضرات علماء و طلباء اس بحر علم سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی اس کے دارالمطالعہ نذیریہ عامہ میں بکثرت روزانہ ہر قوم و ملت اخبارات و رسائل سے مستفیض ہو رہے ہیں اور حضرات شائقین کا بہت بڑا ہجوم رہتا ہے۔ حضرات ممبران میونسپل کمیٹی اور وہ حضرات معاونین جو ہر طرح اپنی اپنی امداد علمی و مالی سے ایثار و قربانی ایک محدث کی درسگاہ علمی کو اپنی سرپرستی سے مشکور فرما رہے ہیں وہ معززین حضرات قابل صد مبارکباد ہیں اور فقیر بھی اُن کے احسانات کا ممنون ہے اور ہمیشہ ہمیشہ ممنون احسان رہیگا اللہ تعالیٰ انکی عمر و مال و دولت و عمل و اخلاص میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ اور تا قیامت اجر دارین اُن کو ملتا رہے۔ آمین۔

اراکین مجلس انتظامیہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

جناب شیخ حاجی عبدالخالق صاحب ممبر طبیہ کالج و سابق میونسپل کمشنر پہاڑ گنج حبش خان دہلی صدر مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیریہ عامہ

جناب شیخ فضل مبین صاحب ممبر انجمن کمیل قوم پنجابیان و رکن مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیریہ عامہ دہلی

جناب حاجی شیخ عطاء الرحمن صاحب خلف خان بہادر حاجی محمد یوسف پانی والے۔ رکن منتظمہ کمیٹی دارالمطالعہ نذیریہ عامہ دہلی

جناب شیخ محمد عبدالسلام صاحب بی۔ اے۔ میونسپل کمشنر و سکریٹری مسلم لیگ و سکریٹری قوم پنجابیان بیلا گانی اسکول و نمائندہ کتب خانہ نذیریہ عامہ پنجاب میونسپل کمیٹی دہلی جناب فصیح الدین احمد صاحب ایم اے سکریٹری آنریری بار ایٹ لا لائبریری و رکن منتظمہ کتب خانہ نذیریہ عامہ دہلی۔

جناب سید محمد جعفری صاحب سابق مدیر اخبار ملت دہلی۔

جناب سید محمد ضیاء الاسلام صاحب خلف جناب مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب مبلغ غیر المعروف حضرت بیانصاف غفران مکان پہاڑ گنج حبش خان دہلی

جناب سیٹھ لالہ ہنومان پرشاد صاحب میونسپل کمشنر دہلی نمائندہ کتب خانہ نذیریہ عامہ و منجانب میونسپل کمیٹی دہلی

جناب مولوی ہلال احمد صاحب زبیری بی۔ اے۔ میونسپل کمشنر دہلی مدیر اخبار انصاری۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی

جناب ڈاکٹر سی۔ آر خنا صاحب میونسپل کمشنر دہلی۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی۔

هُوَ الرَّؤُف

دہلی۔ دارالسلطنت ہی نہیں بلکہ دارالعلوم کہلانیکا بھی فخر حاصل ہے۔ جس جگہ علاوہ ہندوستان و دیگر ممالک کے طلبا بھی صدہا فیضیاب ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ اور مدارس دینیات بھی بکثرت ہیں۔ لیکن کوئی ایسا کتب خانہ عامہ موجود نہ تھا جس میں طلباً و علماً بلا تفریق عقائد یکجا جمع ہو کر اپنی اپنی معلومات میں اضافہ فرما سکیں۔ چنانچہ احقر نے اپنے محترم بزرگ شمس العلماء شیخ الکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی (جن کی تاریخ وصال ۱۳ رجب المرجب ۱۳۲۰ھ بعمر اکیسو (۲۱) سال) شاگرد رشید حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر حرمین شریفین نبیرہ حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی کے نام نامی سے موسوم کرتے ہوئے کتب خانہ نذیریہ عامہ کی بنیاد ڈالی جس کی افتتاح رسم ۱۹۲۶ء میں ادا کی گئی۔ بحمداللہ اس وقت کتب خانہ نذیریہ عامہ میں ساڑھے دس ہزار مختلف کتب موجود ہیں جو حضرات علما و طلبا اس بحر علم سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی اس کے دارالمطالعہ نذیریہ عامہ میں بکثرت روزانہ ہر قوم و ملت اخبارات و رسائل سے مستفیض ہو رہے ہیں اور حضرات شایقین کا بہت بڑا ہجوم رہتا ہے۔ حضرات ممبران میونسپل کمیٹی اور وہ حضرات معاونین جو ہر طرح اپنی اپنی امداد علمی و مالی سے ایثار و قربانی ایک محدث کی درسگاہ علمی کو اپنی سرپرستی سے مشکور فرما رہے ہیں وہ معززین حضرات قابل صد مبارکباد ہیں اور فقیر بھی اُن کے احسانات کا ممنون ہے اور ہمیشہ ہمیشہ ممنون احسان رہیگا اللہ تعالیٰ انکی عمر و مال و دولت و عمل و اخلاص میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ اور تا قیامت اجر دارین اُن کو ملتا رہے۔ آمین۔

اراکین مجلس انتظامیہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

جناب شیخ حاجی عبدالخالق صاحب ممبر میونسپل کمشنر پہاڑ گنج و سابق میونسپل کمشنر پہاڑ گنج خلف خان دہلی صدر مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیریہ عامہ

جناب شیخ فضل مبین صاحب ممبر انجمن وکیل قوم پنجابیان و رکن مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیریہ عامہ دہلی

جناب حاجی شیخ عطاء الرحمٰن صاحب خلف خان بہادر حاجی محمد یوسف پانی والے۔ رکن منتظمہ کمیٹی دارالمطالعہ نذیریہ عامہ دہلی

جناب شیخ محمد عبدالسلام صاحب بی۔ اے۔ میونسپل کمشنر و سکریٹری مسلم لیگ و سکریٹری قوم پنجابیان و ایگزیکٹو اسکول و نمایندہ کتب خانہ نذیریہ عامہ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی جناب فصیح الدین احمد صاحب حکمی ایم اے سکریٹری آنریری بار ٹگ لائبریری و رکن منتظمہ کتب خانہ نذیریہ عامہ دہلی۔

جناب سید محمد جعفری صاحب سابق مدیر اخبار ملت دہلی۔

جناب سید محمد ضیاء الاسلام صاحب خلف جناب مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب مغفور المعروف حضرت بیانفصا غفران مکان پہاڑ گنج دہلی

جناب سیٹھ لالہ ہنومان پرشاد صاحب میونسپل کمشنر دہلی نمایندہ کتب خانہ نذیریہ عامہ و منجانب میونسپل کمیٹی دہلی

جناب مولوی ہلال احمد صاحب زبیری بی۔ اے۔ میونسپل کمشنر دہلی مدیر اخبار انصاری۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی۔

جناب ڈاکٹر سی۔ آر جنا صاحب میونسپل کمشنر دہلی۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی۔